کتاب

قراۃ خلف الامام

تالیف امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ

ترجمہ و حواشی امان اللہ عاصم حفظہ اللہ

لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

نظر ثانی
شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد رحمہ اللہ

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬﴿۶﴾

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾

اللہ: رحمٰن رحیم کے نام سے (ابتدا کرتا ہوں)

تمام تعریفیں؛ رب العالمین، رحمٰن، رحیم، روز جزاء کے مالک: اللہ کے لیے ہیں۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں صراط مستقیم: (یعنی) ان لوگوں کے راستے کی ہدایت عطا فرما جن پر تو نے انعام کیا، جو غضب شدہ نہیں اور نہ ہی گمراہ ہیں۔

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، أَمَّا بَعد!

حق و باطل اور صدق و کذب کی کشمکش ازل سے چلی آ رہی ہے۔ انبیاء ورسل حق کے مبلغ اور داعی تھے۔ ان کے مخالفین راہ حق سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔ گمراہی وضلالت سے بچنے اور راہ ہدایت پر مستقیم رہنے کا ہر دور میں ایک ہی اصول اور ضابطہ رہا کہ اس وقت کے نبی اور رسول کی اتباع وفرمانبرداری کی جائے۔ آخر میں خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بھی وحی کی اتباع کو راہ حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے تحفظ کا ضامن قرار دیا۔

((تَرَكْتُ مِنْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .))

(مؤطا مالك : 321/2)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے: ایک اللہ کی کتاب، اور دوسرے اس کے رسول کی سنت۔''

دین اسلام کتاب وسنت کے مجموعے کا نام ہے۔ اہل اسلام کو اس پر عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو قولاً وفعلاً قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت وشرف سے نوازا اور ان کے ایمان کو نمونہ قرار دیا۔ دین ودنیا کے تمام امور کو کتاب وسنت کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾﴾ (البقرة : 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

ہماری زندگی کے تمام معاملات کا حل اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی احادیث مبارکہ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر اختلاف ہوا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ فوت نہیں ہوئے اور اپنے اس مؤقف میں جذباتی نظر آئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی۔ مسئلہ کی وضاحت فرمائی تو عمر رضی اللہ عنہ قائل ہو

گئے۔ خلافت و امارت کے سلسلہ میں اختلاف سامنے آیا، انصار نے خلافت کی آرزو کی، فرمان نبوی "اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ" نے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف کو ختم کر دیا اور خلعت خلافت قریش کے حصہ میں آئی۔

امت مسلمہ کے افتراق و انتشار کا سبب کتاب وسنت سے دوری ہے۔ نتیجتاً یہ خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ہر زبان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر اور کتب احادیث کے مختلف زبانوں میں ترجموں نے ایک عام انسان کے لیے کتاب وسنت تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے۔ اہل علم نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ محدث الامام الحافظ احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ (م 458ھ) کی کتاب "القرأة خلف الإمام" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی تو اس کا اردو ترجمہ اور احادیث کی علمی توضیح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے "ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز" نے خوبصورت انداز میں شائع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے فاضل دوست الشیخ امان اللہ عاصم حفظہ اللہ (آف شیخوپورہ) کو جنہوں نے اس عظیم کتاب کا سلیس اردو ترجمہ کر دیا تاکہ اُردو خواں طبقہ اس سے کامل طور پر مستفید ہو سکے، مزید برآں علمی تخریج اور مفید حواشی نے اس کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں، اور مولانا محمد اشفاق حفظہ اللہ نے اس پر نظر ثانی، تصحیح وتنقیح کا فریضہ انجام دیا۔

اس کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا بطور خاص اہتمام کیا گیا ہے:

❁:...... ہمارے پیش نظر اس کتاب کے چار مخطوطات (قلمی نسخے) اور 6 مطبوعہ عربی نسخے تھے۔ جنھیں مختلف مقامات پر عبارت کی تصحیح وتفہیم کے لیے پیش نظر رکھا۔

❁:...... میسر شدہ مطبوعہ نسخوں میں سے معتبر تر اور مفید تر نسخہ کو ترجمہ میں بنیاد بنایا گیا ہے۔ یہ نسخہ چار مختلف مخطوطات سے تقابل وتصحیح شدہ ہے، جسے دار البشائر الإسلامية بیروت نے الشیخ ابو بسطام محمد بن مصطفیٰ کی تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع کیا ہے۔

❁:......تمام احادیث وآثار کی تخریج ذکر کر دی ہے۔ تاکہ جو احادیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے دیگر ائمہ کی مرویات سے نقل کی ہیں ان کے حوالہ جات کی مکمل نشاندہی ہو سکے۔ اور مختلف روایات اور راویوں کے متعلق علماء اسماء الرجال کے اقوال بھی اصل مصادر سے معلوم ہو سکیں۔ اس ضمن میں الشیخ ابو بسطام محمد بن مصطفیٰ حفظہ اللہ ہی کے محققہ نسخہ میں مذکور تخریج سے استفادہ کیا گیا ہے۔

❁:......تمام روایات پر صحت وضعف کے اعتبار سے استنادی حکم بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں الدکتور عیسیٰ بن محمد المسلمی حفظہ اللہ کے نسخہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

❁:...... احادیث وآثار کی مکمل اسناد اور متون پر اعراب لگا دیے گئے ہیں، تاکہ قارئین کو پڑھنے میں الجھن کا

سامنا نہ ہو۔

❁:......احادیث و آثار کی اسناد کا بھی مکمل ترجمہ ذکر کیا گیا ہے، تاکہ وضاحتی ابحاث میں مذکور راویوں کی طرف اشاروں کو سمجھنا اور بعض ہم نام راویوں کے ناموں میں تمیز کرنا آسان ہو۔ اور سند بھی عام قاری کی نظر میں ہو تا کہ کتاب کا کوئی پہلو سمجھنے میں ابہام نہ رہ جائے۔ مزید آنکہ قارئین تک کتاب کا مکمل ترجمہ پہنچے۔

❁:......صرف احادیث اور آثار کی عربی بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کتاب کی دیگر ابحاث و توضیحات کو عربی کے بغیر صرف اردو ترجمہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

❁:......ترجمہ میں نہایت سادہ اور عام فہم الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے، تاکہ کم تعلیم یافتہ افراد بھی اس کتاب سے کما حقہ استفادہ کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔

❁:...... امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابواب بندی کر کے ہر باب کو الگ عنوان کے ساتھ واضح کیا ہے۔ مترجم نے ان ابواب میں مذکور روایات اور وضاحتی ابحاث کو بعض مخصوص سرخیوں کے ساتھ نمایاں کیا ہے تا کہ بحث کے تسلسل اور سیاق وسباق کے فہم میں آسانی ہو۔

❁:...... امام بیہقی رحمہ اللہ کی دیگر تالیفات کی طرح اس کتاب میں بھی جن مقامات پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے کسی مبہم بات کی وضاحت، کسی راوی پر تبصرہ یا کسی استدلال کی طرف اشارہ کیا ہے؛ تو اس مقام پر (عربی عبارت میں) ''قال أحمد'' مذکور ہے۔ جس سے مراد احمد بن حسین ہیں جو کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کا نام ہے۔ اسی لیے قارئین کی تفہیم کے لیے ''قَال أحمَدُ'' کا ترجمہ ''امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں'' کیا ہے۔ اور اسی طرح بعض مقامات پر ''قَالَ الشیخ'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے، اس سے مراد بھی امام بیہقی رحمہ اللہ ہی ہیں۔

مذکورہ بالا اوصاف کی بنا پر اس کتاب کا یہ اردو ترجمہ عام قارئین اور علماء و طلباء کے لیے یکساں مفید ثابت ہوگا۔ إن شاء اللّٰہ .

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، محمد عرفان، اختر علی، شوکت حیات، انتصار، عبدالوحید، زاہد حسین چھیپہ، محمد مشتاق، ماسٹر الطاف، عندلیب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا کام جاری وساری ہے۔

جناب انکل ابو مؤمن منصور احمد حفظہ اللہ اور ان کے دست و بازو جناب محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ (اسلامی اکادمی) کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی

اشاعت ہورہی ہے۔

اس موقعہ پر میں اپنے انتہائی قریبی دوست حافظ حامد محمود الخضری کا شکریہ ادا کرنا انتہائی ضروری سمجھتا ہوں جو سلسلة خدمة الحدیث النبوی علی صاحب الصلوٰۃ والسلام میں میرے دست راست ہیں اور سلسلة احیاء منہج اہل السنہ والجماعة اور سلسلة اربعینات کو مرتب کرنے میں میرے دست و بازو بنے رہے۔

جناب ابوحفص محمد حسن خان صاحب نے دیدہ زیب و جاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں ہم اپنے محسن اور مربی فضیلة الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں، ان کی ترغیب، تشجیع اور اشراف کا ہی نتیجہ ہے کہ کتب حدیث زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور ساتھ میں علمی و اصلاحی تقریظ تحریر کرکے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ کثر اللہ أمثاله فی العالم .

اللہ کے حضور سربسجود ہوکر دعا گو ہیں کہ وہ اس عظیم الشان کتاب کو ہم گنہگاروں کی نجات کا ذریعہ بنائے کہ اس کی رحمت بے کنار ہے۔ اللہ عزوجل اس عظیم کام خدمتِ حدیث کو ہمارے، ہمارے والدین، دوست احباب اور ہمارے اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ .

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ، أَمَّابَعد!

امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب "القرأة خلف الإمام" زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے قارئین کے ہاتھوں میں تھما دی گئی ہے۔ کتاب میں موجود مواد پر کتاب کا نام صریح دلالت کر رہا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی جزء القرأة کے بعد نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے مسئلہ پر یہ کتاب پورا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے احادیث وآثار، تابعین و ائمہ کے اقوال کے ساتھ ساتھ حدیث و رجال کی فنی بحثیں اور اہل لغت کے بیانات بھی پیش کی ہیں۔

ابن خلکان لکھتے ہیں:

"غلب علیه علم الحدیث واشتهر به ."❶

''یعنی امام بیہقی پر علم حدیث خاص طور سے غالب تھا اور اس میں ان کو نہایت شہرت حاصل ہوئی۔''

اہل حدیث کے نزدیک ہر قسم کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا، امام، مقتدی، منفرد سب پر فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، کیونکہ سورۂ فاتحہ نماز کا رکن ہے۔ اس لیے اس مسئلہ کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں تحقیق نہ کرنے، ضد، تعصب اور ہٹ دھرمی سے کام لینے سے عمر بھر کی نمازوں کے بے کار جانے کا شدید اندیشہ ہے نیز یہ وہ مسئلہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .))❷

''اس شخص کی نماز نہیں ہے جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔''

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث امام، مقتدی، منفرد سب کو شامل ہے، خواہ امام جہری قراءت کرے یا پوشیدہ (نیز) ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے۔''❸

علامہ کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث دلیل ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا امام، مقتدی اور اکیلے کے لیے سب نمازوں میں واجب ہے۔''❹

---

❶ ابن خلکان : 35/1 .

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: 756، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 394 .

❸ شرح بخاری از قسطلانی، 439/2 . ❹ شرح بخاری از کرمانی : 124/5 .

علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے حضرت عبد اللہ بن مبارک، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اسحق، ثور اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ نے مقتدی کے لیے امام کے پیچھے تمام نمازوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے وجوب پر دلیل پکڑی ہے۔'' ❶

حدیث اور شارحین حدیث کی اس کھلی وضاحت کے باوجود کچھ حضرات کہہ دیتے ہیں کہ اس حدیث میں امام مقتدی یا منفرد کا ذکر نہیں، اس لیے اس سے مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ اس کے جواب کے لیے حدیث ملاحظہ ہو جس میں صاف صاف لفظوں میں مقتدیوں کا ذکر موجود ہے۔

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نماز فجر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرآن پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنا مشکل ہوگیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید تم اپنے امام کے پیچھے (قرآن پاک سے) کچھ پڑھتے رہتے ہو، ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد رکھو، سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ❷

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قراءت میں بوجھ اور خلجان محسوس ہوا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اس حدیث سے واشگاف الفاظ میں معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مقتدیوں کو خطاب کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور وجہ یہ بتائی کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن احادیث میں انصات کا حکم دیا گیا ہے اور پڑھنے سے روکا گیا اس کا مقصد یہ ہے کہ بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ آہستہ پڑھنے سے تو خلجان ہوتا ہی نہیں۔ اس لیے نماز سری ہو یا جہری آواز سے پڑھنا ممنوع ہے۔ حدیث اذا قرء فانصتوا کا بھی یہی مطلب ہے کہ جب امام پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی یہی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، پوری نہیں ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ لیا کرو۔'' ❸

---

❶ عمدة القاری شرح بخاری : 64/3.

❷ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: 823، سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: 311، صحیح ابن خزیمه، رقم: 1581، صحیح ابن حبان 460، 461، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب وجوب القراءة فی کل رکعة، رقم : 395.

علامہ زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ فاتحہ ہر نماز میں پڑھنا واجب ہے۔'' ❶

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ فاسد اور باطل ہے۔ عرب لوگ اخدجت الناقۃ اس وقت بولتے ہیں جب اونٹنی اپنے بچے کو اس حالت میں گرادے کہ وہ خون ہو اور اس کی خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اسی سے لفظ خداج لیا گیا ہے۔'' ❷

الغرض حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ واضح دلیل ہے کہ ہر نمازی کو خواہ مقتدی ہو یا غیر مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز فاسد و باطل ہوتی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: جب امام پڑھتا ہے تو تم لوگ اپنی نماز میں کچھ پڑھتے ہو؟ تین دفعہ پوچھا، لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ پھر ایک شخص یا کئی شخصوں نے کہا ہم پڑھتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور آہستہ پڑھو۔ ❸

((مَنْ صَلَّى خَلْفَ اِمَامٍ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .)) ❹

''پس جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، اسے چاہیے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''تَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَأَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ . '' ❺

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتراً یہ خبر ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں۔''

ان چند احادیث سے روز روشن کی طرح قراءت فاتحہ خلف الامام کا وجوب ظاہر ہوا۔ ان احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں لیکن اہل حق و انصاف کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

مولانا عبدالحئ لکھنوی، علامہ شعرانی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہ قول کہ مقتدی کو الحمد نہیں پڑھنی چاہیے، یہ ان کا پرانا قول ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے اس پرانے قول سے رجوع کر لیا ہے اور مقتدی کے لیے الحمد پڑھنے کو سری نماز میں مستحسن اور مستحب بتایا ہے۔'' ❻

غور فرمائیں اس سے بڑھ کر مزید اطمینان کی صورت آپ کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے کہ خود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور

❶ زرقانی شرح موطا : 159/1 .
❷ معالم السنن : 388/1 .
❸ جزء القرأة، ص : 113 .
❹ جامع الصغير : 174/2 .
❺ جزء القراءة، ص : 4 .
❻ غيث الغمام حاشيه امام الكلام، ص : 156 .

امام محمد رحمہ اللہ بھی کثرت احادیث کی بناء پر فاتحہ خلف الامام کے قائل ہو گئے تھے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض فقہاء حنفیہ ہر نماز میں خواہ سری ہو، خواہ جہری، امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو احتیاطاً مستحسن بتاتے ہیں اور بعض فقہاء فقط سری میں اور مکہ، مدینہ اور ملک شام کے فقہاء کا اس پر عمل ہے۔ ❶

امام ابوحفص کبیر رحمہ اللہ مذہب حنفی کے ایک بہت بڑے مشہور فقیہ ہیں اور امام محمد رحمہ اللہ کے کبار تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے بھی اسی مسلک (فاتحہ خلف الامام) کو اختیار کیا ہے ان کے علاوہ اور بہت سے فقہاء نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ مشائخین حنفیہ اور جماعت صوفیہ کے نزدیک بھی یہی مسلک مختار ہے۔ ❷

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی باوجود حنفی المذہب ہونے کے امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو اولی الاقوال بتایا ہے۔ شاہ صاحب کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم بھی امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے قائل تھے۔ ❸

حدیث دان علمائے حنفیہ میں سے مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں ایک خاص کتاب لکھی ہے جس کا نام ''امام الکلام'' ہے آپ نے اس کتاب میں باوجود حنفی المذہب ہونے کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امام کے پیچھے الحمد پڑھنا سری نماز میں مستحسن و مستحب ہے اور جہری نماز میں بھی سکتات امام کے وقت۔ ❹

اس مسئلہ پر ہمارے شیخ سید علامہ محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی کتاب ''فاتحہ خلف الامام'' بھی شاہکار ہے۔ قارئین کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اس کے مقدمہ میں شیخ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''سورۂ فاتحہ میں اللہ رب العالمین کی بڑی شان ہے اور اس کے ہم مثل دوسری کوئی سورت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے کہ نماز سے زیادہ اللہ کی تعریف کے لیے کوئی دوسرا بہترین اور مناسب موقعہ ہے ہی نہیں اور قدرتی طور پر یہ سورت دوسری تمام سورتوں سے زیادہ آسان بھی ہے اور مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے کہ ایسے بہت سے آدمی ملیں گے جن کو قرآن کی کوئی دوسری سورت یاد نہیں ہوگی البتہ سورت فاتحہ ضرور یاد ہوگی اور ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جس کو سورۂ فاتحہ یاد نہ ہو اور دوسری کوئی سورت یاد ہو۔ اسی لیے آیت ﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴾ (المزمل: 20) یعنی ''قرآن میں سے جو آسان ہو وہ (نماز میں) پڑھا کرو۔''

اس سے علماء کرام سورہ فاتحہ مراد لیتے ہیں کیونکہ یہ باقی سورتوں کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔ جیسا کہ امام ابوالعباس احمد بن ابی الحفص یعنی مفسر قرطبی کے استاد نے اپنی کتاب "المفهم شرح الاختصار لمسلم"، صفحہ نمبر 250 جلد 1 (المصور) میں فرمایا ہے۔

---

❶ عمدة القاری شرح بخاری: 14/6.
❷ تفسیر احمدی، از ملا جیون.
❸ غیث الغمام، ص: 174.
❹ امام الکلام، ص: 156.

نیز مضامین کے اعتبار سے بھی یہ سورت پورے قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔اسی وجہ سے اس سورۃ کو''القرآن العظیم'' بھی کہا گیا ہے۔(الحجر ع6 پ 14 ، مع صحیح البخاری : 683/2) مزید اس کی تفصیل ہماری تفسیر سورت فاتحہ میں بیان کی گئی ہے اور اس میں اس سورت کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث بھی مذکور ہیں۔

سورہ فاتحہ نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوگی فرضی ہو یا نفلی یا جنازہ، جہری نماز ہو یا سری، نمازی اکیلا ہو یا امام یا مقتدی، ہر حالت میں نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔'' انتہٰی

ہمارے انتہائی شکریہ، نیک دُعاؤں اور تمناؤں کے مستحق ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی ﷾ بھی ہیں، حدیث سے محبت ان کا بہت بڑا تمیز ہے۔سلف صالحین کی تراث کی طباعت واشاعت اُن کے پروگرام کا مرکزی حصہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سب مسلمانوں کو تعصب سے بچائے اور احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مبارک علمی ذخیرے کو قیامت تک کے لیے صدقہ جاریہ بنادے اور اللہ تعالیٰ کے عباد و بلاد کی منفعت کا ذریعہ بھی۔ والتوفیق بید اللّٰه تعالٰی .

وصلى اللّٰه تعالٰى على خير خلقه سيدنا ونبينا محمد وعلى وآله وأصحابه أجمعين .

كتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

10-9-2021

عرض مترجم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَستَعِينُهُ وَنَستَغفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِن سَيِّئَاتِ أَعمَالِنَا مَن يَهدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضلِل فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُهُ۔أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيرَ الحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيرَ الهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الأُمُورِ مُحدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ۔

أَمَّا بَعدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم!

بڑی سعادت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے ناچیز کو اپنے رسول (ﷺ) کی حدیث مبارکہ اور سنت مطہرہ کا دفاع کرنے اور اس کے احیاء کی کاوش کے لیے چُنا ہے۔ کائنات میں اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے۔ الحَمْدُلِلّٰہ عَلی ذٰلِكَ.

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبدُ يَومَ القِيَامَةِ مِن عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِن صَلُحَت فَقَد أَفلَحَ وَأَنجَحَ وَإِن فَسَدَت فَقَد خَابَ وَخَسِرَ)) ❶

''یقیناً قیامت کے روز انسان کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا، وہ 'نماز' ہے۔ اگر یہ (نماز) ٹھیک ہوگی تو وہ (انسان) کامیاب ہوگا اور (جہنم سے) نجات پالے گا۔ اور اگر یہ (نماز) بے کار ہوئیں تو وہ ذلت وخسارہ پائے گا۔''

معزز قارئین! غور کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر نماز موجود ہوگی۔۔۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نماز ٹھیک ہوگی وہ انسان کامیاب ہوگا۔ اس لیے نماز، صرف پڑھ لینا کافی نہیں؛ بلکہ ٹھیک اور مسنون طریقے سے پڑھنا ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيتُمُونِي أُصَلِّي.)) ❷

---

❶ سنن الترمذی، 413، صحیح.

❷ صحیح البخاری، حدیث، 631.

''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔''

اس لیے بہت ضروری ہے کہ ہماری نمازیں رسول اللہ ﷺ کی سنت اور فرامین کے مطابق ہوں۔ لیکن نہایت تعجب کی بات ہے کہ نماز جیسا اعلیٰ عمل ادا کرنے کے طریقہ میں بھی اختلافات کے انبار موجود ہیں۔ جن میں سے بنیادی اور سب سے معروف اختلافات میں سب سے زیادہ موضوعِ بحث اور باعث مباحثہ بننے والا عمل: امام کے پیچھے مقتدی کا قرأت کرنا؛ ہے۔

اس بات پر تقریباً اتفاق ہے کہ اکیلا نمازی اور امام؛ اپنی نماز میں قرأت کرے گا۔ لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ مقتدی اپنی نماز میں قرأت کرے گا یا امام کی قرأت ہی اس کے لیے کافی ہوگی؟

معزز قارئین! حقیقت مسئلہ یہ ہے کہ مقتدی کو بھی نماز میں قرأت کرنا ہوگی، ورنہ اس کی نماز ادھوری اور بے کار ہو گی۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جن رکعات میں امام سورت فاتحہ اور دیگر سورت کی قرأت بلند آواز سے کرتا ہے، ان رکعات میں مقتدی، آواز بلند کیے بغیر صرف سورت فاتحہ پڑھے گا، دیگر سورت کو صرف سنے گا، اس کی قرأت نہیں کرے گا۔ اور جن نمازوں اور رکعات میں امام سورت فاتحہ اور دیگر سورت کی قرأت پست آواز سے کرتا ہے، ان نمازوں اور رکعات میں مقتدی ہر رکعت میں سورت فاتحہ تو ضرور پڑھے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی دوسری سورت پڑھے تو بہتر ہے، ورنہ صرف سورت فاتحہ ہی پڑھنا کافی ہے۔ لیکن مقتدی کو سورت فاتحہ ضرور پڑھنا ہوگی۔ امام کی قرأت صرف امام کے لیے ہی فائدہ مند ہے، اس کا اثر اور اجر مقتدی کو نہیں پہنچے گا۔

جن احباب کا موقف یہ ہے کہ مقتدی قرأت نہ کرے، اسے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔ انہی کے ہم مسلک، لیکن منصف مزاج عالم، معروف محقق وشارح حدیث، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کسی بھی مرفوع صحیح حدیث میں، امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی ممانعت مذکور نہیں ہے۔ (احناف نے) جتنی بھی مرفوع احادیث بیان کی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں یا وہ بے بنیاد ہیں۔''[1]

معزز قارئین! زیر بحث مسئلہ کا حل؛ نہایت واضح، آسان فہم اور بہترین انداز میں قرآن وسنت اور آثار صحابہ و تابعین کی روشنی میں، امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''القراءۃ خلف الإمام'' میں پیش کیا ہے۔ اور مقتدی کو قرأت سے منع کرنے والوں کے دلائل کا تفصیلی جائزہ بھی ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کی اسی کتاب کا اردو ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں، زیر بحث مسئلہ کے متعلق جملہ مباحث، اعتراضات کے جوابات، صحیح موقف کے صحیح احادیث سے دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ کے

---

[1] التعليق الممجد على موطأ محمد: 427/1.

بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ حق پر کون ہے؟ امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دینے والے یا قرأت سے منع کرنے والے؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس کتاب کو کسی بھی قسم کے مسلکی تعصب سے ہٹ کر، محض اپنی اصلاح کے لیے پڑھیں۔

یہ کتاب عربی زبان میں ہے، جس اردو ترجمہ پاکستان کے معروف عالم، الشیخ خالد گھرجاکھی ؒ نے کیا تھا۔ میرے علم کے مطابق یہ اکلوتا ترجمہ تھا، اس کے بعد کسی بھی عالم نے اس کتاب کو اردو قالب میں نہیں ڈھالا، جبکہ گھرجاکھی ؒ کا ترجمہ بھی عرصہ دراز سے نایاب ہے۔ وہ ترجمہ غالبًا 1970 عیسوی میں شائع ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

چونکہ یہ کتاب اپنے موضوع اور مندرجات کے اعتبار سے اس قدر اہم ہے کہ قرأت خلف الامام کے عنوان پر علمی و تحقیقی بحث کے حصول میں اگر اس کتاب سے استفادہ نہ کیا جائے تو نفس مسئلہ کے بہت سے پہلو تشنہ تفہیم رہ جاتے ہیں۔ اس لیے اردو دان طبقہ کے قارئین و کتاب دوست احباب کے لیے اس وقیع کتاب کا اردو ترجمہ پیش کرنا نہایت ضروری تھا۔ سو ہم نے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی اور مؤرخہ 28 مارچ 2020 عیسوی، بمطابق: 03 شعبان 1441 ہجری بروز جمعہ، اس کار خیر کی ابتدا کر دی۔ درمیان میں بہت عرصہ تعطل بھی رہا، لیکن دل ہر وقت اسی کتاب کی تکمیل کے لیے بے قرار رہتا تھا۔ اللہ رب العزت کی توفیق سے اس کتاب کا اردو ترجمہ تکمیل، تصحیح اور نظر ثانی جیسے مراحل سے گزر کر 26 جولائی 2021 عیسوی، بروز سوموار، ہر اعتبار سے مکمل ہوا۔ اور بعد ازاں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔ الحَمدُ لِلّٰہ عَلی ذٰلِکَ۔

اظہار تشکر:

مَیں اس کتاب کے ترجمہ میں بالخصوص مفسر قرآن، محقق العصر، الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، جن سے میں نے دوران ترجمہ بعض عبارات کی تفہیم اور بعض راویوں کے تعارف سے متعلق راہنمائی حاصل کی۔ الحمد لله على ذلك ، فجزا اللّٰهُ شيخنا جزاء حسنا .

بعد ازاں اپنے نہایت محترم و محسن استاذ مکرم الشیخ حکیم اشفاق احمد حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کا بھی تہہ دل سے شکرگزار ہوں جنھوں نے اپنی تدریسی مصروفیات سے وقت نکال کر اس کتاب کے ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور بعض مقامات پر میری نہایت احسن انداز سے راہنمائی فرمائی۔

کتاب ''القراء ة خلف الامام ، للبيهقى'' کے وقیع مخطوطات مہیا کرنے پر استاذ العلماء، فضیلۃ الشیخ، الحافظ ثناء اللّٰہ الزاهدی حفظہ اللہ (صادق آباد) اور محترم المقام، الشیخ افضل اکرم (شیخ الحدیث جامعہ دار الرشاد پیر آف جھنڈا نیو سعید آباد، سندھ) کا شکر گزار ہوں۔

اس کتاب کے مختلف مطبوعہ نسخوں کی دستیابی میں تعاون پر اپنے محترم دوست محمد صدیق خان، محترم المقام قاری عمر فاروق راشد (واربرٹن) اور برادرم حافظ شاہد عمران کا شکر گزار ہوں۔ اس کتاب کی ماہرانہ تزیین پر برادرم ابوحفص حسن خان اور خصوصاً ادارہ انصار السنۃ کے رئیس، محترم المقام جناب ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی ﷾ کا شکر گزار ہوں جنھوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ اس کتاب کو شائع کرواکے علمی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ مہیا کیا۔

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ یہ کتاب قارئین کے لیے مفید اور راہنما ثابت ہو، اور میرے لیے، میرے والدین، معاونین اور ناشرین کے لیے صدقہ جاریہ بنے۔ آمین، ثم آمین۔

العبد الآثم

ابوالحسن امان اللہ عاصم

[شیخوپورہ]

امام بیہقی رحمہ اللہ کا تعارف

آپ کا نام احمد اور کنیت ابوبکر تھی۔ آپ کے والد گرامی کا نام حسین تھا۔ اس اعتبار سے آپ رحمہ اللہ کا نسب سلسلہ نسب اس طرح ہے:

"أحمد بن حسین بن علی بن عبدالله بن موسیٰ، البَیْهَقِی الخُسْرَوجِرْدِی"

امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ، شعبان 384 ہجری، بمطابق 994 میلادی، کو ایران کے مشہور صوبہ خراسان کے معروف ترین اور مردم خیز شہر نیشاپور کے نواحی علاقہ ''بیہق'' میں پیدا ہوئے۔ اسی علاقے کی نسبت سے آپ بیہقی کہلائے۔ بیہق، نیشاپور کے مضافات میں تقریباً ساٹھ میل کے فاصلے پر تین سو اکیس گاؤں پر محیط ایک نہایت وسیع اور سرسبز وشاداب علاقے کو کہا جاتا تھا۔ اس علاقہ میں ایک گاؤں بڑا اور مرکزی ہونے کے باعث زیادہ معروف تھا، جس کا نام ''خسروجرد'' تھا۔ اس کی شہرت ومرکزیت کی وجہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ کو اس کی طرف منسوب کر کے ''خُسْرَوجردی'' بھی کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ تمام علاقہ نیشاپور سے منسلک تھا، اس لیے امام بیہقی رحمہ اللہ کی ایک نسبت ''نیشاپوری'' بھی ہے۔

امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ اپنے دور کے بلند پایہ عالم، جلیل القدر محدث اور عالی مرتبت فقیہ تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی عمر کے اوائل سے ہی حدیث وفقہ کا علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حدیث لکھنے کا سلسلہ 399 ہجری سے شروع کر دیا تھا۔ اسی لیے علامہ ذہبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے پندرہ سال کی عمر میں سماع حدیث کا آغاز کیا۔ آپ رحمہ اللہ کے ابتدائی شیخ واستاذ؛ ابوالحسن محمد بن حسین العلوی رحمہ اللہ (متوفی: 401ھ) تھے۔

حصول علم اور جمع احادیث کا شوق وشغف اس قدر تھا کہ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے ہوش سنبھالا اور علم حاصل کرنا شروع کیا؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ذی وقار رضی اللہ عنہم کے آثار جمع کیے۔

حصول علم اور سماعت وکتابت حدیث کے لیے امام بیہقی رحمہ اللہ بہت سے شہروں میں گئے، جہاں اس دور کے معتبر و معروف اساتذۂ حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سنیں اور لکھیں۔ آپ رحمہ اللہ نے جن شہروں کے سفر کیے ان میں چند معروف شہروں کے نام حسب ذیل ہیں:

نیساپور، اور اس کا نواحی فصیل بند شہر: اسفرایین، مہرجان، طوس، طاہران، نوقان، دامغان، رَی، ہمذان، اسدآباد، قِرمیسِین، اِستر باذ، بغداد، کوفہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ۔

حصول علم میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس قدر شہروں کے سفر کیے، اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بیشمار اساتذہ وشیوخ سے کسب فیض کیا۔ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام بیہقی رحمہ اللہ کے اساتذہ کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ محمود النحال نے اپنی کتاب ''إتحاف المرتقی بتراجم شیوخ البیهقی'' میں امام بیہقی رحمہ اللہ کے اساتذہ کی تعداد 193 بیان کی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے اساتذہ کی طویل فہرست بیان کرنے کی بجائے صرف ان شیوخ واساتذہ کے نام بیان کرنا کافی سمجھتا ہوں، جن سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے زیر نظر کتاب 'القراءة خلف الامام' میں احادیث روایت کی ہیں، اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے 38؛ اساتذہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:

ابوبکر احمد بن حسن الحیری الحرشی نیساپوری۔ ابونصر احمد بن علی الشبیبی الفامی۔ ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم الصیدلانی۔ ابوبکر احمد بن محمد بن محمد تمیمی۔ ابواسعد احمد بن محمد المالینی۔ ابوعبداللہ اسحاق بن محمد السوسی۔ ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی۔ ابوعلی حسن بن احمد بغدادی۔ ابوطاہر حسین بن علی الہمذانی۔ ابوعلی حسین بن محمد الروذباری۔ ابوالقاسم عبدالخالق بن علی المؤذن نیساپوری۔ ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حامد المقرئ۔ ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد ابن بالویہ المزکی۔ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد السراج نیساپوری۔ ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ الرازی۔ عبداللہ بن محمد ابواحمد المہرجانی۔ ابومحمد عبداللہ بن یوسف الاردستانی اصبہانی۔ ابوالحسن علی بن احمد الشیرازی۔ ابوالحسن علی بن احمد الحمامی۔ ابوالحسین علی بن محمد ابن بشران البغدادی۔ ابوالحسن علی بن محمد الاسفرایینی۔ ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم الفارسی المشاط نیساپوری۔ ابوصادق محمد بن احمد ابن شاذان الصیدلانی۔ ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک۔ ابوالحسن محمد بن حسین العلوی (آپ، امام بیہقی رحمہ اللہ کے پہلے استاذ حدیث تھے)۔ ابوالحسین محمد بن حسین القطان۔ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی۔ ابوعمر محمد بن حسین البسطامی۔ ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش۔ ابوطاہر محمد بن محمد بن مَحمِش الزیادی۔ ابوسعید محمد بن موسیٰ الصیرفی۔ ابوالحسن محمد بن یعقوب الطّوسی۔ ابوالفتح ناصر بن حسین العمری (یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے)۔ ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نیساپوری۔ ابوسعید یحییٰ بن محمد الاسفرایینی۔ ابوسہل بن نصرویہ۔ اور امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ۔

دلی لگاؤ، انس ومؤدت، حصول علم میں قرب اور روایت حدیث میں کثرت کے اعتبار سے امام بیہقی رحمہ اللہ کے معروف ترین اور قریب ترین شیخ، امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف امام حاکم رحمہ اللہ ہیں۔ جن سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے زیر نظر کتاب، 'القراءة خلف الامام' میں 225 روایات روایت کی ہیں۔ جو کہ اس کتاب کا تقریباً نصف بنتا ہے۔ [1]

[1] امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب 'السنن الکبریٰ' میں امام حاکم رحمہ اللہ سے تقریباً 8491 احادیث روایت کی ہیں۔

امام بیہقی ؒ سے کسب فیض کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔ ان میں احادیث روایت کرنے والے اور فقاہت و دیگر علوم کے تشنگان شامل ہیں۔ حدیث روایت کرنے والوں میں: زاہر الشحامی، محمد بن فضل الفراوی، عبدالمنعم القشیری اور آپ کا صاحبزادہ اسماعیل بن احمد وغیرہ شامل ہیں۔

امام بیہقی ؒ حفظ و ضبط اور ثقاہت و اتقان کے اعتبار سے اپنے دور کے یکتا تھے۔ بعض مؤرخین اور اصحاب سیر نے آپ ؒ کو الحافظ الکبیر المشہور کے لقب سے موسوم کیا ہے۔ آپ معرفت حدیث، روایات کے علل، ضعف و اسقام کی تمیز میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ حدیث کے علاوہ دیگر فنون میں بھی آپ ؒ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شغف حدیث اور اصول حدیث کے ساتھ ہونے کی بنا پر آپ ؒ بطور محدث زیادہ معروف ہوئے۔ ان کے دور میں خراسان میں کسی کو ان کی سند و اجازت کے بغیر کوئی حدیث بیان کرنے کی مجال نہیں تھی۔

ایک روز امام بیہقی ؒ اپنے استاذ امام حاکم ؒ کی مجلس میں تشریف لائے۔ اس وقت امام حاکم ؒ نے ایک روایت بیان کی جس کی سند سے ایک راوی کا نام حذف ہوگیا۔ امام بیہقی ؒ نے توجہ دلائی تو امام حاکم ؒ نے اصل سے مقابلہ کیا تو بیہقی ؒ کی بات درست نکلی۔

عجیب اتفاق یہ ہے کہ امام بیہقی ؒ کو بہت سی اہم اور بلند پایہ کتب احادیث میسر نہیں آئی تھیں۔ جن میں مسند احمد بن حنبل، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور سنن النسائی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ لیکن ان اہم کتب کی عدم دستیابی کے باوجود آپ ؒ کے تبحر علمی کا یہ عالم تھا کہ آپ ؒ حدیث کے ابواب و رجال کے متعلق پوری مہارت رکھتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا کردہ علمی برکات کا مظہر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؒ کو غیر معمولی فہم اور بصیرت سے نوازا تھا۔

امام بیہقی ؒ فقہی اعتبار سے شافعی مسلک کی طرف رجحان رکھتے تھے۔ لیکن آپ ؒ مقلد مطلق نہیں تھے۔ آپ ؒ مجتہد تھے، مسائل کے حل اور احکام کی وضاحت میں رسول اللہ ﷺ کے صحیح ثابت شدہ فرامین سے ہی استدلال کرتے تھے۔ البتہ امام شافعی ؒ کے موقف و مسلک سے آپ ؒ کا قلبی تعلق تھا۔

آپ ؒ نہایت قانع، زہد و ورع کے پیکر، سنجیدہ مزاج اور خندہ رو شخصیت تھے۔ خشیت الٰہی اور شب بیداری آپ کی عملی زندگی کا اہم پہلو تھا۔

امام بیہقی ؒ نے 458 ہجری، میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 74 برس تھی۔ آپ ؒ کا انتقال نیشاپور میں ہوا۔ آپ کے جسد خاکی کو بیہق میں لا کر وہاں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ ؒ کی اولاد میں ابوعلی اسماعیل اور محمد کا ذکر ملتا ہے۔ اسماعیل جلیل القدر محدث اور جج تھے۔ آپ ؒ کے

تلامذہ میں بھی شامل تھے۔ اور محمد کے صاحبزادے ابوالحسن عبداللہ عظیم محدث تھے۔ یہ بھی آپ رحمہ اللہ سے حدیث سماعت کرنے کی سعادت حاصل کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے علمی وراثت میں احادیث، اصول اور فقہ وادب وغیرہ جیسے اہم فنون سے متعلق کتب کا بہت بڑا ذخیرہ چھوڑا۔ جن میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں:

الآداب۔ إثبات عذاب القبر ۔ أحكام القرآن ۔ الأربعون الصغرى ۔ الأربعون الكبرى۔ الإسراء۔ الأسماء والصفات۔ رد الإنتقاد على أبى عبدالله الشافعى۔ الإعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد۔ الإيمان۔ البعث والنشور ۔ بيان خطأ من أخطأ على الشافعى۔ تخريج أحاديث الأم۔ تخريج الكنجروذيات۔ الترغيب والترهيب۔ الجامع فى الخاتم۔ الجامع لشعب الإيمان۔ حياة الأنبياء بعد وفاتهم۔ الخلافيات ۔ الدعوات الصغير ۔ الدعوات الكبير ۔ دلائل النبوة ۔ رسالة في حديث الجويبارى۔ الرؤية۔ الزهد الصغير ۔ الزهد الكبير ۔ السنن الصغرى ۔ السسنن الكبرى ۔ فضائل الأوقات ۔ فضائل الصحابة۔ القضاء والقدر۔ القراء ة خلف الإمام۔ المبسوط۔ المدخل إلى دلائل النبوة۔ المدخل إلى السنن الكبرى۔ المعارف۔ معرفة السنن والآثار۔ مناقب الإمام الشافعى۔ مناقب الإمام أحمد۔ رسالة إلى أبى محمد الجوينى۔ رسالة إلى عميد الملك۔

کتاب کا نام

زیرِ نظر کتاب کے قلمی نسخوں (مخطوطات) میں اس کتاب کا نام ''جماع أبواب وجوب قراءة القرآن فی الصلاة علی الإمام والمأموم والمنفرد فی کل رکعة منها، وبیان تعیینها بفاتحة الکتاب'' مرقوم ہے۔

اکثر ترجمہ نگاروں، مؤرخین اور نقاد و محدثین نے امام بیہقی رحمہ اللہ کی تالیفات کا جہاں تذکرہ کیا، یا زیرِ نظر کتاب سے کسی مقام پر استدلال کیا ہے تو وہاں اس کتاب کو مختصر نام ''کتاب القراءة'' سے ذکر کیا ہے۔

یعنی اہلِ علم میں اس کتاب کے طویل نام کی بجائے اس کا مختصر نام ''کتاب القراءة'' ہی مستعمل ہے۔ جیسا کہ شارح ترمذی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے ''تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی'' میں مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔ مثلاً! آپ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وَأَمَّا حَدِيثُ عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمرٍو فَأَخرَجَهُ البَيهَقِيُّ فِي كِتَابِ القِرَاءَةِ''[1]

(سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''کتاب القراءة'' میں بیان کیا ہے۔)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

''فَهِيَ خِدَاجٌ مَعنَاهُ نَاقِصَةٌ نَقصَ فَسَادٍ وَبُطلَانٍ وَيَدُلُّ عَلَيهِ مَا رَوَاهُ البَيهَقِيُّ فِي ''كِتَابِ القِرَاءَةِ'' بِإِسنَادِهِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ.''[2]

تیسرے مقام پر یوں رقمطراز ہیں:

''وَأَمَّا حَدِيثُ عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمرٍو فَأَخرَجَهُ البَيهَقِيُّ فِي ''كِتَابِ القِرَاءَةِ'' عَنهُ مِن طَرِيقِ عَبدِ العَظِيمِ''[3]

پاک و ہند کے معروف حنفی عالم، شارح بخاری علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (سابق استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند) نے بھی امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب کو اس کے مختصر نام سے ذکر کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے

---

[1] تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی: 54/2.

[2] تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی: 55/2.

[3] تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی: 194/2.

کے متعلق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی معروف حدیث کو ذکر کر کے فرمایا ہے:

”قَدْ صَحَّحَہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی کِتَابِ الْقِرَاءَ ۃِ .“ ❶

(اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے کتاب القراء ۃ میں صحیح قرار دیا ہے۔)

محدثین وشارحین حدیث علماء نے اس کتاب کو ”کتاب القراء ۃ“ کے نام سے بھی ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے نماز کی پہلی دو رکعات میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورت فاتحہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

”وَإِن شِئْتَ أَن تَقِفَ عَلَی آثَارِ الصَّحَابَۃِ فِی القِرَائَۃِ خَلفَ الإِمَامِ فَارجِع إِلَی کِتَابِنَا تَحقِیقِ الکَلَامِ وَإِلَی کِتَابِ القِرَائَۃِ خَلفَ الإِمَامِ لِلبَیہَقِیِّ .“ ❷

(اگر آپ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق آثار صحابہ پڑھنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب ”تحقیق الکلام“ اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ”القراء ۃ خلف الامام“ کا مطالعہ کریں)

ہندوستان کے شہر پٹنہ کی خدابخش لائبریری میں موجود، اس کتاب کے قلمی نسخہ کے کاتب (ناسخ) نے بھی اس کتاب کا نام ”القراء ۃ خلف الامام“ تحریر کیا ہے۔ اور بعد ازاں برصغیر اور پھر دیگر ممالک سے یہ کتاب اسی مختصر نام ”القراء ۃ خلف الامام“ سے ہی طبع ہوئی اور اسی نام سے معروف ہوئی۔ بلکہ چودھویں صدی ہجری کے معروف ترجمہ نگار علامہ خیر الدین الزرکلی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب ”الأعلام“ میں، جلد اول کے صفحہ نمبر: 116 پر امام بیہقی رحمہ اللہ کے تعارف میں اس کتاب کو اسی مختصر نام: ”القراء ۃ خلف الامام“ سے ذکر کیا ہے۔

آج تک یہ کتاب اسی مختصر نام سے معروف ہے۔ اور کسی بھی مکتب فکر کے کسی عالم ومحقق نے اس کتاب کے مختصر نام ”کتاب القراء ۃ خلف الامام“ کی تردید، نفی یا اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ البتہ اس کا اصل ومفصل نام بھی علماء نے تحریر کا حصہ بنایا ہے۔

---

❶ العرف الشذی شرح سنن الترمذی، انور شاہ الکشمیری: 307/1 .

❷ تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی: 201/2 ـ ابو العلاء محمد عبدالرحمن مبارکپوری .

مؤلف سے نسبت، کی توثیق

کسی بھی کتاب کے معتبر اور قابل حوالہ ہونے کے لیے بنیادی اور ضروری وصف یہ ہے کہ اس کتاب کی اپنے مؤلف کے ساتھ نسبت یقینی اور ثابت شدہ ہو۔ زیر نظر کتاب جس طرح اپنے عنوان کے اعتبار سے اہم ومعتبر ہونے کے ساتھ ساتھ مفصل و فیصلہ کن ابحاث پر مشتمل نہایت وقیع کتاب ہے، اسی طرح اپنے مؤلف کے ساتھ یقینی نسبت کے وصف سے بھی متصف ہے۔ علماء ومحدثین، محققین و ناقدین، فقہاء ومؤرخین؛ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ کتاب بلاشک وشبہ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ آج تک کسی بھی عالم، محقق و ناقد حتی کہ مسلکی تعصب کا شکار بڑے بڑے نامور اور شدید متعصبین نے بھی اس کتاب کی امام بیہقی رحمہ اللہ کے ساتھ نسبت کا انکار نہیں کیا۔

مزید وضاحت کے لیے، اس کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' کی اپنے مؤلف، امام بیہقی رحمہ اللہ کے ساتھ نسبت کی توثیق کے لیے چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

اس کتاب کے تمام قلمی نسخوں (مخطوطات) میں اس کتاب کا نام ایک جیسا ہی بیان ہوا ہے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''کشف الظنون'' میں امام بیہقی رحمہ اللہ کی اس کتاب کو ''جماع أبواب وجوب قراء ۃ القرآن'' کے نام سے بالجزم، امام بیہقی رحمہ اللہ کی تالیف قرار دیا ہے۔

اسماعیل پاشا نے ''هدية العارفين'' میں امام بیہقی رحمہ اللہ کی تالیفات میں اس کتاب کو ''جماع أبواب وجوب قراء ۃ القرآن'' کے نام سے ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کی روایات وابحاث، اسلوب تحریر اور انداز استدلال میں امام بیہقی رحمہ اللہ کی دیگر کتب کے ساتھ مطابقت پائی جاتی ہے۔ مثلاً!

❀:...... اس کتاب کی متعدد مرویات اپنی اسناد ومتون کے ساتھ امام بیہقی رحمہ اللہ کی دیگر کتب؛ بالخصوص السنن الکبری اور معرفۃ السنن والآثار میں مذکور ہیں۔

❀:...... جن شیوخ سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں احادیث وآثار روایت کیے ہیں۔ وہ تمام شیوخ امام بیہقی رحمہ اللہ کے اساتذہ ہیں، جن سے آپ رحمہ اللہ کا احادیث روایت کرنا ثابت ہے۔ جن اساتذہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' میں احادیث وآثار روایت کیے ہیں، ان کی تعداد 38 ہے۔ ان کے نام گزشتہ صفحات میں امام بیہقی رحمہ اللہ کے تعارف کے ضمن میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

❀:...... متعدد شارحین حدیث اور فقہاء عظام نے اس کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' کی مرویات کو بطور دلائل ذکر کیا اور اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ کی اصولی وفقہی ابحاث کو اپنے دلائل میں ذکر کیا ہے۔

کتاب کی تالیف میں امام بیہقی رحمہ اللہ کا منہج

کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' میں امام بیہقی رحمہ اللہ کا اسلوب تالیف اور منہج سمجھنے سے قبل یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اس کتاب کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

① ... کتاب کے پہلے حصے میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایسے دلائل بیان کیے ہیں جن سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کا اثبات ہوتا ہے۔ اس ضمن میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے اقوال و اعمال بیان کیے ہیں۔

یہ سلسلہ کتاب کے تقریباً نصف حصے پر محیط ہے۔ اس میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح احادیث کو اصل اور بنیادی دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔ ان کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار متابعات میں ذکر کیے ہیں۔

② ... کتاب کے دوسرے حصے میں امام کے پیچھے قرأت کرنے کے مخالفین کا موقف، ان کے دلائل اور ہر دلیل کا مناقشہ و جائزہ بیان کیا ہے۔ جس سے ان دلائل کا ضعف اور غیر معتبر ہونا واضح کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں ایک الگ فصل بیان کی ہے جس میں امام کے پیچھے قرأت کرنے کو قیاس اور عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

اس کتاب کی تالیف و ترتیب میں امام بیہقی رحمہ اللہ کا اسلوب و منہج حسب ذیل ہے:

❁:...... ہر باب کو ایک مخصوص عنوان کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس میں اسی عنوان کے تحت روایات و آثار نقل کیے ہیں۔

❁:......بعض مقامات پر باب کا عنوان ذکر کرنے کے متصل بعد اور متعلقہ مرویات کو بیان کرنے سے پہلے؛ وجہ استدلال اور مقام دلالت بھی ذکر کر دیا ہے۔

❁:......بعض ابواب کو آپ رحمہ اللہ نے مختلف فصول میں تقسیم کیا ہے۔ جیسا کہ باب نمبر 15 اور باب نمبر: 18 کو مختلف ذیلی عنوانات کے ساتھ فصول میں تقسیم کیا ہے۔

❁:......آپ رحمہ اللہ نے باب میں سب سے پہلے ان روایات کو ذکر کیا ہے جو صحیح الاسناد ہیں۔ پھر ان کے متابعات و شواہد بیان کیے ہیں۔

❁:......بعض مقامات پر آپ رحمہ اللہ نے متابعات و شواہد کو ایک مستقل عنوان کے تحت ذکر کیا ہے۔ جس میں ان کی

مؤید روایات بیان کی ہیں۔

❁:...... جو احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم؛ دونوں یا ان میں سے کسی ایک سے ماخوذ ہیں انھیں واضح الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے فلاں راوی سے، امام مسلم رحمہ اللہ نے فلاں راوی سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح موطأ امام مالک کی مرویات کو بھی متعدد مقامات پر وضاحت سے بیان کیا ہے۔

❁:...... امام بیہقی رحمہ اللہ نے اکثر روایات پر صحت وضعف کے اعتبار سے استنادی حکم بھی ذکر کیا ہے۔ اور کتاب کے پہلے نصف حصے میں صحیح اور حسن روایات ذکر کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اکثر روایات کے راویوں کا ثقہ ہونا وغیرہ بھی بیان کیا ہے۔ اور دوسرے حصے کی مرویات کا ضعف، علتیں اور شذوذ بھی بیان کیا ہے۔ روایات پر صحت وضعف اور شذوذ وعلت کے اعتبار سے حکم لگانے میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد سے کام لیا ہے، جبکہ بعض روایات پر دیگر ائمہ ومحدثین اور مستند نقاد کی جرح ذکر کی ہے۔

❁:...... راویوں کے احوال اور ان کی ثقاہت وضعف بیان کرنے میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے اسلاف، سابقین محدثین کا طریق اپنایا ہے۔

❁:...... جس مقام پر ضرورت محسوس کی، وہاں آپ رحمہ اللہ نے اصول حدیث کے مفید وضروری قواعد بھی بیان کیے ہیں۔ جن کا تعلق حدیث کے قبول و ردّ، احتجاج و استدلال، روایت کے ضعیف و غیر ثابت شدہ ہونے اور مخالف کے دلائل کا ردّ کرنے سے ہے۔

❁:...... احتجاج واستدلال کے لیے ثقہ وثبت راویوں کی مرویات بیان کی ہیں۔ اس کی صراحت متعلقہ روایت کے بعد ذکر کردی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ہمارے بیان کردہ موقف کو ضعیف راویوں کی روایات کا سہارا نہیں چاہیے۔ اگرچہ میں نے نسبتاً کمزور روایات بھی بیان کی ہیں لیکن اعتماد ثقہ راویوں کی روایات پر ہی ہے۔

❁:...... بعض اوقات کسی ضعیف حدیث کو مخالف کے رد میں الزامی جواب کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: اگر مجہول راویوں کی روایات سے استدلال واحتجاج جائز ہوتا تو پھر ہم بھی ایسی روایات کو دلیل بناتے۔ پھر اس کے بعد ایک روایت نقل کی ہے۔

❁:...... امام بیہقی رحمہ اللہ مرسل کی اصطلاح کو منقطع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے ایک حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: اس حدیث کو شامی علماء کی ایک بڑی جماعت نے مکحول سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے؛ مرسل روایت کیا ہے۔ حالانکہ اس روایت کی سند میں ارسال نہیں بلکہ انقطاع ہے، کہ مکحول نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

:......بعض مقامات پر منقطع کی اصطلاح کو مرسل روایت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے امام مجاہد بن جبر کی مرسل روایت کے متعلق فرمایا: یہ روایت منقطع ہے۔ دوسرے مقام پر ابوالعالیہ الریاحی کی بیان کردہ مرسل روایت کے متعلق فرمایا: یہ منقطع ہے۔

:......بعض روایات کے متعلق ''وجادہ'' کو صراحت سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً بعض روایات کے متعلق فرماتے ہیں: ''کَذَا وَجَدتُه'' یعنی میں نے یہ روایت فلاں امام کی کتاب میں اس طرح پائی (دیکھی/پڑھی) ہے۔ اس سے امام بیہقی رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ بالمشافہ سنی گئی اور وجادہ کے ذریعے (کسی محدث کی کتاب سے پڑھ کر) بیان کی گئی روایات میں تمیز وفرق معلوم رہے۔

:......امام بیہقی رحمہ اللہ نے مخالفین کے دلائل کا مناقشہ اور ان کے نظریہ کا رد نہایت ادب واحترام کے کلمات سے کیا ہے۔ کسی قسم کا نازیبا اور غیر اخلاقی لفظ ہرگز استعمال نہیں کیا۔ اور بلند مرتبہ، عالی ظرف علماء، اسلاف صالحین، محدثین عظام اور متقین کا اخلاقی وصف ہے۔

القراء ة خلف الإمام ، للبيهقی؛ کے مخطوطات

امام بیہقی رحمہ اللہ کی اس کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' کے چار مختلف مخطوطات مختلف عالمی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ الحمد للہ تمام مخطوطات ہمیں میسر آئے اور دورانِ ترجمہ ہمارے پیشِ نظر رہے۔ ان کا تعارف حسب ذیل ہے:

① سندھی مخطوط:

ایک نسخہ؛ شیخ العرب والعجم، السید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی لائبریری، نیوسعید آباد سندھ، پاکستان کا ہے۔ جو اجزاء حدیثیہ میں 94 نمبر پر محفوظ ہے۔ اس کے 69 اوراق (یعنی: 138 صفحات) ہیں۔ یہ نسخہ اوراق کے دونوں اطراف پر تحریر کیا گیا ہے، ماسوائے آخری ورق کے، اس میں صرف ایک طرف لکھائی ہے۔ اور ہر صفحہ پر 19 سے 29 سطور مرقوم ہیں۔

اس قلمی نسخہ کا خط (لکھائی) تقریبا چھٹی صدی کے خطوط میں سے ہے۔ اور نسخہ کے آخری اوراق میں سے کچھ مقامات پر نقص وخرابی ہے، جس کی وجہ سے اسے نئے خط (جدید رسم الخط) سے لکھ کر مکمل کیا گیا ہے۔ اس نسخہ کے ناسخ (لکھنے والے) اور تاریخ کے متعلق علم نہیں۔ البتہ اس نسخہ میں بہت کم اغلاط ہیں۔

② ترکی مخطوط:

دوسرا قلمی نسخہ ترکی میں احمد الثالث کی لائبریری میں 1/1127-18 نمبر پر محفوظ ہے۔ یہ قلمی نسخہ دیگر کتب کے مخطوطات کے ساتھ مجلد ہے۔ اس جلد میں: ماورد فی حیاۃ الأنبیاء، الجامع فی الخاتم، حدیث الجویباری، رسالته إلی أبی محمد الجوینی اور آخر میں، اثبات عذاب القبر شامل ہیں۔

اس نسخہ کا عکس (فوٹو کاپی) ''معھد إحیاء المخطوطات العربیة'' میں فقہ شافعی کی کتب کے ذخیرہ میں 123 نمبر پر بھی موجود ہے۔ لیکن وہ فوٹو کاپی کیا گیا نسخہ، ناقص ہے۔ وہ نسخہ ''قَالَ شُعبَةُ: فَلَمَّا ذَكَرَ شَهرًا قُلتُ'' پر ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ ترکی میں موجود نسخہ مکمل ہے۔ اس کے ہر صفحہ پر تقریباً 23 سطور مرقوم ہیں۔ اس کے 89 اوراق ہیں۔ آخری صفحہ پر کتاب کے اختتامی کلمات مرقوم ہیں۔ اس نسخہ میں سقط اور اغلاط موجود ہیں۔ اس جلد میں موجود مجموعہ کی آخری کتاب ''اثبات عذاب القبر'' ہے، اس کے آخر میں کاتب کا نام: عبداللہ بن احمد بن خلیل الشافعی، مرقوم ہے۔ اور کتابت کی تاریخ: رمضان المعظم، 781 ہجری، درج ہے۔

③ مدنی مخطوط:

تیسرا نسخہ مکتبہ عارف حکمت، مدینہ منورہ کا ہے۔ جو اس میں 80/194 نمبر مجموعہ میں شامل ہے۔ اس مجموعہ میں مختلف فنون سے تعلق رکھنے والی کتب کے مخطوطات ہیں۔ اس مجموعہ کے کل اوراق 286 ہیں۔ اس مجموعہ میں موجود تمام کتب، امام بیہقی رحمہ اللہ کی تالیفات ہیں۔ اس مجموعہ میں کتاب القراءۃ خلف الامام، ''جماع أبواب وجوب قراءة القرآن في الصلاة على الإمام والمأموم'' کے نام سے صفحہ نمبر: 131 تا 219 پر موجود ہے۔ یہ نہایت واضح اور نفیس مخطوطہ ہے۔ اس نسخہ کے کاتب اور تاریخ کا علم نہیں۔

④ ہندوستانی مخطوط:

چوتھا نسخہ ہندوستان کے شہر پٹنہ میں خدابخش لائبریری میں 41/3 نمبر پر موجود ہے۔ اس کے اوراق 117 ہیں۔ ہر صفحہ پر 16 سے 19 سطور مرقوم ہیں۔ یہ نسخہ تقابل و تصحیح شدہ ہے۔ اس کے آخر میں لکھا ہے: ''بلغت المقابلة على النسخة المنقولة عنها بحمد الله تعالیٰ'' (یہ نسخہ جس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے، اس کے ساتھ اس کا تقابل مکمل ہوا۔ الحمدللہ)۔ اس نسخہ کے سرورق پر ایک جید عالم کا نام لکھا ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اس عالم کی ملکیت تھا۔ وہ جید عالم دین، شارح سنن ابی داؤد، علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ ہیں۔ سرورق پر مرقوم ہے: ''و قد منَّ الله تبارك وتعالى على هذا العبد الضعيف الفقير إلى الله تعالى، أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي عفى الله عنه، بأن رزقني و أعطاني هذا الكتاب المبارك، ولله الحمد والمنة، و بنعمته تتم الصالحات. كتبه أبوالطيب عفي عنه (سنة: 1323هـ)'' یعنی: اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے یہ کتاب اپنے فقیر و عاجز بندے کو عطا فرمائی۔

یہ واحد نسخہ ہے جو ''القراءۃ خلف الإمام'' کے نام سے موسوم ہے۔ بہت سے قرائن یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ نسخہ السید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کے نسخہ (سندھی مخطوط) سے منقول ہے۔

القراء ة خلف الإمام ، للبيهقی؛ کے مطبوعہ نسخے

امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ''القراء ة خلف الامام'' کے 6 مطبوعہ عربی نسخے ہمیں میسر آئے، الحمدللّٰه۔ ان تمام مطبوعہ نسخوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① مطبوعہ ، دار البشائر بیروت:

پہلا نسخہ ''کتاب جماع أبواب وجوب قراء ة القرآن فی الصلاة علی الإمام والمأموم والمنفرد فی کل رکعة منها ، وبیان تعیینها بفاتحة الکتاب ، المسمی بالقراء ة خلف الإمام'' کے نام سے الشیخ ابوبسطام محمد بن مصطفیٰ کی تحقیق وتخریج کے ساتھ 1433 ہجری، بمطابق 2012 عیسوی کو دار البشائر الاسلامیة بیروت نے شائع کیا۔ میرے پاس اس کی الطبعة الاولیٰ (پہلی طباعت) ہے۔

اس نسخہ کے دو حصے ہیں، لیکن ایک ہی جلد میں مطبوع ہے۔ اسی نسخے کو دار البشائر الإسلامیة بیروت کے عکس سے دار الکتب پشاور (پاکستان) نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ جس میں انھوں نے کتاب کے دونوں حصوں کو الگ الگ مجلد شکل دی ہے۔

یہ نسخہ اب تک کے جملہ مطبوعہ نسخوں کی نسبت زیادہ معتبر ہے۔ یہ نسخہ تین مستند مخطوطات سے تقابل شدہ، نہایت مفید وعلمی ابحاث سے مزین اور تخریج شدہ ہے۔ بعض مقامات پر محقق نے متعدد صفحات پر محیط اصولی وعلمی مفید حواشی نقل کیے ہیں۔ اس نسخہ کے کل صفحات 687 ہیں۔ جن میں سے ابتدائی 110 صفحات مؤلف کے تعارف، ابتدائی ضروری ابحاث اور نسخوں کے تعارف پر مشتمل ہیں۔ اور صفحہ نمبر: 111 سے صفحہ نمبر: 606 تک کتاب کی نصوص ہیں۔ جبکہ صفحہ نمبر: 607 سے صفحہ نمبر: 687 تک آیات قرآنی، احادیث، آثار، اعلام، امام بیہقی رحمہ اللہ کے جرح وتعدیل سے متعلق اقوال، قواعد حدیثیہ، بلدان (شہروں) اور موضوعات کی فہارس پر مشتمل ہیں۔ اس نسخہ میں احادیث وآثار کی ترقیم کے مطابق، کتاب میں مرویات کی تعداد: 452 ہے۔

② مطبوعہ، مکہ مکرمہ:

دوسرا نسخہ، جامعہ ام القری مکہ مکرمہ کے ماجستیر فی الحدیث و علومه (ایم اے، حدیث وعلوم حدیث) کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے ''القراء ة خلف الإمام ، للإمام الحافظ أبی بکر أحمد بن حسین البیهقی'' کے نام سے لکھا گیا، تحقیقی مقالہ ہے۔ جس کے محقق: عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ المسلمی اور

مشرف (نگران مقالہ) فضیلۃ الشیخ الدکتور وصی اللہ بن محمد عباس ﷾ ہیں۔ تین جلدوں پر مشتمل یہ مقالہ؛ 1414 عیسوی کو جمع کیا گیا۔ اور بعد ازاں اسے دار طيبة الخضراء مكة مكرمة نے ''القراءة خلف الإمام'' کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ نسخہ تین مخطوطات کے تقابل سے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں محقق نے احادیث و آثار پر صحت وضعف کا حکم لگانے اور بالخصوص تمام راویوں کے مختصر تعارف بیان کرنے کا نہایت شاندار اہتمام کیا ہے۔ اس نسخہ سے ہم نے ترجمہ میں احادیث و آثار پر حکم نقل کیا ہے۔ اس نسخہ کی ترقیم کے مطابق کتاب القراءۃ خلف الامام کی مرویات کی تعداد 445 ہے۔

③ مطبوعہ، ملتان (پاکستان):

تیسرا نسخہ، پاکستان کے معروف ماہر علم اسماء الرجال، فضیلۃ الشیخ علامہ فیض الرحمٰن ثوری ﷫ کی تحقیق وتخریج اور استاذ العلماء الشیخ محمد رفیق اثری ﷾ (شیخ الحدیث، دارالحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والا ملتان) کی مراجعت کے ساتھ اثری ادارہ نشر و تالیف جلال پور پیر والا ملتان نے ''كتاب القراءة خلف الإمام'' کے نام سے ذوالقعدہ 1439 ہجری میں شائع کیا۔ اس نسخہ میں راویوں کے مختصر تعارف اور تخریج پر مبنی مفید حواشی مذکور ہیں۔ یہ نسخہ 226 صفحات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے کتاب القراءۃ خلف الامام کی نصوص صفحہ نمبر: 7 سے صفحہ نمبر: 191 تک ہیں۔ اور اس کے بعد صفحہ نمبر: 192 سے 206 تک، فضیلۃ الشیخ ابوالقاسم محبّ اللہ شاہ راشدی ﷫ کا مختصر رسالہ ''كشف اللثام عن تراجم الرواة الأعلام'' شامل اشاعت ہے۔ اس کے بعد صفحہ نمبر: 207 سے 226 تک فہرس الاحادیث علی المسانید، مذکور ہے۔ اس نسخہ کی ترقیم کے مطابق اس کتاب میں مرویات کی تعداد 450 ہے۔

اس نسخہ میں مولوی تلطف الرحمٰن کے اہتمام پر دہلی سے شائع ہونے والے ہندی مطبوعہ نسخہ کے صفحات نمبر بھی لگائے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ الشیخ فیض الرحمٰن ثوری ﷫ نے جب اس کتاب پر تخریج وتحقیق کا کام کیا تب ان کے پیش نظر ہندی مطبوعہ نسخہ تھا۔ واللہ اعلم۔ (اس ہندی نسخہ کا تعارف حسب ذیل ہے:)

④ مطبوعہ، دہلی (ہندوستان):

چوتھا نسخہ ''كتاب القراءة خلف الامام، للإمام البيهقي رحمه الله'' کے نام سے مولوی تلطف الرحمٰن ﷫ کے اہتمام پر دہلی، ہندوستان سے 1915 عیسوی میں شائع ہوا۔ اس نسخہ کی تاریخ اشاعت، نسخہ پر درج نہیں ہے۔ البتہ اس تاریخ کا ذکر الشیخ ابو بسطام محمد بن مصطفیٰ ﷾ نے ''القراءة خلف الامام، للبيهقي'' کی طبعات کے ضمن میں اور مدیر المكتبة الأثرية نے محمد بن السعید زغلول کی تحقیق سے شائع ہونے والے نسخہ کی اشاعت کے مقدمہ میں کیا ہے، کہ یہ نسخہ 1915 عیسوی کو شائع ہوا تھا۔ یہ نسخہ 175 صفحات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے صفحہ نمبر 2

سے 160 تک کتاب کی مرویات ہیں۔ اور صفحہ نمبر: 161 اور 162 پر کتاب کی عبارات میں سے کتابت کی اغلاط مع تصحیح کی فہرست جبکہ صفحہ نمبر: 163 تا 175 مضامین وعناوین کی فہرست ہے۔

اس نسخہ میں ابواب، فصول، احادیث اور وضاحتی ابحاث کو ایک تسلسل سے تحریر کیا گیا ہے۔ البتہ احادیث کی اسناد کو ''أخبرنا'' کے لفظ کی نسبتاً جلی کتابت کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ مرویات کی ترقیم (نمبرنگ) اور تخریج وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ یہ نسخہ محققہ نہیں ہے۔ اس کے ناشر نے نہ ہی مقدمہ تحریر کیا ہے اور نہ ہی یہ وضاحت کی ہے کہ اس نسخہ کے لیے کس مخطوطہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس نسخہ میں تقریبا 110 اغلاط ہیں۔ جنھیں ناشر نے ایک فہرست کی صورت میں نقل کیا ہے۔ البتہ اس نسخہ کے حاشیہ میں مرقوم دو تعلیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخے کی بنیاد مکتبہ خدابخش ہندوستان کا مخطوط ہے۔

یہ نسخہ پاکستان کے معروف ترین جید عالم دین، مفسر قرآن، محقق وشارح حدیث، شیخ العلماء، علامہ عطاء اللہ حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ (متوفی: 1987ء) کی لائبریری ''دارالدعوة السلفية'' (شیش محل روڈ لاہور پنجاب) میں عربی کتب کے مجموعہ میں 4150 نمبر پر موجود ہے۔

⑤ مطبوعہ، گوجرانوالا (پاکستان):

پانچواں نسخہ، ''كتاب القراءة خلف الامام'' کے نام سے ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ ضلع گوجرانوالہ، پنجاب پاکستان سے شائع ہوا۔ اس نسخہ کی تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ اس میں صرف احادیث کی ترقیم (نمبرنگ) کا اہتمام کیا گیا ہے، جبکہ آثار صحابہ وتابعین کو ترقیم میں شمار نہیں کیا گیا۔ جس کے مطابق اس کتاب کی مرویات کی تعداد 428 ہے۔ اس نسخہ میں روایات کی تخریج کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ یہ نسخہ 215 صفحات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے صفحہ نمبر: 3 سے 200 تک کتاب کی نصوص، جبکہ صفحہ: 201 سے 215 تک فہرست المضامین ہے۔ ادارہ احیاء السنۃ کے بعد اسی نسخہ کو مکتبہ قدوسیہ کشمیری بازار (حال واقع: غزنی سٹریٹ اردو بازار) لاہور نے بھی اپنے سرورق کے ساتھ شائع کیا تھا۔

⑥ مطبوعہ، دار الكتب العلمية بيروت:

چھٹا نسخہ، دار الكتب العلمية بيروت نے ابوہاجر محمد بن السعید بن بسیونی زغلول کی تخریج وتحقیق کے ساتھ ''كتاب القراءة خلف الإمام'' کے نام سے 1405 ہجری بمطابق 1984 عیسوی، کو شائع کیا۔ یہ نسخہ 227 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں صفحہ نمبر: 5 سے 8 پر مقدمہ، صفحہ نمبر: 9 سے 10 تک امام بیہقی رحمہ اللہ کا تعارف، صفحہ نمبر: 11 سے 223 تک کتاب کی نصوص، صفحہ نمبر: 224 خالی، صفحہ نمبر: 225 اور 226 پر فہرست جبکہ صفحہ نمبر: 227 پر صحيفة المراجع (مراجع ومصادر کی فہرست) مرقوم ہے۔

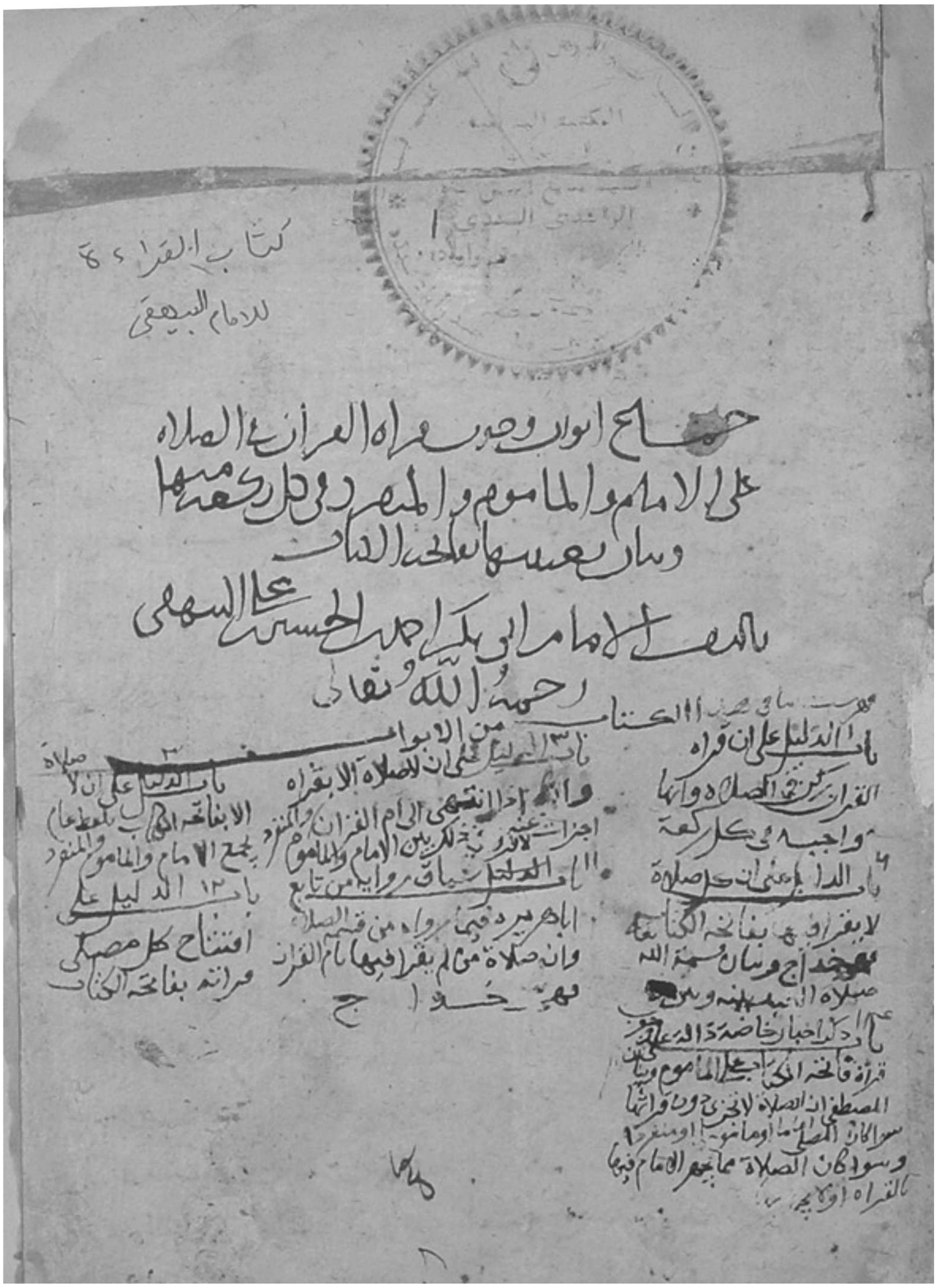
اس نسخہ میں مروایات پر ترقیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔جس کے مطابق مرویات کی تعداد 450 ہے۔روایات کی مختصر تخریج بھی کی گئی ہے۔ جولائی 1985 عیسوی میں المکتبۃ الأثریۃ سانگلہ ہل، پنجاب پاکستان نے اسی بیروتی نسخہ کا عکس اپنے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا۔ اور بعد ازاں اسی نسخہ کو ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ ضلع گوجرانوالہ نے بھی شائع کیا تھا۔

اس نسخہ کی تخریج کرنے والے نے یہ واضح نہیں کیا کہ اس نسخہ کی بنیاد کس مخطوطہ کو بنایا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے ٹائٹل کے مطابق، یہ نسخہ تخریج اور تصحیح شدہ ہے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ اس میں راویوں کے نام ساقط ہونے کے ساتھ ساتھ کمپوزنگ کی اغلاط کی صورت میں بہت سی خرابیاں ہیں۔

⑦ مترجم نسخہ:

ساتواں نسخہ مترجم ہے۔ اس نسخہ میں عربی عبارت مکمل طور پر محذوف ہے، صرف اردو ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔ ترجمہ میں اسناد کا ترجمہ مکمل طور پر حذف کیا گیا ہے۔ کسی روایت کی تخریج ذکر نہیں کی گئی، البتہ احادیث کی ترقیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اس کتاب کی مرویات کی تعداد 428 ہے۔

یہ اردو ترجمہ مولانا خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ نے کیا تھا۔ جو کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی اس کتاب کا پہلا ترجمہ ہے۔ اور فی زمانہ اپنی نوعیت کی نہایت قابل قدر کاوش ہے۔ اسے ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ ضلع گوجرانوالہ پاکستان نے شائع کیا تھا۔ یہ مترجم نسخہ اس وقت نایاب ہے۔ فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ سے میں نے اس مترجم نسخہ کی تاریخ طباعت کے متعلق (مؤرخہ: 12 اپریل 2021، بروز سوموار، بذریعہ فون) پوچھا تو شیخ حفظہ اللہ نے فرمایا: ''یہ مترجم نسخہ تقریبا 1970 عیسوی میں طبع ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔''

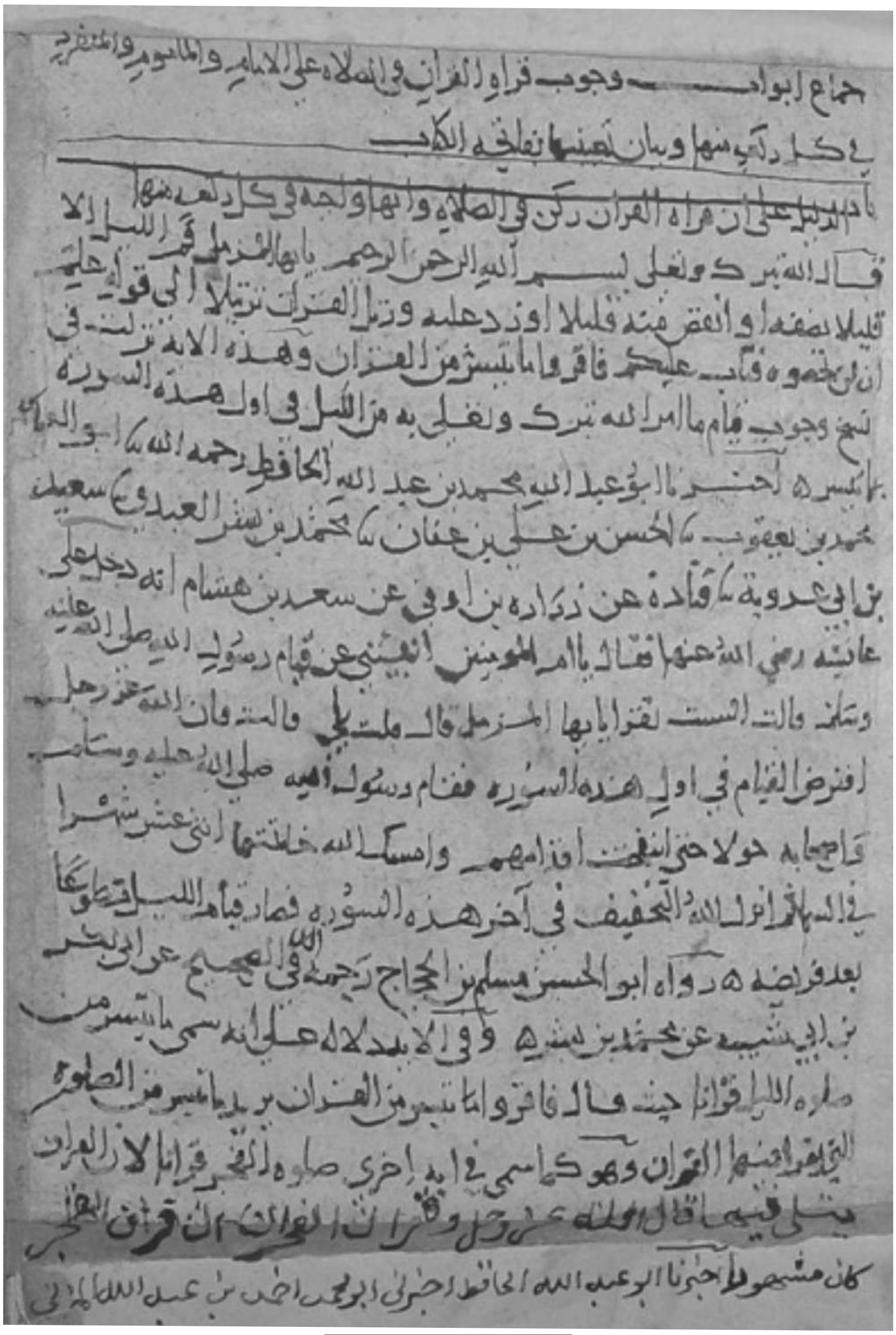


كتاب القراءة للإمام البيهقي

جماع أبواب وجوب قراءة القرآن في الصلاة على الإمام والمأموم والمنفرد في كل ركعة منها وبيان بعضها بفاتحة الكتاب

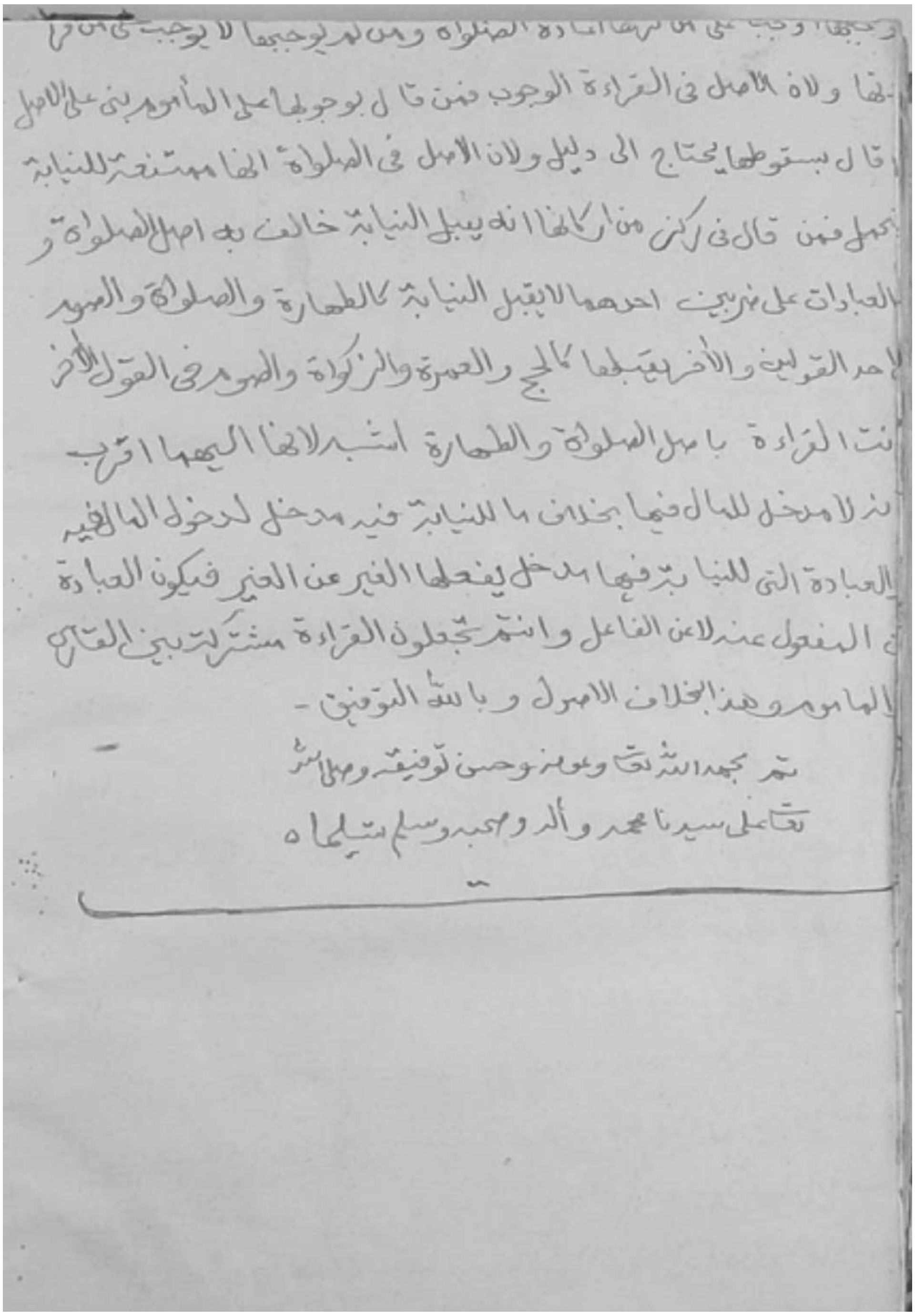
تصنيف الإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي رحمه الله تعالى

سندھی مخطوط (السید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کی لائبریری میں محفوظ مخطوطہ) کا سرورق



جماع ابواب وجوب قراءة القرآن في الصلاة على الامام والمأموم والمنفرد
في كل ركعة منها وبيان تعيينها بفاتحة الكتاب
باب الدليل على ان قراءة القرآن ركن في الصلاة وانها واجبة في كل ركعة منها
قال الله تبارك وتعالى بسم الله الرحمن الرحيم يا ايها المزمل قم الليل الا
قليلا نصفه او انقص منه قليلا او زد عليه ورتل القرآن ترتيلا الى قوله علم
ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرءوا ما تيسر من القرآن وهذه الآية نزلت في
نسخ وجوب قيام ما امر الله تبارك وتعالى به من الليل في اول هذه السورة
بما تيسر ه اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ رحمه الله نا ابو العباس
محمد بن يعقوب نا الحسن بن علي بن عفان نا محمد بن بشر العبدي نا سعيد
بن ابي عروبة نا قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام انه دخل على
عائشة رضي الله عنها فقال يا ام المؤمنين انبئيني عن قيام رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت الست تقرأ يا ايها المزمل قال بلى قالت فان الله عز وجل
افترض القيام في اول هذه السورة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصحابه حولا حتى انتفخت اقدامهم وامسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا
في السماء ثم انزل الله التخفيف في آخر هذه السورة فصار قيام الليل تطوعا
بعد فريضة ه رواه ابو الحسين مسلم بن الحجاج رحمه الله في الصحيح عن ابي بكر
بن ابي شيبة عن محمد بن بشر ه وفي الآية دلالة على انه سمى ما تيسر من
صلاة الليل قرآنا حيث قال فاقرءوا ما تيسر من القرآن يريد ما تيسر من الصلاة
التي يقرأ فيها القرآن وهو كما سمى في آية اخرى صلاة الفجر قرآنا لان القرآن
يتلى فيها فقال الله عز وجل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر
كان مشهودا اخبرنا ابو عبد الله الحافظ اخبرني ابو محمد احمد بن عبد الله المزني

سندھی مخطوط کا پہلا صفحہ



وجبها اوجب على ... اعادة الصلوٰة ومن لم يوجبها لا يوجب ...
بها ولان الاصل فى القراءة الوجوب فمن قال بوجوبها على المأموم بنى على الاصل
قال بسقوطها يحتاج الى دليل ولان الاصل فى الصلوٰة انها ممتنعة للنيابة
تحمل فمن قال فى ركن من اركانها انه يقبل النيابة خالف به اصل الصلوٰة و
العبادات على ضربين احدهما لا يقبل النيابة كالطهارة والصلوٰة والصوم
لاحد القولين والآخر يقبلها كالحج والعمرة والزكوٰة والصوم فى القول الآخر
نت القراءة باصل الصلوٰة والطهارة اشبه لانها اليهما اقرب
نه لا مدخل للمال فيها بخلاف ما للنيابة فيه مدخل لدخول المال فيه
العبادة التى للنيابة فيها مدخل يفعلها الغير عن الغير فيكون العبادة
ن المفعول عنه لا عن الفاعل وانتم تجعلون القراءة مشتركة بين القارئ
المأموم وهذا خلاف الاصول وبالله التوفيق ۔

تم بحمد الله تعالى وعونه وحسن توفيقه وصلى الله
تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً ۝

سندھی مخطوطہ کا آخری صفحہ



مجموع فيه رسائل البيهقي جزاه الله افضل
ما جزى اماما من متبعيه وعالما من متعلميه وغفر له ورضي عنه وما
توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب وحسبنا الله ونعم الوكيل

كتاب مجموع فيه — وفيه رسالته
وجوب القراءة في الصلاة — الى ابي محمد الجويني
على الامام والماموم والمنفرد — وفيه اثبات
وفيه ما ورد في حياة الانبيا — عذاب القبر

تاليف الامام البيهقي

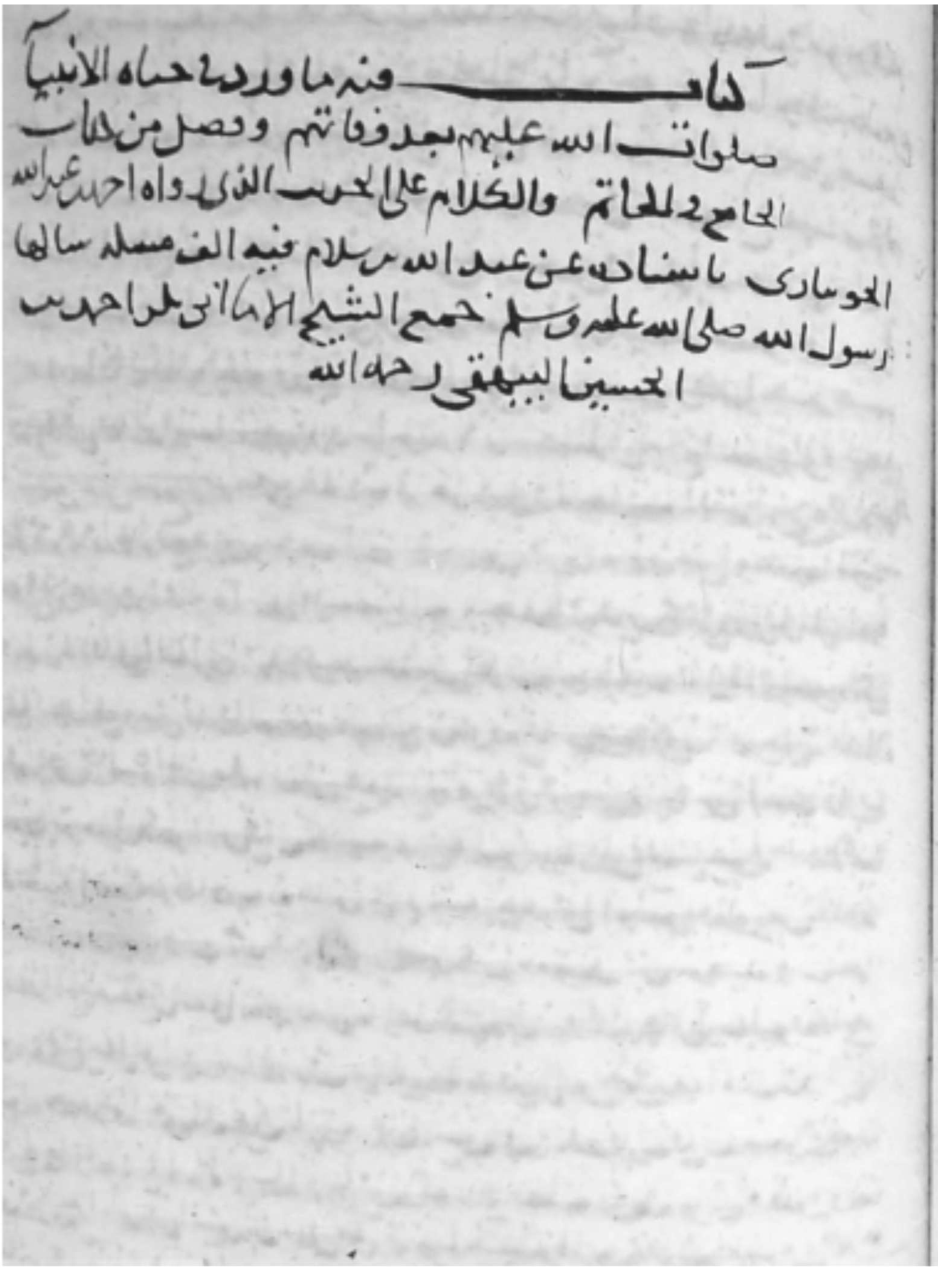
جماع ابواب وجوب قراءة القرآن في الصلاة على الامام والماموم
والمنفرد في كل ركعة منها
تاليف الامام ابي بكر احمد بن الحسين بن علي البيهقي رحمه الله

ترکی مخطوط (ترکی میں احمد الثالث کی لائبریری میں محفوظ مخطوطہ) کا سرورق



بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله كما هو اهله
والصلوة على محمد واله وسلم جماع ابواب وجوب قراءة القران في الصلاة
على الامام والماموم والمنفرد في كل ركعة منها وبيان تعيينها بفاتحة
الكتاب باب الدليل على ان قراءة القران ركن
في الصلاة وانها واجبة في كل ركعة منها قال الله تبارك وتعالى
بسم الله الرحمن الرحيم يايها المزمل قم الليل الا قليلا نصفه
او انقص منه قليلا او زد عليه ورتل القران ترتيلا الى قوله
علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرءوا ما تيسر من القران وهذه
الاية نزلت في نسخ قيام ما امر الله تبارك وتعالى به من الليل في اول هذه
السورة بما تيسر اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ رحمه الله
ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا الحسن بن علي بن عفان ثنا محمد بن بشر
العبدي ثنا سعيد بن ابي عروبة ثنا قتادة عن زرارة بن اوفى عن
سعد بن هشام انه دخل على عائشة رضي الله عنها فقال يا ام المؤمنين
انبئيني عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت الست تقرا يايها
المزمل قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض القيام في اول هذه السورة
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت اقدامه وامسك الله
خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء ثم انزل الله التخفيف في اخر
هذه السورة فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة رواه ابو الحسين
مسلم بن الحجاج رحمه الله في الصحيح عن ابي بكر بن ابي شيبة عن محمد بن بشر
وفي الامر دلالة على انه سمى ما تيسر من صلاة الليل قرانا حيث قال
فاقرءوا ما تيسر من القران يريد ما تيسر من الصلاة التي يقرا
فيها القران وهو كما سمى في اية اخرى صلاة الفجر قرانا لان القران
يتلى فيها قال الله عز وجل وقران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا

ترکی مخطوط کا پہلا صفحہ



كتاب ـــــــ فيه ما ورد في حياة الانبياء
صلوات الله عليهم بعد وفاتهم وفيه فصل من كتاب
الجامع في الخاتم والكلام على الحديث الذي رواه احمد عبد الله
الجوبارى باسناده عن عبد الله بن سلام فيه الف مسئلة سالها
رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع الشيخ الامام ابى بكر احمد بن
الحسين البيهقي رحمه الله

ترکی مخطوط کا آخری صفحہ

جماع ابواب

وجوب قراة القران فى الصلاه على الامام والماموم
والمنفرد فى كل ركعة منها وبيان تعيينها بفاتحة الكتاب

تاليف الامام العالم ابى بكر احمد بن الحسن بن على البيهقى رحمه الله

مدنی مخطوط (مکتبہ عارف حکمت، مدینہ منورہ کے مخطوطہ) کا سرورق



بسم الله الرحمن الرحيم وبه التوفيق والعون

باب

الدليل على ان قراءة القرآن ركن فى الصلاة وانها واجبة فى كل ركعة منها

قال الله تبارك وتعالى يا ايها المزمل قم الليل الا قليلا نصفه او انقص منه قليلا او زد عليه ورتل القرآن ترتيلا الى قوله علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن وهذه الآية نزلت فى نسخ وجوب قيام ما امر الله تبارك وتعالى به من الليل فى اول هذه السورة بما تيسر

اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ رحمه الله نا ابو العباس محمد بن يعقوب نا الحسن بن على بن عفان نا محمد بن بشر العبدى نا سعيد بن ابى عروبة نا قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام انه دخل على عائشة رضى الله عنها فقال يا ام المؤمنين انبئينى عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الست تقرا يا ايها المزمل قال قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض القيام فى اول هذه السورة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حولا حتى انتفخت اقدامهم وامسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء ثم انزل الله التخفيف فى آخر هذه السورة فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة رواه ابو الحسين مسلم بن الحجاج رحمه الله فى الصحيح عن ابى بكر بن ابى شيبة عن محمد بن بشر وفى الآية دلالة على انه سمى ما تيسر من صلاة الليل قرآنا حيث قال

فاقرؤا

مدنی مخطوط کا پہلا صفحہ

فان قالوا الوفد اذا قدموا على السلطان تكلم احدهم صل باطل التكبير والتشهد
وساير اذكار الصلاه ثم ان الله تعالى لا يشغله سمع عن سمع والادمي بخلاف
ذلك هـ واما الترجيح فالاحتياط لامر الصلاه مع من يوجب القراه خلف
الامام لان من اوجبها اوجب على من تركها اعادة الصلاه ومن لم يوجبها
لا يوجب على من قرا اعادتها ولان الاصل في القراه الوجوب فمن قال
بوجوبها على الماموم بني على الاصل ومن قال بسقوطها يحتاج الى دليل
ولان الاصل في الصلاه انها ممتنعة للنيابه والتحمل فمن قال في ركن من
اركانها انه يقبل النيابه خالف به اصل الصلاه ولان العبادات على ضربين
احدهما لا يقبل النيابه كالطهاره والصلاه والصوم على احد القولين
والاخر يقبلها كالحج والعمره والزكوه والصوم في القول الاخر فكانت
القراه باصل الصلاه والطهاره اشبه لانها اليهما اقرب ولانه لا مدخل
للمال فيها بخلاف ما للنيابه فيه مدخل لدخول المال فيه ثم العبادة التي
للنيابه فيها مدخل يفعلها الغير عن الغير فيكون العباده عن المفعول
عنه لا عن الفاعل وانتم تجعلون القراه مشتركه بين القارى والماموم
وهذا خلاف الاصول وبالله التوفيق هـ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

تم بحمد الله تعالى وعونه وحسن توفيقه
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما

مدنی مخطوط کا آخری صفحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَالصَّلَاةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّمَ۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ وُجُوبِ قِرَاءَ ةِ القُرآنِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الإِمَامِ وَالمَأْمُومِ وَالمُنفَرِدِ فِي كُلِّ رَكعَةٍ مِنهَا وَبَيَانِ تَعَيُّنِهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

اللہ: رحمٰن، رحیم کے نام سے ابتدا ہے۔ اور سیدنا محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر درود وسلام ہو۔

دوران نماز ہر رکعت میں امام، مقتدی اور اکیلے نمازی کے ذمہ قرآن مجید کی قرأت واجب ہونے کے دلائل کا مجموعہ اور ان دلائل میں سورت فاتحہ کی تخصیص کا بیان

باب نمبر:1

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قِرَاءَ ةَ القُرآنِ رُكنٌ فِی الصَّلَاةِ وَأَنَّهَا وَاجِبَةٌ فِی کُلِّ رَکعَةٍ

قرآن کی قرأت نماز کا رکن، اور ہر رکعت میں واجب، ہونے کے دلائل

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ يَا أَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ۔ قُمِ اللَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلًا۔ نِصۡفَهُ أَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيلًا۔ أَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡآنَ تَرۡتِيلًا﴾ [المزمل:1تا 4]

''اللہ: رحمٰن، رحیم کے نام سے ابتدا ہے۔ اے کمبل اوڑھنے والے! رات کو قیام ضرور کرو، مگر تھوڑا کرو۔ آدھی رات تک یا اس سے کم یا کچھ زیادہ کرلو۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

مزید فرمایا:

﴿عَلِمَ أَنۡ لَنۡ تُحۡصُوهُ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ فَاقۡرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡآنِ﴾ [المزمل:20]

''وہ (اللہ) جانتا ہے کہ تم اس (معمول) کو برقرار نہ رکھ سکو گے، تو اس نے تم سب پر مہربانی کردی ہے کہ تم اتنا قرآن پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکو۔''

یہ آیت مبارکہ (المزمل:20) قیام اللیل کے اس وجوب کو منسوخ کرنے کے لیے نازل ہوئی جس (وجوب) کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں (قُمِ اللَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلًا، کہہ کر) دیا تھا۔

قیام اللیل نفل ہے:

[1]...... أَخۡبَرَنَا أَبُوعَبۡدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثنا أَبُو الۡعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ، ثنا الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِيِّ بۡنِ عَفَّانَ، ثنا مُحَمَّدُ بۡنُ بِشۡرٍ الۡعَبۡدِيُّ، ثنا سَعِيدُ بۡنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ثنا قَتَادَةُ، عَنۡ زُرَارَةَ بۡنِ أَوۡفَى، عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا، فَقَالَ: يَا أُمَّ الۡمُؤۡمِنِينَ، أَنۡبِئِينِي عَنۡ قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَتۡ: أَلَسۡتَ تَقۡرَأُ: ﴿يَا أَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ﴾؟ قَالَ: قُلۡتُ: بَلٰى۔ قَالَتۡ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افۡتَرَضَ الۡقِيَامَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَأَصۡحَابُهُ حَوۡلًا۔ حَتَّى انۡتَفَخَتۡ أَقۡدَامُهُمۡ، وَأَمۡسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثۡنَيۡ عَشَرَ شَهۡرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ أَنۡزَلَ اللّٰهُ التَّخۡفِيفَ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيۡلِ تَطَوُّعًا بَعۡدَ فَرِيضَةٍ.

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن بشر العبدی نے بیان کیا،

انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ بن دعامہ نے بیان کیا، انھوں نے زرارہ بن اوفی العامری نے بیان کیا، انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کیا کہ وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المومنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل کے متعلق بیان فرمایئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے سورۃ ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھی؟ سعد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: جی ہاں پڑھی ہے۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں قیام اللیل فرض قرار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سال بھر قیام اللیل کرتے رہے۔ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے۔ اس سورت کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ نے سال بھر نازل نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ میں تخفیف نازل کردی۔ تب قیام اللیل فرضیت کے بعد نفل قرار پایا۔ ❶

یہ حدیث امام ابوالحسین مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کے واسطے سے محمد بن بشیر سے (اپنی کتاب) صحیح مسلم میں روایت کی ہے۔ ❷

اللہ تعالیٰ نے قیام اللیل اور نماز فجر کو، قرآن کہا:

(سورت المزمل کی) اس آیت مبارکہ میں یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو جتنی ممکن رآسان ہو، پڑھی جانے والی نماز (قیام اللیل) کو قرآن کہا ہے۔ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے۔ ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ (جتنا آسان ہو اتنا ہی قرآن پڑھو)۔ مراد یہ ہے کہ وہ نماز جس میں قرآن (نسبتاً زیادہ) پڑھا جاتا ہے؛ وہ (یعنی: رات کی نماز) جس قدر آسان ہو، اتنی ہی پڑھو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں نماز فجر کو بھی قرآن کہا ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن (نسبتاً زیادہ) پڑھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: 78] ''فجر کے قرآن کا التزام کرو کیونکہ فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے۔''

نماز فجر میں قرأتِ قرآن کی اہمیت:

[2]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أَخبَرَنِی أَبُو مُحَمَّدٍ أَحمَدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ المُزَنِيُّ، أنا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عِيسَى، ثنا أَبُو اليَمَانِ، أَخبَرَنِی شُعَيبٌ، عَنِ الزُّهرِيِّ، أَخبَرَنِی سَعِيدُ بنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بنُ عَبدِالرَّحمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

❶ اس روایت کی سند صحیح ہے۔ قتادہ مدلس راوی ہے اور اس سند میں ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہا ہے۔ لیکن اس کی یہ ''معنعن'' سماع پر محمول ہوگی کیونکہ یہی روایت امام مسلم نے صحیح مسلم میں ذکر کی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه أو مرض، حديث، (139) 746.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَفضُلُ صَلَاةُ الجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُم وَحدَهُ بِخَمسَةٍ وَعِشرِينَ جُزءًا۔ وَتَجتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الفَجرِ۔ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اقرَءُوا إِن شِئْتُم: ﴿وَقُرآنَ الفَجرِ إِنَّ قُرآنَ الفَجرِ كَانَ مَشهُودًا﴾ [الإسراء:78]

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابومحمد احمد بن عبداللہ المز نی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالیمان حکم بن نافع بہرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن مسلم ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا، (ان دونوں نے کہا) کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے پچیس درجہ افضل ہے۔ اور رات اور دن کے فرشتے نماز فجر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاہو تو پڑھ لو: ﴿وَقُرآنَ الفَجرِ إِنَّ قُرآنَ الفَجرِ كَانَ مَشهُودًا﴾ [الاسراء: 78] (فجر کے قرآن کا التزام کرو کیونکہ فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے۔) ❶

یہ حدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں ابوالیمان سے روایت کی ہے اور امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے ابوبکر بن اسحاق کے واسطے کے ساتھ؛ ابوالیمان سے روایت کی ہے۔ ❷

قرأت، نماز کا رکن ہے:

ان آیات اور احادیث میں مشترک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ''قرآن'' کا نام اس تنبیہ کی غرض سے دیا ہے کہ قرآن کی قرأت نماز کا ایسا رکن ہے کہ جب نمازی قرآن کی قرأت کر سکتا ہو تو پھر اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ ایک حدیث (قدسی) میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کو قرآن کا نام دیا ہے۔ اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کی قرأت نماز میں متعین (مقرر) ہے۔ جب نمازی سورۃ فاتحہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو پھر کوئی دوسری سورت اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (فاتحہ پڑھ سکتا ہے تو فاتحہ ہی پڑھے گا)۔ یہ حدیث (جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) اپنے مقام پر مذکور آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حدیث میں نماز کے ارکان کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اسی میں نماز کی ہر رکعت میں بآسانی

---

❶ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

❷ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر فی جماعة، حديث، 648 ۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، حديث، (246) 649 ۔ سنن النسائی، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، حديث، 486.

میسر وممکن قرآن کی قرأت کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ حکم سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا رفاعہ بن رافع بدری رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مذکور ہے۔

(دلیل اول) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

[3]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ المُقرِئُ الإسْفَرَايِينِيُّ بِهَا، أَنبَأَ أَبُو مُحَمَّدٍ الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ، ثنا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بكرٍ، نا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَن أَبِيهِ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخلَ المَسجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: وَعَلَيكَ السَّلَامُ، ارجِع فَصَلِّ؛ فَإِنَّكَ لَم تُصَلِّ۔ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَا أُحسِنُ غَيرَ هٰذَا، فَأَرِنِي وَعَلِّمنِي قَالَ: إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبِّر، ثُمَّ اقرَأ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرآنِ، ثُمَّ اركَع حَتَّى تَطمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارفَع حَتَّى تَعتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسجُد حَتَّى تَطمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارفَع حَتَّى تَطمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افعَل ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن حسن المقرئ اسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد الحسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰی بن سعید القطان نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمر بن حفص سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد ابوسعید کیسان المقبری سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور شخص بھی مسجد میں آیا۔ اس نے نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کہنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيكَ السَّلَامُ (تم پر بھی سلامتی ہو)؛ واپس آؤ اور نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا۔ بالآخر اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اس سے اچھی (نماز) نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مہربانی فرما کر مجھے سکھا دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ''اللّٰہ اکبر'' کہو۔ پھر جتنا بآسانی قرآن پڑھ سکو اتنا پڑھو۔ پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اچھی طرح جھک جاؤ۔ پھر اٹھو حتیٰ کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ ادا کرلو۔ پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔ [1]

---

[1] یہ سند صحیح ہے۔

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید قطان سے روایت کی ہے۔ ❶

(دلیل دوم) سیدنا رفاعہ بن رافع بدری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[4]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الحَاكِمُ الِإسفَرَايِينِيُّ، أَنبَأَ أَبُوبَحرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ كَوثَرٍ، ثنا بِشرُ بنُ مُوسَى، ثنا الحُمَيدِيُّ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ الحَارِثِ بنِ عَبدِ المَلِكِ المَخزُومِيُّ، ثنا دَاوُدُ بنُ قَيسٍ الفَرَّاءُ، عَن عَلِيِّ بنِ يَحيَى بنِ خَلَّادٍ عَن أَبِيهِ، عَن عَمِّ أَبِيهِ رِفَاعَةَ بنِ رَافِعٍ الأَنصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: "إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّر، ثُمَّ اقرَأ، ثُمَّ اركَع حَتَّى يَطمَئِنَّ كُلُّ شَيءٍ مِنكَ، ثُمَّ ارفَع حَتَّى تَعتَدِلَ، ثُمَّ اسجُد حَتَّى يَطمَئِنَّ كُلُّ شَيءٍ مِنكَ، ثُمَّ ارفَع حَتَّى تَعتَدِلَ، ثُمَّ اسجُد حَتَّى تَطمَئِنَّ كُلُّ شَيءٍ مِنكَ، ثُمَّ ارفَع حَتَّى تَعتَدِلَ، فَإِذَا تَمَّت صَلَاتُكَ عَلَى هَذَا فَقَد تَمَّت وَمَا نَقَصتَ۔ فَإِنَّمَا هُوَ شَيءٌ تُنقِصُهُ مِن صَلَاتِكَ۔"

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الحاکم الاسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبحر محمد بن حسن بن کوثر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن حارث بن عبدالملک المخزومی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں داؤد بن قیس الفرا نے بیان کیا، انھوں نے علی بن یحییٰ بن خلاد سے، انھوں نے اپنے والد محترم یحییٰ بن خلاد سے روایت کیا، انھوں نے اپنے اباجان کے چچا سیدنا رفاعہ بن رافع انصاری (بدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا تھا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اللہ اکبر کہو۔ پھر قرأت کرو۔ پھر رکوع کرو حتی کہ تمھارے تمام اعضاء اطمینان میں آجائیں۔ پھر اٹھو حتیٰ کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ تمھارے تمام اعضاء اطمینان میں آجائیں۔ پھر اٹھو حتی کہ سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو حتی کہ تمھارے تمام اعضاء پر سکون ہو جائیں۔ پھر اٹھو حتی کہ سیدھا بیٹھ جاؤ۔ جب تمھاری نماز اس انداز سے

---

❶ دیکھئے: صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب وجوب القراء ة للامام والماموم فى الصلوات كلها، حديث، 757 ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراء ة الفاتحة فى كل ركعة، حديث، 397 ـ سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع ولسجود، حديث، 856 ـ سنن الترمذى، ابواب الصلاة، باب ماجاء فى وصف الصلاة، حديث، 303ـ سنن النسائى، كتاب الافتتاح، باب فرض التكبيرة الأولى، حديث، 884 ـ سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اتمام الصلاة، حديث، 1060.

ادا ہوگی تب تمھاری نماز کامل ہوگی ناقص نہیں ہوگی۔ ❶

نماز کا رکن، سورۃ فاتحہ کی قرأت ہے

ان دونوں صحابہ (سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہما) کی احادیث میں قرأت کے طور پر سورۃ فاتحہ کی تخصیص بھی بیان ہوئی ہے۔[وہ احادیث حسب ذیل ہیں:]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

[5]...... أَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحيَى بنُ إِبرَاهِيمَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابنِ وَهبٍ: أَخبَرَكَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ ، عَن سَعِيدٍ المَقبُرِيِّ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي يَومًا وَهُوَ فِي المَسجِدِ ، فَلَمَّا فَرَغَ الرَّجُلُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَعَلَيكَ السَّلَامُ ، ارجِع فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَم تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مِثلَ مَا قَالَ ، فَرَجَعَ فَصَلَّى مَرَّتَينِ أَو ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا أُحسِنُ غَيرَ مَا تَرَى فَعَلِّمنِي كَيفَ أُصَلِّي فَقَالَ لَهُ: إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسبِغِ الوُضُوءَ ، ثُمَّ كَبِّر ، فَإِذَا استَوَيتَ قَائِمًا قَرَأتَ بِأُمِّ القُرآنِ ، ثُمَّ قَرَأتَ بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرآنِ ثُمَّ رَكَعتَ حَتَّى تَطمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ تَرفَعُ رَأسَكَ حَتَّى تَعتَدِلَ قَائِمًا وَتَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، ثُمَّ تَسجُدُ حَتَّى تَطمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ تَرفَعُ رَأسَكَ حَتَّى تَطمَئِنَّ قَاعِدًا ، ثُمَّ تَفعَلُ مِثلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

ہمیں ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ اور ابوبکر احمد بن حسن الحیری نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبداللہ بن وہب القرشی کے سامنے قرأت کی گئی کہ آپ کو عبیداللہ بن عمر بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سعید المقبری سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا، جب اس نے نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے

---

❶ یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن أبي داؤد، حديث، 856 ۔ سنن الكبرىٰ، للبيهقي: 374/2 ۔ سنن الترمذي، حديث: 302 ۔ سنن النسائي، حديث: 1053 ۔ مصنف ابن ابي شيبة، حديث، 2975 ۔ الاحاد والمثاني، لابن أبي عاصم، حديث: 1976 ۔ مسند أبي داؤد الطيالسي، حديث، 1469۔ صحيح ابن خزيمة، حديث: 545 ۔ شرح مشكل الآثار، للطحاوي: 6074.

فرمایا: ''وَعَلَيْكَ السَّلامُ''، واپس پلٹو اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی واپس ہوا اور نماز پڑھی۔ پھر وہ حاضر ہوا۔ اور نبی کریم ﷺ کو سلام کہا۔ تو آپ ﷺ نے اسے پھر اسی طرح فرمایا۔ وہ پھر لوٹا اور نماز پڑھی دو یا تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ پھر اس آدمی نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! جس طرح آپ نے دیکھا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے سکھا دیں کہ میں کیسے نماز پڑھوں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر اللہ اکبر کہو جب تم سیدھا (قیام میں) کھڑے ہوتو ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) پڑھو۔ پھر تمھیں قرآن میں سے مزید جتنا یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر رکوع کرو حتیٰ کہ حالت رکوع میں پرسکون ہو جاؤ۔ پھر اپنا سر اٹھاؤ حتیٰ کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ۔ اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہو۔ پھر سجدہ کرو حتی کہ اطمینان سے سجدہ کرلو، پھر اپنا سر اٹھاؤ حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔ ❶

سیدنا رفاعہ بن رافع (بدری) رضی اللہ عنہ کی حدیث:

[6]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا ، وَأَبُو بَكرٍ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ ، ثنا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابنِ وَهبٍ: أَخبَرَكَ دَاوُدُ بنُ قَيسٍ المَدِينِيُّ ، عَن عَلِيِّ بنِ يَحيَى بنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَن عَمٍّ لَهُ بَدرِيٍّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي المَسجِدِ ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ هَذَا ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَإِذَا أَتَمَمتَ صَلَاتَكَ عَلَى نَحوِ هَذَا فَقَد تَمَّت صَلَاتُكَ ، وَمَا نَقَصتَ مِن هَذَا فَإِنَّمَا تُنقِصُهُ مِن صَلَاتِكَ۔

اور ہمیں ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم اور ابوبکر احمد بن الحسن الحیری نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبداللہ بن وہب کے سامنے پڑھا گیا کہ آپ کو داؤد بن قیس المدینی نے بیان کیا، انھوں نے علی بن یحییٰ بن خلاد الزرقی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم یحییٰ بن خلاد الزرقی نے بیان کیا کہ ان کے بدری چچا سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے، پھر انھوں نے اس شخص کے متعلق بیان کیا (جس نے نماز درست ادا نہیں کی تھی) پھر یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: جب تم اس طرح سے اپنی نماز مکمل کرو گے تب ہی تمھاری نماز کامل (درست) ہوگی۔ جس قدر کوتاہی کرو گے اسی قدر تمھاری نماز ناقص ہوگی۔ ❷

اور اسی حدیث کو امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے یونس بن عبدالاعلی سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے ابن وہب

❶ یہ سند صحیح ہے۔ مزید دیکھئے: صحیح البخاری، حدیث: 757۔ صحیح مسلم: 397.

❷ صحیح ۔ سنن النسائی، حدیث: 1314 ۔ السنن الکبری للنسائی، حدیث: 1237 ۔ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: حدیث، 118، 119.

سے، انھوں نے داؤد بن قیس سے روایت کیا ہے۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (نمبر:5) کی طرح متن بیان کیا ہے اور اس میں بھی ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) کا ذکر کیا ہے۔

[7]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا وَهبُ بنُ بَقِيَّةَ ، عَن خَالِدٍ ، عَن مُحَمَّدٍ يَعنِي ابنَ عَمرٍو ، عَن عَلِيِّ بنِ يَحيَى بنِ خَلَّادٍ ، عَن رِفَاعَةَ بنِ رَافِعٍ ، بِهَذِهِ القِصَّةِ قَالَ: إِذَا قُمتَ فَتَوَجَّهتَ إِلَى القِبلَةِ فَكَبِّر ، ثُمَّ اقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَن تَقرَأَ ، وَإِذَا رَكَعتَ فَضَع رَاحَتَيكَ عَلَى رُكبَتَيكَ۔وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

اور ہمیں ابوعلی الحسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن بقیہ نے بیان کیا، انھوں نے خالد بن عبداللہ الواسطی سے روایت کیا، انھوں نے محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی سے، انھوں نے علی بن یحییٰ بن خلاد سے روایت کیا کہ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے یہی واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور اللہ اکبر کہو پھر سورۃ فاتحہ پڑھو۔ اور مزید جس قدر اللہ تعالیٰ توفیق دے، قرآن پڑھو۔ اور جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو۔ ❶

سورت فاتحہ پڑھنے کی تعیین بہت سی احادیث میں مذکور ہے۔ ان میں سے بعض کا ذکر ہم (اگلے صفحات میں) کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

اس مسئلہ پر عمومی دلائل ہی ذکر کر دیے جائیں تو خصوصی دلائل کی ضرورت نہیں رہتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج ہمارے زمانہ تک تمام مسلمان نماز میں قرأت کو سورۃ فاتحہ سے ہی شروع کرتے ہیں۔ اور اس مقام پر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب کا کوئی نسخ موجود نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''قرآن میں سے جس قدر بآسانی میسر ہو پڑھو''۔ اور ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ اس سورۃ (المزمل) کے آغاز میں مذکور قیام اللیل کی فرضیت کو منسوخ کرنے کے لیے نازل ہوئی تھی۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت مبارکہ ﴿مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرآنِ﴾ کو سورۃ فاتحہ کے بعد والی قرأت پر محمول کرتے ہیں۔ اس بات کا ذکر اس روایت میں ہے:

[8]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ السُّلَمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عُثمَانَ بنِ حَكِيمٍ الأَودِيُّ ، نا سَهلُ بنُ عَامِرٍ

❶ حسن۔ سنن أبی داؤد، حدیث: 859 ۔ سنن الکبری، للبیهقی: 374/2 .

البَجَلِيُّ نا هُرَيمُ بنُ سُفيَانَ عَن إسمَاعِيلَ بنِ أَبِى خَالِدٍ عَن قَيسِ بنِ أَبِى حَازِمٍ قَالَ: صَلَّيتُ خَلفَ ابنِ عَبَّاسٍ بِالبَصرَةِ فَقَرَأَ فِى أَوَّلِ رَكعَةٍ بِـ الحَمدُ وَأَوَّلِ آيَةٍ مِنَ البَقَرَةِ ، ثُمَّ قَامَ فِى الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ: الحَمدُ لِلَّهِ وَالآيَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ رَكَعَ ، فَلَمَّا انصَرَفَ أَقبَلَ عَلَينَا فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿فَاقرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنهُ﴾۔

ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عثمان بن حکیم الاودی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سہل بن عامر البجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہریم بن سفیان البجلی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے بصرہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۃ بقرہ کی پہلی آیت پڑھی۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ بقرہ کی دوسری آیت پڑھی۔ پھر رکوع کیا۔ جب سلام پھیرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرآن﴾ (جس قدر قرآن میں سے آسان ہو، پڑھو)۔ ❶

امام علی بن عمر دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ سند حسن ہے۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سورت فاتحہ تو ''مَاتَيَسَّرَ'' (جو بآسانی یاد ہو) کے تحت بالاولیٰ آتی ہے۔ کیونکہ اسے یاد کرنا آسان ہے اور متعلّمین (طلبہ) اپنی تعلیم کا آغاز اسی کی قرأت سے کرتے ہیں۔ اور نمازی اپنی نمازوں کا آغاز بھی اسی سے کرتے ہیں۔ حتی کہ کوئی نمازی ایسا نہیں جو اپنی نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے۔ اگر کوئی اس کے علاوہ دیگر سورۃ پڑھتا ہے تو ابتداء اسی (فاتحہ) سے ہی کرتا ہے۔

اور یہ کوئی پہلی آیت نہیں ہے (مراد ہے: ﴿فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرآن﴾) جس کی وضاحت قرآن میں نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس کی تعیین وتخصیص کی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم صادر فرمایا ہے اس کے علاوہ کوئی عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

اس آیت مبارکہ اور ہماری بیان کردہ احادیث میں ہر نمازی پر قرأت واجب ہونے کی دلیل ہے۔ وہ امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا۔

---

❶ حسن۔ سہل بن عامر البجلی ضعیف روای ہے، اس لیے اس مذکورہ سند میں ضعف ہے۔ صحیح شواہد کی بنا پر اسے تقویت مل جاتی ہے، اسی لیے امام دارقطنی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ سنن الدار قطنی: 338/1۔ سنن الكبرىٰ للبيهقى: 40/2.

❷ سنن الدارقطنی: 338/1.

باب2

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لا صَلاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ، وَأَنَّهُ إِذَا انتَهَى إِلَى أُمِّ القُرآنِ أَجزَأَت عَنهُ؛ لا فَرْقَ فِي ذٰلِكَ بَينَ الإِمَامِ وَالمَأمُومِ وَالمُنفَرِدِ

قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اور اگر نمازی صرف سورۃ فاتحہ کی قرأت کر لے تو کافی ہے۔ چاہے وہ امام ہو مقتدی ہو یا اکیلا

[9]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ عُمَرَ بنِ العَلَاءِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ نُمَيرٍ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن حَبِيبِ بنِ الشَّهِيدِ ، قَالَ: سَمِعتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ عَن أَبِي هُرَيرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ، قَالَ أَبُو هُرَيرَةَ: فَمَا أَعلَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعلَنَّاهُ لَكُم وَمَا أَخفَاهُ أَخفَينَاهُ لَكُم .

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمر بن علاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ حماد بن اسامہ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے حبیب بن شہید سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے عطاء بن ابی رباح کو کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جتنی قرأت بآواز بلند کی ہے ہم بھی بآواز بلند کرتے ہیں اور جتنی آہستہ آواز سے کی ہے، ہم بھی آہستہ کرتے ہیں۔ ❶

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے "صحیح مسلم" میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے روایت کی ہے۔ ❷

[10]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ إِسمَاعِيلُ بنُ قُتَيبَةَ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنُ قَتَادَةَ ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ إِبرَاهِيمَ بنِ عَبْدَةَ، ثنا أَبُو الفَضلِ جَعفَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحُسَينِ، قَالَا: ثنا يَحيَى بنُ يَحيَى، أنا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ ، عَن حَبِيبٍ المُعَلِّمِ ، عَن عَطَاءٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيرَةَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ، فَمَا أَسمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسمَعنَاكُم، وَمَا أَخفَى مِنَّا أَخفَينَاهُ مِنكُم، مَن قَرَأَ بِأُمِّ الكِتَابِ فَقَد أَجزَأَتْ عَنهُ، وَمَن زَادَ فَهُوَ أَفضَلُ۔

(پہلی سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن قتیبہ نے بیان کیا، ......

(دوسری سند) اور ہمیں ابونصر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ نے

---

❶ حديثٌ صحيحٌ .

❷ صحيح مسلم، حديث: 396 .

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالفضل جعفر بن محمد بن حسین نے بیان کیا، ان دونوں (یعنی: اسماعیل بن قتیبہ اور ابوالفضل جعفر بن محمد) نے کہا: ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا، انھوں نے حبیب المعلم سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز میں قرأت ہے۔ جتنی قرأت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنائی (یعنی: بلند آواز سے کی) ہے ہم بھی آپ کو سناتے ہیں۔ اور جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ قرأت فرمائی ہم بھی آہستہ کرتے ہیں۔ جس شخص نے ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) پڑھ لی، اس کے لیے کافی ہے۔ البتہ جو مزید قرأت کرتا ہے وہ افضل ہے۔ ❶

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔ ❷

[11]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ القَاضِي ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ الأَصَمُّ ، ثنا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا مُحَاضِرُ بنُ المُوَرِّعِ ، نا ابنُ أَبِي لَيلَى ، عَن عَطَاءٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَجهَرُ وَيُخَافِتُ ، قَالَ: فَجَهَرنَا فِيمَا جَهَرَ وَنُخَافِتُ فِيمَا خَافَتَ فِيهِ ، وَسَمِعتُهُ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن حسن القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محاضر بن مورّع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے بھی قرأت کرتے تھے اور آہستہ آواز سے بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری (بلند آواز سے) قرأت کی، ہم بھی اس میں جہری (بلند آواز سے) قرأت کرتے ہیں۔ اور جس نماز میں آپ نے آہستہ آواز سے قرأت کی ہم بھی اس میں آہستہ آواز سے قرأت کرتے ہیں۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ قرأت کے بغیر، نماز نہیں ہوتی۔ ❸

[12]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا عُمَرُ بنُ سِنَانٍ ، ثنا سُحَيمُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ القَاسِمِ ثنا عِيسَى بنُ يُونُسَ ، عَن جَعفَرِ بنِ الزُّبَيرِ ، عَنِ القَاسِمِ ، عَن أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: نَعَم ذٰلِكَ وَاجِبٌ۔

---

❶ صحيح موقوف . ❷ صحيح مسلم، حديث: 396 .

❸ حسن لغيره۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سیئ الحفظ راوی تھا۔ البتہ اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔ مسند أحمد بن حنبل: 308/2 ۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 208/1 ۔ الفوائد، للتمام الرازی: 280/2 ، حدیث، 1747 .

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن سنان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سحیم بن محمد بن قاسم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے جعفر بن زبیر سے، انھوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن الشامی سے روایت کیا کہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ یہ تو واجب ہے۔ ❶

یہ حدیث ابواسامہ کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث (نمبر:9) کے مرفوع ہونے کے لیے شاہد ہے۔

[13]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحْمَدَ المُقرِئُ بنُ الحِمَامِيِّ بِبَغدَادَ أَنبَأَ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ ، أنا جَعفَرُ بنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيهِ ، ثنا عَفَّانُ ، نا عَبدُ الوَارِثِ ، نا حَنظَلَةُ ، عَن عِكرِمَةَ ، حَدَّثَنِي عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى رَكعَتَينِ لَم يَقرَأ فِيهِمَا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد المقرئ بن الحمامی نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلیمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن محمد الصائغ نے اپنے روبرو قرأت کے ذریعے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عفان بن مسلم الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حنظلہ السدوسی نے بیان کیا، انھوں نے عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھی اور اس میں صرف سورۃ فاتحہ کی قرأت فرمائی۔ ❷

[14]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى بنِ الفَضلِ ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، ثنا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ ، عَن عَطَاءٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: يُجزِئُ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، وَإِن زَادَ فَهُوَ أَفضَلُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب

---

❶ حديثٌ صحيحٌ۔ اس سند میں جعفر بن زبیر متروک الحدیث راوی ہے۔ [الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 135/2] البتہ یہ حدیث متن اور مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اس کی تائید کے لیے دیکھئے: حدیث نمبر، 9۔ [العاصم]

❷ حدیث حسن۔ اس سند میں حنظلہ السدوسی ضعیف راوی ہے۔ البتہ علامہ بوصیری نے اس کی اصل صحیحین کی روایت ((لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ)) کو قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت مقبول ہے۔ اتحاف الخیرۃ المہرۃ، 337/2 ، حدیث، 1822 ۔ مسند احمد بن حنبل: 282/1 ۔ صحیح ابن خزیمہ: 258/1، ح: 513 ۔ السنن الکبری للبیہقی: 61/2 .

الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سفیان (ثوری اور ابن عیینہ دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں) سے، انھوں نے جریج بن عبدالملک بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ البتہ اگر اس سے زیادہ پڑھ لے تو افضل ہے۔ ❶

[15]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِیُّ أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِیٍّ ، ثنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ عَبدِ المُؤمِنِ ، أنا یُوسُفُ بنُ حَمَّادٍ ، أَنبَأَ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مُحَمَّدٍ المُحَارِبِیُّ ، ثنا إِبرَاهِیمُ بنُ الفَضلِ ، عَن سَعِیدِ بنِ أَبِی سَعِیدٍ المَقبُرِیُّ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الرَّكعَتَانِ اللَّتَانِ لَا یُقرَأُ فِیهِمَا؛ خِدَاجٌ۔ فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَیتَ إِن لَم یَكُن مَعِی إِلَّا أُمُّ القُرآنِ؟ قَالَ: هِیَ حَسبُكَ هِیَ السَّبعُ المَثَانِی۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عبدالمومن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن حماد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن فضل نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن ابی سعید المقبری سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو رکعات میں قرأت نہ کی جائے وہ ناقص (بے کار) ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر مجھے صرف سورہ فاتحہ ہی آتی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی کافی ہے۔ وہ سبع مثانی ہے۔ ❷

❶ موقوف، صحیح ـ القراء ۃ خلف الامام، للبخاری: ص: 19، حدیث:9، مستخرج ابی عوانة: 451/1، حدیث: 1670 ـ المطالب العالیة: 62/4 ، حدیث، 468 ـ اتحاف الخیرة المهرة ، للبوصیری: 337/2 ، حدیث، 1821 ـ الأوسط ، لابن المنذر: 101/3 ، حدیث، 1304 .

❷ حسن ، شواہد کی بنا پر یہ متن مقبول ہے۔ اس سند میں ابراہیم بن فضل مخزومی؛ متروک الحدیث راوی ہے۔ الکامل فی ضعفاء الرجال ، لابن عدی: 232,231/1 ـ جامع البیان (تفسیر طبری): 17/138 .

باب 3

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَن لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ بِلَفْظٍ عَامٍ يَجمَعُ الإِمَامَ وَالمَأمُومَ وَالمُنفَرِدَ

امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا؛ حدیث کے عمومی الفاظ کے تحت سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہونے کے دلائل

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی احادیث:

(نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کے بارے میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مشہور ترین اور معتبر ترین ہے۔ ذیل میں آپ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ معروف ترین حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کا ذکر آئے گا۔)[العاصم]

فاتحہ کے بغیر، کسی بھی نمازی کی نماز نہیں ہوتی:

[16]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ بنِ أَحمَدَ الأَصبَهَانِيُّ إِملَاءً أَنبَأَ أَبُو سَعِيدِ بنُ الأَعرَابِيِّ ، ثنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدٍ الزَّعفَرَانِيُّ ، ثنا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن یوسف بن احمد اصبہانی نے لکھوایا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعید بن الاعرابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد الزعفرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ ❶

[17]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الفَضلِ القَطَّانُ بِبَغدَادَ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرِ بنِ دُرُستَوَيهِ ، ثنا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ عَنِ الحُمَيدِيِّ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَحمِشٍ الفَقِيهُ ثنا عَلِيُّ بنُ حَمشَاذَ العَدلُ ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ بِشرُ بنُ مُوسَى بنِ صَالِحِ بنِ شَيخِ بنِ عُمَيرَةَ الجَوهَرِيُّ الأَسَدِيُّ نا الحُمَيدِيُّ ، نا سُفيَانُ ، نا الزُّهرِيُّ ، قَالَ: سَمِعتُ مَحمُودَ بنَ الرَّبِيعِ ، يُحَدِّثُ عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَم يَقرَأ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(پہلی سند) اور ہمیں ابوالحسین محمد بن حسین بن محمد بن فضل القطان نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن زبیر الحمیدی

---

❶ صحيح البخاری، حديث: 756 ـ صحيح مسلم، حديث: 394.

سے روایت کیا، ....۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حمشاذ العدل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی بشر بن موسیٰ بن صالح بن شیخ بن عمیرہ الجوہری الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے محمود بن ربیع کو کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ ❶

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں امام علی بن مدینی سے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے امام ابوبکر بن ابی شیبہ اور دیگر اساتذہ سے روایت کی ہے۔ ان سب نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے۔ ❷

[18]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ التَّمِيمِيُّ الفَقِيهُ أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ نا يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ صَاعِدٍ ، نا زِيَادُ بنُ أَيُّوبَ ، نا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: فِي مَتنِهِ: لَا تُجزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا فَاتِحَةَ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث التیمی الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زیاد بن ایوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، انھوں نے اس کے متن میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ''وہ نماز بے کار ہے جس میں انسان سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔'' ❸

کوئی دوسری سورت، سورۃ فاتحہ کے قائم مقام نہیں:

[19]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ المَحبُوبِيُّ بِمَروٍ لَفظًا

❶ اسناده صحيح .

❷ صحيح البخاري، حديث: 756 ـ صحيح مسلم، حديث: 394 .

❸ اسناده صحيح ـ سنن الدارقطني: 321/1، حديث:17۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کے معروف اور محفوظ الفاظ جو امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی سند سے ہیں۔ وہ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" ہیں۔ جبکہ مذکورہ بالا الفاظ بیان کرنے میں زیاد بن ایوب منفرد ہیں۔ یہ حدیث امام سفیان بن عیینہ سے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی، ابن ابی شیبہ، اسحاق بن راہویہ، محمد بن ابی عمر، عمرو الناقد، عبداللہ بن زبیر الحمیدی، قتیبہ، ابوالسراج، ہشام بن عمار، سہیل بن ابی سہل، اسحاق بن اسماعیل اور امام شافعی رحمہم اللہ وغیرہ سمیت ائمہ کرام کی ایک کثیر تعداد نے روایت کی ہے، سب کے الفاظ "لَا صَلَاةَ لِمَن لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" ہیں۔ جس سے معلوم ہوا ہے کہ زیاد بن ایوب نے روایت کرنے میں الفاظ تبدیل کر دیے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد بن ایوب سے روایت کرنے والوں نے اس حدیث کو بالمعنی بیان کر دیا ہے۔ [لسان الميزان: 224/6، 225]

غَيرَ مَرَّةٍ ثنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ سَيَّارٍ المَروَزِيُّ نا مُحَمَّدُ بنُ خَلَّادٍ الإِسكَندَرَانِيُّ ، ثنا أَشهَبُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ ، حَدَّثَنِي سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُمُّ القُرآنِ عِوَضٌ مِن غَيرِهَا وَلَيسَ غَيرُهَا مِنهَا عِوَضٌ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن احمد المحبوبی نے مرو شہر میں متعدد بار بیان کیا تھا (انھوں نے کہا:) کہ ہمیں ابوالحسن احمد بن سیار المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن خلاد اسکندرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اشہب بن عبدالعزیز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے محمود بن ربیع سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ دیگر سورتوں کے قائم مقام ہوسکتی ہے۔ جبکہ کوئی دوسری سورۃ اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ ❶

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ❷

جس نے نماز میں فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز ہی نہیں:

[20]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ قَالُوا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابنِ وَهبٍ: أَخبَرَكَ يُونُسُ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، أَخبَرَنِي مَحمُودُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم)، ابوزکریا بن ابی اسحاق اور ابوبکر احمد بن حسن نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبداللہ بن وہب القرشی کے سامنے پڑھا گیا کہ آپ کو یونس بن یزید نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمود بن ربیع نے بیان کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) نہیں پڑھی۔ ❸

اس حدیث کو امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو طاہر، ہرملہ اور ابن وہب سے روایت کیا ہے۔ ❹

❶ اسناده صحيح ـ سنن الدارقطني:322/1 ـ مستدرك حاكم: 363/1، حديث 867 .

❷ مستدرك حاكم:363/1 .

❸ اسناده صحيح .

❹ صحيح مسلم: حديث : 394 .

[21]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ القَاضِى أنا أَبُو العَبَّاسِ الأَصَمُّ، أنا الحَسَنُ بنُ مُكرَمٍ ، أنا عُثمَانُ بنُ عُمَرَ ، نا يُونُسُ ، عَنِ الزُّهرِىِّ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

اور ہمیں ابوبکر احمد بن حسن القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن مکرم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن عمر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن یزید نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی۔ ❶

[22]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو الوَلِيدِ الفَقِيهُ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ جَبلَةَ الحُلوَانِىُّ ، نا يَعقُوبُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، نا أَبِى ، عن صَالِحٍ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ......الَّذِى مَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى وَجهِهِ مِن بِئْرِهِم...... أَخبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ أَخبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالولید حسان بن محمد نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن جبلہ الحلوانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے صالح بن کیسان سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے روایت کیا ......جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں سے کلی کی تھی...... انھوں نے بیان کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) نہیں پڑھی۔ ❷

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں امام حسن بن علی الحلوانی سے روایت کیا ہے۔ ❸

[23]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِىٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِىٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ حُرَيثٍ السِّجزِىُّ ، ثنا عَتَّابُ بنُ الخَلِيلِ الأَيلِىُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدِ بنِ عَثمَةَ ، نا مَالِكٌ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

---

❶ اسناده صحيح ـ سنن الدارمی: 283/1 .

❷ حديث صحيح ـ ابراہیم بن جبلہ کے حالات نہیں مل سکے۔ البتہ اس سند کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

❸ صحيح مسلم: حديث:349 .

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن حریث السجز ی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عتاب بن خلیل الایلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد بن عثمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) نہیں پڑھی۔ ❶

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوعلی حسین بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے اس حدیث کو امام مالک کی احادیث میں سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا (لکھا) ہے۔ اور (اس کی سند میں) محمد بن خالد بن عثمہ بصری ثقہ راوی ہے۔

[24]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِيُّ ثنا أَحمَدُ بنُ رِشدِينَ ، نا يُوسُفُ بنُ عَدِيٍّ ، نا رِشدِينُ ، عَن قُرَّةَ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، وَعُقَيلٍ ، وَيُونُسَ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِي مَحمُودُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوالحسین بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد المصر ی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہمیں احمد بن رشدین نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن عدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں رشدین بن سعد المہر ی نے بیان کیا، انھوں نے قرہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے عقیل بن خالد سے، انھوں نے یونس بن یزید سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) نہ پڑھی۔ ❷

جس نے سورۃ فاتحہ اور مزید سورت نہ پڑھی...!

[25]...... أَخبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ بنِ أَحمَدَ الأَصبَهَانِيُّ ، أَنبَأَ أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ القَطَّانُ ثنا أَحمَدُ بنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، ثنا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعمَرٌ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم

❶ حسن۔ اس سند میں احمد بن محمد بن حریث، واہی (ضعیف) راوی ہے اور عتاب بن خلیل ایلی کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ اس حدیث کے صحیح ترین شواہد موجود ہیں۔

❷ یہ سند حسن ہے۔ احمد بن محمد اور اس کا دادا رشدین بن سعد ضعیف راوی ہیں، البتہ ان کی متابعت موجود ہے۔ تاہم یہ حدیث متن و مفہوم میں صحیح ہے۔

يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ فَصَاعِدًا۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن یوسف بن احمد اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن حسین القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یوسف السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) اور کچھ مزید نہ پڑھا۔ ❶

اور ہمیں احمد بن حسن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بن معقل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ الذہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں امام عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی صحیح مسلم میں اسحاق بن راہویہ اور عبد بن حمید کے واسطے سے امام عبدالرزاق سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ❷

''مزید'' کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' میں فرماتے ہیں: دیگر ثقہ راویوں نے ''فَصَاعِدًا'' (کچھ مزید) کے الفاظ بیان کرنے میں معمر بن راشد رحمہ اللہ کی متابعت نہیں کی۔ پھر امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق نے معمر کی متابعت کی ہے۔ ❸ (امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) امام بخاری رحمہ اللہ نے درست فرمایا ہے۔

[26]...... فَقَد أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ، أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ، نا بِشرُ بنُ المُفَضَّلِ، ثنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ إِسحَاقَ، عَنِ الزُّهرِيِّ، فَذَكَرَهُ نَحوَ حَدِيثِ مَعمَرٍ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقریٔ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن مفضل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے معمر بن راشد کی بیان کردہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا ہے۔ ❹

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن اسحاق بعض اوقات اپنے اور زہری کے درمیان بھی کسی راوی کا ذکر

❶ اسناده صحيح. ❷ مصنف عبدالرزاق: 93/2، حديث: 2623.
❸ القراءة خلف الإمام، للبخاري:ص، 17. ❹ اسناده حسن.

کرتے ہیں۔لہٰذا ہم نہیں جانتے کہ ان کی بیان کردہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔ ❶ پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کے الفاظ کی نبی کریم ﷺ کے دوسرے فرمان ''لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا'' (چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ مالیت کی چوری پر کاٹا جائے) سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ (اس کا مطلب ہے کہ) ایک دینار اور دینار سے زیادہ رقم کی چوری پر تو بالاولیٰ ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ❷

''مزید'' کے بارے میں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرآنِ فَصَاعِدًا'' (یعنی اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید نہ پڑھا) کا مطلب یہی ہے کہ ''لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرآنِ'' (جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی)۔ اور اس میں ''فَصَاعِدًا'' (کچھ مزید) اضافی لفظ ہے۔ جس طرح قتادہ کی ابونضرہ کے واسطے سے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں اضافی الفاظ ہیں۔ ❸

[**27**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ بِشرِ بنِ صَالِحِ الدِّينَوَرِيُّ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ هَارُونَ المُستَمِلِيُّ المِصِّيصِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ حِميَرَ ، ثنا الأَوزَاعِيُّ ، وَشُعَيبُ بنُ أَبِي حَمزَةَ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، حَدَّثَنِي مَحمُودُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں ے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن بشر بن صالح الدینوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن ہارون المستملی المصیصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: محمد بن حمیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی اور شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا، ان دونوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدنا

❶ یعنی کیا معلوم کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق کی امام زہری سے ملاقات بھی ہے یا نہیں۔

❷ القراءۃ خلف الامام، للبخاری: 17 - امام بخاری رحمہ اللہ کی بات کا مطلب یہ ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنے کے لیے ایک چوتھائی دینار مالیت کی چوری ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ اس چور کا ہاتھ کاٹنے کے جواز کو مزید تقویت دے گا۔ جبکہ لزوم چوتھائی دینار کی مالیت پر ہے اس سے زیادہ کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ اسی طرح نماز کی قرأت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا لازمی ہے اس سے زائد اگر پڑھ لیا جائے تو وہ قرأت کی مقدار اور اجر میں اضافے کا باعث ہے جبکہ لزوم، فاتحہ کی قرأت ہے اس سے زیادہ ہو یا نہ ہو، کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم

❸ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا اشارہ سنن ابی داود کی حدیث نمبر: 818 اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''القراءۃ خلف الامام'' میں مذکور حدیث نمبر: 13 کی طرف ہے۔ اور یہی حدیث سند اور متن کے ساتھ اگلے صفحات میں حدیث نمبر: 30 پر مذکور ہے۔ [العاصم]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورۃ الفاتحہ اور کچھ مزید نہ پڑھا۔ ❶

اس حدیث میں بھی وہی اضافہ مذکور ہے۔

[28]...... وَقَد أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ رَاشِدٍ الأَصبَهَانِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ عُقبَةَ بنِ عَلقَمَةَ البَيرُوتِيُّ ، نا أَبِي ، حَدَّثَنِي الأَوزَاعِيُّ ، وَسَأَلتُهُ عَن رَجُلٍ صَلَّى فَنَسِيَ القِرَائَةَ ، فَقَالَ: قَالَ الزُّهرِيُّ: أَخبَرَنِي مَحمُودُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ۔

اور ہمیں محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن راشد اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عقبہ بن علقمہ البیروتی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم عقبہ بن علقمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا؛ دراصل میں نے انھیں اس شخص کے بارے میں پوچھا تھا جو نماز میں قرأت بھول گیا (اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟)، انھوں نے کہا: ابن شہاب زہری نے فرمایا کہ مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ ❷

[29]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بنِ يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ بِدِمَشقَ ، نا سَعدُ بنُ مُحَمَّدٍ البَيرُوتِيُّ ، قَالَ: وَجَدتُ فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بنِ الأَوزَاعِيِّ بِخَطِّ عَبدِ الْحَمِيْدِ بنِ أَبِي العِشرِينَ عَن أَبِيهِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ عَمرٍو الأَوزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلتُ الزُّهرِيَّ عَن رَجُلٍ صَلَّى فَنَسِيَ القِرَائَةَ ، فَقَالَ الزُّهرِيُّ: حَدَّثَنِي مَحمُودُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی نے دمشق میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعد بن محمد البیروتی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن اوزاعی کی کتاب میں عبدالحمید بن ابی العشرین کے خط سے لکھا ہوا دیکھا کہ محمد بن الاوزاعی نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابن شہاب زہری سے اس شخص کے بارے

❶ عبداللہ بن محمد بن بشر کے حالات نہیں مل سکے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ حسن۔ اس سند میں ضعف ہے لیکن اس کے شواہد صحیح بخاری وغیرہ میں صحیح ترین سند کے ساتھ موجود ہیں۔

میں پوچھا جس نے نماز تو پڑھی لیکن اس میں قرأت بھول گیا، تو زہری نے کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی۔ ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسب ذیل ہے۔ (جس کی طرف گذشتہ صفحہ میں امام ابن خزیمہ نے اشارہ کیا ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا:

[30]...... فَأَخبَرَنَاهُ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عُمَرَ بنِ حَفصٍ المُقرِئُ ابنُ الحِمَامِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبَغدَادَ أنا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَحمَدَ بنِ مُلَاعِبَ نا عَفَّانُ، قَالَ: وَقُرِئَ عَلَى عَبدِ المَلِكِ بنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسمَعُ، نا بِشرُ بنُ عُمَرَ، وَأَبُو الوَلِيدِ، قَالُوا: نا هَمَّامُ بنُ يَحيَى صَاحِبُ البَصرِيِّ، عَن قَتَادَةَ، عَن أَبِي نَضرَةَ، عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَن نَقرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص المقرئ ابن الحمامی رحمہ اللہ نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: احمد بن ملاعب المخرمی کے سامنے قرأت کیا گیا کہ انھوں نے کہا: ہمیں عفان بن مسلم الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبدالملک بن محمد کے سامنے پڑھا جارہا تھا اور میں سماعت کر رہا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن عمر الزہرانی اور ابوالولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بصری کے مصاحب ہمام بن یحییٰ بن دینار نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے روایت کیا، انھوں نے ابونضرہ منذر بن مالک سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید (قرآن) میسر ہو تو وہ بھی پڑھیں۔ ❷

اس حدیث کو اسی طرح ہمام بن یحییٰ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اسی مفہوم کی حدیث حجاج بن حجاج نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے سیدنا سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

❶ محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو کو امام ابن حبان رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ حدیث متفق علیہ ہے۔

❷ اسنادہ حسن لغیرہ۔ قتادہ مدلس راوی ہے اور 'عن' کے ساتھ روایت کر رہا ہے۔ سنن أبی داؤد، حدیث: 818 ۔ القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 22، حدیث، 13.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز سورت فاتحہ اور کچھ مزید پڑھنے سے ہی ہوتی ہے۔ ❶

[31]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِی صَفوَانَ الثَّقَفِیُّ ، نا سَعِيدُ بنُ عَامِرٍ ، أَملَى عَلَیَّ مِن كِتَابٍ فِی بَيتِهِ نا سَعِيدٌ فَذَكَرَهُ۔

ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسین محمد یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عامر ضُبعی نے اس طرح بیان کیا کہ انھوں نے اپنے گھر میں پڑی ہوئی ایک کتاب سے مجھے یہ روایت لکھوائی (اس میں یہ لکھوایا) کہ ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا۔ پھر آگے انھوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ ❷

ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھو....!

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ بھی قتادہ کے واسطے سے مذکور ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

[32]...... أَنبَأَ أَبُو سَعدٍ المَالِينِیُّ ، أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِیٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ عَلِیُّ بنُ العَبَّاسِ ، ثنا عُمَرُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الحَسَنِ ، ثنا أَبِی ، ثنا عُثمَانُ بنُ مِقسَمٍ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن أَبِی نَضرَةَ ، عَن أَبِی سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: فِی كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ مِنَ القُرآنِ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم محمد بن حسن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن مقسم نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے، انھوں نے ابونضرہ منذر بن مالک سے، انھوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ اور مزید جو قرآن میسر ہو اس کی قرأت (ضروری) ہے۔ ❸

---

❶ المعجم الاوسط، للطبرانی :87/2، حديث:1210.

❷ صحیح لغیرہ۔ اس روایت کی (مکمل) سند میں قتادہ راوی ہے، جو مدلس ہے اور 'عن' سے روایت کر رہا ہے۔ البتہ حدیث متن و مفہوم میں اپنے صحیح الاسناد شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

❸ یہ سند ضعیف ہے۔ عثمان بن مقسم الکندی؛ متروک راوی ہے۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی:157/5- یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام یحیٰی القطان اور امام عبداللہ بن مبارک نے اس کے راوی عثمان بن مقسم کو متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کی حدیث منکر ہے۔ امام جوزجانی نے اسے کذّاب اور امام نسائی اور دارقطنی نے متروک قرار دیا ہے۔ دیکھئے: الجرح و التعديل: 168/6، ميزان الاعتدال: 56/3، 57.

فاتحہ کے بغیر نماز درست ہی نہیں:

[33]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدِانَ أَنبَأَ أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا بِشرُ بنُ مُوسَى ، ثنا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ المُقرِئُ ، عَن أَبِي حَنِيفَةَ ، عَن أَبِي سُفيَانَ ، عَن أَبِي نَضرَةَ ، عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الوُضُوءُ مِفتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكبِيرُ تَحرِيْمُهَا وَالتَّسلِيمُ تَحلِيلُهَا ، وَفِي كُلِّ رَكعَتَينِ تَسلِيمٌ وَلَا تُجزِئُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَعَهَا غَيرُهَا۔

اور ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقری ٔ نے بیان کیا، انھوں نے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سے روایت کیا، انھوں نے ابوسفیان طریف بن شہاب سے، انھوں نے ابونضرہ منذر بن مالک سے روایت کیا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نماز کی چابی ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کی تحریم اور سلام اس کی تحلیل ہے۔ ہر دو رکعت پر سلام ہے۔ نماز سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ دیگر قرأت سے ہی ہوتی ہے۔ ❶

ابوعبدالرحمٰن المقری (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا: ہر دو رکعت پر سلام سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس سلام سے مراد تشہد ہے۔

[34]...... وَأَخبَرَنَا عَلِيٌّ ، أنا أَحمَدُ ، حَدَّثَنَا ابنُ نَاجِيَةَ ، نا سُوَيدُ بنُ سَعِيدٍ ، نا عَلِيُّ بنُ مُسهِرٍ ، عَن أَبِي سُفيَانَ السَّعدِيِّ ، فَذَكَرَهُ بِنَحوِهِ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفِي كُلِّ رَكعَتَينِ تَحِيَّةٌ وَلَا تَجُوزُ صَلَاةٌ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَيءٍ مَعَهَا۔

اور ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد ابن ناجیہ البربری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سوید بن سعید الہروی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

---

❶ حسن لغیرہ۔ اس سند میں ابوسفیان السعدی ضعیف راوی ہے۔ (البتہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر قابل قبول ہے۔) الآثار، محمد بن حسن الشيباني: ص، 1حديث: 4 ـ الآثار، لأبي يوسف: حديث، 1ـ مسند أبي حنيفة، لأبي نعيم: ص، 131، 132ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 11/7ـ سنن الدارقطني: 365/1 ، حديث، 17 ـ سنن الكبرى للبيهقي: 380/2 ـ معجم السفر، للسِلفي: ص، 189، حديث، 605 ـ ان سب نے یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سند سے روایت کی ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس روایت کے متن میں "وَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيْمٌ" کے الفاظ اضافی ذکر کیے ہیں۔ جبکہ یہ روایت بیان کرنے والے دیگر تمام راویوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔

علی بن مسہر نے بیان کیا، انھوں نے ابوسفیان السعدی سے روایت کیا، انھوں نے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا، البتہ اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''ہر دو رکعات میں ''التحیات'' ہے۔ اور نماز، سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔ ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی مفہوم کی حدیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

ابوہریرہ! اعلان کردو کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی:

[35]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدٍ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا إِسمَاعِيلُ بنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحُسَينِ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ قَالَا: ثنا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا قَبِيصَةُ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدَانَ ، نا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ ، نا تَمتامٌ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ بنِ أَحمَدَ الفَقِيهُ الطَّابَرَانِيُّ بِهَا نا أَبُو بَحرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ كَوثَرٍ البَربَهَارِيُّ نا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ غَالِبِ بنِ حَربٍ نا قَبِيصَةُ بنُ عُقبَةَ ، نا سُفيَانُ ، عَن جَعفَرٍ أَبِي عَلِيٍ بَيَّاعِ الأَنمَاطِ ، عَن أَبِي عُثمَانَ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؛ أَن أُنَادِيَ أَن لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعلی حسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن محمد الصفار نے بیان کیا،.....۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوبکر احمد بن حسین الحیری نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، ان دونوں (اسماعیل بن محمد اور ابوالعباس) نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قبیصہ بن عقبہ السوائی نے بیان کیا،....۔

(تیسری سند) اور ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن غالب تمتام نے بیان کیا،.....۔

(چوتھی سند) اور ہمیں ابوالحسن محمد بن یعقوب بن احمد الفقیہ الطابرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبحر محمد بن حسن

---

❶ حسن لغیرہ۔ اس میں ابوسفیان السعدی؛ ضعیف اور سوید بن سعید اگرچہ صدوق ہے لیکن اس کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا۔ البتہ اس روایت کے شواہد موجود ہیں لیکن وہ بھی ضعیف ہیں۔ دیکھئے: سنن ابن ماجہ: حدیث: 839.

بن کوثر البر بہاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن غالب بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا، انھوں نے ابوعلی جعفر بن میمون تمیمی سے روایت کیا، انھوں نے ابوعثمان عبدالرحمٰن النہدی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں اعلان کردوں کہ سورۃ فاتحہ اور مزید قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❶

[36]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ، نا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ ، عَن جَعفَرِ بنِ مَيمُونٍ ، نا أَبُو عُثمَانَ النَّهدِيُّ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ فَنَادَى: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقریٔ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا، انھوں نے جعفر بن میمون نے تمیمی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان عبدالرحمٰن النہدی نے بیان کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو انھوں اعلان کیا کہ سورۃ فاتحہ اور مزید قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❷

[37]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الأَزدِيُّ ، نا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أنا عِيسَى بنُ يُونُسَ ، نا جَعفَرُ بنُ مَيمُونٍ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عُثمَانَ النَّهدِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اخرُج فَنَادِ فِي النَّاسِ أَن لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ فَاتِحَةِ الكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن میمون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعثمان

---

❶ یہ سند حسن ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔ القراة خلف الامام، للبخاری: ص، 167، حديث : 285۔ السنن الکبریٰ، للبیھقی:37/2۔ معرفة السنن والآثار، للبیھقی: 359/2، حديث، 3037 ۔ حلية الأولياء، لأبی نعيم: 124/7.

❷ یہ سند حسن ہے۔ اس میں جعفر بن میمون صدوق مگر خطا کرنے والا راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ سنن أبی داؤد : حديث: 820 ۔ معرفة السنن والآثار، للبیھقی: 360/2 ، حديث، 304۔ المنتقیٰ لابن الجارود: حديث: 186 ۔ مسند أحمد بن حنبل:428/2 ۔ سنن الدارقطنی: 321/1 ۔ مستدرك حاكم: 365/1 ، حديث، 872 .

عبدالرحمٰن النہدی کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے حکم) فرمایا تھا: باہر نکلو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ نماز سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید قرأت کے بغیر نہیں ہوتی۔ ❶

نماز میں قرأت ضرور کرو، چاہے صرف فاتحہ ہی پڑھو:

[38]...... أَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ أَبُو عُثمَانَ عَمرُو بنُ عَبدِ اللّٰهِ البَصرِيُّ ثنا أَبُو أَحمَدَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ ، ح .

(پہلی سند) ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان عمرو بن عبداللہ البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے بیان کیا، .....

وَأَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ ، أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، ثنا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ ، قَالَا: ثنا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ ، ثنا وُهَيبُ بنُ خَالِدٍ ، نا جَعفَرُ بنُ مَيمُونٍ ، عَن أَبِي عُثمَانَ النَّهدِيِّ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَن أُنَادِيَ فِي المَدِينَةِ أَنَّهُ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَائَةٍ وَلَو بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں علی بن محمد بن علی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، ان دونوں (ابواحمد محمد بن عبدالوہاب اور یوسف بن یعقوب) نے کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہیب بن خالد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن میمون نے بیان کیا، انھوں نے ابوعثمان النہدی سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں مدینہ میں اعلان کردوں کہ حقیقت یہی ہے کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ چاہے صرف سورۃ فاتحہ ہی ہو۔ ❷

[39]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، أَنبَأَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ أنا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: أَنَّهُ لَا صَلَاةَ

---

❶ یہ سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں جعفر بن میمون صدوق مگر خطا کرنے والا راوی ہے۔ لیکن متن ومفہوم میں حدیث صحیح ہے۔ سنن أبي داؤد: حديث: 819 ـ مسند إسحاق بن راهويه: 179/1، حديث، 126ـ جزء القراء ة، للبخاري: ص، 72، حديث، 107 ـ صحيح ابن حبان: 93/5 ، حديث، 1791 .

❷ یہ سند حسن ہے۔ اس میں جعفر بن میمون صدوق مگر خطا کرنے والا راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 375/2, الضعفاء للعقيلي: 190/1 .

إِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

اور ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی بیان کیا کہ: سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مدینہ کے بازاروں میں اعلان:

[40]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا الحُسَينُ بنُ إِسمَاعِيلَ القَاضِي ، وَعَلِيُّ بنُ إِسمَاعِيلَ الصَّفَّارُ ، قَالَا: ثنا أَبُو يُوسُفَ القَلُوسِيُّ ، ثنا مُعَلَّى بنُ أَسَدٍ ، نا مَنصُورُ بنُ سَعدٍ ، عَن عَبدِ الكَرِيمِ ، عَن أَبِي عُثمَانَ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَى فِي طُرُقِ المَدِينَةِ: أَلَا؛ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَائَةٍ وَلَو بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن اسماعیل القاضی اور علی بن اسماعیل الصفار سے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابویوسف القلوسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں منصور بن سعد البصری نے بیان کیا، انھوں نے عبدالکریم بن رشید البصری سے، انھوں نے ابوعثمان عبدالرحمٰن النہدی سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا، تو انھوں نے مدینہ کے بازاروں میں اعلان کیا تھا کہ یاد رکھو، قرأت کرنے سے ہی نماز ہوتی ہے۔ چاہے صرف سورۃ فاتحہ ہی (کی قرأت) ہو۔ ❷

اس روایت کو امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم سے انھوں نے معلیٰ سے اپنی اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو انھوں نے مدینہ کے راستوں (بازاروں) میں اعلان کیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان بن سعید ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان رحمہما اللہ، دونوں جلیل القدر حفاظ حدیث اور امام ہیں: ان دونوں نے اس حدیث کے ایک جیسے الفاظ بیان کیے ہیں۔ جو ان دونوں کی بیان کردہ احادیث میں (نمبر: 35 اور 36 پر) مذکور ہیں۔ لہٰذا انہی دونوں کی روایت کو معتبر سمجھا جائے گا۔

اور جنھوں نے ''وَلَو بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ'' (یعنی: قرأت ہر رکعت میں ہے اگرچہ صرف سورۃ فاتحہ ہی ہو) کے الفاظ کے ساتھ یہ حدیث بالمعنی بیان کی ہے، ان کی روایت کا مفہوم یہ ہے کہ نمازی، سورت فاتحہ سے زیادہ قرأت کرسکتا

❶ یہ سند حسن ہے۔ اس میں جعفر بن میمون صدوق مگر خطا کرنے والا راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح لغیرہ۔ المعجم الاوسط، للطبرانی: 159/9، حدیث 9415.

ہے، لیکن اگر صرف سورت فاتحہ پر ہی اکتفا کرے اور اس سے زیادہ قرأت نہ کرے تو پھر بھی اس کے لیے کافی (یعنی: جائز) ہے۔ جیسا کہ ہم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت بیان کی ہے۔ [دیکھئے: حدیث نمبر، 40]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی احادیث:

(سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث میں بھی مذکور ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ کا پڑھنا لازمی ہے۔ احادیث حسب ذیل ہیں:)

ہم تو یہی کہا کرتے تھے:

[41]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بِشرَانَ أَنبَأَ أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ البَختَرِيِّ الرَّزَّازُ، ثنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَنصُورٍ ، ثنا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ ، ثنا مِسعَرٌ ، حدَّثَنِي يَزِيدُ الفَقِيرُ ، قَالَ: سَمِعتُ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰهِ ، يَقُولُ: يُقرَأُ فِي الرَّكعَتَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ ، وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ لا صَلاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَمَا فَوقَ ذَاكَ أَو قَالَ: مَا أَكثَرَ مِن ذَلِكَ۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن عمرو بن البختر ی الرزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسعر بن کدام الہلالی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے یزید بن صہیب الفقیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی جائے گی۔ اور آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ ہم یہی بیان کیا کرتے تھے کہ نماز، سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید قرأت کرنے کے بغیر نہیں ہوتی۔ ❶

ہمارے ہاں تو یہی تصور تھا:

[42]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنُ قَتَادَةَ ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ السِّرَاجُ، ثنا مُطَيَّنٌ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ العَلاءِ مِن كِتَابِهِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بنُ هِشَامٍ ، عَن مِسعَرٍ ، عَن يَزِيدَ الفَقِيرِ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ: كُنَا نَرَى أَنَّهُ لا تُجزِئُ صَلاةٌ لا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَمَا فَوقَهَا۔

اور ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوالحسن محمد بن حسن السراج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مطیّن (محمد بن عبداللہ الحضرمی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن علاء نے اپنی کتاب میں

---

❶ یہ سند حسن ہے۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 210/1، السنن الکبریٰ، للبھقی: 63/2.

سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معاویہ بن ہشام نے بیان کیا، انھوں نے مسعر بن کدام سے، انھوں نے یزید الفقیر سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہمارے ہاں تصور یہی تھا کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ اور مزید قرأت نہ کی جائے وہ نماز ہی نہیں ہوتی۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ کی وضاحت:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) جب صحابی کہے کہ ''ہم یہی بیان کرتے تھے یا ہمارے ہاں یہی تصور تھا'' تو یہ بات اس صحابی کی طرف سے اور اس سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے خبر و اطلاع ہوتی ہے۔ (یہ بات مرفوع کا حکم رکھتی ہے) بسا اوقات وہ بات تمام یا بعض صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی ہے۔

---

❶ ابونصر بن قتادہ کے حالات نہیں مل سکے۔ البتہ یہ اثر صحیح ہے۔

باب:4

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ كُلَّ صَلاةٍ لَم يُقرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ، وَبَيَانُ قِسمَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صَلاةَ العَبدِ بَينَهُ وَبَينَ عَبدِهِ نِصفَينِ، وَأَنَّ الَّذِى قَسَّمَهُ مِنهَا هُوَ قِرَاءَ ةُ فَاتِحَةِ الكِتَابِ.

سورت فاتحہ کے بغیر نماز ناقص (بے کار) ہونے کے دلائل، اور اللہ تعالیٰ کا بندے کی نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کرنا، اور یہ کہ اللہ نے نماز میں سے جو حصہ تقسیم کیا ہے وہ سورت فاتحہ کی قرأت ہے۔

وَفِی ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى كَونِهَا رُكنًا فِيهَا حَتَّى سَمَّاهَا بِاسمِهَا، وَلَم يُفَرِّق فِيهَا بَينَ الإِمَامِ وَالمَأمُومِ وَالمُنفَرِدِ ، وَالَّذِی حَمَلَ الحَدِيثَ ......وَهُوَ أَعرَفُ بِمَا رَوَى...... حَمَلَ وُجُوبَ قِرَائَتِهَا عَلَى الجَمِيعِ وَأَمَرَ المَأمُومَ بِقِرَائَتِهَا سِرًّا۔

ان احادیث میں دلیل ہے کہ سورۃ فاتحہ نہ صرف نماز کا رکن ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کا نام ہی ''نماز'' رکھا ہے۔ اور اس تذکرہ میں امام، مقتدی اور اکیلے کا امتیاز (فرق) نہیں ہے۔ اور پھر اس حدیث کو بیان کرنے والے صحابی نے ...... جو اس حدیث کا معنی و مفہوم بہتر جانتا ہے...... اس حدیث کو تمام نمازیوں کے لیے فاتحہ پڑھنا واجب ہونے پر محمول کیا ہے۔ اور مقتدی کو آہستہ آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (علاء بن عبدالرحمٰن کی ابوسائب سے مروی روایات):

(اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کو نماز کہا ہے۔ تو جس شخص نے نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز کیسی؟ اس شخص کی تو نماز ہی نہیں۔ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:)

امام مالک رحمہ اللہ کی پانچ اسناد کے ساتھ روایت:

(مذکورہ بالا عنوان پر ایک دلیل درج ذیل روایت ہے جسے امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے)

[43]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِی إِسحَاقَ قَالُوا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابنِ وَهبٍ: أَخبَرَكَ مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، وَغَيرُهُ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم، ابوبکر احمد بن حسن اور ابوزکریا بن ابی اسحاق (یعنی: یحییٰ بن ابراہیم) نیساپوری نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبداللہ بن وہب القرشی کے سامنے پڑھا گیا کہ آپ کو مالک بن انس نے بیان کیا.....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِیُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عُمَرَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ أَنبَأَ أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ قَالَ: قُرِئَ عَلَى عَبدِ المَلِكِ بنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسمَعُ ، ثنا بِشرُ بنُ عُمَرَ ، ثنا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، ح . . .

(دوسری سند) اورہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر المقرئ نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبدالملک بن محمد کے سامنے پڑھا جا رہا تھا اور میں سماعت کر رہا تھا کہ انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن عمر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا،....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أَنبَأَ أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ، أَنبَأَ الحَسَنُ بنُ عَلِيِّ بنِ زِيَادٍ، ثنا ابنُ أَبِي أُوَيسٍ، حدَّثَنِي مَالِكٌ، ح . . .

(تیسری سند) اورہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی اویس (یعنی: امام مالک کے بھانجے اسماعیل بن عبداللہ بن عبداللہ بن اویس الاصبحی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے مالک بن انس نے بیان کیا،...۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ، أنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدُوسٍ الطَّرَائِفِيُّ ثنا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ، ثنا مَالِكٌ،

(چوتھی سند) اورہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یعنی: یحییٰ بن ابراہیم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا،....۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا القَعنَبِيُّ، فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَولَى هِشَامِ بنِ زُهرَةَ يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، غَيرُ تَمَامٍ۔ فَقُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ، إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ۔ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ! اقرَأْ بِهَا فِي نَفسِكَ۔ وَفِي رِوَايَةِ القَعنَبِيِّ: اقرَأهَا فِي نَفسِكَ۔ فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقرَأُوا، يَقُولُ العَبدُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾۔ يَقُولُ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبدِي۔ يَقُولُ العَبدُ: ﴿الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴾۔ يَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي۔ يَقُولُ العَبدُ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾۔ يَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبدِي۔ يَقُولُ العَبدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾۔ يَقُولُ اللّٰهُ: فَهَذِهِ الآيَةُ بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔ يَقُولُ العَبدُ: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ

الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔ يَقُولُ اللّٰهُ: فَهٰؤُلَاءِ لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔

(پانچویں سند) ہمیں عبداللہ بن مسلمہ القعنبی نے امام مالک بن انس کے سامنے قرأت کر کے بیان کیا، مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، انھوں نے ہشام بن زہرہ کے غلام ابوسائب سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص نے نماز پڑھی لیکن اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔ (ابوسائب کہتے ہیں) میں نے کہا ابو ہریرہ! بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے نماز کو اپنی ذات اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے (وہ سب بھی) ہے جو وہ مانگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھ کر دیکھ لو۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (ہر تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے، اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ اور میرے بندے کے لیے (وہ سب کچھ) ہے جو اس نے مانگا ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب کچھ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب بھی ہے جو وہ مانگتا ہے۔ ❶

یہ الفاظ، عثمان بن سعید الدارمی کی ابن بکیر اور قعنبی سے بیان کردہ حدیث کے ہیں۔ ❷ اور علی بن وہب کی روایت مختصر ہے۔ ❸

امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب ''الموطأ'' میں ''بَابُ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ فِيمَا لَا

---

❶ یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں بیان کی ہے۔

❷ اس کی سند گزشتہ سطور میں چوتھی سند پر مذکور ہے۔ یہ حدیث السنن الصغیر، للبهقی: 147/1، حدیث ,379 میں مذکور ہے۔ مزید دیکھئے: شعب الایمان ، للبهقی: 33/4، حدیث 2146.

❸ اس کی سند گزشتہ سطور میں پہلی سند پر مذکور ہے۔ اور علی بن وہب کی یہ روایت، امام عبداللہ بن وہب بن مسلم المصری نے اپنی کتاب ''الجامع'' میں بیان کیا ہے۔ دیکھئے: الجامع ، لابن وهب : ص ، 216، حدیث ، 359 (تحقیق: الدکتور علی عبدالباسط مزید).

يُجهَرُ فِيهِ بِالقِرَائَةِ'' کے باب کے تحت بیان کیا ہے۔ ❶

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے یہ حدیث صحیح مسلم میں قتیبہ کے واسطے سے امام مالک سے روایت کی ہے۔ ❷

اسی طرح عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ولید بن کثیر، محمد بن عجلان، محمد بن اسحاق بن یسار اور ورقاء بن عمر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے ابوسائب سے انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ❸

دل میں پڑھ لو، سے کیا مراد ہے؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان: ''إقْرَأْ بِهَا فِی نَفْسِكَ'' (اسے دل میں پڑھ لو) سے مراد ہے کہ نمازی اسے آواز بلند کیے بغیر، آہستہ آواز سے ہونٹ ہلا کر پڑھے، ان الفاظ کو ہونٹ ہلائے بغیر، محض دل میں خیال کرنے پر محمول کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اہل زبان (عرب) کا اجماع ہے کہ وہ دل میں سوچنے (یعنی محض خیال کرنے) کو قرأت نہیں کہتے۔ اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق و اجماع ہے کہ تلفظ کی ادائیگی کے بغیر محض دل میں خیال کر لینا مسنون عمل نہیں ہے نہ شرط ہے۔ کسی حدیث کا ایسا مطلب و مفہوم لینا جائز نہیں جو کسی بھی (اہل علم/محدث) نے نہ لیا ہو اور نہ ہی عرب لوگوں کی زبان اس کی تائید کرتی ہو۔

عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج کی سند:

(ابن جریج نے بھی یہی حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ اس کی سند و متن حسب ذیل ہے:)

[44]...... فَأَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَحمَدُ بنُ جَعفَرٍ القَطِيعِیُّ ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ ، حدَّثَنِی أَبِی ، ثنا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابنُ جُرَيجٍ ، أَخبَرَنِی العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ يَعقُوبَ ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، أَخبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ الحَدِيثَ۔

ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہ: ہمیں احمد بن جعفر القطیعی ❹ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے بیان کیا، انھوں

❶ دیکھئے: موطأ الامام مالک: ص، 84 (تحقیق: محمد فواد عبدالباقی)

❷ صحیح مسلم: حدیث، 395.

❸ جن راویوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں ان تمام راویوں کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایات اگلے صفحات میں آئیں گی۔ ان شاء اللہ۔

❹ بغداد کے ایک محلّہ ''قطیعہ'' کی طرف نسبت سے احمد بن جعفر رحمہ اللہ کو قطیعی کہا جاتا تھا۔

نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے بیان کیا کہ انھیں ابوسائب انصاری نے بتایا کہ انھوں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...۔ پھر انھوں نے وہی حدیث بیان کی۔ ❶

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں محمد بن رافع کے واسطے سے عبدالرزاق بن ہمام سے روایت کیا ہے۔ ❷

ولید بن کثیر کی سند:

(ولید بن کثیر نے بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے، جس کی سند ومتن حسب ذیل ہے:)

[45]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الحَمِيدِ الحَارِثِيُّ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الوَلِيدِ بنِ كَثِيرٍ ، حدَّثَنِي العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ مَولَى الحَرْقَةِ ، عَن أَبِي السَّائِبِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَا يَقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ فَقُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ ، إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ۔ قَالَ: وَيلَكَ يَا فَارِسِيُّ ، اقرَأْ بِهَا فِي نَفسِكَ۔ فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ إِذَا قَرَأَ: ﴿الحَمدُ لِلّٰهِ﴾ ، قَالَ: حَمِدَنِي عَبدِي ، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ، قَالَ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾۔ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عَبدِ اللّٰهِ: ﴿مَلِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي فَهَذَا لِي وَمَا بَقِيَ لَهُ يَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ۔ ثُمَّ قَرَأَ حَتَّى بَلَغَ وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالحمید الحارثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ حماد بن اسامہ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے ولید بن کثیر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن مولی الحرقہ نے بیان کیا، انھوں نے ابوسائب الانصاری سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی لیکن اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔

ابوسائب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ تو انھوں نے فرمایا: افسوس ہے، اے فارسی تب اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

❶ یہ سند حسن ہے۔ حدیث صحیح ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں بیان کی ہے۔

❷ صحيح مسلم: حديث: 395.

تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنی ذات اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ اور میرے بندے کے لیے (وہ سب) ہے جس کا وہ سوال کرتا ہے۔ جب وہ پڑھتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ جب وہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ کی روایت میں ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کی بجائے ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ یہ حصہ تو میرے لیے ہے اور جو باقی ہے وہ اس (بندے) کے لیے ہے۔ وہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ آپ ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ تک پڑھا۔ [1]

محمد بن عجلان کی 'دو' اسناد:

(یہی حدیث محمد بن عجلان نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ اس کی سند و متن حسب ذیل ہے:)

[46]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أَنبَأَ أَبُو عَمرٍو عُثمَانُ بنُ أَحمَدَ المَعرُوفُ بِابنِ السَّمَّاكِ ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَبِي سَعدٍ الوَرَّاقُ ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيبَةُ ، ثنا لَيثُ بنُ سَعدٍ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ عَجلَانَ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ مَولَى الحَرْقَةِ ، عَن أَبِي السَّائِبِ مَولَى هِشَام بنِ زُهرَةَ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ صَلَّى صَلَاةً بِغَيرِ قِرَائَةٍ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قَالَ: قُلتُ: إِنِّي لَا أَستَطِيعُ أَن أَقرَأَ مَعَ الإِمَامِ۔ قَالَ: اقرَأ فِي نَفسِكَ۔ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي ، فَأَوَّلُهَا لِي وَوَسَطُهَا بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَآخِرُهَا لِعَبدِي وَلَهُ مَا سَأَلَ ، قَالَ: ﴿الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِي عَبدِي۔ قَالَ: ﴿الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ قَالَ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي۔ قَالَ: ﴿مَلِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبدِي ، فَهٰذَا لِي۔ قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾۔ قَالَ: أَخلَصَ العِبَادَةَ لِي وَاستَعَانَ بِي عَلَيهَا ، فَهٰذَا بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَلَهُ مَا سَأَلَ۔ قَالَ: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔ فَهٰذَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔

ہمیں ابوالحسین بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو عثمان بن احمد المعروف ابن سماک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ابی سعد الوراق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابورجاء قتیبہ بن سعید الثقفی نے بیان کیا،

---

[1] یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں بیان کیا ہے۔ السنن لکبریٰ، للبیھقی: 166/2، 167۔ تفسیر طبری: 200/1.

انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عجلان سے، انھوں نے عبدالرحمٰن مولیٰ الحرقہ سے، انھوں نے ابوسائب الانصاری مولی ہشام بن زہرہ سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرأت کے بغیر نماز پڑھی، وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے، ناقص ہے مکمل نہیں ہے۔ ابوسائب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں امام کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دل میں پڑھ لو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے نماز کو اپنی ذات اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا پہلا حصہ میرے لیے ہے اور درمیانی حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھا آدھا ہے۔ اور آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ وہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے میری حمد بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ کہتا ہے: اس نے میری تعریف کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ یہ حصہ میرا ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عبادت میں اخلاص کا اظہار کیا اور اس پر میری مدد طلب کی ہے۔ یہ حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان (آدھا آدھا) ہے۔ اور اس کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے۔ ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا ہے۔ ❶

یہ حدیث عبداللہ بن ابی سعد الوراق (حدیث نمبر: 46 کے راوی) کے علاوہ بھی بعض علماء نے قتیبہ بن سعید سے روایت کی ہے۔ تاہم (اس حدیث کی سند میں) قتیبہ کو وہم ہوا ہے۔ ❷

جبکہ یہ حدیث لیث بن سعد سے مروی ہے، انھوں نے محمد بن عجلان سے، انھوں نے (عبدالرحمٰن سے نہیں بلکہ ان کے بیٹے) علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب مولی حرقہ سے، انھوں نے ابوسائب سے روایت کی ہے۔ [جیسا کہ حدیث نمبر: 47 میں ہے]

---

❶ اسناده صحيح ـ حديث السراج ، 208/3 ، حديث ، 2512 ـ التمهيد ، لابن عبدالبر: 188/20 ، 196 .

❷ حدیث نمبر: 46 میں قتیبہ کو وہم اور غلطی یہ لگی ہے کہ انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن کی جگہ عبدالرحمٰن بیان کیا ہے۔ یہ حدیث امام ابوالعباس محمد بن اسحاق السراج الخراسانی رحمہ اللہ نے اسی سند سے بیان کی ہے۔ دیکھئے: حدیث السراج: 208/3، حدیث 2512، جبکہ درست یہ ہے کہ اگرچہ محمد بن عجلان کے شیوخ میں عبدالرحمٰن مولی الحرقۃ بھی ہیں۔ لیکن ابوسائب مولی ہشام بن زہرہ کے تلامذہ میں عبدالرحمٰن نہیں بلکہ ان کا بیٹا علاء بن عبدالرحمٰن مولی الحرقہ ہے۔ لہٰذا درست ''علاء بن عبدالرحمٰن'' ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ کے بقول نام میں غلطی؛ قتیبہ بن سعید کو لگی ہے۔ واللہ اعلم۔ (امان اللہ عاصم)

[47]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحُسَينِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بِشرَانَ العَدلُ بِبَغدَادَ، أنبا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِيُّ، ثنا المِقدَامُ بنُ دَاوُدَ، ثنا أَبُوالأَسوَدِ، ثنا اللَّيثُ بنُ سَعدٍ، عَنِ ابنِ عَجلَانَ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ، عَن أَبِي السَّائِبِ مَولَى هِشَامِ بنِ زُهرَةَ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قَالَ المِصرِيُّ: وَذَكَرَ الحَدِيثَ۔

یہ حدیث ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران العدل نے بغداد میں بیان کیا تھی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مقدام بن داود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالاسودنضر بن عبدالجبار المرادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عجلان القرشی سے، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بھی شخص نے نماز تو پڑھی لیکن اس میں قرأت نہ کی۔ تو وہ نماز ناقص ہے، نامکمل ہے۔ ابو الحسن علی بن محمد المصری رحمہ اللہ نے مکمل حدیث بیان کی۔ ❶

محمد بن اسحاق بن یسار کی 'دو' اسناد:

(یہی حدیث، جس میں اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کو نماز کا نام دیا ہے؛ محمد بن اسحاق بن یسار نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جوحسب ذیل ہے:)

[48]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ، ثنا الحَسَنُ بنُ سُفيَانَ، ثنا عُقبَةُ بنُ مُكرَمٍ، ثنا يُونُسُ بنُ بُكَيرٍ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقبہ بن مکرم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا،....

وَأَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنبَأَ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ الفَضلِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ، ثنا جَدِّي، ثنا الفَضلُ بنُ يَعقُوبَ الجَزَرِيُّ، ثنا عَبدُ الأَعلَى، عَن مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابنُ إِسحَاقَ حَدَّثَنِي العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ، عَن أَبِي السَّائِبِ مَولَى بَنِي زُهرَةَ،

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ اس میں مقدام بن داود ضعیف راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے، اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں بیان کیا ہے۔

عَن أَبِی هُرَیرَۃَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: مَن صَلّٰی صَلَاۃً لَم یَقرَأ فِیھَا بِأُمِّ القُرآنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ، ثُمَّ ھِیَ خِدَاجٌ غَیرُ تَمَامٍ۔ قُلتُ: یَا أَبَاھُرَیرَۃَ ، فَکَیفَ أَصنَعُ إِذَا جَھَرَ الإِمَامُ قَالَ: اقرَأ بِھَا فِی نَفسِكَ قَالَ: فَذَکَرَ الحَدِیثَ بِطُولِهِ ، ھَذَا لَفظُ حَدِیثِ الإِمَامِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں امام ابوعثمان رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا محمد بن اسحاق بن خزیمہ (صاحب الصحیح) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن یعقوب الجزری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے ابوسائب مولیٰ بنی زہرہ سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز اس طرح پڑھی کہ اس میں سورۃ فاتحہ (ام القرآن) کی قرأت نہ کی، تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ (ابوسائب کہتے ہیں) میں نے کہا: ابوہریرہ! جب امام جہری (بلند آواز سے) قرأت کرے، تب میں کس طرح پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا: تب اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔ ابوسائب کہتے ہیں کہ پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مکمل حدیث بیان کی۔ یہ الفاظ امام ابوعثمان کی بیان کردہ (یعنی: یہاں مذکور دوسری سند سے مروی) حدیث کے ہیں۔ [1]

ورقاء بن عمر یشکری کی سند:

ورقاء بن عمر یشکری نے بھی یہی حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جس کی سند اور متن حسب ذیل ہے:

[49]...... فَأَخبَرَنَا الشَّیخُ أَبُو بَکرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فَورَكٍ رَحِمَهُ اللّٰہُ أَنبَأَ عَبدُ اللّٰہِ بنُ جَعفَرٍ الأَصبَھَانِیُّ ، نا یُونُسُ بنُ حَبِیبٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا وَرقَاءُ ، نا العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِی السَّائِبِ ، عَن أَبِی ھُرَیرَۃَ ، قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ: کُلُّ صَلَاۃٍ لَا یُقرَأُ فِیھَا بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ۔

ہمیں الشیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی (صاحب المُسند) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ورقاء بن عمر یشکری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے ابوسائب الانصاری سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول

[1] یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ محمد بن اسحاق صدوق اور مدلس راوی ہے۔ اور اس کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ اس کے متابعات بھی موجود ہیں۔ البتہ یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں بیان کی ہے۔ جزء القراءۃ خلف الإمام، للبخاری: ص ، 59، حدیث ، 82 ـ التاریخ الکبیر ، للبخاری: 38/9 ـ تفسیر الطبری: 200/1 ـ التمهید ، لإبن عبدالبر: 196/20 .

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ نماز، جس میں فاتحة الکتاب (سورة فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ نماز بے کار ہے، وہ نماز بے کار ہے۔ ❶

احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (علاء بن عبدالرحمٰن کی اپنے والد سے مروی روایات):

یہ حدیث (جس میں اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کو نماز کا نام دیا ہے) شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، روح بن قاسم، اسماعیل بن جعفر، ابوغسان محمد بن مطرف، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، جھضم بن عبداللہ، محمد بن یزید البصری اور زبیر بن محمد العنبری وغیرہ نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

شعبہ بن حجاج کی تین اسناد:

(علاء بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کو بیان کرنے والوں میں امام شعبہ بن حجاج بھی شامل ہیں۔ کی روایت کردہ حدیث حسب ذیل ہے:)

[**50**]...... فَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الأَزدِيُّ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ، أنا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، أنا شُعبَةُ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ، قَالَ: سَمِعتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ: أَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ فَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ ، اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں ام الکتاب (سورة فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ میرے ابا جان نے (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: جناب ابو ہریرہ! میں امام کے پیچھے کیسے

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ ابوبکر بن فورک کو کسی امام نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ اس کے متابعات موجود ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ أخبار أصبهان، لأبي نعيم: 213/1، تاريخ بغداد، للخطيب: 300/7.

پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا: اے فارسی! اسے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لیا کرو۔ ❶

[51]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ الأَصبَهَانِيُّ ، أَنبَأَ الشَّيخُ أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ إِسحَاقَ أنا مُحَمَّدُ بنُ يُونُسَ القُرَشِيُّ ، ثنا رَوحُ بنُ عُبَادَةَ ، ثنا شُعبَةُ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ وَمَعنَاهُ۔

اور ہمیں ابو محمد عبداللہ بن یوسف الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں الشیخ ابوبکر احمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یونس القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے گزشتہ حدیث والی سند کے ساتھ اسی مفہوم کی روایت بیان کی ہے۔ ❷

[52]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ الحَرَشِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، نا وَهبُ بنُ جَرِيرٍ ، ثنا شُعبَةُ ، عَنِ العَلَاءِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُجزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔ قُلتُ: فَإِن كُنتُ خَلفَ الإِمَامِ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: اقرَأ فِي نَفسِكَ يَا فَارِسِيُّ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن احمد الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن جریر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز درست نہیں جس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے۔ (علاء کے والد محترم عبدالرحمٰن کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو کیا کروں؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی! دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔ ❸

یہ حدیث امام ابن خزیمہ نے محمد بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔ اور اس سے استدلال کیا ہے کہ تمام احادیث میں مذکور رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ''فَهِيَ خِدَاجٌ'' (وہ نماز بے کار ہے/ناقص ہے) سے مراد ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے

---

❶ یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: 478/2 ۔ صحيح ابن خزيمة ، حديث: 490 ۔ مسند أبي عوانة :453/1، حديث ، 1676۔ مسند أبي يعلى ، 336/11، حديث: 6454 ۔ مسند البزار: 69/6 ، حديث ، 8297 ۔ الأوسط ، لابن المنذر: 99/3 ، حديث ، 1299 ۔ شعار أصحاب الحديث ، لأبي أحمد الحاكم: ص ، 48 ، حديث ، 49 .

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ محمد بن یونس الکدیمی ضعیف راوی ہے۔ تاہم اس کی متابعات موجود ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

❸ اسناده حسن .

نماز درست نہیں رہتی۔

سفیان بن عیینہ کی چار اسناد:

(یہ حدیث امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[53]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الِاسفِرَايِينِيُّ أنا أَبُو بَحرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ كَوثَرٍ ، نا بِشرُ بنُ مُوسَى ، ثنا الحُمَيدِيُّ ، نا سُفيَانُ ، ثنا العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ: قُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ ، إِنِّي أَسمَعُ قِرَائَةَ الإِمَامِ۔ فَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ أَو يَا ابنَ الفَارِسِيِّ اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الاسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبحر محمد بن حسن بن کوثر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی (صاحب المُسند) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والدمحترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحة الكتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ بے کار ہے۔ علاء کے والدمحترم عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جناب ابوہریرہ! میں امام کی قرأت سن رہا ہوتا ہوں، تب کیا کروں؟ انھوں نے فرمایا: اے فارسی: یا انھوں نے یوں فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لیا کرو۔ ❶

[54]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الفَقِيهُ أنا أَبُو حَامِدِ بنُ بِلَالٍ ثنا يَحيَى بنُ الرَّبِيعِ المَكِّيُّ نا سُفيَانُ ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد ابن بلال نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ربیع المکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا،.....

وَحَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ الأَصبَهَانِيُّ ، نا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا بِشرُ بنُ مُوسَى ، ثنا الحُمَيدِيُّ ، نا سُفيَانُ ، ثنا العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ يَعقُوبَ مَولَى الحَرْقَةِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي۔

---

❶ حسن۔ اس سند میں محمد بن حسن بن کوثر ضعیف راوی ہے، اس لیے یہ سند تو ضعیف ہے البتہ متن ومفہوم میں یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم ، حديث: 395 .

فَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِی عَبدِی ، وَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ، قَالَ: أَثنَى عَلَیَّ عَبدِی أَو قَالَ: مَجَّدَنِی عَبدِی وَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: فَوَّضَ إِلَیَّ عَبدِی ، وَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾ فَهٰذِهِ بَينِی وَبَينَ عَبدِی وَلِعَبدِی مَا سَأَلَ، وَإِذَا قَالَ: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذِهِ لِعَبدِی وَلِعَبدِی مَا سَأَلَ۔

(دوسری سند) اور ہمیں عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب مولی الحرقہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز کو اپنے، اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ کہتا : ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے خود کو میرے سپرد کردیا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُوَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ، وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور اسے وہ سب ملے گا جو اس نے مانگا ہے۔ [1]

[55]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِیٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِیٍّ الحَافِظُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الأَزدِیُّ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أنا سُفيَانُ، حدَّثَنِی العَلَاءُ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِی هُرَيرَةَ ، قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِیَ خِدَاجٌ۔ قَالَ: فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيرَةَ: فَإِنِّی أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ؟ فَقَالَ: يَا فَارِسِیُّ ، اقرَأْ بِهَا فِی نَفسِكَ۔ فَإِنِّی سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ

[1] یہ سند حسن ہے، علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی ہے، لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتا تھا۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

بَينِى وَبَينَ عَبدِى وَلِعَبدِى مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِى عَبدِى۔ وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ قَالَ: أَثنَى عَلَىَّ عَبدِى۔ وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِى عَبدِى، أَو قَالَ: فَوَّضَ إِلَىَّ عَبدِى، وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾ قَالَ: هَذِهِ بَينِى وَبَينَ عَبدِى وَلِعَبدِى مَا سَأَلَ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیسا پوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والدمحترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ بے کار ہے، بے کار ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ان کے والدمحترم (عبدالرحمٰن) نے عرض کیا: ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی ہے، یا یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنا معاملہ میرے سپرد کردیا ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان (آدھی آدھی) ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ [1]

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے ''صحیح مسلم'' میں اسحاق بن ابراہیم سے مکمل الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ [2]

ابراہیم بن طہمان کی 'دو' اسناد:

(یہی حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے ابراہیم بن طہمان نے بھی روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

---

[1] یہ سند حسن ہے، علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی ہے، لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتا تھا۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

[2] صحیح مسلم، حدیث، 395.

[56]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ هِشَامٍ ، ثنا قَطَنُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، ح .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن ہشام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قطن بن ابراہیم نے بیان کیا،....۔

وَأَخبَرَنَا عَبدُ الرَّحمَنِ ، وَعَبدُ اللّٰهِ ، ابنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدُوسٍ ، أَنبَأَ أَبُو حَامِدٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ حَفصٍ ، وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الفَرَّاءُ ، وَقَطَنُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، قَالُوا: ثنا حَفصُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، حدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بنُ طَهمَانَ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ يَعقُوبَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ فَقُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ ، إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا خَلفَ الإِمَامِ وَأَنَا أَسمَعُ قِرَاءَ تَهُ ، فَقَالَ: يَا ابنَ الفَارِسِيِّ ، اقرَأهَا فِي نَفسِكَ۔ فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔ وَذَكَرَ الحَدِيثَ۔

(دوسری سند) اور ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد اور عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن عبدوس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد احمد بن حسن الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن حفص، عبداللہ بن محمد الفراء اور قطن بن ابراہیم نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں حفص بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے نماز تو پڑھی مگر اس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی۔ وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، ناقص ہے۔ عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ابوہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں اور اس کی قرأت سن رہا ہوتا ہوں، (تب کیا کروں؟) انھوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا....مکمل حدیث بیان کی۔ [1]

[1] حدیث صحیح ہے۔ کتاب التوحید، لابن منده: 48/2.

روح بن قاسم کی 'دو' اسناد:

(روح بن قاسم نے بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جس کی سند ومتن حسب ذیل ہے:)

[57]...... فَأَخبرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ ابنُ الحِمَامِيِّ بِبَغدَادَ أَنبَأَ أَبُو بكرٍ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عُثمَانَ ، ثنا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسن علی بن احمد المقریٔ ابن الحمامی نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عثمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عبداللہ المعروف ابن المدینی نے بیان کیا،.....۔

وَأَخبرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ، ثنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بكرٍ ، قَالَا: ثنا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ ، ثنا رَوحُ بنُ القَاسِمِ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَا يَقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ! إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ۔ قَالَ: غَمَزَ أَبُو هُرَيرَةَ يَدِي فَقَالَ: يَا ابنَ الفَارِسِيِّ ، اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔ إِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقرَأُوا ، يَقُومُ العَبدُ فَيَقُولُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾، فَيَقُولُ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبدِي، فَيَقُولُ العَبدُ: ﴿الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴾، يَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي، فَيَقُولُ العَبدُ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾، يَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبدِي، قَالَ: فَهٰذِهِ لِي، وَهٰذِهِ الآيَةُ بَينِي وَبَينَ عَبدِي بِنِصفَينِ؛ يَعنِي: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾، قَالَ: وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔ لَفظُ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بنِ أَبِي بكرٍ۔

(دوسری سند) اورہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقریٔ الاسفرایینی ابن شاذان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، ان دونوں (یعنی علی بن المدینی اور محمد بن ابی بکر) نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں روح بن قاسم نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والدمحترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی بھی نماز

پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔
عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں عرض کیا: ابوہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (تب کیا کروں)؟ تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پڑھو۔ جب بندہ (نماز کے لیے) کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ نصف میرے لیے ہے اور یہ (اگلی) آیت، یعنی: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ اور سورۃ کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ ❶

یہ الفاظ محمد بن ابی بکر کی حدیث کے ہیں۔ ❷

اسماعیل بن جعفر کی سند:

(یہی حدیث اسماعیل بن جعفر نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[58]...... فَأَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ الِاسفَرَايِينِيُّ بِهَا، أَنبَأَ الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا إِسمَاعِيلُ بنُ جعفَرٍ، عَنِ العَلَاءِ، عَن أَبِيهِ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأْ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

ہمیں علی بن محمد بن علی المقریٔ الاسفراینی نے اسفرایین میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالربیع سلیمان بن داؤد الزہرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی شخص

❶ یہ سند حسن ہے۔ علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی ہے، لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتا تھا۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث السراج: 206/3، حدیث، 2509.

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص:21، حديث: 12، ص:61، حديث:86.

نے نماز تو پڑھی مگر اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❶

ابوغسان اور عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کی 'دو' اسناد:

(ابوغسان اور عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[59]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ بِبَغدَادَ أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِيُّ حدَّثَنِي ابنُ أَبِي مَريَمَ ، حدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ أَبِي مَريَمَ ، أَخبَرَنِي أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بنُ مُطَرِّفٍ المَدِينِيُّ وَابنُ الدَّرَاوَردِيُّ قَالَا: ثنا العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ مَولَى الحَرْقَةِ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قُلتُ لِأَبِي هُرَيرَةَ: إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ، قَالَ: اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔ إِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ عَبدِي: ﴿الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبدِي ، وَيَقُولُ عَبدِي: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾، فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي وَيَقُولُ عَبدِي: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾، وَقَالَ ابنُ الدَّرَاوَردِيُّ: ﴿مَلِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَجَّدَنِي عَبدِي فَهَذَا لِي ، وَهَذِهِ الآيَةُ بَينِي وَبَينَ عَبدِي يَقُولُ عَبدِي: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ ، يَقُولُ عَبدِي: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد ابن بشران نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی مریم (یعنی: احمد بن سعد بن حکم المعروف ابن ابی مریم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے (میرے چچا) سعید بن ابی مریم (یعنی: سعید بن حکم بن محمد) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوغسان محمد بن مطرف المدینی اور ابن دراوردی (یعنی: عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن ابی عبید ابومحمد المدنی الجہنی الدراوردی) نے بیان کیا، ان

❶ یہ سند حسن ہے، علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی تھا لیکن کبھی کبھار اسے وہم ہوجاتا تھا، البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: حديث إسماعيل بن جعفر، حديث نمبر:291 ـ شعار أصحاب الحديث، للحاكم: ص: 47، حديث: 48 ـ القرأة خلف الامام ، للبخاري: ص، 61، حديث:85 ـ حديث السراج: 63/2 ، حديث، 229 ـ امام ابن عساکر فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دونوں نے کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن مولی الحرقہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی شخص نے کوئی بھی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی، تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا ابوہریرہ! بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟)۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور بنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک حصہ میرے لیے اور ایک حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ میرا بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ میرا بندہ کہتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے۔ میرا بندہ کہتا ہے۔ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ...... دراوردی کی روایت میں ﴿مَلِكِ يومِ الدِّين﴾ ہے ...... اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ یہ حصہ میرے لیے ہے۔ اور اگلی آیت ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ اور اس سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ میرا بندہ کہتا ہے۔ ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ، وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ ❶

[60]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو خَلِيفَةَ الفَضلُ بنُ الحُبَابِ الجُمَحِيُّ ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ بنِ قَعنَبٍ ، ثنا عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُحَمَّدٍ يَعنِي الدَّرَاوَردِيَّ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: فَيَقُومُ عَبدِي فَيَقُولُ ، ثُمَّ قَالَ: فِي كُلِّ آيَةٍ فَيَقُولُ ، لَم يَقُل عَبدِي ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَيَقُولُ العَبدُ: اهدِنَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب الجمحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد ...... یعنی الدراوردی ...... نے بیان کیا، انھوں نے اسی سند کے ساتھ اسی حدیث جیسی

---

❶ اس روایت کی سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ ابوغسان محمد بن مطرف المدنی کی روایت کے لیے دیکھئے: شرح معانی الأثار، للطحاوی، 216/1، مشکل الآثار، للطحاوی: 123/3، حدیث: 1091۔ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کی روایت کے لیے دیکھئے: سنن الترمذی: حدیث: 2953 ۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 61، 62، حدیث، 78 ۔ مسند أبی عوانة: 453/1، حدیث، 168 ۔ مسند الحمیدی: 430/2، حدیث: 1680.

حدیث روایت کی ہے، لیکن اس میں اس طرح بیان کیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب میرا بندہ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے.... ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ..﴾ پھر اس کے بعد ہر آیت کے ذکر میں ''يَقُولُ عَبْدِى'' (میرا بندہ کہتا ہے) نہیں بیان کیا، بلکہ صرف ''يَقُولُ'' (وہ کہتا ہے) بیان کیا ہے۔ اور آخر میں ''يَقُولُ'' کی بجائے ''فَيَقُولُ الْعَبْدُ'' (تو وہ بندہ کہتا ہے) ''إِهْدِنَا . . .'' بیان کیا ہے۔ ❶

جہضم بن عبداللہ کی سند:

(یہ حدیث جہضم بن عبداللہ نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[61]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ مَرزُوقٍ البَصرِيُّ بِمِصرَ، ثنا عُمَرُ بنُ يُونُسَ بنِ القَاسِمِ اليَمَامِيُّ ، ثنا جَهضَمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّى قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِى وَبَينَ عَبدِى فَلِى نِصفُهَا وَلِعَبدِى نِصفُهَا، يَقُومُ عَبدِى فَيَقُولُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: حَمِدَنِى عَبدِى۔ فَيَقُولُ العَبدُ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِى عَبدِى۔ فَيَقُولُ العَبدُ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَىَّ عَبدِى فَهَذَا لِى ، وَهَذِهِ الآيَةُ بَينِى وَبَينَ عَبدِى ، يَقُولُ عَبدِى: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾ فَهَذِهِ الآيَةُ بَينِى وَبَينَ عَبدِى ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبدِى يَقُولُ عَبدِى: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن مرزوق البصری نے مصر میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس بن قاسم الیمامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جہضم بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ ایک حصہ میرے لیے اور ایک حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ میرا بندہ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾ ، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے، میرا بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ﴾ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ میرا بندہ کہتا: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ❶

محمد بن یزید البصری کی سند:

(علاء بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کو روایت کرنے والوں میں محمد بن یزید البصری بھی شامل ہیں۔ حدیث حسب ذیل ہے:)

[62]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ القَاضِی ، وَأَبُو نَصرٍ أَحمَدُ بنُ عَلِیِّ بنِ أَحمَدَ الفَامِیُّ وَأَبُو صَادِقٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ الصَّیدَلَانِیُّ وَأَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَینِ السُّلَمِیُّ ......مِن أَصلِهِ...... قَالُوا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ یَعقُوبَ أَنبَأَ العَبَّاسُ بنُ الوَلِیدِ بنِ مَزیَدٍ البَیرُوتِیُّ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ شُعَیبِ بنِ شَابُورَ ، أَخبَرَنِی مُحَمَّدُ بنُ یَزِیدَ البَصرِیُّ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، أَنَّهُ أَخبَرَهُ عَن أَبِیهِ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: کُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقرَأُ فِیهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ غَیرُ تَمَامٍ۔ قَالَ عَبدُ الرَّحمَنِ: فَقُلتُ: یَا أَبَا هُرَیرَةَ! إِنِّی أَکُونُ أَحیَانًا مَعَ الإِمَامِ ، فَقَالَ: یَا ابنَ الفَارِسِیِّ ، اقرَأ بِهَا فِی نَفسِكَ۔ فَإِنِّی سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَی یَقُولُ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَینِی وَبَینَ عَبدِی نِصفَینِ فَنِصفُهَا لِی وَنِصفُهَا لِعَبدِی وَلِعَبدِی مَا سَأَلَ ، إِذَا قَالَ: العَبدُ: ﴿الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِی عَبدِی ، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِیمِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِی عَبدِی ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ یَومِ الدِّینِ﴾ ، قَالَ: أَثنَی عَلَیَّ عَبدِی ، وَآیَةٌ بَینِی وَبَینَ عَبدِی ﴿إِیَّاكَ نَعبُدُ وَإِیَّاكَ نَستَعِینُ﴾ ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبدِی وَلِعَبدِی مَا سَأَلَ ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ أَنعَمتَ عَلَیهِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ﴾۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم، ابوبکر احمد بن حسن القاضی، ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی، ابوصادق محمد بن احمد الصید لانی اور ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نے اپنی کتاب سے بیان کیا، ان تمام نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بن مزید البیروتی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد

❶ یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

بن شعیب بن شابور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن یزید البصری نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، علاء بن عبدالرحمٰن نے محمد بن یزید البصری کو اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب کے حوالے سے بیان کیا کہ انھوں (یعنی عبدالرحمٰن) نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ بے کار ہے، بے کار ہے، بے کار ہے، نا مکمل ہے۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ابو ہریرہ! بسا اوقات میں امام کے ساتھ (پیچھے) ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟)۔ انھوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! اسے اپنے دل میں آہستہ آواز سے پڑھ لو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا ایک نصف میرے لیے ہے اور ایک نصف میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے! ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میرے بندے نے میرے عظمت بیان کی ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ اور ایک آیت میرے اور میر بندے کے درمیان (آدھی آدھی) ہے۔ یعنی: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾، اور اس سورۃ کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ (یعنی): ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾۔ ❶

زہیر بن محمد العنبری کی سند:

(یہی حدیث زہیر بن محمد عنبری نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[63]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الأَزدِيُّ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أَنبَأَ أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ ، ثنا زُهَيرُ بنُ مُحَمَّدٍ العَنبَرِيُّ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ صَلَاةٍ لَم يُقرَأ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ فَذَكَرَ الحَدِيثَ بِطُولِهِ .

ہمیں ابو عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو علی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ محمد بن یزید البصری مجہول راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

عبداللہ بن محمد الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعامر عبدالملک بن عمرو العقدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زہیر بن محمد العنبری نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی گئی، وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔...انھوں نے طویل حدیث بیان کی۔ ❶

احادیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (علاء بن عبدالرحمٰن کی ابوسائب اور اپنے والد سے مرویات):

اس مفہوم کی احادیث؛ سعد بن سعید، یوسف بن عبدالرحمٰن مولی سکرہ، سعید بن سلمہ، عبدالرحمٰن بن اسحاق اور حسن بن عمارہ نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہیں۔ علاء نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہیں۔ ان سب کی روایات کو مزید طوالت کے خوف سے ہم نے یہاں بیان نہیں کیا۔

عبداللہ بن زیاد بن سمعان کی سند:

(جس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کو نماز کا نام دیا ہے، وہ حدیث عبداللہ بن زیاد بن سمعان نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:)

[64]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ الخَضِرِ بنِ أَحمَدَ الشَّافِعِيُّ ثنا جَعفَرُ بنُ أَحمَدَ بنِ نَصرٍ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ نَصرٍ المُقرِئُ ، ثنا آدَمُ بنُ أَبِي إِيَاسٍ العَسقَلَانِيُّ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ زِيَادِ بنِ سَمعَانَ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ ، إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ قَالَ: اقرَأْ بِهَا فِي نَفسِكَ يَا فَارِسِيُّ۔

فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَسَمتُ هَذِهِ السُّورَةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ العَبدُ: ﴿بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ذَكَرَنِي عَبدِي ، وَإِذَا قَالَ: ﴿الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ قَالَ اللّٰهُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حَمِدَنِي عَبدِي۔ وَذَكَرَ بَاقِي الحَدِيثِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن الخضر بن احمد الشافعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا:

❶ یہ سند حسن ہے۔ علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی تھا، لیکن بعض اوقات اسے وہم ہو جاتا تھا۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ہمیں جعفر بن احمد بن نصر الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نصر المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں آدم بن ابی ایاس العسقلانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زیاد بن سمعان نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحة الكتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ایک آدمی نے کہا: ابو ہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔ (پڑھو ضرور، کیونکہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یہ سورت میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے۔ اس کا ایک حصہ میرے لیے اور ایک حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرا ذکر کیا ہے۔ (مجھے یاد کیا ہے)۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ بقایا حدیث بھی بیان کی۔ ❶

اس حدیث میں (دیگر احادیث کی نسبت) جو اضافہ ہے (یعنی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کا اضافہ): اسے بیان کرنے میں ابن سمعان مفرد ہے۔ اور یہ قوی راوی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ❷

ابن سمعان کے بیان کردہ اضافی الفاظ کے علاوہ جو حدیث علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب اور ابو سائب دونوں کے واسطے سے اکٹھی روایت کی ہے اور ان دونوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ محفوظ اور صحیح ہے۔ لیکن علاء بن عبدالرحمٰن نے کبھی اپنے والد عبدالرحمٰن سے الگ اور ابو سائب سے الگ روایت کی ہے اور کبھی دونوں سے اکٹھی روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ثقہ راویوں کی ایک بڑی جماعت نے ان دونوں (عبدالرحمٰن اور ابو سائب) سے روایت کیا ہے۔

ابو اویس، عبداللہ بن عبداللہ الاصبحی کی تین اسناد:

[65]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ بنِ يُوسُفَ الحَافِظُ وَأَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ المُؤَمَّلِ بنِ الحَسَنِ بنِ عِيسَى ، قَالَا: ثنا الفَضلُ بنُ مُحَمَّدٍ ، ح . . .

❶ حسن۔ اس سند میں عبداللہ بن زیاد بن سمعان متروک الحدیث راوی ہے۔ البتہ حدیث متن ومفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔ سنن الدارقطني: 312/1، حديث 35۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 40/2۔ معرفة علوم الحديث، للحاكم: ص: 197 .

❷ اکثر علماء نے عبداللہ بن زیاد بن سمعان کو متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کا اسے "لَيْسَ بِالْقَوِيِّ" (یعنی، یہ قوی راوی نہیں ہے) کہنا، بہت نرم جرح ہے۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف الحافظ اور ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں فضل بن محمد شعرانی نے بیان کیا،...۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ أَحمَدُ بنُ عَلِيِّ بنِ أَحمَدَ الفَامِيُّ الشَّيخُ الصَّالِحُ ......مِن أَصلِ كِتَابِهِ...... ثنا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ المُؤَمَّلِ المَاسَرجِيُّ، ثنا الفَضلُ بنُ مُحَمَّدٍ الشَّعرَانِيُّ ثنا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِي أُوَيسٍ حدَّثَنِي أَبِي عَنِ العَلَاءِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعتُ مِن أَبِي وَمِن أَبِي السَّائِبِ جَمِيعًا، ......وَكَانَا جَلِيسَى أَبِي هُرَيرَةَ...... قَالَا: قَالَ أَبُو هُرَيرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ ، إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا وَرَاءَ الإِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ ، اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔ فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يَقُولُ اللّٰهُ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَنِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي ، وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔ يَقُولُ عَبدِي ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ ، يَقُولُ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبدِي ، فَيَقُولُ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي ، يَقُولُ عَبدِي: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ ، يَقُولُ: مَجَّدَنِي عَبدِي ، وَهَذِهِ الآيَةُ بَينِي وَبَينَ عَبدِي ، يَقُولُ عَبدِي: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾ ، فَهَذِهِ الآيَةُ بَينِي وَبَينَهُ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ ، يَقُولُ عَبدِي: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ﴾ ، إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

(دوسری سند) ہمیں صالح شیخ ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی نے اپنی اصل کتاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن مؤمل الماسرجی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن محمد الشعرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والدمحترم نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والدمحترم اور ابوسائب انصاری، دونوں سے سنا......وہ دونوں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم مجلس تھے......ان دونوں نے کہا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ابوہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟)۔ انھوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز سے) پڑھ لو۔

(لیکن پڑھنی ضرور ہے، کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو (برابر) حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اس کا ایک نصف میرے بندے کے لیے اور

ایک نصف میرے لیے ہے۔ اور میرے بندے کو وہ سب ملے گا جو وہ (اس میں) مانگتا ہے۔ میرا بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ پھر وہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ میرا بندہ کہتا ہے۔ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان (آدھی آدھی) ہے۔ (یعنی) جب وہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾، تو یہی آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان (برابر تقسیم شدہ) ہے۔ اور اس سورۃ کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو وہ مانگتا ہے۔ (یعنی) ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ .... وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ ❶

[تیسری سند] (امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کی تیسری سند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے ''صحیح مسلم'' میں احمد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے نضر بن محمد سے انھوں نے ابو اویس سے روایت کیا ہے۔ ❷

حسن بن حر کوفی کی سند:

[66]...... وَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بنِ يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ ، وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ الأَشعَثِ السِّجستَانِيُّ ، وَإِبرَاهِيمُ بنُ يُوسُفَ بنِ خَالِدٍ الرَّازِيُّ ، قَالُوا: ثنا يَحيَى بنُ عُثمَانَ ، ثنا أَبُو المُغِيرَةِ ، ثنا ابنُ ثَوبَانَ ، ثنا الحَسَنُ بنُ الحُرِّ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، وَأَبِي السَّائِبِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . . . فَذَكَرَ هَذَا الحَدِيثَ بِنَحوٍ مِن حَدِيثِ أَبِي أُوَيسٍ المَدَنِيِّ عَنِ العَلَاءِ عَن أَبِيهِ وَأَبِي السَّائِبِ۔

اور ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث السجستانی اور ابراہیم بن یوسف بن خالد الرازی نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عثمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العنسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن حر کوفی نے علاء بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب) اور ابوسائب انصاری (کے واسطے) سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا .... پھر انھوں نے اسی حدیث جیسی حدیث بیان کی جسے ابو اویس عبداللہ بن

---

❶ یہ سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح مسلم: حدیث: 395 .

عبداللہ الاصجی المدنی نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے، علاء نے اپنے والد اور ابو سائب سے روایت کیا ہے۔ (یعنی حدیث نمبر: 65، جیسی حدیث بیان کی ہے) ❶

محمد بن عجلان قرشی کی سند:

[67]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ تَمِيمٍ الأَصَمُّ ، ثنا أَبُو إِسمَاعِيلَ التِّرمِذِيُّ ، ثنا أَحمَدُ بنُ الحُسَينِ اللّهَبِيُّ ، ثنا حَاتِمُ بنُ إِسمَاعِيلَ ، عَنِ ابنِ العَجلَان ، عَنِ العَلَاءِ ، عَن أَبِيهِ ، وَعَن أَبِي السَّائِبِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لا يَقرَأُ فِيهَا بِشَيءٍ مِنَ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن تمیم الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل الترمذی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن حسین اللھبی نے بیان کیا، انھوں نے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عجلان قرشی سے، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن اور ابوسائب انصاری سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں قرآن میں سے کچھ قرأت نہ کی۔ تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❷

ابن شہاب زہری کی سند:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہی حدیث (علاء بن عبدالرحمٰن کی بجائے) محمد بن مسلم بن شہاب الزہری کے واسطے سے بھی ابوسائب مولی ہشام بن زہرہ سے مروی ہے۔ [جوحسب ذیل ہے:]

[68]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ قُتَيبَةَ بَالرَّملَةِ ، وَمُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مُسلِمٍ ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَزِيزٍ الأَيلِيُّ ، حدَّثَنِي سَلَامَةُ ، عَن عُقَيلٍ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، عَن أَبِي السَّائِبِ مَولَى هِشَامِ بنِ زُهرَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم تُقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ؛ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قَالَ: فَقُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ! إِنِّي أَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ ، قَالَ: وَيحكَ يَا فَارِسِيُّ ، اقرَأْ فِي نَفسِكَ۔

❶ (حسن) اس سند میں امام محمد بن عبداللہ الحاکم اور احمد بن عمیر کے درمیان سقط ہے۔ شائد یہاں ابوعلی حسین بن علی الحافظ کا نام ساقط ہوگیا ہے۔ کیونکہ امام حاکم نے احمد بن عمیر کا زمانہ نہیں پایا۔ البتہ یہ حدیث اپنے متن ومفہوم میں صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان: 54/3، حدیث: 776۔ مسند الشامیین، للطبرانی: 110/1، حدیث: 166.

❷ حدیث صحیح ہے۔ التمهيد لابن عبدالبر: 196/20.

إِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ: اقرَأ؛ فَإِذَا قَالَ: العَبدُ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾، قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾ قَالَ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَدَحَنِي عَبدِي، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهُ، يَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَهٰذَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسن بن قتیبہ نے رملہ میں بیان کیا اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور عبداللہ بن محمد بن مسلم نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں محمد بن عزیز الایلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سلامہ بن روح الاموی نے بیان کیا، انھوں نے عُقیل بن خالد الایلی سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے ابوسائب الانصاری مولیٰ ہشام بن زہرہ سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایسی نماز پڑھی جس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی گئی، تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ابوسائب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟)۔ انھوں نے فرمایا: اے فارسی تیرا بھلا ہو، اپنے دل میں ہی پڑھ لو۔ (لیکن پڑھو، ضرور، کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے۔ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛ میرے بندے نے میری مدح سرائی کہ ہے۔ (اس کے بعد) جتنی سورت باقی ہے وہ اسی (میرے بندے) کے لیے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس اس نے مانگا۔ ❶

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ محمد بن عزیز، سلامہ سے روایت کرنے میں متکلم فیہ راوی ہے۔ البتہ اس حدیث کے شواہد اس سے قبل بیان ہو چکے ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے: (یہ حدیث متن ومفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے، البتہ یہاں مذکور سند میں ضعف ہے۔ اسی لیے امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس سند کو تاریک (خود ساختہ) سند قرار دیا ہے۔ [الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 315/3] لیکن حدیث صحیح ہے۔ [العاصم]

صفوان بن سلیم کی دو اسناد:

صفوان بن سلیم نے بھی ابوسائب سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

[69]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بنِ يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ بِدِمَشقَ ثنا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ سَعِيدِ بنِ كَثِيرِ بنِ عُفَيرٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِي يَحيَى ، عَن صَفوَانَ بنِ سُلَيمٍ ، عَن أَبِي السَّائِبِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف دمشقی نے دمشق میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم سعید بن کثیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے صفوان بن سلیم سے، انھوں نے ابوسائب انصاری سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی بھی نماز پڑھی مگر اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے۔ [1]

[70]...... وَأَخبَرَنَا أَبُوسَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ، ثنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ الحَارِثِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الكَرِيمِ المَروَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عِيسَى الطَّرَسُوسِيُّ ، ثنا إِبرَاهِيمُ بُنُ حَمزَةَ، ثنا ابنُ أَبِي فُدَيكٍ ، عَن يَزِيدٍ يَعنِي ابنَ عَيَاضٍ، حدَّثَنِي صَفوَانُ بنُ سُلَيمٍ ، عَن أَبِي السَّائِبِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن حارث بن محمد بن عبدالکریم المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عیسیٰ الطرطوسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی فدیک (یعنی: محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیک) نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن عیاض سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے صفوان بن سلیم نے بیان کیا، انھوں نے ابوسائب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی

[1] (حسن) اس سند میں ابراہیم بن ابی یحییٰ متروک الحدیث راوی ہے۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 284/6 ۔ البتہ متن ومفہوم میں یہ حدیث صحیح ہے۔ .

بھی نماز پڑھی مگر اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❶

احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مختصر متون کے ساتھ):

عبدالرحمٰن بن یعقوب اور ابو سائب کے علاوہ بھی دیگر راویوں نے یہ حدیث اختصار کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبدالملک بن مروان کی روایت:

[71]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بنِ إِبرَاهِيمَ الأَشْنَانِيُّ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ حِمدَانَ ، نا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ الرَّمِلِيُّ ، ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ العَلَاءِ بنِ زَبَر ، حدَّثَنِی أَبِی ، نا يُونُسُ بنُ مَيسَرَةَ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ المَلِكِ بنَ مَروَانَ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم الاشنانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن حمدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن علاء بن زبر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم عبداللہ بن علاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن میسرہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عبدالملک بن مروان بن حکم الاموی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❷

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت:

[72]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ وَهبٍ الدَّينَورِيُّ ، ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ الحَسَنِ المِقسَمِيُّ ، ثنا خَالِدُ بنُ زَيدٍ الْقَسرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَمرٍو ، عَن أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَن أَبِی هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد

❶ (حسن) اس سند میں یزید بن عیاض متہم بالکذب راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ (حسن) اس سند میں عبدالملک بن مروان متکلم فیہ راوی ہے۔ البتہ اپنے شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے۔

عبداللہ بن محمد بن وہب الدینوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن حسن المقسمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن زید القسری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے، بے کار ہے۔ ❶

ایک وضاحت:

(امام حاکم رحمہ اللہ کے استاذ) ابوعلی الحافظ کہتے ہیں: صحیح بات یہ ہے کہ محمد بن عمرو (اس حدیث: 72 کا راوی) کی بیان کردہ روایت موقوف یعنی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ [جس کی سند حسب ذیل ہے:]

[**73**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ ، ثنا ابنُ بِنتِ مَنِيعٍ ، ثنا شَيبَانُ، ثنا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَمرٍو ، عَن أَبِي سَلَمَةَ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ مَوقُوفًا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں منیع کے نواسے نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو لیثی نے بیان کیا، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوف بیان کی ہے۔ ❷

اور (حدیث نمبر: 73 کے راوی) محمد بن عمرو سے ایک دوسری کے ساتھ بھی یہ روایت مرفوع مروی ہے، جو حسب ذیل ہے:

[**74**]...... كَمَا أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو النَّضرِ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ الفَقِيهُ أَنبَأَ أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ رَجَاءٍ السِّندِيُّ، ثنا أَبِي ثنا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَمرٍو ، عَن عَبدِ المَلِكِ بنِ المُغِيرَةِ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابونضر محمد بن محمد بن یوسف الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء السندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم محمد بن رجاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے

---

❶ (حسن) اس سند میں عبداللہ الدینوری متروک اور خالد بن یزید القسری ضعیف راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔ طبقات المحدثين بأصبهان، لأبي الشيخ: 9/3 ـ أخبار أصبهان، لأبي نعيم: 179/1 .

❷ یہ سند حسن ہے۔ أخبار أصبهان، لأبي نعيم: 461/2 .

عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل الہاشمی سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے، وہ بے کار ہے، بے کار ہے۔ ❶

معتمر بن سلیمان کی سند کے ساتھ:

اس روایت کو معتمر بن سلیمان نے بھی محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے، انھوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی شخص نے کہا: جب امام قرأت کر رہا ہو تب کیا کریں؟ تو ابوسلمہ نے جواب دیا: امام دو سکتے کرتا ہے انھیں غنیمت جانو۔ ❷

عبدالرحمٰن اور ابوسائب کی روایات معتبر ہیں:

ایک اور سند سے بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوع روایت کی گئی ہے۔ البتہ عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی اور ابوسائب کی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ (مرفوع) حدیث اس مسئلہ میں کافی ہے۔

عبدالرحمٰن بن یعقوب، معروف ثقہ راویوں میں سے ہیں اور ابو سائب مدنی مولی ہشام بن زہرہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم مجلس ہیں۔ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

اور یہ حدیث (سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق) ابوسائب سے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے روایت کی ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ اور اسی طرح زہری اور صفوان بن سلیم نے بھی ابوسائب سے (یہ حدیث) روایت کی ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ ❸

شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، بکیر بن عبداللہ بن اشج، افلح کے غلام صیفی، محمد بن عمرو بن عطاء، عبیداللہ بن عمر نے بھی ابوسائب سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور ہر ایک کی بیان کردہ حدیث دوسرے سے علاوہ ہے۔ جس (محدث) سے ان ثقہ راویوں جیسے ائمہ کرام روایت کریں اس سے تو جہالت (یعنی غیر معروف ہونے) کا شائبہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ہم نے ابوسائب کی متابعت (تائید) میں عبدالرحمٰن بن یعقوب کی بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ یہی حدیث بیان کر دی ہے۔ اور ہم نے یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان ذکر کیا ہے۔

---

❶ یہ سند حسن ہے، حدیث (متن) صحیح ہے۔ یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے صحیح ہے۔ اس کی یہ دونوں صورتیں ابوزرعہ رازی نے "العلل الکبیر، للترمذی" (حدیث، 110) میں اور ابن عبدالبر نے "التمہید" (189/20) میں صحیح قرار دی ہیں۔

❷ القرأۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 150۔ حدیث: 260.

❸ دیکھیں: حدیث نمبر: 68-69۔

باب نمبر:5

بَابُ سِيَاقِ رِوَايَةِ مَن تَابَعَ أَبَا هُرَيرَةَ فِيمَا رَوَاهُ مِن قِسمَةِ الصَّلَاةِ وَأَنَّ صَلَاةَ مَن لَم يُقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ خِدَاجٌ مِن غَيرِ فَرقٍ بَينَ الإِمَامِ وَالمَأمُومِ وَالمُنفَرِدِ.

دیگر صحابہ کی روایات، جنھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نماز کا (رب اور بندے کے مابین) تقسیم ہونا اور امام، مقتدی اور اکیلے (تمام) کی نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر ناقص ہونا بیان کیا ہے

فاتحہ ہی نماز ہے، اس کے بغیر نماز ناقص ہے:

(نمازی چاہے امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا، ہر طرح کے نمازی کے لیے؛ فرض ونفل، جہری وسری، ہر نوعیت کی نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کو نماز کا نام دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ نماز؛ یعنی سورت فاتحہ کو میں نے اپنی ذات اور اپنے بندے کے درمیان برابر تقسیم کرلیا ہے۔ لہٰذا جب فاتحہ ہی نماز ہے تو جس نمازی نے اپنی نماز میں فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز کیسی؟ یہ بات سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے حوالے سے گذشتہ صفحات میں مفصل بیان ہوچکی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعدد طرق واسناد بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث بلاشک وشبہ، متواتر ہے۔ اور یہی حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس باب میں ان اصحاب کی بیان کردہ اسی حدیث کو مختلف اسناد کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔) [العاصم]

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت:

[75]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدانَ أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا عَبَّاسُ بنُ الفَضلِ ، ثنا أَبُو كُرَيبٍ ، نا زَيدُ بنُ الحُبَابِ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن فضل بن محمد الاسفاطی البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوکریب محمد بن علاء بن کریب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زید بن حباب بن ریان نے بیان کیا،.....

وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ، نا مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ، نا أَبُو السَّائِبِ ، وَأَبُو سَعِيدٍ يَعنِى الأَشَجَّ وَالأَحمُسِيُّ يَعنِى مُحَمَّدَ بنَ إِسمَاعِيلَ قَالُوا: ثنا زَيدُ بنُ الحُبَابِ ، ثنا عَنبَسَةُ بنُ سَعِيدٍ......قَاضِى الرَّيِّ...... عَن مُطَرِّفِ بنِ طَرِيفٍ، عَن سَعدِ بنِ إِسحَاقَ بنِ كَعبِ بنِ عُجرَةَ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: قَسَمتُ الصَّلَاةَ بَينِى وَبَينَ عَبدِى وَلَهُ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ: ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِى عَبدِى ، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ، قَالَ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِى ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَلِكِ يَومِ الدِّينِ﴾۔ وَفِى رِوَايَةِ ابنِ عَبدِانَ ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِى عَبدِى ،

فَهَذَا لِي وَلَهُ مَا بَقِيَ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسائب سلم بن جنادہ السوائی، ابوسعید عبداللہ بن سعید الکندی اور محمد بن اسماعیل الاحمسی نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں زید بن حباب بن ریان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں رَے (شہر) کے قاضی عنبسہ بن سعید الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن طریف سے، انھوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے ثناء بیان کی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ابن عبدان کی روایت، (یعنی پہلی سند سے مروی روایت) میں ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ہے...... جب بندہ یہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی ہے۔ یہ حصہ میرا ہے اور باقی حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ [1]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات:

[76]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ القَاضِي قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، ثنا أَبُو زُرعَةَ الدِّمَشقِيُّ عَبدُ الرَّحمَنِ بن عَمرو ، ثنا أَحمَدُ بنُ خَالِدٍ الوَهبِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ ، ثنا أَبُو شِهَابٍ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، عَن يَحيَى بنِ عَبَّادٍ ، عَن أَبِيهِ، عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا ، قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوبکر احمد بن حسن بن احمد الحیری القاضی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی نے بیان کیا،

[1] اسناده صحيح ۔ تفسير الطبرى:200/1، 201 ۔ تفسير إبن أبى حاتم:28/1 ۔ معجم الشيوخ ، لإسماعيلى: ص: 122، 123، حديث:236.

انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن خالد الوہبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا، .....۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق الازہری الاسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالربیع سلیمان بن داؤد الزہرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوشہاب الاصغر کنانی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے، انھوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر القرشی سے، انھوں نے اپنے والد محترم عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام الاسدی القرشی سے روایت کیا، انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی مگر اس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی۔ وہ نماز بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❶

احمد بن خالد وہبی کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا تھا۔ اور اس روایت میں ''غَیْرُ تَمَامٍ'' (نامکمل ہے) کے الفاظ نہیں ہیں۔ باقی متن اسی طرح بیان کیا ہے۔

احمد بن خالد وہبی اور ابوشہاب کی متابعت میں (یعنی ان دونوں کی طرح) یزید بن ہارون وغیرہ نے بھی محمد بن اسحاق سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری کے علاوہ اپنی تالیف ''جزء القرأۃ خلف الامام'' میں اس حدیث کو اسی موضوع پر دلیل بنایا ہے۔ اور دیگر اسناد سے بھی ہشام بن عروہ کی اپنے والد محترم عروہ بن زبیر کے واسطے سے روایت کردہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مذکورہ ہے۔

جو احادیث ہم نے بیان کردی ہیں ان کی موجودگی میں ضعیف راویوں کی روایات بیان کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن پھر بھی میں ان میں سے چند روایات ذکر کر دیتا ہوں؛ البتہ اعتماد ثقہ راویوں کی روایات پر ہی ہوگا۔

[**77**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِی أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ بن عَلِيِّ بنِ حَسنَوَيهِ البَكَّاءُ الوَرَّاقُ، ثنا جَعفَرٌ الحَافِظُ ، ثنا جُبَارَةُ بنُ المُغَلِّسِ ، ثنا شَبِيبُ بنُ شَيبَةَ ، عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا ، قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَیءٍ فَهِیَ خِدَاجٌ۔

❶ یہ سند حسن ہے۔ محمد بن اسحاق صدوق مدلس راوی ہے۔ البتہ اس روایت کی تحدیث کی صراحت امام بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءۃ میں بیان کی ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ سنن إبن ماجة، حديث: 840 ۔ مسند أحمد بن حنبل: 142/6۔ مصنف إبن أبی شيبة : 238/3 ، حديث:364 ۔ القرأة خلف الامام، للبخاری: ص، 49، حديث:71.

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی بن حسنویہ البکاء الوراق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن احمد الحافظ الحصیری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جبارہ بن مغلس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شبیب بن شیبہ تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم عروہ بن زبیر سے، انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ اور کچھ (مزید) کی قرأت نہ کی جائے وہ نماز بے کار ہے۔ ❶

[78]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ ، أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَرُوبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابنُ المُقرِئُ ، ثنا أَبِي ، ثنا ابنُ لُهَيعَةَ ، حدَّثَنِي ابنُ غَزِيَّةَ ، عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عَائِشَةَ ، قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلاةٍ لا يُقرَأُ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ ، ثَلاثًا۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعروبہ حسین بن محمد السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن المقرئ (یعنی: محمد بن عبداللہ بن یزید القرشی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم عبداللہ بن یزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن لہیعہ الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عمارہ بن غزیہ انصاری نے بیان کیا، انھوں نے ہشام ب عروہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم عروہ بن زبیر سے، انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ہر وہ نماز جس میں قرأت نہ کی جائے وہ بے کار ہے۔ ❷

امام ابواحمد (المعروف امام ابن عدی) فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ سے عمارہ بن غزیہ کی روایت کردہ اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث میرے علم میں نہیں ہے۔ ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت:

[79]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أَنبَأَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحُسَينُ بنُ الحَسَنِ

❶ یہ سند ضعیف ہے۔ جبارہ بن مغلس متروک راوی ہے۔ یہ متن ''اور کچھ مزید'' کے الفاظ علاوہ صحیح ہے۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لإبن عدی: 32/4 ۔ العلل المتناهية، لإبن الجوزی : 416/1، حدیث، 704 ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ میزان الاعتدال ، للذهبی: 387/1 .

❷ یہ سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ المعجم الاوسط ، للبطرانی: 253/7، حدیث 7426، المعجم الصغیر، للطبرانی: 164/1، حدیث: 257، اخبار اصبهان لابی نعیم: 193/1، الكامل لابن عدی : 152/4۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ یہ روایت عمارہ بن غزیہ سے ابن لہیعہ کے علاوہ بھی کسی نے روایت کی ہو۔ اور اور نہ ہی عمارہ بن غزیہ کی ہشام بن عروہ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث میرے علم میں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

❸ الكامل فی ضعفاء الرجال: لابن عدی:152/4 .

بنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ ، أَنبَأَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ ، ثنا عَبدُ المَلِكِ بنُ مَسلَمَةَ المِصرِيُّ أَبُو مَروَانَ ، ثنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ أَبِي المَوَالِ ، عَن مُحَمَّدِ بن عُمَرَ بن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب الطّوسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم (محمد بن ادریس بن المنذر) الرازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومروان عبدالملک بن مسلمہ المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے، انھوں نے اپنے والد محترم عمر بن علی سے، انھوں نے (اپنے والد محترم) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی گئی۔ وہ نماز بے کار ہے۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔ ❶

ایک راوی کے متعلق وضاحت:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے راوی کا نام اپنی کتاب میں ''عبداللہ بن مسلمہ'' پایا، جبکہ حسین بن حسن الطّوسی سے یہ حدیث روایت کرنے والے (امام ابوعبداللہ الحاکم) کی کتاب میں عبدالملک بن سلمہ مذکور ہے۔ اور یہی درست ہے۔

البتہ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی الموال سے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے، لیکن انھوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کی حیثیت سے روایت کیا ہے)۔

[**80**]...... أَنبَأَنِيهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِجَازَةً ، أَنَّ أَبَا عَلِي الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الأَزدِيُّ ، نا أَبُو الأَزهَرِ ، نا القَعنَبِيُّ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ ، فَذَكَرَهُ مَوقُوفًا۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالازہر احمد بن ازہر بن منیع العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے اسے موقوف (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان) بیان کیا۔ ❷

---

❶ (حسن) اس سند میں عبدالملک بن مسلمہ المصری ضعیف روای ہے، البتہ یہ حدیث اپنے ماقبل مذکور شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

❷ حسن، موقوف.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی روایات:

[81]...... أَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدانَ ، أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا عُثمَانُ بنُ عُمَرَ ، ثنا سَعِيدُ بنُ سُلَيمَانَ النُّشَيطِيُّ ، نا أَبَانُ بن يَزِيدَ ، ح . . . .

(پہلی سند) ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن عمر الضبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن سلیمان النشیطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابان بن یزید العطار نے بیان کیا،....

وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الخَلِيلِ المَالِينِيُّ أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، نا ابنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ ، وَإِسحَاقُ بنُ سَيَّارٍ ، قَالَا: ثنا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ ، نا أَبَانُ بن يَزِيدَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ الأَحوَلُ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ مُخدَجَةٌ مُخدَجَةٌ مُخدَجَةٌ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوسعد احمد بن محمد بن خلیل المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد الہاشمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل البخاری اور محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابان بن یزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عامر بن عبدالواحد اَحول نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحة الكتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے، وہ مردہ ہے، مردہ ہے، مردہ ہے۔ ❶

سعید بن سلیمان النشیطی کی بیان کردہ روایت یہ ''بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ'' کی جگہ ''بِأُمِّ الْكِتَابِ'' ہے۔ باقی راویوں کے الفاظ یکساں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''القرأة خلف الإمام'' میں اپنے دلائل میں ذکر کیا ہے۔

[82]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَد المُقرِئُ ابنُ الحِمَامِيِّ بِبَغدَادَ أَنبَأَ أَحمَدُ بنُ

---

❶ یہ سند حسن ہے، اور حدیث متن ومفہوم میں صحیح ہے۔ القراء ة خلف الامام ، للبخاری: ص: 20,21، حدیث: 11 ۔ الكامل فی ضعفاء الرجال ، لابن عدی: 82/5 ۔ المعجم الأوسط ، للطبرانی: 100/4، حدیث: 3704 .

سَلمَانَ ، أنا يَحيَى بنُ جَعفَرٍ قِرَاءَ ةً عَلَيهِ ، ثنا عَبدُ الوَهَّابِ بنُ عَطَاءٍ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

اور ہمیں ابوالحسن علی بن احمد المقرئ ابن الحمامی نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلمان النجاد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب بن عطاء العجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد محترم شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا جان سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے، وہ مردہ (بے کار) ہے۔ ❶

اس حدیث کو حسین المعلم نے بھی عمرو (بن شعیب) سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے بھی اپنے دلائل میں ذکر کیا ہے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

[83]...... أَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً، أَنَّ أَبَا عَلِي الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، أنا إِبرَاهِيمُ بنُ يُوسُفَ بنِ خَالِدٍ الهِسنجَانِيُّ الرَّازِيُّ ، نا يَحيَى بنُ عُثمَانَ ، نا ابنُ حِميَرٍ ، عَن إِسمَاعِيلَ بنِ عَيَّاشٍ ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَام ۔

مجھے ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن یوسف بن خالد الہسنجانی الرازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عثمان بن سعید القرشی الحمصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حِمیَر القضاعی نے بیان کیا، انھوں نے اسماعیل بن عیاش العنسی سے، انھوں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کوئی بھی نماز پڑھی مگر اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی، تو وہ نماز بے کار ہے، نامکمل ہے۔ ❸

[84]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو عَمرٍو سَعِيدُ بنُ القَاسِمِ البَرذَعِيُّ ثنا صَالِحُ بن مُحَمَّدٍ العَامِرِيُّ ، حدَّثَنِي الجُنَيدُ بنُ حَكِيمٍ ، نا يَحيَى بنُ عُثمَانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ حِميَرٍ ، عَن

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ محمد بن اسحاق مدلس ہے، البتہ اس کے متابعات موجود ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ جزء القراءۃ خلف الإمام، للبخاري: حديث، 15.

❸ (صحيح لغيره)۔ اس سند میں ضعف ہے لیکن متن کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے۔

إِسمَاعِيلَ بنِ عَيَّاشٍ ، عَن عُبَيد اللّٰهِ ، عَن نَافِعٍ ، فَذَكَرَهُ وَقَالَ: كُلُّ صَلاةٍ لا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ .

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو سعید بن قاسم البرذعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صالح بن محمد العامری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے جنید بن حکیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عثمان بن سعید القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حِمیَر القضاعی نے بیان کیا، انھوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے، انھوں نے نافع سے روایت کیا، انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور فرمایا: ہر وہ نماز جس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے۔ ❶

[85]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ بَنَانِ البَغدَادِيُّ ، ثنا الحَسَنُ بنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ ثنا عَبدُ الرَّحِيمِ بنُ سُلَيمَانَ ، ثنا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا صَلاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن بنان الانماطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن حماد سجادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر العمری نے بیان کیا، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی۔ ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

[86]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا إِسحَاقُ ، نا سَجَّادَةُ ، ثنا عَبدُ الرَّحِيمِ ، عَن عُبَيد اللّٰهِ بن عُمَرَ ، عَن أَبِي الزُّبَيرِ ، عَن جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثلَهُ۔

اور ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن بنان الانماطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن حماد سجادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبیداللہ بن عمر العمری سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم

---

❶ (صحيح لغيره) اس سند میں جنید بن حکیم معتبر راوی نہیں، البتہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ العلل ، لإبن أبي حاتم: 363/1، 364، حديث: 437.

❷ یہ سند حسن ہے، اور حدیث صحیح ہے۔

المكی سے، انھوں نے بھی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ (جس طرح نافع نے روایت کیا) ❶

[87]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الحُسَينُ بنُ عَلِيِّ بن سَلَمَةَ الهَمدَانِيُّ، ثنا عَتَّابُ بنُ مُحَمَّد ، ثنا إِسحَاقُ بنُ بَنَانِ الأَنمَاطِيُّ فَذَكَرَ الحَدِيثَ بالإِسنَادَينِ جَمِيعًا تفَرَّدَ بِهِ إِسحَاقُ هَذَا۔

ہمیں ابوطاہر حسین بن علی بن سلمہ الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عتاب بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن بنان الانماطی نے یہ حدیث دوسندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ اور اس روایت کو (یعنی: سیدنا جابر کی حدیث کو) روایت کرنے میں اسحاق بن بنان الانماطی متفرد (اکیلا) ہے۔ ❷

---

❶ (صحیح لغیرہ)۔ ابوزبیر المکی مدلس ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

باب نمبر:6

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى افتِتَاحِ كُلِّ مُصَلٍّ قِرَاءَ تَهُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَأَن لَا فَرقَ فِيهَا بَينَ الإِمَامِ وَالمَأمُومِ وَالمُنفَرِدِ

ہر نمازی کی قرأت سورت فاتحہ سے شروع ہونے اور اس حکم میں امام، مقتدی اور اکیلے کا کوئی فرق نہ ہونے کے دلائل

(ہر نمازی کے لیے ضروری ہے کہ اپنی نماز میں قرأت کا آغاز سورت فاتحہ سے کرے۔ چاہے وہ نمازی، امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا۔)[العاصم]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت:

[88]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا الحَسَنُ بن عَلِيِّ بنِ عَفَّانَ العَامِرِيُّ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنِي عَبدُ الحمِيدِ بنُ جعفَرٍ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، عَن أُبَيِّ بنِ كَعبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةً مَا أُنزِلَت فِي التَّورَاةِ وَلَا فِي الإِنجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي القُرآنِ مِثلُهَا؟ قُلتُ: بَلىٰ، قَالَ: إِنِّي لَأَرجُو أَن لَا تَخرُجَ مِن ذَلِكَ البَابِ حَتّٰى تَعلَمَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمتُ مَعَهُ ، فَجَعَلَ يُحدِّثُنِي وَيَدِي فِي يَدِهِ ، فَجَعَلتُ أَتَبَاطَأُ كَرَاهِيَةَ أَن يَخرُجَ قَبلَ أَن يُخبِرَنِي بِهَا ، فَلَمَّا دَنَوتُ مِنَ البَابِ ، قُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، السُّورَةُ الَّتِي وَعَدتَنِي؟ قَالَ: كَيفَ تَقرَأُ إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلَاةِ؟ فَقَرَأتُ فَاتِحَةَ الكِتَابِ، فَقَالَ: هِيَ هِيَ، وَهِيَ السَّبعُ المَثَانِي الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَقَد آتَينَاكَ سَبعًا مِنَ المَثَانِي وَالقُرآنَ العَظِيمَ﴾ [الحجر: 87] الَّذِي أَعطَيتُ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عفان العامری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ حماد بن اسامہ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالحمید بن جعفر انصاری نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والدمحترم عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کیا میں تمھیں ایسی سورت نہ سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں نازل نہیں کی گئی، بلکہ قرآن میں بھی اس جیسی (کوئی دوسری) سورت نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (ضرور سکھائیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ (مسجد کے) اس دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے تم اسے سیکھ لو گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ مجھ سے باتیں کرتے رہے، اور میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں تھا۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ

مجھے اس سورت کے متعلق بتائے بغیر چلے جائیں۔ جب میں اس دروازے کے قریب آ گیا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ سورت، جس کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ میں نے فاتحۃ الکتاب (سورت فاتحہ) پڑھ کر سنائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل یہی وہ سورت ہے۔ اور یہی سبع مثانی ہے، جو مجھے عطا کی گئی ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً ہم نے تمھیں سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات:

[**89**]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى بنِ الفَضلِ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ مَرزُوقٍ البَصرِيُّ بِمِصرَ ، ثنا عُمَرُ بنُ يُونُسَ اليَمَامِيُّ ، ثنا جَهضَمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِی هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ فِی كِتَابِ اللّٰهِ لَسُورَةٌ مَا أُنزِلَ عَلَیَّ مِثلُهَا، فَسَأَلَهُ أُبَیٌّ عَنهَا ، فَقَالَ: إِنِّی لَأَرجُو أَن لَا تَخرُجَ مِنَ البَابِ حَتَّى تَعلَمَهَا فَجَعَلتُ أَتَبَاطَأُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ أُبَیٌّ عَنهَا فَقَالَ: كَيفَ تَقرَأُ إِذَا قُمتَ فِی صَلَاتِكَ؟ فَقَرَأتُ أُمَّ الكِتَابِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِی نَفسِی بِيَدِهِ، مَا أُنزِلَ فِی التَّورَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالقُرآنِ، أَو قَالَ: الفُرقَانِ ، مِثلُهَا إِنَّهَا السَّبعُ المَثَانِی وَالقُرآنُ العَظِيمُ الَّذِی أُعطِيتُهُ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم، محمد بن موسیٰ بن فضل نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن مرزوق البصری نے مصر میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس الیمامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جہضم بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں ایک ایسی سورت ہے جس کی مثل کوئی دوسری سورت مجھ پر نازل نہیں کی گئی۔

---

❶ یہ سند حسن ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ زیادات علی مسند أحمد، لعبدالله بن أحمد: 114/5۔ سنن الدارمی: 446/2 ۔ إتحاف الخيرة المهرة، للبوصيری: 32/8 ، حديث ، 7560 ۔ صحيح إبن خزيمة: حديث، 500 ۔ صحيح إبن حبان: 43/4 ، حديث، 776 ۔ مستدرك حاكم: 744/1 ، حديث ، 2048 ۔ امام حاکم نے اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے۔ المنتخب من مسند عبد بن حميد: حديث، 165۔ تفسير الطبری: 138/17 ۔ الأوسط، لإبن المنذر: 99/3 ، حديث ، 1300۔ السنن الصغریٰ للبيهقی: 339/1 ، حديث، 955 ۔ شعب الإيمان، للبيهقی: 27/4 ، حديث ، 2139 ۔ التمهيد، لإبن عبدالبر: 219/20 .

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے جب نکلو گے تو اس سورت کے بارے جان چکے ہو گے۔ (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) مجھے بھی اس سورت کے متعلق تجسس ہونے لگا۔ پھر ابی بن کعب نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو تو کس طرح قرأت کرتے ہو؟ (سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) پڑھ کر سنائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ انجیل اور تورات بلکہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔ [1]

[90]...... أَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَحمَشٍ الفَقِيهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنبأَ أَبُو عُثمَانَ عَمرُو بنُ عَبدِ اللّٰهِ البَصرِيُّ ثنا أَبُو أَحمَدَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ أنا خَالِدُ بنُ مَخلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرِ بنِ أَبِى كَثِيرٍ ، حدَّثَنِى العَلَاءُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أُبَىِّ بنِ كَعبٍ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّى ، فَصَرَخَ بِهِ فَقَالَ: تَعَالَ يَا أُبَىُّ۔ فَعَجَّلَ أُبَىُّ فِى صَلَاتِهِ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أُبَىُّ ، مَا مَنَعَكَ أَن تُجِيبَنِى إِذ دَعَوتُكَ؟ أَلَيسَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا استَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم﴾ [الأنفال:24] قَالَ أُبَىُّ: جَرَمَ يَا رَسُول اللّٰهِ لَا تَدعُونِى إِلَّا أُجِيبُكَ وَإِن كُنتُ مُصَلِّيًا۔ قَالَ: تُحِبُّ أَن أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَم يَنزِل فِى التَّورَاةِ وَلَا فِى الإِنجِيلِ وَلَا فِى الزَّبُورِ وَلَا فِى الفُرقَانِ مِثلُهَا؟ فَقَالَ أُبَىُّ: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ فَقَالَ: لَا تَخرُجُ مِن بَابِ المَسجِدِ حَتَّى تَعلَمَهَا ، وَالنَّبِىُّ ﷺ يَمشِى ، يُرِيدُ أَن يَخرُجَ مِنَ المَسجِدِ ، فَلَمَّا بَلَغَ البَابَ لِيَخرُجَ ، قَالَ لَهُ أُبَىُّ: السُّورَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَوَقَفَ ، فَقَالَ: نَعَم ، كَيفَ تَقرَأُ فِى صَلَاتِكَ؟ فَقَرَأَ أُبَىُّ أُمَّ القُرآنِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِى نَفسِى بِيَدِهِ ، مَا أُنزِلَ فِى التَّورَاةِ وَلَا فِى الإِنجِيلِ وَلَا فِى الزَّبُورِ وَلَا فِى الفُرقَانِ مِثلُهَا ، وَإِنَّهَا لَهِىَ السَّبعُ مِنَ المَثَانِى الَّتِى آتَانِىَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش الفقیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان عمرو بن عبداللہ البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن مخلد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے اپنے

[1] یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ مشكل الأثار، للطحاوی: 15/14، حديث: 5414، بحر العلوم، ابی لیث سمر قندی: 1/1.

والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابی بن کعب کے پاس سے گزرے، اور سیدنا ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو آواز دی، فرمایا: اے اُبی! ادھر آؤ! لیکن اُبی بن کعب نماز میں ہی مصروف رہے۔ فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی! جب میں نے تمھیں آواز دی تو تم کیوں نہ آئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ ''ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمھیں بلائیں تو فوراً حاضر ہو جاؤ'' [الانفال: 24] سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہے۔ آپ مجھے بلائیں گے تو میں ضرور حاضر ہوں گا اگرچہ نماز میں ہی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں وہ سورت بتاؤں جس کی مثل تورات، انجیل اور زبور بلکہ قرآن میں بھی کوئی سورت نہیں نازل ہوئی۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسجد کے دروازے سے نکلنے تک اسے جان لو گے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل دیے، آپ مسجد سے باہر جانا چاہتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے تو سیدنا ابی بن کعب نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ سورت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا: ہاں، تم اپنی نماز میں کس طرح قرأت کرتے ہو؟ تو سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ام القرآن (سورت فاتحہ) پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تورات، انجیل اور زبور بلکہ قرآن میں بھی اس سورت جیسی کوئی دوسری سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے۔ ❶

[**91**]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ، نا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ ، نا رَوحُ بنُ القَاسِمِ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: خَرَجَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ عَلَى أُبَيِّ بنِ كَعبٍ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں روح بن قاسم تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی طویل

❶ یہ سند حسن ہے اور حدیث صحیح ہے۔ تفسير الطبرى: 139/17 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 375/2 ـ معالم التنزيل (تفسير البغوى): 65/1 ـ شرح السنة ، للبغوى: 446/4 .

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔

اور اس حدیث میں الفاظ اس طرح ہیں:

قُلتُ: يَا رَسُول اللّٰهِ ، مَا السُّورَةُ الَّتِى وَعَدتَنِى؟ قَالَ: كَيفَ تَقرَأُ فِى الصَّلاةِ قَالَ: فَقَرَأتُ عَلَيهِ أُمَّ القُرآن۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کونسی سورت ہے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نماز میں کس طرح قرأت کرتے ہو؟ اُبی بن کعب نے آپ ﷺ کے سامنے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھی۔ ❶

اسی طرح حفص بن میسرہ وغیرہ نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصول (مرفوع) حدیث بیان کی ہے۔ علاء بن عبدالرحمٰن کی ایک دوسری سند کے ساتھ بھی سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مروی ہے۔ جسے امام مالک رحمہ اللہ ''موطأ'' میں ذکر کیا ہے۔ ❷

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث؛ مرسل سند کے ساتھ:

[92]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِى أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِسحَاقَ القَاضِى ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ ، عَن مَالِكٍ ، ح . .

(پہلی سند) ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن اسحاق القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی نے بیان کیا، انھوں نے مالک بن انس سے روایت کیا،.....

وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِى إِسحَاقَ ، أنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدُوسٍ الطَّرَائِفِىُّ نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِىُّ ، نا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ يَعقُوبَ الحُرَقِىِّ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ مَولَى بَنِى عَامِرِ بنِ كَرِيزٍ أَخبَرَهُ ......وَفِى رِوَايَةِ أَبِى عَبدِ اللّٰهِ: مَولَى عَامِرِ بنِ كَرِيزٍ...... أَخبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَادَى أُبَيَّ بنَ كَعبٍ وَهُوَ يُصَلِّى فِى المَسجِدِ فَلَمَّا فَرَغَ مِن صَلَاتِهِ لَحِقَهُ ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ فِى يَدِى وَهُوَ يُرِيدُ أَن يَخرُجَ مِن بَابِ المَسجِدِ ، فَقَالَ: إِنِّى لَأَرجُو أَن لَا تَخرُجَ مِن بَابِ المَسجِدِ حَتَّى أُعَلِّمَكَ سُورَةً مَا أُنزِلَ فِى التَّورَاةِ وَلَا

---

❶ یہ سند حسن اور حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن خزیمه: 861.

❷ موطأ امام مالك : حديث: 186.

فِي الإِنجِيلِ وَلَا فِي الفُرقَانِ مِثلُهَا۔ فَقَالَ أُبَيٌّ: فَجَعَلتُ أُبطِئُ فِي المَشيِ رَجَاءً ذٰلِكَ، ثُمَّ قُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، السُّورَةُ الَّتِي وَعَدتَنِي؟ فَقَالَ: كَيفَ تَقرَأُ إِذَا افتَتَحتَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: فَقَرَأتُ: ﴿الحمدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾ حتَّى أَتَيتُ عَلَى آخِرِهَا فَقَالَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ: هِيَ هَذِهِ السُّورَةُ وَهِيَ السَّبعُ المَثَانِي وَالقُرآنُ العَظِيمُ الَّذِي أُعطِيتُ۔

(دوسری سند) اورہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یعنی: یحییٰ بن ابراہیم نیساپوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ ابوسعید مولیٰ بنی عامر بن کریز نے انھیں بیان کیا، ......ابوعبداللہ کی روایت (یعنی پہلی سند سے مروی روایت) میں اسے (مولیٰ بنی عامر بن کریز کی بجائے) مولیٰ عامر بن کریز کہا گیا ہے...... انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو آواز دی، جبکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ سے ملے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا اور آپ ﷺ مسجد کے دروازے سے باہر نکلنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ مسجد کے دروازے سے باہر نکلنے تک میں تمھیں ایسی سورت بتاؤں گا جس کی مثل تورات اور انجیل، بلکہ قرآن میں بھی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اسی امید سے آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ سورت بتا دیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز شروع کرتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ پڑھا، حتی کہ میں نے یہ سورت آخر تک پڑھ کر سنا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی سورت ہے۔ اور یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ (خلاصۂ باب):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم اپنی نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ام القرآن (سورت فاتحہ) پڑھتا ہوں۔ تب آپ ﷺ نے یہ فرق کر کے نہیں پوچھا تھا کہ جب تم امام ہوتے ہو، مقتدی ہوتے ہو یا اکیلے نماز پڑھتے ہو؛ تب نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ (بلکہ آپ ﷺ نے مطلقاً

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ فضائل القرآن، لأبی عبید: 27/2، حدیث: 406.

پوچھا کہ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟) یہ بات اس امر کی دلیل ہے سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہونے کے اعتبار سے امام، مقتدی یا منفرد (اکیلے) کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات معروف تھی کہ نماز میں فاتحہ کی قرأت متعین ہے۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب صحابی کو تعلیم دی تو اسے اس کی نماز میں قرأت کا حوالہ دے کر اس سورت کی تعلیم دی۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر جواب دیا، جبکہ اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں سے قرأت کرنا مستحب ہے۔

باب نمبر 07:

بَابُ ذِكرِ أَخبَارٍ خَاصَّةٍ دَالَّةٍ عَلَى وُجُوبِ قِرَائَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلَى المَأمُومِ، وَبَيَان المُصطَفَى ﷺ أَنَّ الصَّلاةَ لا تجزِى دُونَ قِرَائَتِهَا؛ سَوَاءً كَانَ المُصَلِّى إِمَامًا أَو مَأمُومًا أَو مُنفَرِدًا، وَسَوَاءً كَانَتِ الصَّلاةُ مِمَّا يَجهَرُ الإِمَامُ فِيهَا بِالقِرَائَةِ أَو لا يَجهَرُ بِهَا۔

مقتدی پر سورت فاتحہ واجب ہونے کے خصوصی دلائل، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ فاتحہ کے بغیر نماز درست نہیں، چاہے نمازی امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا، اور چاہے نماز جہری ہو یا غیر جہری (سری)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات:

(اس باب میں وہ احادیث و آثار بیان ہوں گے، جن میں بالخصوص سورت فاتحہ کا ذکر ہے کہ نمازی کے لیے جو قرأت فرض ہے وہ سورت فاتحہ ہے۔ اس ضمن میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اصحاب کی مرویات بھی امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس باب میں بیان کی ہیں۔ ان شاء اللہ[العاصم])

مقتدیو، فاتحة الکتاب کے سوا کچھ نہ پڑھو:

[**93**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، أنا أَبُو زُرعَةَ الدِّمَشقِيُّ، ثنا أَحمَدُ بنُ خَالِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ الخَالِقِ بنُ عَلِيِّ بنِ عَبدِ الخَالِقِ المُؤَذِّنُ، أنا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ خَنبٍ، نا أَبُو عِمرَانَ مُوسَى بنُ سَهلٍ، أَنبَأَ يَزِيدُ بنُ هَارُونَ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُول اللّٰهِ ﷺ الفَجرَ، فَثَقُلَتْ عَلَيهِ القِرَائَةُ۔ فَلَمَّا انصَرَفَ، قَالَ: إِنِّي أَرَاكُم تَقرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُم۔ قَالَ: قُلنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذًّا۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأْ بِهَا۔

لَفظُ حَدِيثِ أَحمَدَ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ "قُلنَا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذًّا"۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوبکر احمد بن حسن نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن خالد الوہبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا،...۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق المؤذن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن احمد بن خنب الدہقان البغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمران موسیٰ بن سہل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون السلمی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے، انھوں نے مکحول الشامی نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے؛ قرأت کرنا آپ ﷺ کے لیے مشکل ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول۔ اللہ کی قسم، بہت جلدی جلدی (ہم قرأت کرتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرأت نہ کیا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے اسے نہ پڑھا۔ ❶

یہ الفاظ احمد بن خالد کی (محمد بن اسحاق سے) بیان کردہ حدیث کے ہیں جبکہ (دوسری سند کے ساتھ) یزید بن ہارون کی (محمد بن اسحاق سے) بیان کردہ حدیث میں ہے کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول ﷺ! جلدی جلدی (ہم قرأت کرتے ہیں)۔ [یعنی یزید بن ہارون کی روایت میں ''أَجَلْ'' کی بجائے ''نَعَمْ'' ہے اور اللہ کی قسم اٹھانے کا ذکر بھی نہیں ہے]

اس حدیث کی مزید پانچ اسناد:

[**94**]...... وَأَخبرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو الفَضلِ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ المُزَكِي نا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثنا المُؤَمَّلُ بنُ هِشَامٍ اليَشكُرِيُّ ، ثنا إِسمَاعِيلُ بنُ عُلَيَّةَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، ح . . . ❷

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالفضل محمد بن ابراہیم المزکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب (یعنی: ابراہیم بن محمد بن نوح نیساپوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مؤمل بن ہشام الیشکری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا،.....

وَأَخبرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا عَبدَانُ ، نا أَبُو بَكرِ بنُ أَبِي شَيبَةَ ، ثنا ابنُ نُمَيرٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، ح . . . ❸

---

❶ یہ سند حسن ہے۔ محمد بن اسحاق صدوق مدلس ہے، البتہ اس کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ اور مکحول بھی مدلس ہے، البتہ اس کی متابعت موجود ہے۔

❷ صحيح ابن خزيمة: حديث ، 1581ـ صحيح ابن حبان: 86/5 ، حديث، 1785 ـ مسند البزار: 146/7 ، حديث ، 2702 ـ سنن الدارقطني: 318/1 ـ مستدرك حاكم: 364/1 ، حديث ،869 ـ التمهيد، لإبن عبدالبر: 44/11 .

❸ مصنف إبن أبى شيبة: 628/3 ، حديث ، 3777 ـ التمهيد، لإبن عبدالبر: 43/11 ـ الأحاديث المختارة، للمقدسى: 343/3 ـ حديث ، 414 .

(دوسری سند) اور ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان (یعنی: عبداللہ بن احمد الاہوازی، المعروف: عبدان) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ العبسی (صاحب المصنف) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا،.....

وَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو يَعلَى ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ نُمَيرٍ ، ثنا أَبِي ، وَيَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، ح . . . ❶

(تیسری سند) اور ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم عبداللہ بن نمیر اور یزید بن ہارون السلمی نے بیان کیا،...۔

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الأَزدِيُّ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الحنظَلِيُّ ، أَنبَأَ عَبدَةُ بنُ سُلَيمَانَ ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، ح . . ❷

(چوتھی سند) ابوعلی حسین بن علی کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدہ بن سلیمان الکلابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا،.....

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذبَارِيُّ ، أنا أَبُو بَكرِ بنِ دَاسَةَ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا النُّفَيلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ سَلَمَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، ❸ فَذَكَرُوا هَذَا الحَدِيثِ بالإِسنَادِ الأَوَّلِ وَمَعنَاهُ۔ ❹

(پانچویں سند) اور ہمیں ابوعلی حسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ (یعنی: محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد النفَیلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلمہ الحرانی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن

---

❶ صحيح إبن حبان: 95/5 ، حديث ، 1792 .

❷ سنن الترمذي: حديث ، 310 ۔ شرح السنة ، للبغوى: 82/3 ، حديث ، 606 ۔ جزء القراء ة خلف الإمام، للبخاري: حديث ، 246 ۔ المسند للشاشي: 194/3 ، حديث ، 1280 .

❸ سنن أبى داؤد، حديث ، 823 ۔ معرفة السنن والآثار ، للبيهقي: 81/3 ۔ مسند أحمد بن حنبل: 313/5 ۔ الأحاديث المختارة، للمقدسي: 343/3 ، حديث ، 412 ۔ مسند الشاميين ، للطبراني: 386/4 .

❹ یہ اسناد حسن اور حدیث صحیح ہے۔

اسحاق بن یسار سے روایت کیا،....۔

ان تمام اسناد میں اسماعیل بن علیہ، عبداللہ بن نمیر، یزید بن ہارون، عبدہ بن سلیمان اور محمد بن سلمہ (تمام نے) محمد بن اسحاق کی اول الذکر (حدیث نمبر: 93 والی) سند کے ساتھ یہی حدیث، اُسی مفہوم ومعنی میں روایت کی ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار رحمہ اللہ کی سند سے، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات:

اس عنوان پر یزید بن ابی حبیب، حماد بن سلمہ، محمد بن ابی عدی، عبدالاعلی بن عبدالاعلی اور عمر بن حبیب نے بھی محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کی ہے۔

مقتدیو! ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھو:

[95]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيمَانُ بنُ الحَسَنِ العَطَّارُ بِالبَصرَةِ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سَعدِ بنِ إِبرَاهِيمَ الزُّهرِيُّ ، نا أَبِي، وَعَمِّي ، ثنا أَبِي ، عَنِ ابنِ إِسحَاقَ، حدَّثَنِي مَكحُولٌ ، عَن مَحمُودٍ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبحَ فَثَقُلَت عَلَيهِ القِرَاءَةُ ، فَأَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرَاكُم تَقرَأُونَ خَلفَ إِمَامِكُم إِذَا جَهَرَ ، قَالَ: قُلنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِهَا۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوایوب سلیمان بن حسن العطار نے بصرہ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سعد بن ابراہیم الزہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم سعد بن ابراہیم بن سعد الزہری اور میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم ابراہیم بن سعد الزہری نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے مکحول الشامی نے بیان کیا، انھوں نے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، قرأت کرنا آپ پر مشکل ہوگیا۔ (سلام پھیرنے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف چہرہ مبارک کرکے فرمایا: میرا خیال ہے کہ جب امام بآواز بلند قرأت کرتا ہے تب تم بھی اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورت فاتحہ) پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے اس کی قرأت نہ کی۔ [1]

---

[1] یہ سند حسن ہے۔

[96]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، ثنا ابنُ صَاعِدٍ ، ثنا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ سَعدٍ ، ثنا عَمِّی ، ثنا أَبِی ، عَنِ ابنِ إِسحَاقَ ، قَالَ: حدَّثَنِی مَکحُولٌ ، بِهَذَا۔

اور ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ دارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے چچا یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے مکحول نے یہ حدیث بیان کیا۔ ❶

یہ سند صحیح ہے، اس میں بھی محمد بن اسحاق کا مکحول سے سماع مذکور ہے۔ ❷

محمد بن اسحاق بن یسار رحمہ اللہ کے متعلق ائمہ ومحدثین کے اقوال:

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث ''القراءة خلف الامام'' میں احمد بن خالد وہبی کے واسطے سے محمد بن اسحاق کی سند سے روایت کی ہے۔ اور اسے دلیل بنایا ہے۔ اور فرمایا ہے: میں نے (اپنے استاذ) علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ کو محمد بن اسحاق کی (روایت کردہ) حدیث سے دلیل لیتے دیکھا ہے۔ اور علی بن مدینی رحمہ اللہ نے بیان کیا تھا کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میں نے کسی کو بھی محمد بن اسحاق پر اتہام (اعتراض جرح) کرتے نہیں دیکھا۔ ❸

امام زہری رحمہ اللہ کا قول:

[97]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ الفَارِسِیُّ ، أَنبَأَ أَبُو إِسحَاقَ إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبُو أَحمَدَ بنُ فَارِسٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ ، حدَّثَنِی عَلِیُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابنِ عُيَينَةَ قَالَ: قَالَ الزُّهرِیُّ: مَنْ أَرَادَ المَغَازِی فَعَلَيهِ بِمَولَی قَيسِ بنِ مَخرَمَةَ هَذَا ، يُرِيدُ مُحَمَّدَ بنَ إِسحَاقَ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم الفارسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد بن فارس (یعنی: محمد بن سلیمان بن فارس نیسا پوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل البخاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے امام علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا کہ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے مغازی (رسول اللہ کی عسکری زندگی اور غزوات) کے متعلق جاننا ہو وہ قیس بن مخرمہ کے غلام سے سیکھے۔ ان کی مراد: محمد بن اسحاق رحمہ اللہ تھے۔

❶ یہ سند حسن ہے۔

❷ سماع کی صراحت سے تدلیس کی نفی ہوجاتی ہے۔ دیکھئے: سنن الدارقطنی: 319/1 ، حدیث ، 8 .

❸ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص:50، حدیث: 73 .

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول:

قَالَ ابنُ عُیَینَةَ: وَلَم أَرَ أَحَدًا یَتَّهِمُ ابنَ إِسحَاقَ۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی (بھی محدث) کو ابن اسحاق پر اتہام (اعتراض و جرح) کرتے نہیں دیکھا۔ ❶

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول:

[98]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ثنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ثنا مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ البَرَاءِ قَالَ: قَالَ عَلِیُّ بنُ المَدِینِیُّ: ابنُ إِسحَاقَ عِندِی ثِقَةٌ، وَلَم یَضعه عِندِی إِلَّا رِوَایَتَهُ عَن أَهلِ الکِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق الازہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن البراء العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک محمد بن اسحاق ثقہ راوی ہے۔ میرے نزدیک اس میں صرف یہی بات ہے کہ وہ اہل کتاب سے روایت بیان کردیتا ہے۔ ❷

امام زہری رحمہ اللہ کے ہاں محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کا مقام:

[99]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَینِ بنُ بِشرَانَ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ عَلِیُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِیُّ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَبِی مَریَمَ، نا نُعَیمُ بنُ حَمَّادٍ، نا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ، قَالَ: رَأَیتُ الزُّهرِیَّ أَتَاهُ مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ فَاستَبطَأَهُ۔ فَقَالَ لَهُ: أَینَ کُنتَ؟ فَقَالَ لَهُ ابنُ إِسحَاقَ: وَهَلْ یَصِلُ إِلَیكَ أَحد مَعَ حَاجِبِكَ؟ قَالَ: فَدَعَا حَاجِبهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَحجِبهُ إِذَا جَاءَ۔

ہمیں ابوالحسن بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ابی مریم (یعنی: عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم المصری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نعیم بن حماد بن معاویہ الخزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امام زہری کے پاس محمد بن اسحاق بن یسار تشریف لائے۔ وہ قدرے دیر سے پہنچے تھے۔ امام زہری نے پوچھا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ کے دربان کے ہوتے ہوئے کوئی آپ تک کس طرح پہنچ سکتا ہے؟ امام زہری رحمہ اللہ نے اپنے

---

❶ (حسن) اس سند میں ابواحمد بن فارس متکلم فیہ ہے، البتہ یہ اثر صحیح ہے۔ التاریخ الکبیر، للبخاری: 40/1 ۔ الإرشاد، للخلیلی: 288/1 ۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لإبن عدی: 106/6.

❷ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ تک سند صحیح ہے۔ تہذیب التہذیب، لابن حجر: 45/9.

دربان کو بلایا اور فرمایا: یہ (محمد بن اسحاق) جب بھی آئیں، انھیں مت روکو۔ ❶

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر الہذ لی نے فرمایا: میں نے امام زہری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا تھا کہ جب تک محمد بن اسحاق مدینہ میں موجود ہیں تب تک مدینہ میں علم کی فراوانی رہے گی۔ ❷

امام شعبہ رحمہ اللہ کے ہاں محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کا مقام:

[100]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ نا مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ الوَرَّاقُ، ثنا عُبَيدُ بنُ يَعِيشَ نا يُونُسُ بنُ بُكَيرٍ قَالَ: سَمِعتُ شُعبَةَ يَقُولُ: مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ أَمِيرُ المُحَدِّثِينَ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ فَقَالَ: لِحِفظِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن علی الوراق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبید بن یعیش المحاملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر بن واصل الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام شعبہ بن حجاج کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق امیر المحد ثین ہیں۔ انھیں پوچھا گیا کہ کس بنا پر؟ انھوں نے فرمایا: حافظے کی بنا پر۔ ❸

یہ قول امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں عبید بن یعیش سے روایت کیا ہے۔ ❹

[101]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أَخبَرَنِي مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِئٍ، نَا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِي طَالِبٍ نَا حَسَنُ الزَّعفَرَانِيُّ نَا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ قَالَ: قَالَ شُعبَةُ: لَو كَانَ لِي سُلطَانٌ لَأَمَّرتُ مُحَمَّدَ بنَ إِسحَاقَ عَلَى المُحَدِّثِينَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن صالح بن ہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب (یعنی: ابراہیم بن محمد بن نوح نیساپوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد الزعفرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر میرے پاس

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے، اور اثر صحیح ہے۔ الجرح والتعديل، لإبن أبي حاتم: 191/7، 192۔ الكامل في ضعفاء الرجال، لإبن عدي: 106/6۔ تاريخ أبي زرعة: 537/1، ترجمة: 451 ۔ أسماء الثقات، لإبن شاهين: ترجمة: 1200 ۔ تهذيب الكمال، للمزي: 412/24 ۔ تاريخ بغداد، للخطيب: 14/2 ۔ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 36/7.

❷ تاريخ بغداد، للخطيب: 14/2۔ المعرفة والتاريخ، للفسوي: 28/2 ۔ یہ قول امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ دیکھئے: المعرفة والتاريخ، للفسوي: 27/2]

❸ اس قول کی سند حسن لغیرہ ہے۔

❹ التاريخ الكبير، للبخاري: 40/1، تاريخ بغداد، للخطيب: 26/2 ۔ تهذيب الكمال، للمزي: 417/24.

اختیار ہوتا تو میں ضرور محمد بن اسحاق کو محدثین کا امیر مقرر کر دیتا۔ ❶

[102]...... قَالَ: وَثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِی طَالِبٍ نَا الحُلوَانِیُّ عَن يَحيَى بن آدَمَ حدَّثَنِی أَبُو شِهَابٍ قَالَ: قَالَ لِی شُعبَةُ: عَلَيكَ بِمُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ فَإِنَّهُ حَافِظٌ۔

محمد بن صالح بن ہانی، مزید کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن ابی طالب (یعنی: ابراہیم بن محمد بن نوح نیساپوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی الحلوانی نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن آدم بن سلیمان الاموی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوشہاب الاصغر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام شعبہ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا تھا کہ محمد بن اسحاق سے تعلق رکھو وہ حافظ (جید عالم) ہے۔ ❷

ابوعباس الدغولی رحمہ اللہ کے ہاں محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کا رتبہ:

[103]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا نَصرٍ مُحَمَّدَ بنَ أَحمَدَ بنِ يَحيَى السَّرَخسِیُّ الفَقِيهُ يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا العَبَّاسِ الدَّغُولِیَّ يَقُولُ: مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ يَسَارٍ إِمَامٌ فِی المَغَازِی صَدُوقٌ فِی الرِّوَايَةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے ابونصر محمد بن احمد بن یحییٰ السرخسی الفقیہ کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرمار ہے تھے کہ میں نے ابوعباس محمد بن عبدالرحمٰن الدغولی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق بن یسار، مغازی میں امام اور روایت میں صدوق (سچے راوی) ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ کی ابن اسحاق رحمہ اللہ پر جرح کی حقیقت:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ ہمارے ائمہ کرام کے اقوال، محمد بن اسحاق کے متعلق ہیں۔ اور جو امام مالک رحمہ اللہ کی طرف سے ان پر جرح منقول ہے، وہ اس وجہ سے تھی کہ محمد بن اسحاق نے امام مالک کے نسب کے متعلق کچھ کہا تھا۔ اور محمد بن اسحاق کی یہ بات بھی امام مالک کے سامنے بیان کی گئی تھی کہ انھوں نے کہا ہے: مالک بن انس کا علم میرے کے سامنے بیان کرو میں اس کا آپریشن کرتا ہوں۔ امام مالک رحمہ اللہ کو یہ بات ناگوار گزری، جس کی وجہ سے انھوں نے محمد بن اسحاق پر جرح کی تھی۔ ❸

---

❶ اسناده صحيح۔ الكامل، لابن عدی: 107/6 ۔ سير أعلام النبلاء، للذهبی: 54/7 ۔ ميزان الاعتدال، للذهبی: 473/3 .

❷ یہ سند حسن ہے۔ مقدمة الجرح والتعديل، لإبن أبی حاتم: ص: 152 ۔ تاريخ أسماء الثقات ، لإبن شاهين : ص: 281، رقم: 1148 ۔ تاريخ بغداد، للخطيب: 27/2 .

❸ امام مالک رحمہ اللہ کی محمد بن اسحاق پر جرح امام ابن ابی حاتم نے ذکر کی ہے۔ دیکھئے: مقدمة الجرح والتعديل: ص، 20 ۔ ⇦⇦

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر امام مالک سے منقول محمد بن اسحاق پر جرح صحیح بھی ہو تو (کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ) بعض اوقات انسان کسی ایک بات میں اپنے ساتھی (دوسرے انسان) کو متہم قرار دیتا ہے لیکن وہ تمام امور میں اس پر اتہام نہیں کر رہا ہوتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن منذر بیان کرتے ہیں کہ محمد بن فلیح نے فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے قریش کے دو شیوخ سے روایت لینے سے منع کیا تھا۔ جبکہ انھوں نے خود ان دونوں سے ''موطأ'' میں متعدد روایات ذکر کی ہیں اور ان کی روایات کو دلیل بھی بنایا ہے۔

ابن اسحاق پر جرح سے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کا اصولی فیصلہ:

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کچھ لوگوں کی طرف سے اعتراضات سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ جیسا کہ ابراہیم سے شعبی کے بارے میں اور شعبی سے عکرمہ کے بارے میں کلام (جرح) منقول ہے۔ تو اہل علم نے ایسی جرح کو کسی وضاحت اور ٹھوس ثبوت کے بغیر اہمیت نہیں دی۔ اور نہ ہی ان شخصیات کی عدالت (ثقاہت) کو کسی ثابت شدہ دلیل اور ٹھوس ثبوت کے بغیر ساقط کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ محمد بن اسحاق سے، امام شعبہ، سفیان ثوری، ابن ادریس، حماد بن زید، یزید بن زریع، اسماعیل ابن علیہ، عبدالوارث اور عبداللہ بن مبارک نے روایت لی ہے۔ اور احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین رحمہما اللہ اور اکثر اہل علم نے امام مالک رحمہ اللہ کی (ابن اسحاق پر کی گئی) جرح کو اسی پر محمول کیا ہے۔ ❶

محمد بن اسحاق کی کتاب کے متعلق، علی بن مدینی رحمہ اللہ کا بیان:

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: مجھے علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے محمد بن اسحاق کی کتاب دیکھی تو میں نے صرف دو حدیثوں کو قابل گرفت پایا لیکن ممکن ہے کہ وہ بھی صحیح ہوں۔ ❷

علی بن مدینی رحمہ اللہ کے بیان پر امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعقوب بن سفیان نے ان دونوں حدیثوں کے متعلق اس امام کے حوالے (واسطے) سے وضاحت بیان کی ہے جس نے امام علی بن مدینی رحمہ اللہ سے سنا تھا کہ انھوں نے فرمایا: محمد بن اسحاق کے پاس صرف

⇦ اسی طرح یہ جرح ان کتب میں بھی مذکور ہے: المعرفة والتاريخ، للفسوي: 27/2 ـ سوالات البرذعي: 591/2 ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لإبن عدى: 103/6 ـ 106، الضعفاء، للعقيلي: 24/4 ـ الإرشاد، للخليلي: 292/1 ـ تاريخ بغداد، للخطيب: 21/2.

❶ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن اسحاق سے روایت لینے والوں میں امام شعبہ کا نام ذکر نہیں کیا، شاید امام بیہقی رحمہ اللہ کو غلطی لگ گئی۔ واللہ اعلم۔

❷ جزء القراءة خلف الإمام، ص: 93، 94.

دو روایات منکر ہیں۔ (علی بن المدینی سے سننے والے نے بیان کیا کہ) ان میں ایک حدیث نافع کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ کے روز اونگھ آئے....۔ ❶

اور دوسری حدیث امام زہری نے عروہ سے، انھوں نے زید بن خالد سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے۔ یہ دو احادیث ہیں جو محمد بن اسحاق نے کسی سے روایت نہیں کی ہیں۔ ❷

[**104**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحُسَينِ بنُ الفَضلِ القَطَّانُ أَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ نَا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ فَذَكَرَهُ۔

یہ روایت ہمیں ابوالحسین بن فضل القطان نے بیان کی ہے انھوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں یعقوب بن سفیان نے اس طرح بیان کیا تھا۔ ❸

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن المدینی نے ابن اسحاق کی ان دو روایات کو منکر اس لیے قرار دیا تھا کہ پہلی حدیث عمرو بن دینار کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف مروی ہے جبکہ محمد بن اسحاق نے اسے نافع کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمر سے مرفوع بیان کیا ہے۔ مجھے یہ حدیث مل گئی ہے، واقعی یہ حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ نافع کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمر سے مرفوع منقول ہے۔ (لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ روایت بھی صحیح ہے) وہ حدیث حسب ذیل ہے:

[**105**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بن أَبِى إِسحَاقَ، أنا عَبدُ البَاقِى بنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بنُ نَصرِ بنِ مَنصُورٍ الصَّائِغُ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَرَ الوَكِيعِىُّ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بن مُحَمَّدٍ المُحَارِبِىُّ، عَن يَحيَى بنُ سَعِيدٍ الأَنصَارِىِّ، عَن نَافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُم فِى الصَّلَاةِ فِى المَسجِدِ يَومَ الجُمُعَةِ فَليَتَحَوَّل مِن مَجلِسِهِ إِلَى غَيرِهِ۔

ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یعنی: یحییٰ بن ابراہیم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالباقی بن قانع الاموی نے

---

❶ یہ روایت آئندہ سطور میں حدیث نمبر: 105 کے تحت دیکھیں۔

❷ باقی تمام روایات کو محمد بن اسحاق نے مکمل سند ذکر کر کے بیان کیا ہے، لیکن یہ دو روایات ایسی ہیں جنھیں انھوں نے مکمل سند کے بغیر ذکر کیا ہے۔[المعرفة والتاريخ، للفسوی: 27/2]

❸ یہ سند امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا قول کی ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کی سند مکمل اس طرح ذکر کی ہے: "أَخبَرَنَا ابنُ الفَضلِ، قَالَ: أخبرنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ، قَالَ: حدثنا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَم أَجِد لابنِ إِسحَاقَ إِلا حَدِيثَينِ مُنكَرَينِ، نَافِعٌ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُم يَومَ الجُمُعَةِ وَالزُّهرِىُّ عَن عُروَةَ عَن زَيدِ بنِ خَالِدٍ: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُم فَرجَهُ"[تاريخ بغداد، للخطيب: 22/2.

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن نصر بن منصور الصائغ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمر الوکیعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے روایت کیا، انھوں نے نافع المدنی مولی ابن عمر سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو جمعہ کے روز مسجد میں دوران نماز اونگھ آئے تو اسے چاہیے کہ اپنی جگہ تبدیل کر لے۔ ❶

اور دوسری حدیث کو امام علی بن المدینی نے اس لیے منکر کہا تھا کہ مشہور یہی ہے کہ وہ حدیث عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہے (جو حدیث نمبر: 106 میں مذکور ہے) جبکہ محمد بن اسحاق نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے زید بن خالد الجہنی سے وہ حدیث روایت کی ہے۔

[**106**]...... وَقَد رَوَاهُ إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الحنظَلِيُّ فِي مُسنَدِهِ عَن مُحَمَّدِ بنِ بَكرٍ البُرسَانِيِّ ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي بكرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ❷ عَن بُسرَةَ بِنتِ صَفوَانَ ، وَعَن زَيدِ بنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ ، عَن رَسُول اللّٰهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا مَسَّ أَحدُكُم ذَكَرَهُ فَليَتَوَضَّأ۔

جب کہ اس حدیث کو اسحاق بن ابراہیم راہویہ الحنظلی نے اپنی مسند (مسند اسحٰق بن راہویہ) میں محمد بن بکر البرسانی سے روایت کیا ہے کہ انھوں ے ابن جریج (یعنی: عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی) سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر الانصاری سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے سیدہ بسرہ بنت صفوان بن نوفل الاسدیہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنی شرم گاہ کو چھولے تو پھر وضو کر لے۔ ❸

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو محمد بن بکر البرسانی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ تو محمد بن اسحاق ان دو روایات کے حوالے سے بھی اعتراضات سے مبراء ہوگئے، جیسا کہ امام بخاری نے علی بن مدینی کا قول نقل کیا ہے کہ ممکن ہے یہ دو حدیثیں بھی صحیح ہوں۔ ❹

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ السنن الکبریٰ، للبیہقی: 237/3.

❷ مخطوط میں "عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ" ساقط ہوگیا ہے، اسے ہم نے اس سند کے ابتدائی راوی، اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف اسحاق بن راہویہ کی مسند سے نقل کیا ہے۔

❸ یہ سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ مسند إسحاق بن راهويه: 66/5 ـ المطالب العالية، لابن حجر: 387/2، حديث: 135 ـ اتحاف الخيرة المهرة، للبوصيري: 452/1.

❹ جزء القرأة خلف الامام، ص: 94، حديث:155.

محمد بن اسحاق کے متعلق ایک اعتراض اور اس کا جواب:

[107]...... وَأَمَّا الحِكَايَةُ الَّتِي: أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ، أنا أَبُو عَمرِو بنُ السَّمَّاكِ، نا حَنبَل بنُ إِسحَاقَ، نا عَلِيُّ بنُ المَدِينِيِّ، قَالَ: سَمِعتُ يَحيَى يَعنِي القَطَّانَ يَقُولُ: قُلتُ لِهِشَامِ بنِ عُروَةَ: ابنُ إِسحَاقَ يُحَدِّثُ عَن فَاطِمَةَ بِنتِ المُنذِرِ، فَقَالَ: أَهُوَ كَانَ يَصِلُ إِلَيهَا؟

اور جو واقعہ ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران الاموی نے ابوعمر وعثمان بن احمد المعروف ابن السماک کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی (یعنی: امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کے چچا زاد اور شاگرد) نے بتایا کہ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے (فاطمہ بنت منذر کے شوہر) ہشام بن عروہ سے پوچھا کہ محمد بن اسحاق بن یسار، (آپ کی بیوی) فاطمہ بنت منذر سے حدیث روایت کرتے ہیں؟ ہشام بن عروہ نے فرمایا؛ کیا محمد بن اسحاق کی فاطمہ بنت منذر تک رسائی تھی؟ ❶

تو اس کا جواب امام بخاری رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے وہ محمد بن اسحاق کو لکھ کر بھیج دیتی ہوگی۔ اور اہل مدینہ لکھ کر روایت کرنے کو جائز و درست سمجھتے تھے۔ یہ بھی تسلیم کر لینا درست ہے کہ محمد بن اسحاق نے فاطمہ بنت منذر سے پردے کے پیچھے سے روایات سنی ہوں اور اس وقت ہشام بن عروہ موجود نہ ہوں۔ ❷

محمد بن اسحاق کی روایات؛ امام ابن عدی رحمہ اللہ کی نظر میں:

[108]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ قَالَ: قَد فَتَّشتُ أَحَادِيثَ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ الكَثِيرَ فَلَم أَجِد فِي أَحَادِيثِهِ مَا يَتَهَيَّأُ أَن يُقطَعَ عَلَيهِ بِالضَّعفِ وَلَم يَتَخَلَّف عَنِ الرِّوَايَةِ عَنهُ الثِّقَاتُ وَالأَئِمَّةُ۔

(امام بیہقی فرماتے ہیں) ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا کہ امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسحاق بن یسار کی متعدد احادیث کی تفتیش (تحقیق) کی ہے۔ میں نے کوئی بھی حدیث ایسی نہیں دیکھی جسے ضعیف قرار دے کر چھوڑ دیا جائے۔ اور ثقہ راویوں اور دیگر ائمہ کرام نے محمد بن اسحاق سے روایت لینے سے انکار نہیں کیا۔ ❸

---

❶ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ الجرح والتعديل، لإبن أبى حاتم: 193/7 ـ العلل، لأحمد بن حنبل: رقم، 2344 ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لإبن عدى: 103/6 ـ الضعفاء، للعقيلى: 24/4 ـ الثقات، لإبن حبان: 381/7 ـ تاريخ بغداد، للخطيب: 18/2 ـ جزء القرأة خلف الامام، للبخارى: ص: 94، 95.

❸ ابن عدی تک سند صحیح ہے۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 112/6.

مکحول سے ابن اسحاق کی روایت کردہ حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ پر ثقہ راویوں کی متابعت:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہونے کے ذکر والی سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرنے میں) شام کے ثقہ راویوں نے مکحول سے (حدیث نمبر: 93، 94، 95، 96 کی طرح) روایت کرنے میں محمد بن اسحاق کی متابعت (تائید) کی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث ہے:

علاء بن حارث کی مکحول روایت:

[109]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَيرٍ الدِّمَشقِيُّ ، نا مُوسَى بنُ سَهلٍ الرَّملِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي السَّرِيِّ ، نا يَحيَى بنُ حَسَّانٍ ، نا يَحيَى بنُ حَمزَةَ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ الحَارِثِ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ إِمَامٌ وَغَيرُ إِمَامٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن سہل بن قادم الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی السری (یعنی: محمد بن المتوکل بن عبدالرحمٰن الہاشمی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حسان بن حیان التنیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ بن واقد الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن حارث بن عبدالوارث الحضرمی سے روایت کیا، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہے وہ امام ہو یا امام کے علاوہ (مقتدی یا اکیلا)۔ [1]

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی دیگر اسناد:

یہ روایت عبداللہ بن عمرو بن حارث نے بھی محمود بن ربیع سے اسی طرح بیان کی ہے جس طرح محمد بن اسحاق نے مکحول سے، انھوں نے محمد بن ربیع سے بیان کی ہے۔ (ملاحظہ کیجئے):

[110]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدَانَ ، أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، نا الحَسَنُ بن عَلِيٍّ المَعمَرِيُّ ، نا عَمرُو بنُ عُثمَانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ حِميَرٍ ، نا شُعَيبُ بنُ أَبِي

---

[1] یہ سند ضعیف ہے۔ ابن ابی السری کثیر الاغلاط راوی ہے اور علا بن حارث اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ البتہ اس حدیث کا متن آخری الفاظ کے اضافے ''چاہے وہ امام ہو یا امام کے علاوہ'' کے بغیر صحیح ہے۔

حَمزَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو بنِ الحَارِثِ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ ، أَنَّ مَحمُودًا صَلَّى إِلَى جَانِبِهِ فَسَمِعَهُ يَقرَأُ وَرَاءَ الإِمَامِ ، فَسَأَلَهُ حِينَ انصَرَفَ عَن ذَلِكَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ أَمَّنَا يَومًا فَانصَرَفَ إِلَينَا وَقَد غَلَطَ فِي بَعضِ القُرآنِ فَقَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي مِنكُم أَحَد قُلنَا: نَعَم قَالَ: قَد عَجِبتُ مِن هَذَا الَّذِي يُنَازِعُنِي القُرآنَ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَلَا يَقرَأ مَعَهُ أَحَد مِنكُم إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی المعمری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن عثمان بن سعید الحمصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حِمیَر القضاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعیب بن ابی حمزہ (یعنی شعیب بن دینار الاموی) نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن حارث سے، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، (واقعہ اس طرح ہے کہ) سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے قرأت کرتے ہوئے سنا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو سیدنا عبادہ نے فرمایا: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ کو قرآن پڑھنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی؛ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا! جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس شخص پر تعجب ہو رہا ہے جو مجھ سے قرآن پڑھنے میں تنازعہ کر رہا تھا۔ جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی بھی شخص ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔ [1]

اسی طرح ہی عمرو بن عثمان الحمصی (حدیث: 110 کے راوی) سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ اور (عمرو بن عثمان الحمصی سے جس نے یہ حدیث روایت کی ہے اس) محمد بن حمیر سے یحییٰ بن یحییٰ نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ (محمد بن حمیر نے حدیث: 110، جس سے روایت کی ہے اس) بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے بھی اپنے والد محترم (شعیب بن ابی حمزہ) سے یہ حدیث روایت کی۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث ہے:

[**111**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ وَأَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ السُّلَمِيُّ قَالُوا: نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدِ بنِ خَلِيٍّ الحِمصِيُّ ، نا بِشرُ بنُ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن إِسحَاقَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي فَروَةَ ، أَخبَرَنِي

---

[1] یہ سند حسن، اور حدیث صحیح ہے۔ مستدرك حاكم: 364/1، حديث: 871 ۔ سنن الدارقطني: 320/1.

عَبد اللّٰهِ بن عَمرو بنِ الحَارِثِ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِیعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ مَحمُودًا صَلَّی إِلَی جَنبِهِ یَومًا فَسَمِعَهُ یَقرَأُ وَرَاءَ الإِمَامِ ، فَذَکَرَهُ بِمِثلِهِ ، وَقَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَد عَجِبتُ قُلتُ: مَن هٰذَا یُنَازِعُنِی القُرآنَ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَلَا یَقرَأَنَّ أَحَدٌ مِنکُم مَعَهُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم، ابوبکر احمد بن حسن الحیری اور ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد بن خلی الحمصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن شعیب بن ابی حمزہ (یعنی: بشر بن شعیب بن دینار) نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد محترم شعیب بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمرو بن حارث نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (واقعہ یوں ہوا کہ) سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے ایک دن سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو اس نے سنا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اسی (حدیث نمبر:110، کی) طرح حدیث بیان کی۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تعجب ہے، میں بھی کہوں کہ مجھ سے قرآن پڑھنے میں مزاحمت کون کر رہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی بھی شخص اس کے ساتھ ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کے علاوہ کچھ بھی ہرگز نہ پڑھے۔ ❶

پہلی حدیث اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے معاویہ بن یحییٰ الصدفی نے بھی روایت کی ہے۔

[112]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ حِمدَانَ الجَلَّابُ بِهَمَذَانَ ، نا إِسحَاقُ بنُ أَحمَدَ بنِ مِهرَانَ الخَزَّازُ ، نا إِسحَاقُ بنُ سُلَیمَانَ الرَّازِیُّ ، نا مُعَاوِیَةُ بنُ یَحیَی ، عَن إِسحَاقَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِی فَروَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو بنِ الحَارِثِ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِیعِ الأَنصَارِیِّ ، قَالَ: قَامَ إِلَی جَنبِی عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ فَقَرَأَ مَعَ الإِمَامِ وَهُوَ یَقرَأُ ، فَلَمَّا انصَرَفَ قُلتُ: یَا أَبَا الوَلِید ، تَقرَأُ وَهُوَ یَجهَرُ بِالقِرَائَةِ قَالَ: نَعَم ، إِنَّا قَرَأنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَغَلَطَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ سَبَّحَ ، فَقَالَ لَنَا حِینَ انصَرَفَ: هَل قَرَأَ مَعِی أَحَدٌ؟ قُلنَا: نَعَم ، قَالَ: قَد عَجِبتُ؛ قُلتُ: مَن هٰذَا الَّذِی یُنَازِعُنِی القُرآنَ ، إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَلَا تَقرَأُوا مَعَهُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَن لَم یَقرَأ بِهَا۔

ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن بن حمدان الجلاب

❶ (حسن) اس سند میں اسحاق بن عبداللہ متروک راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

نے ہمذان (شہر) میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن احمد بن مہران الخزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن سلیمان الرازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معاویہ بن یحییٰ الصدفی نے بیان کیا، انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن حارث سے، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (نماز میں) میرے ساتھ ہی ایک طرف کھڑے تھے۔ اور انھوں نے امام کے ساتھ قرأت کی، جبکہ امام بھی قرأت کررہا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: ابولولید! آپ قرأت کررہے تھے جبکہ امام جہری قرأت کر رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: جی ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشواری ہونے لگی۔ پھر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا، اور فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو ہم سے فرمایا: کیا میرے ساتھ کوئی پڑھتا تھا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا، میں بھی کہوں کہ کون ہے جو قرآن پڑھنے میں الجھن پیدا کررہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم اس کے ساتھ صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھو۔ کیونکہ اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے اسے نہ پڑھا۔ [1]

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم نے اسی طرح بیان کی ہے جس طرح روایت کی گئی ہے۔ البتہ اعتماد؛ محمد بن اسحاق اور ان کی متابعت میں روایت کرنے والوں کی روایت (یعنی: حدیث نمبر:93، 94) پر ہے۔

زید بن واقد کی مکحول سے روایات:

یہ حدیث: ''زید بن واقد، عن حرام بن حکیم و مکحول، عن نافع بن محمود'' کی سند سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے:

[**113**]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الفَقِيهُ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ، نا عَبدَانُ، نا هِشَامُ بنُ عَمَّارٍ، نا صَدَقَةُ بنُ خَالِدٍ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان (المعروف: ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان (یعنی: عبداللہ بن احمد بن موسیٰ الجوالیقی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام بن عمار بن نُصَیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ بن خالد الدمشقی الاموی نے بیان کیا،....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ، نا الحُسَينُ بنُ إِدرِيسَ الأَنْصَارِيُّ بِهَرَاةَ، وَمُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ بنِ الوَلِيدِ الدِّمَشقِيُّ قَالَا: ثنا هِشَامُ بنُ عَمَّارٍ، نا صَدَقَةُ وَهُوَ ابنُ خَالِدٍ الدِّمَشقِيُّ عَن زَيدِ بنِ وَاقِدٍ، عَن حَرَامِ بنِ حَكِيمٍ، وَمَكحُولٍ، عَن نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ

[1] (حسن) اس سند میں اسحاق بن عبداللہ متروک راوی ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ مستدرک حاکم: 238/1.

رَبِيعَةَ ، وَفِي رِوَايَةِ الحَافِظِ وَهُوَ ابنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ وَكَانَ عَلَى إِيلِيَا فَأَبطَأَ عُبَادَةُ عَن صَلاةِ الصُّبحِ ، فَأَقَامَ أَبُو نُعَيمٍ الصَّلاةَ ......وَكَانَ أَوَّلَ مِن أَذَّنَ بِبَيتِ المَقدِسِ...... فَجِئتُ مَعَ عُبَادَةَ حتَّى صَفَفنَا مَعَ النَّاسِ وَأَبُو نُعَيمٍ يَجهَرُ بِالقِرَائَةِ ، فَقَرَأَ عُبَادَةُ بِأُمِّ القُرآنِ حتَّى خَتَمَهَا ، ......وَفِي رِوَايَةِ الحَافِظِ حتَّى فَهِمتُهَا مِنهُ...... فَلَمَّا انصَرَفَ ، قُلتُ: سَمِعتُكَ تَقرَأُ بِأُمِّ القُرآنِ ، قَالَ: نَعَم ، صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعضَ الصَّلاةِ الَّتِي كَانَ يَجهَرُ فِيهَا بِالقُرآنِ ، فَقَالَ: لَا يَقرَأَنَّ أَحَدٌ مِنكُم إِذَا جَهَرتُ بِالقِرَائَةِ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن ادریس الانصاری نے (خراسان کے معروف شہر) ہراۃ میں، اور محمد بن عباس بن ولید الدمشقی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ہشام بن عمار بن نُصَیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ بن خالد الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے زید بن واقد القرشی سے، انھوں نے حرام بن حکیم بن خالد الانصاری اور مکحول الشامی سے، انھوں نے نافع بن محمود بن ربیعہ سے روایت کیا، ......ابوعبداللہ الحافظ کی روایت (یعنی دوسری سند) میں نافع بن محمود بن ربیع انصاری ہے...... انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ایلیاء میں (بطور گورنر) تھے۔ ایک روز صبح کی نماز میں تاخیر سے پہنچے۔ ابونعیم نے نماز پڑھانا شروع کردی تھی۔ ......اور ابونعیم وہ شخص ہیں جنھوں نے بیت المقدس میں پہلی اذان کہی تھی...... میں بھی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا تھا۔ ہم لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوگئے۔ اور ابونعیم (اس وقت) جہری قرأت کررہے تھے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے مکمل ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھی۔ ......(دوسری سند کے ساتھ مروی) امام حاکم کی روایت میں ہے: حتی کہ مجھے واضح سمجھ آرہی تھی (کہ آپ رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے ہیں)...... جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: میں سن رہا تھا کہ آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جہری قرأت والی نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: جب میں جہری (بآواز بلند) قرأت کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔ ❶

[114]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بن يُوسُفَ ، نا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الوَاحِدِ الدِّمَشقِيُّ ، نا مَروَانُ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا الهَيثَمُ بنُ حُمَيدٍ ، أَخبَرَنِي زَيدُ بنُ وَاقِدٍ ، عَن مَكحُولٍ ، وَحرَامِ بنِ حَكِيمٍ ، عَن نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ

❶ یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ البتہ حدیث (متن) صحیح ہے۔ سنن النسائی: 920 ۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 319/1 ، حدیث ، 992 ۔ خلق أفعال العباد ، للبخاری: حدیث ، 417 ۔ معرفۃ السنن و الآثار ، للبیہقی: 82/3 ۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس روایت کی سند حسن اور اس کے راوی ثقات ہیں۔ سنن الدارقطنی: 101/2 ، حدیث ، 1220 .

الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: كُنتُ أَغدُو إِلَى المَسجِدِ مَعَ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ، فَأَبطَأَ عُبَادَةُ ذَاتَ يَومٍ، قَالَ: فَجِئنَا وَأَبُو نُعَيمٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الصُّبحَ ، قَالَ: فَصَفَفنَا خَلفَهُ ، فَسَمِعتُ عُبَادَةَ يَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ ، فَلَمَّا انصَرَفَ أَبُو نُعَيمٍ قُلتُ: يَا أَبَا الوَلِيدِ ، رَأَيتُكَ تَقرَأُ مَعَ الإِمَامِ وَلَا أَدرِي تَعَمَّدتَهُ أَم سَهَوتَ ، قَالَ: لَم أَسْهُ وَلٰكِن تَعَمَّدتُهُ، صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجهَرُ فِيهَا بِالقِرَائَةِ، قَالَ: فَالتَبَسَتْ عَلَيهِ القِرَائَةُ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ: هَل تَقرَأُونَ مَعِي؟ قَالُوا: نَعَم ، قَالَ: لَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأْ بِهَا۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالواحد الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مروان بن محمد بن حسان الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہیثم بن حمید الغسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے زید بن واقد نے، مکحول الشامی اور حرام بن حکیم انصاری کے واسطے سے بیان کیا، ان (دونوں) نے نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نماز فجر کے لیے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں جایا کرتا تھا۔ ایک روز سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کو تاخیر ہوگئی۔ ہم پہنچے تو ابونعیم لوگوں کو نمازِ فجر پڑھا رہے تھے۔ ہم ان کے پیچھے صف میں شامل ہوگئے۔ تو میں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا۔ جب ابونعیم نے سلام پھیرا۔ تو میں نے (سیدنا عبادہ سے) عرض کیا: اے ابوالولید: میں نے دیکھا ہے کہ آپ امام کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے ایسا عمداً کیا یا آپ بھول گئے۔ انھوں نے فرمایا: میں بھولا نہیں بلکہ عمداً ایسا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہری قرأت والی نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو قرأت کرنا آپ ﷺ کے لیے دشوار ہوگیا۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: کیا تم میرے ساتھ ساتھ پڑھتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز ہی نہیں۔ [1]

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ابوداوٗد سجستانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''سنن أبي داوٗد'' میں محمد بن اسحاق بن یسار کی حدیث کے بعد اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ (اس کی سند اس طرح ہے): ربیع بن سلیمان الازدی نے عبداللہ بن یوسف سے، انھوں نے ہیثم بن حمید سے، انھوں نے زید بن واقد سے، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے نافع بن محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا.....۔ (اس کی ابتدائی سند حسب ذیل ہے:)

[1] حسن لغیرہ۔ حدیث (متن) صحیح ہے۔ سنن أبی داؤد، 824 ۔ السنن الکبری، للبیهقی: 164/2 ۔ مسند الشامیین، للطبرانی: 386/4 ، حدیث، 3625 ۔ سنن الدارقطنی: 319/1 .

[115]...... أَخْبَرَنَاهُ أَبُوعَلِيٍّ الرُّوذْبَارِي، أَنَا أَبُوبَكرِ بْنُ دَاسة، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيمَانَ، فَذَكَرَهُ۔ ❶

[116]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ وَهُوَ الدَّارَقُطنِيُّ نا يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إسحَاقَ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ ، نا الهَيثَمُ بنُ حُمَيدٍ ، أَخبَرَنِى زَيدُ بنُ وَاقِدٍ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ الأَنصَارِىِّ ، قَالَ نَافِعٌ: أَبطَأَ عُبَادَةُ عَن صَلَاةِ الصُّبحِ ، فَأَقَامَ أَبُو نُعَيمٍ المُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ ، فَذَكَرَ هَذَا الحَدِيثَ وَفِى آخِرِهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ: فَلَا تَقرَءُ وا بِشَىءٍ مِنَ القُرآنِ إِذَا جَهَرتُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

اور ہمیں ابوبکر احمد بن محمد ابن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن جعفر الصغانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف التنیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہیثم بن حمید الغسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے زید بن واقد نے بیان کیا، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے نافع بن محمود بن ربیع الانصاری سے روایت کیا، نافع بن محمود نے کہا: سیدنا عباہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں تاخیر ہوگئی۔ ابونعیم مؤذن نے نماز (جماعت) کھڑی کردی۔ اس کے بعد وہی گزشتہ حدیث (نمبر:114) کی طرح بیان کیا۔ اور اس کے آخر میں یہ ہے کہ

❶ سند حسن لغیرہ۔ البتہ حدیث (متن) صحیح ہے۔ سنن أبي داوٗد میں یہ روایت اس سند کے ساتھ مروی ہے: "حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بنُ سُلَيمَانَ الأَزدِىُّ ، حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا الهَيثَمُ بنُ حُمَيدٍ ، أَخبَرَنِى زَيدُ بنُ وَاقِدٍ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ الأَنصَارِىِّ ، قَالَ نَافِعٌ: أَبطَأَ عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ عَن صَلَاةِ الصُّبحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيمٍ المُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ ، فَصَلَّى أَبُو نُعَيمٍ بِالنَّاسِ ، وَأَقبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفنَا خَلفَ أَبِى نُعَيمٍ ، وَأَبُو نُعَيمٍ يَجهَرُ بِالقِرَاءَ ةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقرَأُ أُمَّ القُرآنِ فَلَمَّا انصَرَفَ قُلتُ لِعُبَادَةَ: سَمِعتُكَ تَقرَأُ بِأُمِّ القُرآنِ وَأَبُو نُعَيمٍ يَجهَرُ قَالَ: أَجَل صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِى يَجهَرُ فِيهَا بِالقِرَاءَ ةِ، قَالَ: فَالتَبَسَتْ عَلَيهِ القِرَاءَ ةُ، فَلَمَّا انصَرَفَ أَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ وَقَالَ: هَل تَقرَءُ ونَ إِذَا جَهَرتُ بِالقِرَاءَ ةِ؟ فَقَالَ بَعضُنَا: إِنَّا نَصنَعُ ذَلِكَ، قَالَ: فَلَا، وَأَنَا أَقُولُ: مَا لِى يُنَازِعُنِى القُرآنُ فَلَا تَقرَءُ وا بِشَىءٍ مِنَ القُرآنِ إِذَا جَهَرتُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ" [سنن أبى داؤد: حديث ، 824]
ہمیں یہ روایت ابوعلی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداوٗد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ربیع بن سلیمان المصری نے بیان کیا، ...اس کے بعد (اوپر بیان شدہ) حدیث ذکر کی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میں جہری قرأت کروں تو قرآن مجید میں سے صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

امام ابوالحسن دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن یزید بن جابر دمشقی نے بھی مکحول کے واسطے سے نافع بن محمود بن ربیع رحمہ اللہ سے (آئندہ حدیث:117) اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح زید بن واقد نے مکحول کے واسطے سے (حدیث نمبر:116، میں) روایت کی ہے۔ [روایت حسب ذیل ہے:]

[**117**]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بنِ يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ سَعِيدِ بنِ كَثِيرِ بنِ عُفَيرٍ ، حدَّثَنِى أَبِى ، حدَّثَنِى إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِى يَحيَى ، عَن يَزِيدَ بن يَزِيدَ بنِ جَابِرٍ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن نَافِعِ بنِ مَحمُودٍ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ يقُولُ: لا يَقرَأَنَّ أَحدكُم مَعَ الإِمَامِ إِلّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

یہ حدیث ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم سعید بن کثیر بن عُفَیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابراہیم بن ابی یحییٰ اسلمی نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی سے، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے نافع بن محمود سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔ ❸

مکحول نے یہ روایت، نافع اور محمود؛ دونوں سے سنی:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا کہ ابوعلی حسین بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مکحول نے یہ حدیث محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی سنی اور ان کے بیٹے نافع بن محمود بن ربیع سے بھی سنی ہے۔ اور نافع بن محمود اور ان کے والد محترم محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ (دونوں) نے یہ حدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ ❹

[**118**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ ، قَالَ: سَمِعتُ أَحمَدَ بنَ عُمَيرٍ ، يَقُولُ: سَمِعتُ

❶ سند حسن لغیرہ، حدیث صحیح ہے۔ سنن الدارقطنی: 320/1 .

❷ سنن الدارقطنی: 320/1 .

❸ (حسن) اس سند میں ضعف ہے لیکن حدیث، اپنے صحیح ترین شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

❹ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 81/3 ، حديث ، 3784 .

مُوسَى بنَ سَهلٍ الرَّملِيَّ ، ......وَهُوَ أَخُو عَلِى بنِ سَهلٍ...... يَقُولُ: سَمِعَ مَكحُولٌ مِن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ وَمِن نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نیسا پوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے علی بن سہل کے بھائی موسیٰ بن سہل الرملی کو سنا، وہ کہتے تھے کہ مکحول نے محمود بن ربیع اور (ان کے صاحبزادے) نافع بن محمود بن ربیع؛ سے حدیث سنی ہے۔ ❶

ولید بن مسلم کی غلطی:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولید بن مسلم کو اپنی سند میں غلطی لگ گئی۔ انھوں نے (اس روایت کی سند) حسب ذیل الفاظ میں بیان کی ہے: ❷

[119]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، ثنا أَبُو زُرعَةَ عَبدُ الرَّحمَنِ بن عَمرو الدِّمَشقِيُّ، نا الوَلِيدُ بنُ عُتبَةَ، نا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ، حَدَّثَنِي غَيرُ وَاحِدٍ، مِنهُم سَعِيدُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ التَّنُوخِيُّ، عَن مَكحُولٍ، عَن مَحمُودٍ، عَن أَبِي نُعَيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: هَل تَقرَأُونَ فِي الصَّلَاةِ مَعِي؟ قُلنَا: نَعَم قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن عتبہ الاشجعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے متعدد افراد نے بیان کیا؛ جن میں سعید بن عبدالعزیز التنوخی بھی ہیں، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے ابونعیم سے روایت کیا، انھوں نے

❶ یہ سند حسن ہے۔

❷ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ولید بن مسلم کی سند میں جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے، اسے بطور ثبوت پیش کرنے کے لیے اگلی روایت (حدیث نمبر: 119) اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔ اور اس میں غلطی یہ ہے کہ ولید بن مسلم نے سعید بن عبدالعزیز التنوخی کی سند سے حدیث بیان کی ہے کہ انھوں نے مکحول سے روایت کیا، انھوں نے محمود بن ربیع سے روایت کیا، انھوں نے ابونعیم سے روایت کیا اور ابونعیم نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے...... دراصل اس میں ولید بن مسلم کو غلطی لگ گئی، انھوں نے یہ کہہ دیا کہ محمود بن ربیع نے ابونعیم سے روایت کی ہے۔ حالانکہ اصل یہ ہے کہ یہ حدیث محمود نے ابونعیم سے روایت نہیں کی، بلکہ محمود بن ربیع نے اس روایت میں ابونعیم کا صرف تذکرہ کیا ہے۔ اس حدیث کو سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ابونعیم نے نہیں بلکہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے سنا تھا۔ ولید بن مسلم کو سند بیان کرنے میں غلطی لگ گئی۔ البتہ یہ حدیث متن کے اعتبار سے صحیح ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نماز میں میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابونعیم تو موذن تھا۔ اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے (ابونعیم نہیں بلکہ) محمود بن ربیع ہیں۔ ولید بن مسلم کو غلطی لگ گئی۔ ہم نے زید بن واقد کی روایت بھی بیان کردی ہے جس میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ❷

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقطع اسناد:

اس حدیث کو شام کے علماء کی ایک بڑی جماعت نے مکحول کے واسطے سے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرسل (منقطع) ❸ روایت کیا ہے۔ ان علماء میں نعمان بن منذر، سعید بن عبدالعزیز، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عبداللہ بن علاء بن زبر اور محمد بن ولید الزبیدی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

نعمان بن منذر کی روایت:

[120]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو الأَزهَرِ جَمَاهِرُ بن مُحَمَّدٍ الغَسَّانِيُّ بِدِمَشقَ ، نا هِشَامُ بنُ عَمَّارٍ ، نا يَحيَى بنُ حَمزَةَ ، نا النُّعمَانُ بنُ المُنذِرِ ، عَن مَكحُولٍ ، أَنَّ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ ، قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِنَا فَجَهَرَ بِالقِرَان فَلُبِسَت عَلَيهِ القِرَائَةُ ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ: هَل تَقرَأُونَ خَلفَ الإِمَامِ إِذَا جَهَرَ؟ قَالُوا: نَعَم نَهُذُّ القُرآنَ هَذًّا۔ قَالَ: عَجِبتُ أُنَازَعُ القُرآنَ ، وَقَالَ: لا تَقرَأُوا إِذَا جَهَرَ الإِمَامُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ؛ فَإِنَّهُ لا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالازہر جماہر بن محمد الغسانی نے دمشق میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام بن عمار بن نُصیر الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ بن واقد الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ سنن الدارقطنی:319/1، حدیث، 10۔ مستدرك حاكم: 364/1 ، حدیث، 780۔ السنن الكبرى للبيهقى:165/2۔مسندالشاميين ، للطبرانى:186/1، حدیث ، 300.

❷ زید بن واقد کی جس حدیث کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے وہ حدیث نمبر:113 ہے۔ اس میں واضح طور پر مذکور ہے: "وَكَانَ أَوَّلَ مَن أَذَّنَ بِبَيتِ المَقدِسِ" (ابونعیم پہلا شخص ہے جس نے بیت المقدس میں اذان کہی تھی)۔ جبکہ سند میں ابونعیم کا ذکر نہیں ہے۔ اور ایسا ہی درست ہے۔

❸ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دیگر متعدد مقامات کی طرح یہاں بھی منقطع روایت کو مرسل کے نام سے ذکر کیا ہے۔

نعمان بن منذر الغسانی نے بیان کیا، انھوں نے مکحول الشامی سے روایت کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی؛ اور اس میں جہری (بآواز بلند) قرأت کی۔تو قرأت کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دشوار ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، جب وہ جہری قرأت کر رہا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، ہم بہت جلدی جلدی قرأت کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تعجب تھا کہ قرآن (پڑھنے) میں مجھ سے جھگڑا کیا جا رہا ہے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: جب امام جہری قرأت کرے تب تم سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس شخص کی تو نماز ہی نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ ❶

سعید بن عبدالعزیز اور عبداللہ بن علاء کی روایت:

[121]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بن يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ ، نا عَلِيُّ بنُ سَهلٍ الرَّمِلِيُّ ، ثنا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ ، ح . . .

(پہلی سند) اور ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن سہل الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا،....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدٍ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا عَلِيُّ بنُ سَهلٍ الرَّملِيُّ ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ ، عَنِ ابنِ جَابِرٍ ، وَسَعِيدُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ ، وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ العَلَاءِ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن عُبَادَةَ ، نَحوَ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بنِ سُلَيمَانَ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعلی الحسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ (یعنی: محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن سہل الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے ابن جابر (یعنی: عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر) الازدی اور سعید بن عبدالعزیز التنوخی اور عبداللہ بن علاء بن زبر الربعی سے روایت کیا، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی بیان کردہ حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔ ❷

---

❶ (حسن) مکحول اور عبادہ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ (حسن) مکحول اور عبادہ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے یہ سند ضعیف، جبکہ حدیث صحیح ہے۔ ربیع بن سلیمان کی جس روایت کی طرف یہاں اشارہ ہے اس کا ذکر حدیث نمبر: 115 کے تحت بھی گزر چکا ہے۔ اور وہ حدیث اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بنُ سُلَيمَانَ الأَزدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا الهَيثَمُ بنُ حُمَيدٍ ، أَخبَرَنِي زَيدُ بنُ وَاقِدٍ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن ⇦⇦

محمد بن ولید الزبیدی کی روایت:

[122]...... وَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ عُثمَانَ الهَرَوِيُّ بِتِنِّيسَ ، وَأَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بنِ يُوسُفَ بِدِمَشقَ ، قَالَا: ثنا كَثِيرُ بنُ عُبَيدٍ ، نا بَقِيَّةُ بنُ الوَلِيدِ ، عَنِ الزُّبَيدِيِّ ، عَن مَكحُولٍ ، عَن عُبَادَةَ ، سَأَلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَل تَقرَأُونَ القُرآنَ مَعِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَهُذُّهُ هَذًّا، أَو قَالَ: نَدرُسُهُ دَرسًا۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ سِرًّا فِي أَنفُسِكُم۔

اور ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن عثمان الہروی نے تنیس (دمیاط کے قریبی جزیرہ) میں بیان کیا تھا، اور احمد بن عمیر بن یوسف نے دمشق میں بیان کیا تھا، ان دونوں نے کہا: ہمیں کثیر بن عبید بن نمیر المذحجی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بقیہ بن ولید بن صائد الکلاعی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن ولید بن عامر الزبیدی سے، انھوں نے مکحول الشامی سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پوچھا: جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو کیا تم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول (ﷺ)، ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ یا سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا: کہ (صحابہ نے کہا:) ہم پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف سورۃ فاتحہ ہی اپنے دل میں آہستہ آواز سے پڑھا کرو۔ ❶

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی مزید منقطع اور موقوف اسناد:

اسی مفہوم کی مرسل (یعنی منقطع) وموقوف روایات رجاء بن حیوہ سے بھی منقول ہیں۔

⇐ نَافِعِ بنِ مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ الأَنصَارِيِّ، قَالَ نَافِعٌ: أَبطَأَ عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ عَن صَلَاةِ الصُّبحِ۔ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيمٍ المُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ۔ فَصَلَّى أَبُو نُعَيمٍ بِالنَّاسِ وَأَقبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ؛ حَتَّى صَفَفنَا خَلفَ أَبِي نُعَيمٍ۔ وَأَبُو نُعَيمٍ يَجهَرُ بِالقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقرَأُ أُمَّ القُرآنِ۔ فَلَمَّا انصَرَفَ قُلتُ لِعُبَادَةَ: سَمِعتُكَ تَقرَأُ بِأُمِّ القُرآنِ وَأَبُو نُعَيمٍ يَجهَرُ۔ قَالَ: أَجَل صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجهَرُ فِيهَا بِالقِرَاءَةِ، قَالَ: فَالتَبَسَت عَلَيهِ القِرَاءَةُ، فَلَمَّا انصَرَفَ أَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ وَقَالَ: هَل تَقرَئُونَ إِذَا جَهَرتُ بِالقِرَائَةِ؟ فَقَالَ بَعضُنَا: إِنَّا نَصنَعُ ذَلِكَ۔ قَالَ: فَلَا وَأَنَا أَقُولُ: مَا لِي يُنَازِعُنِي القُرآنُ، فَلَا تَقرَءُوا بِشَيءٍ مِنَ القُرآنِ إِذَا جَهَرتُ إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔" [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب، حدیث، 824]

❶ (حسن) مکحول اور عبادہ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ سنن الدارقطنی:100/2 ، حدیث، 1219 .

رجاء بن حیوہ کی روایت:

[123]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُبَيد اللّٰهِ الدَّارِمِيُّ بِأَنطَاكِيَّةَ، نا عَلِيُّ بنُ بَكَّارٍ المِصِّيصِيُّ، ثنا أَبُو إِسحَاقَ الفَزَارِيُّ، عَنِ الأَوزَاعِيِّ، حدَّثَنِي عَمْرُو بنُ سَعدٍ ، حدَّثَنِي رَجَاءُ بنُ حيوَةَ ، عَن عُبَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَل تَقرَأُونَ القُرآنَ إِذَا كُنتُم مَعِي فِي الصَّلَاةِ قَالَ: قُلنَا: نَعَم يَا رَسُول اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الدارمی نے انطاکیہ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن بکار المصیصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن سعد الفدکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے رجاء بن حیوہ نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو، کیا؛ تب قرأت کرتے ہو؟ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) پڑھا کرو۔ ❶

عمرو بن شعیب کی روایت:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی نے عمرو بن سعد سے، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ [جو حسب ذیل ہے]

[124]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاق بنِ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَوفٍ ، نا أَبُو المُغِيرَةِ ، نا الأَوزَاعِيُّ ، حدَّثَنِي عَمرُو بنُ سَعدٍ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصحَابَهُ: تَقرَئُونَ القُرآنَ إِذَا كُنتُم مَعِي فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم ، يَا رَسُول اللّٰهِ؛ نَهُذُّهُ هَذًّا ، قَالَ: لَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عوف بن سفیان الطائی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو المغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا:

❶ یہ سند حسن ہے، جبکہ یہ حدیث صحیح ہے۔ حلية الأولياء، لأبی نعيم: 322/9 ـ مسند الشاميين، للطبرانی: 207/3، حديث، 2099.

مجھے عمرو بن سعد الفدکی نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تب تم قرآن پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔ ❶

یہ دونوں روایتیں (یعنی: حدیث نمبر: 124 اور 125) صحیح ہیں۔

رجاء بن حیوہ اور عمرو بن شعیب کی روایت؛ عمرو بن سعد کی سند کے ساتھ:

اس حدیث کو ولید بن مسلم نے بھی اوزاعی سے، انھوں نے عمرو بن سعد سے، انھوں نے دونوں (یعنی: رجاء بن حیوہ اور عمرو بن شعیب) سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل روایت ہے:

[125]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بكرِ بْنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ الأَصبَهَانِيُّ، نا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا يَزِيدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بن زُرَيقٍ، نا الوَلِيدُ، نا أَبُو عَمرٍو يَعنِي الأَوزَاعِيَّ، حدَّثَنِي عَمرُو بنُ سَعدٍ، نا رَجَاءُ بنُ حيوَةَ، وَعَمرُو بنُ شُعَيبِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بن عَمرو بنِ العَاصِ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصحَابَهُ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ القُرآنَ إِذَا كُنتُم مَعِيَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَهُذُّهُ هَذًّا۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی داود (یعنی: عبداللہ بن سلیمان بن اشعث السجستانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن عبداللہ بن رزیق الشامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن سعد الفدکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں رجاء بن حیوہ نے اور عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم بھی قرآن پڑھتے ہو جب تم نماز میں میرے ساتھ (بحیثیت مقتدی) ہوتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔ ❷

---

❶ اگر عمرو بن شعیب کا عبادہ سے اس حدیث کا سماع ثابت ہے، تو یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: حديث، 75.

❷ (حسن) اس سند میں ضعف ہے، جبکہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ، اوزاعی رحمہ اللہ کی متصل سند کے ساتھ:

یہ حدیث امام اوزاعی سے موصول (متصل) سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔ (جو حسب ذیل ہے)

[126]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنُ عُمَيرِ بن يُوسُفَ الدِّمَشقِيُّ ، نا الحَسَنُ بن عَلِيِّ بنِ عَيَّاشٍ الحِمصِيُّ ، ثنا مُنَبِّهُ بن عُثمَانَ ، عَنِ الأَوزَاعِيِّ ، عَن عَمرِو بنِ سَعدٍ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصحَابَهُ، فَقَال: أَتَقرَأُونَ القُرآنَ إِذَا كُنتُم مَعِيَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَهُذُّهُ هَذًّا، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عمیر بن یوسف الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عیاش الحمصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں منبہ بن عثمان الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی سے، انھوں نے عمرو بن سعد الفدکی سے، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد محترم شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا جان سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو منع کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو، جب تم نماز میں میرے ساتھ ہوتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول، ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔ ❶

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ رجاء بن حیوہ کی دیگر اسناد کے ساتھ:

یہ بھی منقول ہے کہ (یہی حدیث) اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور یہ بھی منقول ہے کہ (یہی حدیث) امام اوزاعی نے جسر بن حسن سے، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے روایت کی ہے۔ ❷

یہ بھی منقول ہے کہ (یہی حدیث) اوزاعی نے مکحول سے، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے۔ البتہ محفوظ (صحیح) حدیث وہی ہے جس کی سند (مع متن) ہم نے بیان کی ہے۔

❶ یہ سند حسن ہے جبکہ حدیث صحیح ہے۔ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: حديث، 72 ۔ المتفق والمفترق، للخطيب: حديث، 744.

❷ دیکھئے: مسند الشاميين، للطبراني: 208/3، حديث، 2101.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت؛ بسند: رجاء بن حیوہ:

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (یہی حدیث) رجاء بن حیوہ نے محمود بن ربیع سے انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی ہے۔[جو حسب ذیل ہے:]

[127]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الأَزدِيُّ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الحنظَلِيُّ ، أنا عِيسَى بنُ يُونُسَ ، عَنِ ابنِ عَونٍ ، عَن رَجَاءِ بنِ حيوَةَ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ: صَلَّيتُ صَلَاةً وَإِلَى جَنبِي عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ، فَقَرَأَ بِأُمِّ القُرآنِ ، فَلَمَّا انصَرَفَ قُلتُ: لَهُ: يَا أَبَا الوَلِيد ، أَلَم أَسمَعكَ قَرَأتَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ؟ قَالَ: بَلَى؛ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس السبیعی نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن عون المزنی سے، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میری ایک جانب سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابوالولید! کیا میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے نہیں سنا؟ انھوں نے فرمایا: بالکل (ضرور سنا ہوگا)۔ حقیقت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [1]

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں محدثین کا طرز عمل:

یہ حدیث مکحول شامی ...... جو کہ اہل شام کے ائمہ میں سے ہیں...... نے محمود بن ربیع اور نافع بن محمود، (باپ اور بیٹا، دونوں) سے سنی ہے، ان دونوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور یہی حدیث حرام بن حکیم نے نافع بن محمود سے سنی، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور یہی حدیث رجاء بن حیوہ ...... جو اہل شام کے ائمہ میں سے ہیں...... نے محمود بن ربیع سے سنی ہے۔ انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، لیکن روایت کرنے میں اہل علم کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی حدیث کو کبھی موصول (متصل سند کے ساتھ) بیان کرتے ہیں اور کسی موقع پر مرسل بیان کر دیتے ہیں۔ تو جب ان سے سند کے بارے میں

---

[1] صحيح۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2771 ۔ مصنف إبن أبى شيبة: 271/3 ، حديث ، 3791 ۔ الأوسط ، لإبن المنذر: 110/3 ، حديث ، 1327 .

پوچھا جائے تو، تب وہ (پوچھنے پر ہی) سند بیان کرتے ہیں۔ اور کوئی حدیث ان کے پاس مسند (مرفوع کے ساتھ) بھی ہوتی ہے اور موقوف بھی ہوتی ہے۔ تو وہ اسے کبھی مسند (مرفوع والی) بیان کر دیتے ہیں اور کبھی موقوف (سند والی) بیان کر دیتے ہیں۔ البتہ موصول (مرفوع) سند کے ساتھ بیان کریں یا موقوف سند کے ساتھ، ہر دو صورت میں وہ حدیث حجت (قابل دلیل) ہوتی ہے۔

اور جس نے اس حدیث کو موصول (مرفوع) بیان کیا، اس کا موصول بیان کرنا اس حدیث کو مرسل بیان کرنے والے (کی سند) کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ اور منقطع بیان کرنے والے کی منقطع روایت اس موصول روایت کے صحیح ہونے کی شاہد ہوتی ہے۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ ہر حیثیت سے ثابت ہے:

اس سارے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع سند سے بھی ثابت ہے اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے فتوی کی صورت میں (موقوف) بھی ثابت ہے۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کا کچھ حصہ چھپا کر دلیل بنانے والوں پر افسوس ہے:

دراصل اس شخص پر تعجب ہے جو امام کے پیچھے جہری نمازوں میں قرأت کرنے والوں پر تعجب کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے امام کے پیچھے قرأت ترک کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تو لے لیا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ((مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرآنَ)) (کیا وجہ ہے کہ قرآن پڑھنے میں مجھے الجھن و دشواری ہو رہی تھی) لیکن اس نے اس پر کان نہیں دھرے کہ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو (عمومی قرأت سے) مستثنیٰ قرار دیا تھا۔ اور فرمایا تھا: جس نے اسے (سورۃ فاتحہ کو) نہ پڑھا؛ اس کی نماز ہی نہیں۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ پر عمل واجب ہے:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس پر یقین کامل رکھا، اسے آگے بیان کیا، اس کی عملی تصویر بھی پیش کی؛ اس لیے اس مسئلہ میں اسی حدیث کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی ایک وضاحت:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی کتاب میں مَیں نے خود پڑھا ہے؛ وہ فرماتے ہیں: جو اضافہ مکحول، حرام بن حکیم اور رجاء بن حیوہ نے ابن ربیع سے اور انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ اس روایت کا متابع (تائید کنندہ) ہے جو امام زہری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام زہری نے

فرمایا، مجھے محمود بن ربیع نے بیان کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کیا تھا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ ❶ اس حدیث کا ذکر گزر چکا ہے۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ، ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ:

[128]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ بَالَوَيهِ المُزَكِي، ثنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ الخَضِرِ الشَّافِعِيُّ ثنا أَبُو أَحمَدَ مُحَمَّدُ بنُ سُلَيمَانَ بنِ فَارِسٍ ثنا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى الصَّفَّارُ ......وَالِدُ إِبرَاهِيمَ الصَّيدَلَانِيَّ...... ،ح . . .

(پہلی سند) اور ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ المز کی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن خضر الشافعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم الصید لانی کے والد محمد بن یحییٰ الصفار نے بیان کیا،...۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِي وَأَبُو إِسحَاقَ إِبرَاهِيمُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى وَأَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الذُّهلِيُّ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ سُلَيمَانَ بنِ فَارِسٍ ، حدَّثَنِي أَبُو إِبرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى الصَّفَّارُ ......وَكَانَ جَارَنَا...... ثنا عُثمَانُ بنُ عُمَرَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا صَلاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ خَلفَ الإِمَامِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ اور ابوطیب محمد بن احمد الذہلی نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلیمان بن فارس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوابراہیم محمد بن یحییٰ الصفار ......جو ہمارے ہمسایہ تھے...... نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن عمر بن فارس العبدی نے بیان کیا، انھوں نے یونس بن یزید الایلی سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سیدنا محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہے جس نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ ❷

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کے راوی کا فتویٰ:

ابوطیب الزہلی رحمہ اللہ (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں: میں نے محمد بن سلیمان سے پوچھا: کیا امام کے

---

❶ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 95.

❷ اس سند میں محمد بن یحییٰ الصفار کا تعارف نہیں مل سکا، اور ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس، تکلم فیہ راوی ہے۔ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔ آخری الفاظ کے اضافہ "خَلْفَ الامَام" کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔

پیچھے؟ انھوں نے کہا: (جی ہاں) امام کے پیچھے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس میں (''امام کے پیچھے'' کا) اضافہ اسی اضافے کی طرح ہے جو مکحول وغیرہ کی بیان کردہ حدیث میں ہے۔ یہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے متعدد اسناد سے مروی صحیح مشہور حدیث ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری اور فقیہ صحابی:

اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار اور فقہاء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

[**129**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يعقُوبَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عُبَيد اللّٰهِ بنِ المُنَادِي ، نا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، أنا سَعِيدُ بنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، قَالَ: كَانَ عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ بَدرِيًّا عَقَبِيًّا أَحَد نُقَبَاءِ الأَنصَارِ وَكَانَ بَايَعَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَن لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَومَةَ لَائِمٍ۔

ہمیں ابو عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبیداللہ بن منادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ السدوسی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری اور لیلۃ العقبہ (میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے) والے صحابی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصار کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ (کے احکام) کے متعلق کسی بھی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ [1]

[**130**]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ أنا أَبُو سَهلِ بنُ زِيَادٍ القَطَّانُ ، ثنا عَبدُ الكَرِيمِ بنُ الهَيثَمِ، نا أَبُو اليَمَانِ ، أنا شُعَيبٌ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، أَخبَرَنِي أَبُو إِدرِيسَ الخَولَانِيُّ ، أَنَّ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ ، وَقَد شَهِدَ بَدرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيلَةَ العَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: وَحَولَهُ عِصَابَةٌ مِن أَصحَابِهِ . . . فَذَكَرَ الحَدِيثَ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن حسن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسہل بن زیاد القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالکریم بن ہیثم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالیمان حکم بن نافع البہرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعیب بن ابی حمزہ (یعنی: شعیب بن دینار) نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا:

---

[1] اسناده صحيح۔ المسند للشاشي: 155/3 ، حديث ، 1231 ۔ المدخل، للبيهقي: حديث، 317 ۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: 277/5 ۔ التمهيد، لإبن عبدالبر: 82/4 ۔ تاريخ دمشق، لإبن عساكر: 181/26 .

مجھے ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ الخولانی نے بیان کیا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ...... جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور لیلۃ العقبہ کے سرداروں میں سے تھے...... فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ .....(آگے مکمل حدیث بیان کی) ❶

[131]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أنا أَبُو عَمرِو بنُ السَّمَّاكِ ، نا حَنبَل بنُ إِسحَاق ، حدَّثنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ وَهُوَ أَحمَدُ بنُ حَنبَل قَالَ: سَمِعتُ سُفيَانَ بنَ عُيَينَةَ ، فَذَكَرَ النُّقَبَاءَ وَذَكَرَ فِيهِم عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ ثُمَّ قَالَ أَحمَدُ: قَالَ سُفيَانُ: عُبَادَةُ عَقَبِيٌّ بَدرِيٌّ أُحُدِيٌّ شَجَرِيٌّ وَهُوَ نَقِيبٌ۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد ابن بشران الاموی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو عثمان بن احمد ابن السماک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حنبل بن اسحاق بن حنبل (یعنی: امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کے چچا زاد اور شاگرد) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (صاحب المسند) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو سنا، آپ رحمہ اللہ نقباء (بیعت کرنے والے سرداروں) کے بارے میں بیان کر رہے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے ان میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بھی ذکر کیا۔ پھر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ عقبی، بدری، احدی اور شجری صحابی تھے، اور وہ (اپنی قوم کے) نمائندہ سردار تھے۔ ❷

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہم نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں بیان کیا ہے کہ سیدنا جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ اللہ کے دین کا بہت زیادہ فہم رکھنے والے (عظیم فقیہ) تھے۔ ❸

---

❶ اسناده صحيح۔ مکمل حدیث اس طرح ہے: "عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ: أَخبَرَنِي أَبُو إِدرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيلَةَ العَقَبَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَولَهُ عِصَابَةٌ مِن أَصحَابِهِ: بَايِعُونِي عَلَى أَن لاَ تُشرِكُوا بِاللّٰهِ شَيئًا وَلاَ تَسرِقُوا وَلاَ تَزنُوا وَلاَ تَقتُلُوا أَولاَدَكُم وَلاَ تَأتُوا بِبُهتَانٍ تَفتَرُونَهُ بَينَ أَيدِيكُم وَأَرجُلِكُم وَلاَ تَعصُوا فِي مَعرُوفٍ، فَمَن وَفَى مِنكُم فَأَجرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَن أَصَابَ مِن ذَلِكَ شَيئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَن أَصَابَ مِن ذَلِكَ شَيئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ؛ إِن شَاءَ عَفَا عَنهُ وَإِن شَاءَ عَاقَبَهُ، فَبَايَعنَاهُ عَلَى ذَلِكَ" [صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب علامة الايمان حب الانصار، حديث، 18.

❷ اسناده حسن۔ مسند أحمد بن حنبل: 326/5۔ مستدرك حاكم: 399/3۔ تاريخ دمشق، لإبن عساكر: 188/26 .

❸ مستدرك حاكم: 401/3 ، حديث ، 5525 ـ المدخل، للبيهقي:حديث ، 108 ـ الإصابة في تمييز الصحابة، لإبن حجر: 626/3 ـ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے۔

باب:8

بَابُ ذِكرِ الشَّوَاهِدِ الَّتِی تَشهَدُ لِروَایَةِ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ فِی استِثنَاءِ قِرَائَةِ فَاتِحَة الکِتَابِ بِالصِحَّة مَعَ استِغنَائِهَا عَنِ الشَّوَاهِدِ.

سورۃ فاتحہ کو دیگر قرأت سے مستثنٰی کرنے والی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے صحیح ہونے پر شواہد روایات۔ اگرچہ یہ حدیث شواہد سے مستغنی ہے۔

(اس باب میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ایسی روایات بیان کی ہیں، جن سے گذشتہ باب میں مذکور حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کو مزید تائید وتقویت ملتی ہے۔ اگرچہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اپنے متعدد طرق واسانید کی بنا پر متواتر کے درجہ پر ہے، اسے مزید تائید کی ضرورت تو نہیں، لیکن علمی امانت اور طالبین ہدایت کی راہنمائی کے طور پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متن ومفہوم پر مشتمل دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم کی روایات اس باب میں جمع کردی ہیں۔ [العاصم])

پہلی حدیث (بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ):

[132]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عُمَرَ بنِ حَفصٍ المُقرِئُ بِبَغدَادَ، أنا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ سُلَيمَانَ الفَقِيهُ، نا أَبُو الأَحوَصِ مُحَمَّدُ بنُ الهَيثَمِ قِرَائَةً عَلَيهِ، نا أَبُو تَوبَةَ الرَّبِيعُ بنُ نَافِعٍ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عَمرٍو، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص المقرئ نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلیمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالاحوص محمد بن ہیثم نے اپنے سامنے قرأت کی صورت میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمرو الاسدی سے روایت کیا، ....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدِانَ، أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ الفَضلِ بنِ جَابِرٍ، نا يَحيَى بن يُوسُفَ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو، عَن أَيُّوبَ، عَن أَبِى قِلَابَةَ، عَن أَنَسٍ، أَنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَى القَومِ بِوَجهِهِ وَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِى صَلَاتِكُم وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَهَا ثَلَاث مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَا لَنَفعَلُ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلِيَقرَأْ أَحَدكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِى نَفسِهِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضل بن جابر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰی بن یوسف الزمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ (انھوں نے فرمایا): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا: کیا تم بھی قرأت کرتے ہو، جب نماز میں امام قرأت کرتا

ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پوچھا۔ پھر کہنے والے نے کہا: جی، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو۔ تم میں سے ہر شخص صرف اپنے دل میں ہی سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' میں اس حدیث سے یہی دلیل ہے۔ اور اسے یحییٰ بن یوسف زمی کی سند سے ہی بیان کیا ہے۔ ❷

دوسری حدیث (بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ):

[133]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الأَصبَهَانِيُّ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، أنا أَبُو يَعلَى ، نا مَخلَدُ بنُ أَبِي زُمَيلٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوبکر بن حارث الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان (المعروف ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مخلد بن ابی زمیل نے بیان کیا، ...۔ ❸

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، ثنا مَخلَدُ بنُ أَبِي زُمَيلٍ ، ثنا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرو ، ح . .

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مخلد بن ابی زمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الاسدی الرقی نے بیان کیا، ...۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أَنبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سُلَيمَانَ بنِ الحَارِثِ الوَاسِطِيُّ ، نا عَبدُ السَّلَامِ بنُ عَبدِ الحَمِيدِ ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرو ، ح . .

(تیسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالسلام بن عبدالحمید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الرقی نے بیان کیا، ...۔

---

❶ حسن۔ سنن الدارقطني: 340/1 ، حديث ، 10۔ السنن الكبرى للبيهقي: 166/2 ۔ الأحاديث المختارة، للمقدسي: 496/2 ، حديث ، 2249 .

❷ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: ص، 140 ، حديث ، 243 .

❸ اس سند کے ساتھ روایت ان کتب میں مذکور ہے: مسند أبي يعلى الموصلي: 187/5 ، حديث ، 2805 ۔ صحيح إبن حبان: 152/5 ، حديث ، 1844 ۔ تاريخ بغداد، للخطيب: 228/15 .

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ قُرَيشٍ ، نا الحَسَنُ بنُ سُفيَانَ ، نا حُمَيدُ بنُ قُتَيبَةَ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، ح . .

(چوتھی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن عبداللہ بن قریش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان بن عامر الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حمید بن مخلد بن قتیبہ الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر بن غیلان الرقی نے بیان کیا،....

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أَنبَأَنِي أَبُو يَحيَى السَّمَرقَندِيُّ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بنَ نَصرٍ حدَّثَهُم ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ يَعقُوبَ الجُوزَجَانِيُّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ جَعفَرٍ الرَّقِّيِّ ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرو ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِي قِلَابَةَ ، عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَيهِم بِوَجهِهِ ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِي صَلَاتِكُم خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا ، فَقَالَهَا ثَلَاث مَرَّاتٍ ، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْقَالَ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفعَلُ۔ قَالَ: فَلَا تفعَلُوا وَلِيَقرَأ أَحَدُكُم فَاتِحَةَ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

(پانچویں سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابویحییٰ احمد بن محمد السمر قندی نے بیان کیا، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن یعقوب الجوز جانی نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الاسدی الرقی نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز مکمل ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کر رہا ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پوچھا۔ کہنے والے نے کہا: جی، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ تم میں سے ہر شخص اپنے دل میں ہی صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔ [1]

ایک نامکمل متن کی وضاحت:

سیدنا انس کی حدیث کو بیان کرنے والے (پانچوں اسناد کے) ثقہ راویوں کا عبیداللہ بن عمرو سے اس حدیث کو مکمل الفاظ کے ساتھ بیان کرنے میں اجماع، یوسف بن عدی کی (عبیداللہ بن عمرو کی سند سے) نامکمل روایت کے خلاف دلیل ہے۔ جس روایت میں یوسف بن عدی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر روایت ختم کردی ہے کہ ’’فَلَا تَفْعَلُوا‘‘

---

[1] حدیث حسن ہے۔

(ایسا نہ کرو، یعنی قرأت نہ کیا کرو)۔ اور ان الفاظ کے بعد نبی کریم ﷺ کا؛ دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم، ذکر نہیں کیا۔ یوسف بن عدی کی روایت حسب ذیل ہے:

[134]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا الحَسَن بنُ الفَرَجِ الغَزِّيُّ ، نَا يُوسُفُ بنُ عَدِيٍّ ، نَا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرو فَذَكَرَ بِنُقصَانِ هَذَا الِاستِثنَاءِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن الفَرَج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن عدی بن زریق تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الاسدی الرقی نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی) حدیث فاتحہ کے استثناء کو ذکر کیے بغیر بیان کی ہے۔ ❶

اور یہ استثناء کو بیان نہ کرنے کی کمی یوسف بن عدی کی طرف سے ہے۔ وہ اسے بیان کرنا بھول گئے۔ کیونکہ یہ ایسی کمی نہیں ہے جسے کوئی راوی اپنی روایت میں برداشت کرلے، کیونکہ اس سے وہ حکم (عمل) تبدیل ہوجاتا ہے جو؛ امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے اور فاتحہ کو دیگر قرأت سے مستثنیٰ کرکے اسے دل ہی دل میں پڑھنے؛ کا حکم دے کر صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصود ہے۔ ❷ اور اس طرح کی کمی کسی طرح جائز نہیں ہے۔

تیسری حدیث (بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ):

[135]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ حَربٍ الرَّقِّيُّ بِالأَردُن مِن كِتَابِهِ، نا سُلَيمَانُ بن عُمَرَ الأَقطَعُ الرَّقِّيُّ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ عَلِيَّةَ ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِى قِلَابَةَ ، عَن أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَيهِم بِوَجهِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِى صَلَاتِكُم وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ قَالَ: فَسَكَتُوا حَتَّى قَالَهَا ثَلَاث مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَقرَأُ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلِيَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِى نَفسِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

---

❶ حسن۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 218/1 ـ سنن الدارقطنی: 340/1.

❷ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے جن الفاظ میں قرأت سے منع کے بعد فرمایا تھا کہ "صرف سورۃ فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کرو" یہ الفاظ یوسف بن عدی سے سہوا چھوٹ گئے۔ کیونکہ کوئی بھی راوی نبی کریم ﷺ کی بات کو اس طرح سے مختصر کرکے بیان نہیں کرتا جس سے عمل کا حکم تبدیل ہوجائے۔ یوسف بن عدی رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ ثقہ راوی ہیں۔ امام ذہبی، امام ابوزرعہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ نے انھیں ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ [دیکھئے: سیر اعلام النبلاء، للذهبی: 484/10 (مؤسسة الرسالة بيروت)

محمد بن حسن بن حرب الرقی نے اردن میں اپنی کتاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن عمر الاقطع الرقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، انھوں نے ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے، انھوں ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم بھی نماز میں قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کررہا ہوتا ہے؟ صحابہ خاموش رہے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ تو کہنے والے نے کہا: جی ہاں، ہم قرأت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، تم میں سے ہر شخص صرف سورۃ فاتحہ کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ ❶

ابوعلی الحافظ رحمہ اللہ (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث صرف اسی شیخ (محمد بن حسن بن حرب) کی کتاب سے نقل کی تھی۔

مرسل روایات:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ائمہ کی ایک جماعت نے اس حدیث کی سند کو مختصر کرکے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے۔ انھوں نے ابوقلابہ سے اور ابوقلابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کردی ہے۔ اس حدیث کو مرسل بیان کرنے والوں میں حماد بن زید ہیں، جن کی روایت حسب ذیل ہے:

چوتھی حدیث (مرسل، بسند حماد بن زید):

[136]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ، نا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهرَانِيُّ، نا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ، نا أَيُّوبُ، نا أَبُو قِلَابَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَومًا بِأَصحَابِهِ صَلَاةَ الصُّبحِ، ثُمَّ أَقبَلَ عَلَى القَومِ بِوَجهِهِ، فَقَالَ: هَل تَقرَأُونَ فِي صَلَاتِكُم وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا، فَأَعَادَ ذٰلِكَ عَلَيهِم مَرَّتَينِ أَو ثَلَاثًا، فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَا لَنَفعَلُ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلِيَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالربیع سلیمان بن داؤد الزہرانی الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید بن درہم الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب بن ابی تمیمہ السختیانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز

---

❶ یہ حدیث حسن ہے۔

پڑھائی۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم بھی نماز میں قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کر رہا ہوتا ہے؟ وہ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ دہرائی۔ تب کہنے والے نے کہا: جی ہاں، ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ تم میں سے ہر شخص صرف سورۃ فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا ہے۔ [1]

پانچویں حدیث (مرسل، بسند حماد بن سلمہ):

[137]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ، أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ إِسحَاق، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، نا حمَّادٌ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں یہ حدیث ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص المقرئ ابن الحمامی نے بغداد میں بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلمان النجاد الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن اسحاق الحربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا،....

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، نا يَحيَى بنُ مَنصُورٍ القَاضِي، نا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ رَجَاءِ بنِ السِّندِيِّ، نا هُدبَةُ بنُ خَالِدٍ، نا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ، ح . . .

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن منصور القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء بن السندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا،....

قَالَ: وَأَخبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الكَرَابِيسِيُّ، نا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحُسَينِ، نا شَيبَانُ بنُ فَرُّوخٍ، نا حمَّادٌ، نا أَيُّوبُ، عَن أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: لَعَلَّ أَحَدُكُم يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَا لَنَفعَلُ ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلٰكِن لِيَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(تیسری سند) امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے کہا: ہمیں ابوطیب الکرابیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن حسین الماسرجسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ اَبلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب بن ابی تمیمہ السختیانی نے بیان کیا، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قرأت کر رہا ہو تو، شائد تم میں سے بھی کوئی شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔ ایک صحابی نے کہا: جی ہاں، ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، البتہ

---

[1] حدیث حسن ہے۔

تم میں سے ہر شخص سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔ ❶

چھٹی حدیث (مرسل، بسند عبدالوارث بن سعید):

[138]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِی أَبُو أَحمَدَ الدَّارِمِیُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، نا بِشرُ بنُ هِلَالٍ ، نا عَبدُ الوَارِثِ بنُ سَعِیدٍ ، نا أَیُّوبُ ، عَن أَبِی قِلَابَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: لَعَلَّ أَحَدُكُم یَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ یَقرَأُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَا لَنَفعَلُ ذٰلِكَ ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلٰكِن لِیَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابواحمد الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق ابن خزیمہ (صاحب الصحیح) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن ہلال الصواف البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوارث بن سعید بن ذکوان تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے روایت کیا، (انھوں نے کہا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قرأت کرتا ہے، تب شائد تم میں سے بھی کوئی شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔ ایک صحابی نے کہا: جی ہاں، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، البتہ ہر شخص سورت فاتحہ پڑھا کرے۔ ❷

ساتویں حدیث (مرسل، بسند اسماعیل بن عُلَیَّہ):

اسی طرح ابراہیم بن ابی طالب وغیرہ نے مومل بن ہشام سے روایت کیا، انھوں نے اسماعیل بن علیّہ سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

آٹھویں حدیث (مرسل، بسند سفیان بن عیینہ):

اور عمرو بن زرارہ سے بھی مروی ہے، انھوں نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

نویں حدیث (بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ):

[139]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنبَأَ أَبُو عَلِیٍّ الحَافِظُ ، ح . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِینِیُّ ، أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِیٍّ الحَافِظُ ، قَالَا: ثنا عَبدَانُ الأَهوَازِیُّ ، ثنا دَاهِرُ بنُ نُوحٍ ، نا عَلِیلَةُ ، نا أَیُّوبُ السَّختِیَانِیُّ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ الأَعرَجِ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ،

---

❶ یہ حدیث حسن ہے۔

❷ حسن۔ الفوائد المعللة ، لأبی زرعة الدمشقی: حدیث ، 102 .

قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ خَلفَ الإِمَامِ بِشَيءٍ؟ فَقَالَ بَعضُهُم: نَقرَأُ، وَقَالَ بَعضُهُم: لَا نَقرَأُ، فَقَالَ: اقرَأُوا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا.....۔
(دوسری سند) اور ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، ان دونوں (یعنی: ابوعلی حسین بن علی اور ابواحمد عبداللہ بن عدی) نے کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن احمد الاہوازی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں داہر بن نوح الاہوازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ربیع بن بدر العلیلہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟ بعض نے کہا: ہم پڑھتے ہیں، اور بعض نے کہا: ہم نہیں پڑھتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

دسویں حدیث (بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ):

[**140**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ، أنا أَبُو أَحمَدَ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ الأَشعَثِ السِّجِستَانِيُّ، نا مَحمُودُ بنُ آدَمَ، نا الفَضلُ بنُ مُوسَى، عَن عَلِيلَةَ، فَذَكَرَهُ نَحوَهُ۔

اور ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمود بن آدم المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن موسیٰ السینانی نے بیان کیا، انھوں نے علیلہ (ربیع بن بدر) سے روایت کیا، انھوں نے اسی (حدیث: 139 کی) طرح بیان کیا۔ ❷

سند میں علیلہ ربیع بن بدر کی غلطی:

ابوعلی الحافظ اور ابواحمد الحافظ رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں علیلہ (ربیع بن بدر) نے ایوب سے روایت کرنے میں غلطی کی ہے۔ دراصل یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے۔ (جبکہ علیلہ کے مطابق یہ روایت ایوب نے عبدالرحمٰن الاعرج سے روایت کی ہے۔) ❸

❶ ربیع بن بدر العلیلہ متروک راوی ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ البتہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، لإبن عدى: 128/3.

❷ یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ اس سند میں علیلہ متروک راوی ہے۔

❸ الكامل فى ضعفاء الرجال، لإبن عدى: 129/3.

گیارھویں حدیث (عن رجل من أصحاب النبی ﷺ):

اور ابوقلابہ عبداللہ بن زید جرمی کی دوسری سند بھی موجود ہے۔ (جو حسب ذیل ہے)

[141]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِی عَلِیُّ بنُ حَمشَاذَ ، نا یَزِیدُ بنُ الهَیثَمِ ، نا إِبرَاهِیمُ بنُ أَبِی اللَّیثِ ، نا الأَشجَعِیُّ ، عَن سُفیَانَ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں یہ حدیث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے علی بن حمشاذ بن سختویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہیثم بن طہمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی اللیث (یعنی: ابراہیم بن بن نصر) البغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عبیدالرحمٰن الاشجعی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان بن سعید الثوری سے روایت کیا،....۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: وأنا أَبُو بکرِ بنُ إِسحَاقَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ غَالِبٍ، نا أَبُو حُذَیفَةَ ، نا سُفیَانُ ، عَن خَالِدٍ الحَذَّاءِ ، عَن أَبِی قِلَابَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ أَبِی عَائِشَةَ ، عَن رَجُلٍ مِن أَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَلَّکُم تَقرَئُونَ وَالإِمَامُ یَقرَأُ؟ قَالُوا: إِنَّا لَنَفعَلُ۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا أَن یَقرَأَ أَحَدُکُم بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن غالب بن حرب الضبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا، انھوں نے خالد الحذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے محمد بن ابی عائشہ المدنی الشامی سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا، اس صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شائد کہ تم بھی قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کررہا ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، البتہ تم میں سے ہر شخص سورۂ فاتحہ پڑھا کرے۔ [1]

اسی طرح ہی اس حدیث کو امام عبدالرزاق بن ہمام، عبداللہ بن ولید العدنی اور مخلد بن یزید نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

---

[1] یہ روایت حسن ہے۔ پہلی سند کے ساتھ یہ روایت، السنن الکبری، للبیهقی: 166/2۔ میں اور دوسری سند کے ساتھ، معرفة السنن والآثار، للبیهقی: 83/3 ۔ اور دونوں مقامات پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو (بالترتیب) جید اور صحیح قرار دیا ہے۔

بارھویں حدیث (عن رجل من أصحاب النبی ﷺ):

[142]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ نا مُحَمَّدُ بنُ الوَلِيدِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ ، نا شُعبَةُ ، عَن خَالِدٍ الحَذَّاءِ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ۔ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا أَن يَقرَأَ أَحَدكُم فَاتِحَةَ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (صاحب الصحیح) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ولید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد الحذاء نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ انھوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: البتہ تم میں سے ہر شخص اپنے دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ ❶

راویوں کی توثیق:

(راوی، ابوقلابہ نے) محمد بن ابی فلان (یعنی محمد بن ابی عائشہ) سے روایت کیا، انھوں نے رجل من اصحاب النبی (نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی) سے روایت کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب بلاشبہ ثقہ ہیں۔

محمد بن ابی عائشہ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا تذکرہ امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں کیا ہے۔ ❷

اور ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی اکابر تابعین اور جید فقہاء میں سے ہیں۔

اور یہی حدیث (نمبر:141) اسی طرح ہی بشر بن مفضل اور اسماعیل ابن علیہ نے بھی رجل من اصحاب النبی (نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی) سے روایت کی ہے۔

اور عبدالوہاب نے بھی عمَّن سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ (جس شخصیت نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، سے) روایت کیا ہے۔ ❸

اور یزید نے بھی عَمَّن شَهِدَ ذٰلِكَ (جو شخصیت اس موقع پر موجود تھی، سے) روایت کیا ہے۔ ❹

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بھی اسی مفہوم میں دلیل بنایا ہے۔

---

❶ حسن۔ مسند أحمد بن حنبل: 81/5.　❷ التاريخ الكبير، للبخاري: 207/1.

❸ معرفة الصحابة، لأبي نعيم: 3166/6.

❹ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: ص، 53 ، حديث ، 76 ـ اتحاف الخيرة المهرة، للبوصيري: 222/2 ـ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 166/2.

[143]...... أَخبَرَنَا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ الفَارِسِيُّ، أنا إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بنُ سُلَيمَانَ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ، نا مُؤَمَّلُ، نا إِسمَاعِيلُ، عَن أَيُّوبَ، عَن أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي القِرَائَةِ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم الفارسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ الکرمانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل البخاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مؤمل بن ہشام الیشکری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم المعروف ابن علیہ نے ایوب سختیانی کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے روایت کیا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے قرأت کے متعلق روایت کیا۔ ❶

اسماعیل بن ابراہیم المعروف ابن علیہ بیان کرتے ہیں کہ خالد حذاء نے کہا: میں نے ابوقلابہ سے پوچھا: یہ حدیث آپ کو کس نے بیان کی تھی؟ انھوں نے کہا: بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن ابی عائشہ نے۔ جب بنومروان نے مدینہ منورہ چھوڑا تب یہ (محمد بن ابی عائشہ) بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے تھے۔ ❷

[144]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أنا أَحمَدُ بنُ عَلِيٍّ المُقرِئُ، نا أَبُو عِيسَى التِّرمِذِيُّ، نا ابنُ أَبِي عُمَرَ، عَن سُفيَانَ بنِ عُيَينَةَ، قَالَ: ذَكَرَ أَيُّوبُ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ: كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الفُقَهَاءِ ذَوِي الأَلبَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن علی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعیسی محمد بن عیسیٰ الترمذی (صاحب الجامع) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی نے سفیان بن عیینہ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ایوب سختیانی نے ابوقلابہ الجرمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ دانش مند فقہاء میں سے تھے۔ ❸

[145]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنِ الفَضلِ القَطَّانُ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ، نا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ، نا حَمَّادُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَن مُسلِمِ بنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَو كَانَ أَبُو

---

❶ حسن۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 166/2.

❷ التاريخ الكبير، للبخاري: 207/1.

❸ حسن۔ سنن الترمذي: حديث، 2612 ۔ سنن الدارمي: 45/1 ۔ التاريخ الكبير، للبخاري: 92/5 ۔ التاريخ الأوسط، للبخاري: 300/1 ۔ تاريخ دمشق، لإبن عساكر: 299/27 ۔ طبقات إبن سعد: 183/7 ۔ الجرح والتعديل، لإبن أبي حاتم: 85/5.

قِلَابَةَ مِنَ العَجَمِ لَكَانَ مُوبِذَ مُوبِذَانِ۔

ہمیں ابوالحسین بن فضل قطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان الفسوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے روایت کیا کہ مسلم بن یسار البصری نے کہا: اگر ابوقلابہ عجمی ہوتے تو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) ہوتے۔ ❶

[146]...... وَبِإِسنَادِهِ عَن أَيُّوبَ، عَن أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَقَمْتُ بِالمَدِينَةِ ثَلَاثًا وَمَا لِي بِهَا حَاجَةٌ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ فِي ضَيعَةٍ لَهُ وَبَلَغَنِي عَنهُ حَدِيثٌ انتَظَرتُهُ أَن يَقدُمَ فَأَسأَلُهُ عَنهُ۔

ایوب سختیانی نے بیان کیا کہ ابوقلابہ فرماتے ہیں: میں تین دن مدینہ منورہ میں ٹھہرا رہا، مجھے کوئی اور کام نہیں تھا، سوائے اس شخص سے ملنے کے، جو اپنی جاگیر (کہیں دور اپنی زمین) پر گیا ہوا تھا۔ مجھے اس کے واسطے سے ایک حدیث پہنچی تھی، میں انتظار کرتا رہا کہ وہ شخص آئے تو میں اسے اس حدیث کے بارے میں پوچھوں (تصدیق کروں)۔ ❷

تیرھویں حدیث (بروایت: سیدنا مہران الجزری رضی اللہ عنہ)

حدیث عبادہ روایت کی ایک شاہد (یعنی تائید کرنے والی) روایت حسب ذیل ہے:

[147]...... أَخبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ دَاوُدَ العَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَنبَأَ أَبُو نَصرٍ مُحَمَّدُ بنُ حَمدَوَيهِ بنِ سَهلٍ المَروَزِيُّ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ، نا سُلَيمَانُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ سَوَّارٍ، قَالَ: كُنتُ جَالِسًا عِندَ عَمرِو بنِ مَيمُونِ بنِ مِهرَانَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِن أَهلِ الكُوفَةِ: يَا أَبَا عَبدِ اللّٰهِ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ: مَن لَم يَقرَأْ خَلفَ الإِمَامِ بِأُمِّ القُرآنِ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ۔ قَالَ عَمرٌو: صَدَقَ، حَدَّثَنِي أَبِي مَيمُونُ بنُ مِهرَانَ، عَن أَبِيهِ مِهرَانَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَن لَم يَقرَأْ بِأُمِّ الكِتَابِ خَلفَ الإِمَامِ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ۔

ہمیں سید ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد العلوی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابونصر محمد بن حمدویہ بن سہل المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن حماد الآملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن تمیمی نے

---

❶ صحيح۔ مصنف إبن أبى شيبة: 365/19، حديث، 36329 ۔ المعرفة والتاريخ، للفسوى: 65/2 ۔ طبقات إبن سعد: 183/7 ۔ حلية الأولياء، لأبى نعيم: 284/2 ۔ تاريخ دمشق، لإبن عساكر: 296/28.

❷ صحيح ۔ سنن الدارمى: 140/1 ۔ طبقات ابن سعد: 184/7 ۔ المعرفة والتاريخ، للفسوى: 66/2 ۔ المحدث الفاصل، للرامهرمزى: ص، 223۔ الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع، للخطيب: 226/2، حديث، 1690۔ تاريخ دمشق، لإبن عساكر: 295/28.

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن سوار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں عمرو بن میمون بن مہران کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک کوئی شخص نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جس شخص نے امام کے پیچھے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی، اس کی نماز بے کار ہے۔ عمرو بن میمون نے کہا: (تمھیں بتانے والے نے) سچ کہا ہے۔ مجھے میرے والد محترم میمون بن مہران نے بیان کیا، کہ ان کے والد گرامی مہران نے انھیں بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے ام الکتاب (سورۃ الفاتحہ) نہیں پڑھی، اس کی نماز بے کار (نامکمل) ہے۔ ❶

چودھویں حدیث (بروایت: ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ)

[148]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بن عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَبُو عَلِیٍّ الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو خَلِیفَةَ الفَضلُ بنُ الحُبَابِ الجُمَحِیُّ نا مُسَدَّدُ ، عَن عَبدِ الوَارِثِ ، عَن عَبد اللّٰهِ هُوَ ابنُ سَوَادَةَ القُشَیرِیُّ عَن رَجُلٍ مِن أَهلِ البَادِیَةِ عَن أَبِیهِ وَکَانَ أَبُوهُ أَسِیرًا عِندَ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ: سَمِعتُ مُحَمَّدًا ﷺ ، یَقُولُ: کُلُّ صَلاةٍ لا یُقرَأُ فِیهَا فَاتِحَة الکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ لَم تُقبَل۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب الجمحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، انھوں نے عبدالوارث بن سعید بن ذکوان سے روایت کیا، انھوں نے عبداللہ ابن سوادہ القشیری سے، انھوں نے ایک دیہاتی شخص سے، اس نے اپنے والد محترم سے روایت کیا؛ ......اس دیہاتی شخص کے والد محترم نبی کریم ﷺ کے ہاں قید میں تھے...... انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے، وہ نامکمل ہے، قبول نہیں ہوگی۔ ❷

پندرھویں حدیث (بروایت: ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ):

[149]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو عَلِیٍّ الحَافِظُ ، نا سُفیَانُ بنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو حاتِمٍ الرَّازِیُّ ، نا أَبُو مَعمَرٍ عَبد اللّٰهِ بن عَمرو بنِ أَبی الحَجَّاجِ المِنقَرِیُّ ، نا عَبدُ الوَارِثِ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سَوَادَةَ القُشَیرِیُّ ، عَن رَجُلٍ مِن أَهلِ البَادِیَةِ عَن أَبِیهِ، وَکَانَ أَبُوهُ أَسِیرًا عِندَ رَسُولِ

❶ "خلف الامام" کے علاوہ متن صحیح ہے۔ المعجم الأوسط، للطبرانی: 108/9 ، حدیث ، 9268 ۔ معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 2576/5 ، حدیث ، 6212 ۔ الإصابة في تمییز الصحابة، لإبن حجر: 232/6 .

❷ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔

اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: سَمِعتُ مُحَمَّدا ﷺ يَقُولُ: لِأَصْحَابِهِ: تَقرَأُونَ خَلفِيَ القُرآنَ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَهُذُّهُ هَذًّا۔ قَالَ: لَا تَقرَأُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن محمد بن حاجب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ادریس بن المنذر المعروف ابوحاتم الرازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعمر عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج المِنقری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوارث بن سعید بن ذکوان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سوادہ القشیری نے بیان کیا، انھوں نے ایک دیہاتی آدمی سے روایت کیا، اس نے اپنے والد سے روایت کیا؛ ......اس آدمی کے والدمحترم، رسول اللہ ﷺ کے ہاں قیدی تھے......انھوں نے کہا: میں نے جناب محمد ﷺ کو سنا، آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرما رہے تھے: کیا تم میرے پیچھے (نماز میں) قرآن پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف فاتحة الکتاب (سورت فاتحہ) ہی پڑھا کرو۔ ❶

سولھویں حدیث (بروایت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ):

[150]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أنا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِيُّ ، نا مَالِكُ بنُ يَحيَى ، نا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، أنا سُلَيمَانُ التَّيمِيُّ ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ، نا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، أنا سُلَيمَانُ التَّيمِيُّ ، قَالَ: حُدِّثتُ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَن أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: أَتَقرَأُونَ خَلفِي؟ قُلنَا: نَعَم۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ القُرآنِ۔ وَفِي رِوَايَةِ ابنِ بِشرَانَ ، قَالُوا: نَعَم ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسین بن بشران نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن محمد المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان التیمی نے بیان کیا.....۔

(دوسری سند) ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔

کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن طرخان التیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے بیان کیا گیا کہ انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا: کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاتحۃ القرآن (یعنی: سورۃ فاتحہ) کے علاوہ قرأت نہ کیا کرو۔ ❶

سترھویں حدیث (بروایت سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ):

[151]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الفَضلِ القَطَّانُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ ، حدَّثَنِي سُلَيمَانُ بن سَلَمَةَ الحِمصِيُّ ، نا المُؤَمَّلُ بن عُمَرَ أَبُو قَعنَبٍ القَينِيُّ ، نا يُوسُفُ أَبُوعَنبَسَةَ ......خَادِمُ أَبِي أُمَامَةَ...... قَالَ: سَمِعتُ أَبَا أُمَامَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن لَم يَقرَأ خَلفَ الإِمَامِ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ۔

ہمیں ابوالحسین محمد بن حسین بن محمد بن فضل القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان الفسوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سلیمان بن سلمہ الحمصی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مؤمل بن عمر ابوقعنب القینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوامامہ کے خادم یوسف ابوعنبسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی اس کی نماز بے کار ہے۔ ❷

اٹھارویں حدیث (بروایت: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ):

[152]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا ابنُ عَلِي بْنِ بَحرٍ ، نا عَبَّاسُ بنُ عَبدِ العَظِيمِ ، نا النَّضرُ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا عِكرِمَةُ يَعنِي ابنَ عَمَّارٍ ، نا عَمرٌو يَعنِي ابنَ سَعدٍ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَقرَأُونَ خَلفِي؟ قَالُوا: نَعَم ، يَا رَسُول اللّٰهِ ، إِنَّا لَنَهُذُّهُ هَذًّا۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسن بن علی بن بحر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن عبدالعظیم العنبری

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔ سلیمان تیمی کا استاذ مجہول ہے۔ السنن الكبرى للبيهقي: 166/2۔ إتحاف الخيرة المهرة، للبوصيري: 222/2 ، حديث ، 1556 ۔ تاريخ جرجان ، للسهمي: حديث ، 184 .

❷ سلیمان بن سلمہ الحمصی متروک راوی ہے۔ لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ البتہ "خلف الامام" کے اضافہ کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔

نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن محمد بن موسیٰ الجرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار العجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن سعد الفد کی نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والدمحترم شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا جان سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے پیچھے (نماز میں) قرأت کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول ہم جلدی جلدی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کی قرأت کیا کرو۔ ❶

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جزء القراءۃ خلف الامام'' میں (اپنے استاذ) شجاع بن ولید کے واسطے سے نضر (کی سند) سے روایت کیا ہے۔ ❷

انیسویں حدیث (بروایت: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ....امام سے پہلے فاتحہ پڑھنا...):

[153]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الأَصبَهَانِيُّ بِالرَّيِّ ، نا أَبُو حَاتِمٍ الوَسقَندِيُّ ، أنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ ، أنا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ المُثَنَّى بنِ الصَّبَّاحِ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا كُنتَ مَعَ الإِمَامِ فَاقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ قَبلَهُ إِذَا سَكَتَ۔

ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن الاصبہانی نے (خراسان کے قریبی شہر) رَی میں بیان کیا ❸، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم الوسقندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الدبری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے مثنیٰ بن صباح سے، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد شعیب بن محمد سے، انھوں نے (اپنے دادا) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم امام کے ساتھ ہو تو جب وہ سکتہ کرے (خاموش ہو) تب اس سے قبل ہی ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھ لیا کرو۔ ❹

❶ یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: ص، 49 ، 50، حديث ، 72.

❸ ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن الاصبہانی الرازی رحمہ اللہ (متوفی: بعد 400 ہجری) امام بیہقی رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔ ان کا تعلق شہر ''رَی'' سے تھا۔ اسی شہر کی نسبت سے وہ ''رازی'' کہلائے۔ ان سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے پانچ روایات بیان کی ہیں۔ یہ شہر؛ قزوین سے خراسان جانے والی سڑک پر خراسان کے قریب واقع ہے۔ اس میں عرب اور عجم، دونوں طرح کے باشندے آباد ہیں۔ البتہ عربوں کی تعداد کم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا قرظہ بن کعب بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 23 ہجری کو 'رَی' شہر فتح کیا تھا۔ [معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، للبكري: 690/2 ـ البلدان، لليعقوبي: ص، 89 ـ تهذيب الكمال فی أسماء الرجال، لأبی الحجاج المزی، 563/23]

❹ حدیث حسن ہے۔

بیسویں حدیث (بروایت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما):

[154]...... وَأَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِیٍّ الحَافِظُ ، أنا الحَسَنُ بنُ سُفیَانَ ، نا هِشَامُ بنُ عَمَّارٍ ، نا صَدَقَةُ ، نا المُثَنَّی یَعنِی ابنَ الصَّبَّاحِ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَیبٍ ، عَن أَبِیهِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ: مَن صَلَّی صَلَاةً مَکتُوبَةً أَو سُبحَةً؛ فَلیَقرَأ فِیهَا بِأُمِّ القُرآنِ وَقُرآنٍ مَعَهَا ، فَإِذَا انتَهَی إِلَی أُمِّ القُرآنِ أَجزَأَت عَنهُ ، وَمَن کَانَ مَعَ الإِمَامِ فَلیَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ قَبلَهُ إِذَا سَکَتَ ، وَمَن صَلَّی صَلَاةً لَم یَقرَأ فِیهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ۔

مجھے ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام بن عمار بن نُصیر الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ بن خالد الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مثنیٰ بن صباح الیمانی نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد گرامی شعیب بن محمد سے، انھوں نے (اپنے دادا) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (انھوں نے بیان کیا) کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا: کوئی بھی شخص، فرض نماز پڑھے یا نفل، وہ اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) اور اس کے ساتھ قرآن پڑھے۔ اگر وہ (صرف) ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھ لے تو اس کے لیے یہی کافی ہے۔ جو امام کے ساتھ ہو، تو جب امام سکتہ کرے (خاموش ہو) تب اس سے قبل ہی ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھ لے۔ اور جس شخص نے ایسی نماز پڑھی کہ جس میں اس نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہیں پڑھی تو وہ نماز بے کار ہے، بے کار ہے۔ [1]

اکیسویں حدیث (بروایت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما):

[155]...... وَأَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِیٍّ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو یَعلَی المَوصِلِیُّ أنا کَامِلُ بنُ طَلحَةَ ، نا ابنُ لُهَیعَةَ ، نا عَمرُو بنُ شُعَیبٍ ، عَن أَبِیهِ ، عَن جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ: مَن صَلَّی صَلَاةً مَکتُوبَةً فَلیَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ وَقُرآنٍ مَعَهَا ، فَإِذَا انتَهَی إِلَی أُمِّ الکِتَابِ فَقَد أَجزَأَت عَنهُ ، وَمَن کَانَ مَعَ الإِمَامِ فَلیَقرَأ قَبلَهُ إِذَا سَکَتَ ، وَمَن صَلَّی صَلَاةً فَلَم یَقرَأ فِیهَا فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاث مَرَّاتٍ۔

---

[1] حسن لغیره۔ مصنف عبدالرزاق: 133/2 ، حدیث، 2878 ۔ معجم إبن الأعرابی: 710/2 ، حدیث ، 1444 .

مجھے ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں کامل بن طلحہ الجحدری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن لہیعہ المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن شعیب نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد گرامی شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا، اور فرمایا: جو شخص فرض نماز پڑھے اسے چاہیے کہ ام القرآن (سورۃ فاتحہ) اور اس کے ساتھ (مزید) قرآن پڑھے۔ اگر وہ صرف ام القرآن (سورۃ فاتحہ) ہی پڑھے تو اس کے لیے کافی ہے۔ جو امام کے ساتھ ہو؛ تو جب امام سکتہ کرے تب وہ شخص اس سے قبل ہی ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھ لے۔ جس نے ایسی نماز پڑھی، جس میں اس نے (فاتحہ کی) قرأت نہ کی، وہ نماز بے کار ہے، وہ بے کار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ ❶

بائیسویں حدیث (بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ...سکتات میں فاتحہ پڑھنا):

[156]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قِرَائَةً عَلَيهِ، نا عَلِيُّ بنُ حَمشَاذَ العَدلُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى النَّهرُتَيرِى ، نا أَيُّوبُ بن مُحَمَّدٍ الوَزَّانُ ، نا فَيضُ بنُ إِسحَاقَ الرَّقِّيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُبَيدِ بنِ عُمَيرِ اللَّيثِيُّ، عَن عَطَاءٍ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلَاةً مَكتُوبَةً مَعَ الإِمَامِ فَليَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِى سَكَتَاتِهِ ، وَمَنِ انتَهَى إِلَى أُمِّ القُرآنِ فَقَد أَجزَأَهُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے، اپنے سامنے حدیث پڑھی جانے کی صورت میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حمشاذ العدل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن موسیٰ النہرتیری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب بن محمد الوزان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فیض بن اسحاق الرقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ فرض نماز پڑھے، اسے چاہیے کہ امام کے سکتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھے۔ جس نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھی، اس کے لیے کافی ہے۔ ❷

---

❶ حسن لغیرہ۔ كتاب المجروحين، لابن حبان: 73/2.

❷ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ مستدرك حاكم: 364/1 ، حديث ، 868 ۔ سنن الدارقطني: 320/1۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن عبید، ضعیف راوی ہے۔

تیئیسویں حدیث (بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ... سکتات میں فاتحہ پڑھنا):

[157]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ صَاعِدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بنَ أَبِي مُوسَى النَّهرتِيرِيَّ حدَّثَهُم فَذَكَرَهُ وَخَالَفَهُ ، غَيرُهُ فَرَوَاهُ: عَن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُبَيدِ بنِ عُمَيرٍ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى صَلاةً مَكتُوبَةً أَو تَطَوُّعًا فَليَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا ، فَإِن انتَهَى إِلَى أُمِّ الكِتَابِ فَقَد أَجزَأَ۔ وَمَن صَلَّى صَلاةً مَعَ إِمَامٍ يَجهَرُ فَليَقرَأ بِفَاتِحَة الكِتَابِ فِي بَعضِ سَكَتَاتِهِ ، فَإِن لَم يَفعَل فَصَلاتُهُ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد ابن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا کہ انھیں محمد بن ابی موسیٰ النہرتیری نے بیان کیا، انھوں نے حدیث بیان کی البتہ ان کے برعکس اس حدیث کو کسی راوی نے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر کی سند سے روایت کیا ہے، [1] انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فرض یا نفل نماز پڑھے، اسے چاہیے کہ اس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) اور کوئی دیگر سورت پڑھے۔ اگر وہ صرف ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) ہی پڑھے تو اس کے لیے کافی ہے۔ اور جو امام کے ساتھ جہری (بلند قرأت والی) نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ امام کے سکتہ میں سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اگر اس شخص نے ایسا نہیں کیا تو اس کی نماز بے کار، نامکمل ہے۔ [2]

اس روایت کی ایک سند حسب ذیل ہے:

[158]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرٍ الأَصبَهَانِيُّ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، نا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُبَيدِ بنِ عُمَيرٍ ، فَذَكَرَهُ۔

---

[1] ممکن ہے کہ یہ مخالفت محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر کی طرف سے ہو۔ کیونکہ جہاں اسے سمجھ نہیں آتی تھی وہاں وہ اسناد میں ردوبدل کر دیتا تھا۔ جیسا کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ [کتاب المجروحین ، لإبن حبان: 258/2] البتہ دوسری سند؛ جو عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی سند زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ اس کی متابعت (تائید) بھی موجود ہے۔ اس کی متابعت کے لیے دیکھئے، حدیث نمبر: 154.

[2] یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ سنن الدارقطنی: 95/2، حدیث، 1209۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن عبید، ضعیف راوی ہے۔

یہ روایت ہمیں ابوبکر احمد بن محمد ابن الحارث الاصبہانی نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے یہی حدیث ذکر کی۔ ❶

محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی اگرچہ ناقابل حجت راوی ہے، اور اسی طرح دیگر سابقہ روایات (کی اسناد) میں دیگر ایسے راوی جو عمرو بن شعیب سے روایت کرنے والے ہیں، وہ بھی غیر معتمد ہیں۔ تاہم مقتدی کے لیے امام کے سکتہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق دیگر کئی صحیح شواہد (روایات) موجود ہیں؛ جن میں عمرو بن شعیب کی اپنے والد اور ان کی اپنے دادا سے روایت کردہ احادیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کا ذکر ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے فتاوی بھی موجود ہیں۔ ہم یہ سب کچھ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال (آثار) میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

---

❶ یہ حدیث حسن ہے۔

باب 9

بَابُ مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَهَى المَأمُومَ عَنِ الجَهرِ بِالقِرَائَةِ لَا عَن أَصلِ القِرَائَةِ .

نبی کریم ﷺ نے مقتدی کو قرأت سے نہیں؛ بلکہ قرأت میں ''آواز بلند کرنے'' سے منع کیا ہے

(اس باب میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے وہ احادیث بیان کی ہیں جن سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتدی کو قرأت کرنے سے نہیں، بلکہ آواز بلند کرنے سے منع کیا تھا۔ لہٰذا قرأت سے ممانعت؛ مانعین کی خودساختہ فقاہت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتدیوں کو قرأت میں آواز بلند کرنے سے اس لیے منع فرمایا تھا؛ کہ مقتدی کی آواز، امام کی آواز سے ٹکرا کر امام کے لیے قرأت میں الجھن کا باعث بنتی ہے۔ البتہ قرأت میں سورت فاتحہ ہرصورت ہر رکعت میں واجب ہے۔ جیسا کہ گذشتہ ابواب میں بیان ہو چکا ہے۔ [العاصم])

مجھے نہیں؛ اللہ کو سناؤ...!

[**159**]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ عَلِى بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بِشرَانَ العَدلُ بِبَغدَادَ أنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَمرو بنِ البَختَرِيِّ الرَّزَّازُ نا يَحيَى بنُ جَعفَرٍ، نا وَهبُ بنُ جَرِيرٍ ، نا أَبِى ، عَنِ النُّعمَان بنِ رَاشِدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحدِّثُ عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن أَبِى سَلَمَةَ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، أَنَّ عَبد اللّٰهِ بنَ حُذَافَةَ ، صَلَّى فَجَهَرَ بِالقِرَاءَ ةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: يَا ابنَ حُذَافَةَ ، لا تُسمِعنِى وَأَسمِعِ اللّٰهَ۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران العدل نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن عمرو بن البختری الرزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰی بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم (جریر بن حازم) نے بیان کیا، انھوں نے نعمان بن راشد الجزری سے روایت کیا، وہ (محمد بن مسلم ابن شہاب) الزہری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزہری سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے قرأت کی، جس پر نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: اے ابوحذافہ! مجھے مت سناؤ، اللہ تعالیٰ کو سناؤ۔ ❶

فاتحہ پڑھو، اور اپنے دل ہی دل میں پڑھو:

[**160**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا سُلَيمَانُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ نَاجِيَةَ ، نا أَبُو إِسحَاقَ

❶ حسن۔ مسند أحمد بن حنبل: 326/2 ، حديث ، 8309 ۔ قيام الليل، للمروزى: ص، 215 ۔ حديث ، 145 ۔ مسند البزار: 297/14 ، حديث ، 7906 ۔ الأسامى والكنى، لأبى أحمد الحاكم: 163/4 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 162/2۔ نعمان بن راشد کو متعدد علماء نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [تقريب التهذيب:ص ، 1004

إِبرَاهِيمُ بن أَحمَدَ بن عُمَرَ الوَكِيعِيُّ ، أنا يَحيَى بنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ قِرَائَةً ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرو ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِي قِلَابَةَ ، عَن أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ بَعضَ صَلَوَاتِهِ ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِي صَلَاتِكُم وَالإِمَامُ يَقرَأُ ؟ حتَّى قَالَهَا ثَلَاث مَرَّاتٍ ، فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفعَلُ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَليَقرَأ أَحدكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن محمد بن ناجیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عمر الوکیعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن یوسف الزمی نے قراءۃ کے ذریعے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الاسدی الرقی نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کررہا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ تو ایک یا زیادہ صحابہ نے کہا: جی، ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، تم میں سے ہر شخص صرف سورۃ فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ ❶

جو روایت ابوقلابہ نے محمد بن ابی عائشہ سے روایت کی ہے، انھوں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے؛ وہ ہم بیان کرچکے ہیں۔ ❷

---

❶ یہ حدیث مرسل ہے۔ دیگر وجوہ کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ یہ حدیث "عَن أَبِي قِلَابَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن رَجُلٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ" کی سند سے، گزشتہ صفحات میں حدیث نمبر: 141 پر مذکور ہے۔

باب10

بَابُ مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ المَأمُومَ يَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، إِذِ المُصطَفَى ﷺ سَأَلَ الفَتَى الَّذِى صَلَّى خَلفَ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ كَيفَ تَصنَعُ فَأَخبَرَهُ بِأَنَّهُ يَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَلَم يُنكِرهُ عَلَيهِ وَلَم يَفصِل عَلَيهِ الحَالَ .

مقتدی کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے دلائل...

سیدنا مصطفیٰ (رسول اللہ) ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے والے نوجوان سے پوچھا: تم کیسے (قرأت) کرتے ہو؟ اس نے بتایا کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس پر کوئی اعتراض کیا نہ ہی اسے کوئی تفصیل بیان کی۔ ❶

آقا! میں اپنی نماز میں سورت فاتحہ پڑھتا ہوں:

[161]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بْنُ مُحَمَّدِ بنِ مُحَمَّدِ بن عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِيُّ، أنا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ بَكرٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا يَحيَى بن حَبِيبٍ، نا خَالِدُ بنُ الحَارِثِ، عَن مُحَمَّدِ بنِ عَجلَانَ، عَن عُبَيد اللّٰهِ بنِ مِقسَمٍ، عَن جَابِرٍ، فِي قِصَّةِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَصَلَاةِ الرَّجُلِ خَلفَهُ، قَالَ: وَقَالَ: يَعنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلفَتَى: كَيفَ تَصنَعُ يَا ابنَ أَخِي إِذَا صَلَّيتَ؟ قَالَ: أَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَأَسأَلُ اللّٰهَ الجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَإِنِّي لَا أَدرِي مَا دَندَنَتُكَ وَدَندَنَةُ مُعَاذٍ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي وَمُعَاذٌ حَولَ هَاتَينِ أَو نَحوَ ذِي۔

ہمیں ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن بکر المعروف ابن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰی بن حبیب الحارثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن حارث بن عبید الھجیمی البصری نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عجلان القرشی سے، انھوں نے عبیداللہ بن مقسم القرشی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اوران کے پیچھے نماز پڑھنے والے آدمی کا واقعہ روایت کیا، انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا: میرے بھتیجے! جب تم نماز پڑھتے ہوتو کیا کرتے ہو؟ ❷ اس نے کہا: میں سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں، اور آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ البتہ مجھے آپ کی اور معاذ کی گنگناہٹ (ہلکی آواز میں قرأت) کی سمجھ نہیں آتی (کہ آپ دونوں کیا پڑھ رہے ہوتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور معاذ بھی انھیں دونوں باتوں کے اردگرد رہتے ہیں۔ ❸

---

❶ یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ جب اکیلے ہوتے ہو، تب سورت فاتحہ پڑھتے ہو، یا امام کے پیچھے بھی پڑھتے ہو؟ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی زبانی سورت فاتحہ کی قرأت کے متعلق سن کر ان سے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر تم اپنی نماز میں سورت فاتحہ پڑھتے ہوتو امام کے پیچھے نہ پڑھا کرو، اکیلے نماز پڑھنے کے وقت پڑھا کرو....وغیرہ وغیرہ

❷ یعنی قرأت کس طرح کرتے ہو؟

❸ صحيح۔ سنن أبي داؤد: حديث، 793 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 116/3 ۔ صحيح ابن خزيمة: حديث، 1634 ۔ اس حدیث کی اصل، صحیح بخاری (حدیث نمبر: 705) اور صحیح مسلم (465) پر مذکور ہے۔

باب 11

بَابُ مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ المَأمُومَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ وَأَنَّ المَنهِيَّ عَنهُ إِنَّمَا هُوَ كَلَامُ النَّاسِ

مقتدی؛ امام کے پیچھے قرأت کرے گا، اور منع تو (دورانِ نماز) لوگوں کی باہمی گفتگو سے کیا گیا ہے

إِذِ المُصطَفَى ﷺ قَالَ: لِمِن تَكَلَّمَ خَلفَهُ: ((إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَصلُحُ فِيهَا شَيءٌ مِن كَلَامِ النَّاسِ وَإِنَّمَا هِيَ التَّسبِيحُ وَالتَّكبِيرُ وَتِلَاوَةُ القُرآنِ۔)) وَلَم يُفَصِّل عَلَيهِ الحَالَ، وَلَو كَانَتِ القِرَاءَةُ مَنهِيًّا عَنهَا خَلفَهُ، لَنَهَاهُ عَنهَا مُفَصَّلًا كَمَا نَهَاهُ عَنِ الكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جُملَةً۔

نبی کریم ﷺ کے پیچھے (دوران نماز) جس شخص نے بات کی تھی؛ آپ ﷺ نے اس سے کہا تھا: نماز میں تو لوگوں کی گفتگو جائز نہیں ہے۔ نماز تو تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن کا نام ہے۔ آپ ﷺ نے مزید کوئی تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ اگر آپ ﷺ کے پیچھے قرأت کرنا ممنوع ہوتا تو آپ ﷺ اس سے واضح طور پر منع (کا ذکر) فرما دیتے۔ جیسا کہ اس شخص کو نماز میں کسی بھی طرح کی گفتگو کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

نماز میں گفتگو کرنا جائز نہیں:

[162]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاقُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالُوا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، أنا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ بنِ مَزِيدٍ ، أَخبَرَنِي أَبِي ، قَالَ: سَمِعتُ الأَوزَاعِيَّ ، حدَّثَنِي يَحيَى بنُ أَبِي كَثِيرٍ ، حدَّثَنِي هِلَالُ بنُ أَبِي مَيمُونَةَ ، حدَّثَنِي عَطَاءُ بنُ يَسَارٍ ، حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بنُ الحَكَمِ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: بَينَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ ، فَقُلتُ: يَرحَمُكَ اللّٰهُ۔ قَالَ: فَحدَّقَنِي القَومُ بِأَبصَارِهِم ، قَالَ: فَقُلتُ: وَاثكلَ أُمِّيَاهُ ، مَالُكُم تَنظُرُونَ إِلَيَّ؟ قَالَ: فَضَرَبَ القَومُ بِأَيدِيهِم عَلَى أَفخَاذِهِم۔ فَلَمَّا رَأَيتُهُم يُسَكِّتُونِي ، لَكِنِّي سَكَتُّ۔ فَلَمَّا انصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعَانِي ......فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي؛ مَا رَأَيتُ مُعَلِّمًا قَبلَهُ وَلَا بَعدَهُ أَحسَنَ تَعلِيمًا مِنهُ...... وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي۔ قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصلُحُ فِيهَا شَيءٌ مِن كَلَامِ النَّاسِ؛ وَإِنَّمَا هُوَ التَّسبِيحُ وَالتَّكبِيرُ وَتِلَاوَةُ القُرآنِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) ، ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی اور محمد بن موسیٰ نیساپوری نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے یحیٰی بن ابی کثیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ہلال بن ابی میمونہ (یعنی: ہلال بن علی بن

اسامہ/ دادا کی طرف نسبت کے ساتھ بھی مذکور ہیں، یعنی: ہلال بن اسامہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عطاء بن یسار الہلالی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سیدنا معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھا، ایک آدمی نے (دوران نماز) چھینک ماردی۔ تو میں نے کہہ دیا: ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ''۔ مجھے لوگوں نے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: تمھارا بھلا ہو؛ تم لوگ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ کہتے ہیں کہ پھر (میری بات سن کر) لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے چپ ہونے کو کہہ رہے ہیں۔ جبکہ میں تو چپ ہو چکا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ ......میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ آپ کے بعد؛ کوئی معلم ایسا دیکھا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اچھے انداز سے تعلیم دینے والا ہو...... اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مارا، نہ ڈانٹا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری نماز میں لوگوں کی کوئی بھی گفتگو جائز نہیں ہے۔ یہ (نماز) تو تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن کا نام ہے۔ ❶

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں اوزاعی کی سند سے نقل کی ہے۔ ❷

---

❶ یہ سند صحیح ہے۔

❷ صحيح مسلم: حديث ، 537 ـ صحيح ابن خزيمة: حديث ، 859 ـ صحيح ابن حبان: 22/6 ، حديث ، 2247ـ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 446/1 ـ مسند أبی عوانة: 465/1 ، حديث، 1727 ـ السنن الكبرى للبيهقی: 331/2 .

باب 12

بَابُ مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ المَأمُومَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ

امام کے پیچھے مقتدی کی قرأت کے دلائل

إِذِ المُصطَفَى ﷺ قَد أَخبَرَ ((أَنَّ المُصَلِّى يُنَاجِى رَبَّهُ))۔ وَ المُنَاجَاةُ إِنَّمَا تَكُونُ بِالنُّطقِ لَا بِالسُّكُوتِ، وَلَم يَفصِل بَينَ أَن يَكُونَ إِمَامًا أَو مَأمُومًا أَو مُنفَرِدًا۔

سیدنا مصطفیٰ (رسول اللہ) ﷺ نے فرمایا: ''نمازی اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہوتا ہے۔'' ❶ اور سرگوشی بول کر ہوتی ہے خاموشی کے ساتھ نہیں۔ اور آپ ﷺ نے (سرگوشی کے بیان میں) امام، مقتدی یا اکیلے نمازی کا فرق نہیں کیا۔

نمازی اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہوتا ہے (حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ):

[163]...... أَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَحمَشٍ الفَقِيهُ، أنا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ القَطَّانُ، نا أَحمَدُ بنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عَبدُالرَّزَّاقِ، أنا مَعمَرٌ، عَن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُم لِلصَّلَاةِ فَلَا يَبصُق أَمَامَهُ، إِنَّهُ يُنَاجِى اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَن يَمِينِهِ فَإِنَّ عَن يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلَكِن يَبصُقُ عَن شِمَالِهِ أَو تَحتَ رِجلِهِ فَيَدفِنُهَا۔

ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمِش الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن حسین القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یوسف السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد نے بیان کیا، انھوں نے ہمام بن منبہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے مت تھوکے، کیونکہ وہ جب تک جائے نماز پر (نماز میں مصروف) ہے، تب تک اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے۔ اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے، کیونکہ اس کی دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے۔ البتہ اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے، لیکن اسے دفن بھی کرنا ہوگا۔ ❷

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں ''اسحاق بن نصر عن عبدالرزاق'' کی سند سے نقل کیا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح البخاری: حدیث، 405 ، 413.

❷ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

❸ صحیح البخاری، حدیث:416 ۔ مصنف عبدالرزاق: 431/1 ، حدیث ، 1686 .

نمازی اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے (حدیث انس رضی اللہ عنہ):

[164]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فَورَكٍ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يُونُسُ بن حَبِيبٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا شُعبَةُ ، ح . . .

أَخبَرَنَا أَبُوعَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِى عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ الحَسَنِ القَاضِى ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ الحُسَينِ ، نا آدَمُ ، نا شُعبَةُ ، نا قَتَادَةُ ، قَالَ: سَمِعتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ المُؤمِنَ إِذَا كَانَ فِى صَلَاةٍ فَإِنَّمَا يُنَاجِى رَبَّهُ ، فَلَا يبزُقَنَّ أَمَامَهُ وَلَا عَن يَمِينِهِ وَلَكِن عَن يَسَارِهِ تَحتَ قَدَمِهِ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا...(ح)

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن حسن القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن حسین نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ بن دعامہ السدوسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جب تک نماز میں ہوتا ہے، وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ تو کوئی شخص اپنے سامنے اور اپنے دائیں ہرگز نہ تھوکے۔ البتہ اپنی بائیں طرف اپنے پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔'' ❶

ابوداؤد طیالسی کی جو روایت قتادہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اس میں ہے (یعنی اس کے الفاظ اس طرح ہیں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''إِنَّ أَحَدَكُم إِذَا كَانَ فِى صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِى رَبَّهُ'' (تم میں سے کوئی بھی شخص جب اپنی نماز میں ہوتا ہے تب وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔)

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے ''صحیح البخاری'' میں آدم بن ابی ایاس سے روایت کی ہے۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے دیگر سند کے ساتھ شعبہ بن حجاج سے روایت کی ہے۔ ❷

---

❶ اس روایت کی سند صحیح ہے۔ پہلی سند کے ساتھ یہ روایت، مسند أبی داؤد الطیالسی: 476/3 ، حدیث ، 2086، میں مذکور ہے۔

❷ صحیح البخاری، حدیث: 413 ـ صحیح مسلم، حدیث : 550 ، 551 .

باب(13)

بَابُ: مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ المَأمُومَ لَابُدَّ مِنَ القِرَائَةِ .

مقتدی کے لیے قرأت لازمی ہونے کے دلائل

إِذِ المُصطَفَى ﷺ أَخبَرَ أَنَّ كُلَّ مُصَلٍّ إِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفسِهِ، وَالقِرَاءَةُ بَعضُ الصَّلَاةِ، فَلَا تَكُونُ قِرَاءَةُ الإِمَامِ قِرَاءَةً لِلمَأمُومِ، فَيَكُونُ المَأمُومُ قَد صَلَّى بَعضَ صَلَاتِهِ بِنَفسِهِ وَ بَعضَهَا صَلَّاهَا لَهُ الإِمَامُ، مَعَ مَا فِي التَّنزِيلِ مِن قَولِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَأَن لَيسَ لِلإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَى وَأَنَّ سَعيَهُ سَوفَ يُرَى﴾ [النجم:39، 40]

وَقَالَ: ﴿لِتُجزَى كُلُّ نَفسٍ بِمَا تَسعَى﴾ [طه:15]

سیدنا مصطفیٰ (رسول اللہ) ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر نمازی اپنی ذات کے لیے ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور قرأت نماز کا حصہ ہے۔ لہٰذا امام کی قرأت مقتدی کے لیے نہیں ہوسکتی۔ (اگر ایسا ہو تو) گویا مقتدی نے کچھ نماز خود پڑھی اور کچھ نماز اس کے لیے امام نے پڑھی۔ جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے خود کوشش (محنت) کی، اور اس کی کوشش (محنت) کا جلد ہی جائزہ لیا جائے گا۔''

اور مزید فرمایا: ''ہر ذات کو اسی کی جزا ملے گی جس کی اس نے خود کوشش کی۔'' [1]

امام کی نماز مقتدی کے لیے نہیں:

[165]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، نا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الحَمِيدِ الحَارِثِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الوَلِيدِ بنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقبُرِيُّ، عَن أَبِيهِ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَومًا ثُمَّ انصَرَفَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تُحسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنظُرُ المُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيفَ يُصَلِّي؛ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفسِهِ، إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُبصِرُ مِن وَرَائِي كَمَا أُبصِرُ مِن بَينَ يَدَيَّ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ اور محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالحمید الحارثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ حماد بن اسامہ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے ولید بن کثیر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید المقبری نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد محترم ابوسعید المقبری سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، پھر

[1] جب مقتدی نے امام پر ہی بھروسہ کیے رکھا اور خود نماز میں کوئی کوشش نہ کی تو اسے جزا کس چیز کی ملے گی؟ کوشش کرے گا تو جزا ملے گی۔

پلٹ کر فرمایا: اے فلان! کیا تم بہتر طریقے سے نماز نہیں پڑھ سکتے؟ کیا نمازی یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ وہ یقیناً اپنی ہی ذات کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ ❶

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابوکریب محمد بن العلاء کے واسطے سے ابواسامہ سے روایت کیا ہے۔ ❷

[166]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدِانَ أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، نا خَلفُ بن عَمرو ، ح . . .

وَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ خُشَيشٍ المُقرِئُ بِالكُوفَةِ نا أَبُو بَكرٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يَحيَى بنِ مُعَاوِيَةَ الطَّلحِيُّ إِملَاءً، نا خَلفُ بن عَمرو العُكبَرِيُّ مِن حِفظِهِ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ الحُمَيدِيُّ ، سَنَةَ ثَمَانِ عَشرَةَ وَمِأَتَينِ ، نا مُوسَى بنُ شَيبَةَ بنِ وَلَدِ كَعبِ بنِ مَالِكٍ ، عَن مُحَمَّد يَعنِي ابنَ كُلَيبٍ ، عَنِ ابنِ جَابِرٍ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الإِمَامُ ضَامِنٌ فَاصنَعُوا مَا صَنَعَ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: خلف بن عمرو العکبری نے بیان کیا...(ح)

(دوسری سند) ہمیں ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش المقرئ نے کوفہ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی نے لکھوا کر بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خلف بن عمرو العکبری نے اپنی یادداشت سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے 218 ہجری میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے موسیٰ بن شیبہ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن کلیب سے، انھوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے ❸، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے، لہٰذا جس طرح وہ کرے، تم بھی کرو۔ ❹

---

❶ یہ سند حسن ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح مسلم، حديث : 423.

❸ سیدنا جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے۔ ایک: محمد بن جابر اور دوسرے محمود بن جابر۔ محمد بن کلیب نے دونوں سے روایت لی ہے اور دونوں نے اپنے والد محترم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ دیکھئے: التاريخ الكبير، للبخاري: 219,53/1، 404/7.

❹ اس روایت کی سند حسن ہے۔ المعجم الأوسط، للطبراني: 35/4 ، حديث ، 3545 ـ تاريخ بغداد، للخطيب: 284/9 ـ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 293/23.

سند میں غلطی کی وضاحت:

(پہلی سند کے راوی) ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے تاریخ کا ذکر نہیں کیا، اور نہ ہی اس حدیث کی سند کو درست بیان کیا ہے۔ جبکہ اس کی سند اس طرح درست ہے جو (دوسری سند کے راوی) ابوالحسین محمد بن علی بن خُشَیش کے واسطے سے بیان کی ہے۔

اور امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ نے بھی امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے: جو امام کے پیچھے قرأت کا قائل ہے اس کے لیے یہ صحیح دلیل ہے۔ ❶

اور شیخ احمد بن حسین (امام بیہقی) رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی سند کی طرف ''التاریخ الکبیر'' میں اشارہ کیا ہے۔ ❷

---

❶ سنن الدارقطنی: 322/1.

❷ دیکھیے: التاریخ الکبیر، للبخاری: 219,53/1، 404/7.

باب14

بَابُ: مَا يُستَدَلُّ بِهِ عَلَى وُجُوبِ القِرَاءَ ةِ عَلَى المَأمُومِ

قرأت کرنا مقتدی کے لیے واجب ہونے کے دلائل

إِذِ المُصطَفَى ﷺ عَلَّمَ مَن لا يُحسِنُ القُرآنَ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ مِنَ الذِّكرِ وَلَم يَأمُرهُ بِالِائتِمَامِ حَتَّى تَسقُطَ عَنهُ القِرَائَةُ۔

جو شخص قرآن درست نہیں پڑھ سکتا تھا، اسے سیدنا مصطفیٰ (رسول اللہ) ﷺ نے کچھ ذکر سکھایا تھا، اسے امام کے پیچھے خاموش کھڑا رہنے کا حکم نہیں دیا تھا، کہ اس سے قرأت ساقط ہو جائے۔

نماز میں قرأت ضرور کرو، قرآن نہیں آتا تو یہ وظیفہ پڑھ لو..(پہلا وظیفہ):

[167]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فُورَكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا يُونُسُ بن حَبِيبٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ جَعفَرٍ المَدِينِيُّ ، حدَّثَنِي يَحيَى بن عَلِيِّ بنِ خَلَّادٍ ، عَن أَبِيهِ، عَن جَدِّهِ ، عَن رِفَاعَةَ البَدرِيِّ ، قَالَ: كَانَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي المَسجِدِ، قَالَ رِفَاعَةُ: وَنَحنُ عِندَهُ إِذ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالبَدَوِيِّ، فَدَخَلَ المَسجِدَ فَصَلَّى، فَأَخَفَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَلَّمَ عَلَيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَعَلَيكَ، أَعِد صَلَاتَكَ؛ فَإِنَّكَ لَم تُصَلِّ، فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ أَنَّهُ مِن أَخَفَّ صَلَاتَهُ لَم يُصَلِّ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَينِ أَو ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَهُ مِثلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرِنِي وَعَلِّمنِي؛ فَإِنِّي بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخطِىءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قُمتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ، ثُمَّ كَبِّرْ، فَإِن كَانَ مَعَكَ قُرآنٌ فَاقرَأهُ، وَإِن لَم يَكُن مَعَكَ قُرآنٌ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَهَلِّلهُ وَكَبِّرهُ، فَإِذَا رَكَعتَ فَاركَع حَتَّى تَطمَئِنَّ، ثُمَّ ارفَع رَأسَكَ فَاعتَدِل قَائِمًا، ثُمَّ اسجُد وَاعتَدِل سَاجِدًا، ثُمَّ ارفَع رَأسَكَ وَاعتَدِل قَائِمًا حَتَّى تَقضِيَ صَلَاتَكَ، فَإِذَا فَعَلتَ ذٰلِكَ فَقَد تَمَّت صَلَاتُكَ، وَإِن انتَقَصتَ مِن ذٰلِكَ شَيئًا؛ فَإِنَّمَا انتَقَصتَ مِن صَلَاتِكَ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداود الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر المدینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد (علی بن یحییٰ بن خلاد) سے، انھوں نے اپنے دادا (خلاد بن رافع الزرقی) سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے

پاس بیٹھے تھے۔ ایک بدوی (دیہاتی) سا شخص آیا۔ مسجد میں داخل ہوا، ہلکی سی نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ ﷺ کو سلام کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک (تم پر بھی سلامتی ہو)، نماز دوبارہ پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ لوگوں کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی؛ کہ جو شخص ہلکی سی نماز پڑھتا ہے گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں؟ اس شخص نے دو مرتبہ یا تین اسی طرح ہی کیا۔ ہر بار آپ ﷺ اسے وہی بات کہتے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے دکھایئے اور سکھایئے، میں انسان ہوں درست بھی کر سکتا ہوں اور غلط بھی کر سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو، تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اسی طرح وضو کرو۔ پھر تکبیر کہو۔ اگر تمھیں قرآن آتا ہے تو قرآن پڑھو۔ اگر تمھیں قرآن نہیں آتا تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ''، کہتے رہو۔ جب رکوع کرو تو اس طرح کرو کہ اطمینان ہو جائے۔ پھر اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھا کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور درست سجدہ کرو۔ پھر اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھا کھڑے ہو جاؤ۔ نماز مکمل ہونے تک اسی طرح کرو۔ جب تم اسی طرح نماز ادا کرو گے تو تمھاری نماز کامل ہوگی۔ اگر اس میں کوتاہی کرو گے تو تمھاری نماز ناقص ہوگی۔ [1]

دوسرا وظیفہ:

[168]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَمرو الرَّزَّازُ ثنا أَحمَدُ بنُ الخَلِيلِ البُرجَلَانِيُّ، نا أَبُو النَّضرِ هَاشِمُ بنُ القَاسِمِ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ المَسعُودِيُّ ، عَن إِبرَاهِيمَ السَّكسَكِيُّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أُحسِنُ القُرآنَ فَعَلِّمنِي شَيئًا يُجزِينِي مِنَ القُرآنِ۔ قَالَ: ((اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) فَلَمَّا عَقَدَ عَلَيهِنَّ؛ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ لِرَبِّي فَمَاذَا أَقُولُ لِنَفسِي؟ قَالَ: قُلِ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارزُقنِي وَعَافِنِي)) قَالَ: فَقَبَضَ عَلَيهِنَّ، ثُمَّ وَلَّى۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَد مَلَأَ هٰذَا يَدَيهِ مِنَ الخَيرِ۔

ہمیں ابوالحسین بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن عمرو الرزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن خلیل البرجلانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابونضر ہاشم بن قاسم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن المسعودی نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم السکسکی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں قرآن درست نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے کوئی ایسی چیز

[1] یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔ حديث اسماعيل بن جعفر ، رقم: 441 ـ مسند أبی داؤد الطيالسی: 714/2 ، حديث ، 1469 ـ معرفة الصحابة ، لأبی نعيم: 1071/2 ، حديث ، 2714 .

سکھا دیجئے جو مجھے قرآن کی جگہ کفایت کر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلحَمدُ لِلَّهِ وَسُبحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكبَرُ وَلَا حولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھ لیا کرو۔ جب اس آدمی نے انھیں شمار کرلیا تو کہا: اللہ کے رسول! یہ تو میرے رب کے لیے ہے، میں اپنے لیے کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللّٰهُمَّ اغفِر لِي وَارحَمنِي وَاهدِنِي وَارزُقنِي وَعَافِنِي'' پڑھا کرو۔ اس شخص نے یہ الفاظ یاد کیے اور واپس چل دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لیے ہیں۔ ❶

[169]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ نا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، نا الحُسَينُ بنُ حَفص ، عَن سُفيَانَ ، عَن أَبِي خَالِدٍ وَهُوَ الدَّالَانِيُّ ، عَن إِبرَاهِيمَ السَّكسَكِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَستَطِيعُ أَن أَتَعلَمَ القُرآنَ فَعَلِّمنِي مَا يُجزِينِي ، فَقَالَ: تَقُولُ: سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحمدُ لِلَّهِ۔ فَذَكَرَ الحَدِيثَ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: وَجَعَلَ يَعُدُّ حَتَّى قَبَضَ أَصَابِعَهُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے ابوخالد الدالانی سے، انھوں نے ابراہیم السکسکی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں قرآن نہیں سیکھ سکتا؛ آپ مجھے کچھ ایسا سکھایئے جو مجھے کفائت کر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ''سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحمدُ لِلَّهِ'' پڑھ لیا کرو۔ پھر وہی (گذشتہ) حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ وہ شخص ان کلمات کو اپنی انگلیاں موڑ کر شمار کرنے لگا۔ ❷

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: 382/4 ۔ مسند أبی داؤد الطیالسی: 157/1، حدیث ، 851 ۔ الدعوات الکبیر ، للبیهقی: حدیث، 103۔ مسند البزار: 280/8 ، حدیث، 3346 ۔ الدعاء، للطبرانی: 1575/3 ، حدیث ، 1712 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 381/2 .

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ حوالہ کے لیے گذشتہ حدیث کی تخریج دیکھیں۔

باب 15

ذِکرُ مَا یُؤثَرُ عَن أَصحَابِ النَّبِیِّ المُصطَفَی صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی قِرَاءَ تِہِم خَلفَ الإِمَامِ وَأَمرِہِم بِہَا

امام کے پیچھے قرأت کرنے اور اس کا حکم دینے کے متعلق، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار

امیر المومنین سیدنا ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اصحاب رسول میں نہایت اعلی مقام و مرتبہ کے حامل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر ہونے کا شرف بھی رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بدری صحابی اور دوسرے خلیفۃ المسلمین تھے۔ بعض احباب کی کچھ مسائل میں ضد ہوتی ہے کہ ہمیں اس مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف اول کے نمازی، کبار صحابہ میں میں سے کسی کا عمل یا روایت دکھائیں، کسی بدری صحابی، یا خلفاء راشدین میں سے کسی کا عمل دکھائیں؛ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے احباب کے لیے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اہتمام کیا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے وجوب پر دلائل پیش کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال، فتاوی اور عمل کو بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے صف اول کے نمازی، بدری، فقیہ اور خلیفہ راشد صحابی، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آثار بیان کیے ہیں۔ جن میں واضح اور صریح الفاظ میں امام کے پیچھے قرأت کرنا مذکور ہے۔ ...... بلاشبہ ہدایت، ہدایت کے طالب کو ہی ملتی ہے...... [العاصم])

امام قرأت کر رہا ہو، مقتدی تب بھی قرأت کرے (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

[170]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بن عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى بنِ الفَضلِ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، نا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ هُوَ الثَّورِيُّ ، عَن سُلَيمَانَ الشَّيبَانِيِّ ، عَن يَزِيدَ بنِ شَرِيكٍ التَّيمِيِّ ، قَالَ: قُلتُ لِعُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَقرَأُ وَرَاءَ الإِمَامِ يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَم۔ قَالَ: وَإِن قَرَأتَ يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ قَالَ: وَإِن قَرَأتُ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: حسین بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے سلیمان الشیبانی سے، انھوں نے یزید بن شریک التیمی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: امیر المومنین! کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ کہتے ہیں (میں نے کہا): امیر المومنین اگر آپ قرأت کر رہے ہوں، تب بھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی، اگر میں قرأت کر رہا ہوں، تب بھی (تم میرے پیچھے قرأت کرو)۔ [1]

[1] یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 131/2 ، حدیث ، 2776 ۔ جزء القراء ۃ خلف الإمام، للبخاری: ص، 42 ، حدیث ، 59 ۔ التاریخ الکبیر ، للبخاری: 340/8 .

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کی دوسری سند:

[171]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنِ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الحَاكِمِ الإسفَرَايِينِيُّ أنا أَبُو بَحرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ البَربَهَارِيُّ نا بِشرُ بنُ مُوسَى ، ثنا الحُمَيدِيُّ ، نا حَفصُ بنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ ، عَن أَبِي إِسحَاقَ الشَّيبَانِيِّ ، عَن جَوَّابٍ التَّيمِيِّ ، عَن يَزِيدَ بنِ شَرِيكٍ ، قَالَ: قُلتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَم۔ قُلتُ: وَإِن كُنَّا خَلفَكَ؟ قَالَ: نَعَم وَإِن كُنتُم خَلفِي۔

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الحاکم الاسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبحر محمد بن حسن البر بہاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حمیدی (عبداللہ بن زبیر) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث النخعی نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق سلیمان شیبانی سے، انھوں نے جوّاب بن عبیداللہ تیمی سے، انھوں نے یزید بن شریک تیمی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اگرچہ میں آپ کے پیچھے بھی ہوں، تب بھی؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، چاہے تم میرے پیچھے بھی ہو (تب بھی قرأت کرو)۔ [1]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کی تیسری سند:

اس حدیث کو امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید الاشج سے، انھوں نے حفص بن غیاث سے، ان کی سند کے ساتھ؛ روایت کیا ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت کرو، چاہے وہ جہری قرأت ہی کر رہا ہو۔ اور (اس قرأت میں) سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید (دیگر سورت) پڑھو۔ یزید بن شریک کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اگر میں آپ کے پیچھے ہوں، تب بھی؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، چاہے آپ میرے پیچھے ہی ہوں (تب بھی قرأت کرو)۔

مقتدی فاتحہ پڑھے گا، چاہے امام قرأت کر رہا ہو (عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

اس حدیث کو ابوکریب نے بھی حفص بن غیاث سے راویت کیا ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ یزید بن شریک نے کہا: میں نے پوچھا: اگر آپ جہری قرأت کر رہے ہوں، تب بھی؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، چاہے میں جہری قرأت ہی کر رہا ہوں (تب بھی تم قرأت کرو)۔ [یہ روایت حسب ذیل ہے:]

[172]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، حَدَّثَنَا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ ، نا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الجَبَّارِ ، نا حَفصُ بنُ غِيَاثٍ ، ح . . .

[1] (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔ السنن الكبرى ، للبيهقي: 167/2 .

قَالَ: وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِی طَالِبٍ ، نا أَبُو كُرَيبٍ ، نا حَفصٌ ، عَن أَبِی إِسحَاقَ الشَّيبَانِیِّ ، عَن جَوَّابٍ التَّيمِیِّ ، وَإِبرَاهِيمُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ المُنتَشِرِ ، عَنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيدٍ ، عَن يَزِيدَ بنِ شَرِيكٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ، فَقَالَ: اقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، قُلتُ: وَإِن كُنتَ أَنتَ؟ قَالَ: وَإِن كُنتُ أَنَا، قُلتُ: وَإِن جَهَرتَ؟ قَالَ: وَإِن جَهَرتُ۔

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالجبار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے بیان کیا....(ح)

(دوسری سند) امام حاکم نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا❶، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوکریب محمد بن العلاء الہمدانی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق سلیمان شیبانی سے، انھوں نے جوّاب بن عبیداللہ تیمی اور ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے یزید بن شریک سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا۔ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ پڑھو۔ (یزید بن شریک کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگر آپ بھی (قرأت کر رہے) ہوں، تب بھی؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، اگر میں قرأت کر رہا ہوں، تب بھی۔ (یزید بن شریک کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگر آپ جہری (بلند) قرأت کر رہے ہوں؟ انھوں نے فرمایا: چاہے میں جہری (بلند) قرأت ہی کر رہا ہوں، (تب بھی تم سورۃ فاتحہ پڑھو)۔❷

جواب بن عبیداللہ تیمی اور حارث بن سوید دونوں نے یزید بن شریک سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ

❶ ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب بن یزید المعروف صبغی نیساپوری رحمہ اللہ امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔ ان کی پیدائش 258 ہجری میں اور وفات شعبان 342 ہجری میں ہوئی۔ [دیکھیے: سير أعلام النبلاء، للذهبي: 487,484,483/15] امام حاکم نے ان سے متعدد روایات بیان کی ہیں۔ یہ وضاحت اس لیے بیان کی گئی ہے کہ قارئین کے لیے واضح ہو سکے کہ سند کے آغاز میں "قَالَ" سے مراد امام بیہقی رحمہ اللہ نہیں ہیں۔ کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابوبکر بن اسحاق رحمہ اللہ کا زمانہ ہی نہیں پایا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کی پیدائش 384 ہجری میں اور وفات 458 ہجری میں ہوئی۔ لہٰذا امام ابوبکر بن اسحاق امام بیہقی رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے نہیں ہیں، بلکہ وہ امام حاکم رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ لہٰذا سند کے آغاز میں ''قال'' سے مراد امام حاکم رحمہ اللہ ہیں۔ انھوں نے ابوبکر بن اسحاق رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

❷ یہ سند حسن ہے، البتہ اثر صحیح ہے۔ مستدرك حاكم: 365/1 ، حديث ، 873 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 167/2 ـ سنن الدار قطنى: 317/1 ـ امام دارقطنی نے اس روایت کو صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

وغیرہ نے کہا ہے: اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔ ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کا حکم دیا کرتے تھے:

[**173**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الأَصبَهَانِيُّ بِالرَّيِّ ، نا أَبُوحَاتِمٍ مُحَمَّدُ بنُ عِيسَى الوَسقَندِيُّ نا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، عَن عَبدِ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابنِ التَّيمِيِّ ، عَن لَيثٍ ، عَنِ الأَشعَثِ ، عَن أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيدٍ ، وَيَزِيدَ التَّيمِيِّ ، قَالَا: أَمَرَنَا عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَن نَقرَأَ خَلفَ الإِمَامِ۔

ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصبہانی نے ’ری‘ شہر ❷ میں ہمیں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم محمد بن عیسیٰ الوسقندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الدَبری نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی سے، انھوں نے ابن تیمی (یعنی معتمر بن سلیمان تیمی) سے، انھوں نے لیث سے، انھوں نے اشعث سے، انھوں نے ابویزید سے، انھوں نے حارث بن سوید اور یزید بن شریک تیمی سے روایت کیا، ان دونوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم امام کے پیچھے قرأت کیا کریں۔ ❸

امام ابوالقاسم طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں: (اس سند میں) اشعث سے مراد؛ اشعث بن سوار (الکندی التابوتی) اور ابویزید سے مراد؛ عبدالملک بن میسرہ (الزرادالہلالی) ہے۔

احتمال یہ بھی ہے کہ اس روایت کو جواب تیمی نے یزید بن شریک سے، اور ابراہیم بن محمد بن منتشر نے حارث بن سوید سے روایت کیا، اوران دونوں (یعنی: یزید بن شریک اور حارث بن سوید) نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔اور (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے قرأت کے بارے میں) سوال صرف یزید بن شریک نے کیا ہے۔

حارث نے ابراہیم کی روایت میں اس حدیث کو یزید بن شریک سے روایت کیا ہے۔ جبکہ جوّاب تیمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو (خود بیان کرتے ہوئے) سنا ہے، اور بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تھا۔جس طرح عبدالرزاق بن ہمام والی روایت میں ہے۔واللہ اعلم۔

اورابواسحاق سلیمان شیبانی کی روایت (حدیث نمبر: 172) کے راوی، (عبدالرزاق کی) اس روایت (حدیث نمبر: 173) کے بعض راویوں کی نسبت زیادہ ثقہ ہیں۔

---

❶ سنن الدارقطني: 317/1 .

❷ ری، شہر کے متعلق مختصر وضاحت حدیث نمبر: 153 کی سند میں ان ہی کے نام سے منسلک حاشیہ میں بیان کردی گئی ہے۔

❸ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ روایت صحیح ہے۔مصنف عبدالرزاق: 131/2 ، حديث ، 2777 .

مقتدی؛ فاتحہ ضرور پڑھے، البتہ آواز بلند نہ کرے:

اور ابراہیم بن محمد بن منتشر کی ایک دیگر سند بھی ہے۔ (جو حسب ذیل ہے)

[174]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ المَحبُوبِيُّ نا سَعِيدُ بن مَسعُودٍ ، نا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، أنا شُعبَةُ ، عَن إِبرَاهِيمَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ المُنتَشِرِ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعتُ عَبَايَةَ ......رَجُلًا مِن بَنِي تَمِيمٍ......، قَالَ: سَمِعتُ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، يَقُولُ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَعَهَا شَيءٌ، قَالَ: قُلتُ: أَرَأَيتَ إِذَا كُنتُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: اقرَأ فِي نَفسِكَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن احمد محبوبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن مسعود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد محترم (محمد بن منتشر) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے بنوتمیم کے ایک آدمی عبایہ بن رداد کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (دیگر قرأت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ عبایہ بن رداد نے کہا: میں نے عرض کیا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں، تب بھی؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب اپنے دل ہی دل میں پڑھ لو۔ ❶

[175]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ بن عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ، أَنبَأَ أَبُو الفَضلِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ خَمِيرَوَيهِ، ثنا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا أَبُو عَوَانَةَ ، عَن إِبرَاهِيمَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ المُنتَشِرِ ، عَن أَبِيهِ، عَن عَبَايَةَ بنِ الرَّدَّادِ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِي مَوكِبِهِ فَقَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَيءٍ مَعَهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ ، أَرَأَيتَ إِن كُنتُ خَلفَ الإِمَامِ أَو كَانَ بَينَ يَدَيَّ إِمَامٌ؟ قَالَ: اقرَأ فِي نَفسِكَ۔

ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعوانہ وضّاح بن عبداللہ الیشکری نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے اپنے والد محترم محمد بن منتشر سے، انھوں نے عبایہ بن رداد سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سواریوں پر سوار

---

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ اثر صحیح ہے۔ اس سند میں عبایہ بن رداد متکلم فیہ راوی ہے۔ طبقات ابن سعد: 147/6 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 167/2 .

قافلے میں تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (دیگر قرأت) کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔ایک آدمی نے عرض کیا: امیرالمومنین! کیا خیال ہے، کہ اگر میں امام کے پیچھے ہوں (تب بھی پڑھوں)۔یا اس نے کہا کہ اگر میرے آگے امام ہو، تو (پھر بھی پڑھوں)؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب اپنے دل ہی دل میں پڑھ لو۔ ❶

ابراہیم بن محمد سے سفیان ثوری نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور سلیمان بن اعمش نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے عبایہ بن ربعی سے، انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''التاریخ الکبیر'' میں بیان کیا ہے کہ عبایہ بن رداد اور عبایہ بن ربعی ایک ہی راوی ہے۔البتہ محمد بن منتشر نے اسے عبایہ بن رداد جبکہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن اور سلمہ بن کہیل نے اسے عبایہ بن ربعی کہا ہے۔ ❸

فاتحہ کے بغیر نماز درست نہیں (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

[**176**]...... أَخبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ الأَصبَهَانِيُّ ، أنا أَبُو سَعِيدِ بنِ الأَعرَابِيِّ ، نا سَعدَانُ بنُ نَصرٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعمَشِ ، عَن خَيثَمَةَ ، عَن عَبَايَةَ بنَ رِبعِيٍّ ، أَظُنُّهُ عَن عُمَر ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَا تُجزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَيءٍ مَعَهَا۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعید بن الاعرابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعدان بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ ضریر بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے سلیمان بن مہران الاعمش سے، انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے عبایہ بن ربعی سے روایت کیا، میرا خیال ہے کہ انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: وہ نماز درست نہیں ہے، جس میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (دیگر) قرأت نہ کی جائے۔ ❹

اس حدیث کو محاضر بن مورّع نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے، انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔اس سند میں عبایہ بن رداد متکلم فیہ راوی ہے۔ الأوسط ، لابن المنذر: 101/3 ، حديث ، 1307 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 167/2 ۔ الآثار ، لأبي يوسف: حديث ، 3 .

❷ سابقہ سند میں مذکور عبایہ بن رداد تیمی ہے۔ امام ابن حبان نے اسے ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ جبکہ عبایہ بن ربعی اسدی کوفی ہے۔ اسے امام عقیلی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے عبایہ بن ربعی، ہی بیان کیا ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 239/3 ، حديث ، 3644 .

❸ التاريخ الكبير ، للبخاري: 72/7 .

❹ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔اس سند میں عبایہ متکلم فیہ راوی ہے۔ الأوسط ، لابن المنذر: 101/3 ، حديث ، 1307 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 167/2 ۔ الآثار ، لأبي يوسف: حديث ، 3 .

عبایہ بن ربعی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:.... آگے انھوں نے شک کے الفاظ (یعنی: ''میرا خیال ہے'') کے بغیر اس حدیث کو روایت کیا۔ ❶

امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایات:

(داماد رسول، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی علماء، فقہاء اور بدری صحابہ میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ بھی تھے۔ ان کے اقوال، فتاوی اور عمل سے بھی ثابت ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کا قرأت کرنا واجب ہے اور بلکہ آپ رضی اللہ عنہ تو اس کا حکم دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں مذکور ہے: [العاصم])

سیدنا علی رضی اللہ عنہ مقتدی کو قرأت کا حکم دیتے تھے:

[177]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، نا الأَسوَدُ بنُ عَامِرٍ ، ثنا شُعبَةُ ، ح . . . ،

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق الصغانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسود بن عامر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا...(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ، حدَّثَنِي عَلِيُّ بنُ حَمشَاذَ، نا مُحَمَّدُ بنُ غَالِبٍ، ثنا عَبدُ الصَّمَدِ بنُ النُّعمَان، نا شُعبَةُ ، عَن سُفيَانَ بنِ حُسَينٍ ، قَالَ: سَمِعتُ الزُّهرِيَّ ، يُحدِّثُ عَنِ ابنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عَلِيٍّ رضي الله عنه ، أَنَّهُ كَانَ يَأمُرُ أَن يُقرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے علی بن حمشاذ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن غالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالصمد بن نعمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے سفیان بن حسین سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابن شہاب زہری کو سنا؛ وہ عبیداللہ بن ابی رافع کے واسطے سے حدیث بیان کررہے تھے، کہ انھوں نے اپنے والد گرامی ابورافع سے روایت کیا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حکم دیا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ ❷

❶ سابقہ سند میں ''میرا خیال ہے'' کے الفاظ شک والے ہیں، اس سند کو ذکر کرنے کا مقصد یہی وضاحت کرنا ہے کہ اس سند میں شک کے الفاظ نہیں ہیں۔

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخاری: ص، 44 ، حديث ، 62 ۔ المعرفة و التاريخ، للفسوی: 419/1 ۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 209/1 ۔ الأوسط، لابن المنذر: 113/3 ، حديث ، 1331 ۔ سنن الدارقطنی: 322/1 ۔ مستدرك حاكم: 356/1، حديث، 874 ۔ السنن الكبرى للبيهقی: 168/2 ۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقی: 86/3 ، حديث ، 3802 .

اس حدیث کو یزید بن ہارون نے سفیان بن حسین کی سند سے ''عن أبیهِ'' کا ذکر کیے بغیر روایت کیا ہے، جو زیادہ صحیح ہے۔ ❶

[178]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا أَبُو عَلِيِّ بنِ إِبرَاهِيمَ ، نا أَحمَدُ بنُ مَهدِيٍّ ، نا أَبُو بَكرِ بنُ أَبِي شَيبَةَ ، نا عَبدُ الأَعلَى السَّامِيُّ ، عَن مَعمَرٍ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن عُبَيد اللّٰهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ ، ...... وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ رضي الله عنه ...... أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ يَقُولُ: اقرَأ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ خَلفَ الإِمَامِ فِي كُلِّ رَكعَةٍ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی (احمد بن محمد) بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن مہدی الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ السامی نے بیان کیا، انھوں نے معمر بن راشد سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا، ...... جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کاتب (سٹینو) تھے...... انھوں نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ظہر وعصر کی ہر رکعت میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ ❷

ابوبکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں: ہمیں حفص بن غیاث نے بیان کیا، انھوں نے اشعث بن سوار سے انھوں نے حکم بن عتیبہ اور حماد سے روایت کیا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ یعنی، اس سند میں عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد کے واسطے سے نہیں بلکہ خود سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ السنن الکبری، للبیهقی: 168/2.

❷ اس روایت کی سند صحیح ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة: 328/1 ، حدیث ، 3753۔ سوال یہ تھا کہ اگر عبیداللہ بن ابی رافع نے براہ راست سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، تو کیا ان کا سماع ثابت ہے؟ اسی بات کو واضح کرنے کے لیے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے، دوران سند ان کے نام کے ساتھ ہی واضح کر دیا ہے کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ جیسا کہ ''السنن الکبریٰ'' میں بھی یہی انداز اپنایا ہے: "وَسَمَاعُ عُبَيدِ اللهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ثَابِتٌ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ" [السنن الکبری، للبیهقی: 239/2، حدیث، 2933]

❸ مصنف ابن أبی شیبة: 328/1 ، حدیث ، 3754۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: "وَهُوَ مُرسَلٌ شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ المَوصُولِ وَفِي كُلِّ ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى ضَعفِ مَا رُوِيَ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ بِخِلَافِهِ بِأَسَانِيدَ لَا يَسوَى ذِكرَهَا لِضَعفِهَا" [السنن الکبری للبیهقی: 239/2، حدیث، 2933] (یہ روایت مرسل ہے، اور ماقبل موصول روایت کی شاہد ہے۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کی مخالفت والی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت ضعیف ہے۔)

[179]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ الفَضلِ القَطَّانُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ ، نا المُعَلَّى ، عَن يَزِيدَ بنِ زُرَيعٍ ، عَن مَعمَرٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ دُونَ ذِكرِ أَبِيهِ وَزَادَ: وَفِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوالحسن بن فضل القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن زریع سے، انھوں نے معمر بن راشد سے روایت کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ اس میں بھی (حدیث نمبر: 178 کی طرح عبیداللہ نے) اپنے والد (ابورافع) کا ذکر نہیں کیا، (بلکہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے)۔ اوراس میں مزید یہ بھی بیان کیا کہ ''آخری دو رکعات میں صرف فاتحہ پڑھا کرو۔'' ❶

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ معروف ترین قراء صحابہ میں سے ہیں۔ وہ بھی امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ [العاصم])

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عمل:

[180]...... أَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ التَّاجِرُ بِالرَّيِّ، نا أَبُو حَاتِمٍ الوَسقَندِيُّ، أنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، عَن عَبدِ الرَّزَّاقِ ، عَن يَحيَى بنِ العَلَاءِ ، عَن أَبِي سِنَانٍ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي الهُذَيلِ ، أَنَّ أُبَيَّ بنَ كَعبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ كَانَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ۔

ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن التاجر نے ری (شہر) میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم محمد بن عیسیٰ الوسقندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الدَّبری نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے یحییٰ بن علاء سے، انھوں نے ابوسنان ضرار بن مرہ الکوفی سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل عنزی سے روایت کیا کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ یہ روایت صحیح ہے۔ المعرفة والتاريخ، للفسوى: 419/1 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 168/2 ـ معرفة السنن و الآثار ، للبيهقى: 86/3 ـ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سند صحیح ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: معمر بن راشد کی زہری سے بیان کردہ روایت، شعبہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس سے مراد حدیث نمبر: 177، ہے۔

❷ یحییٰ بن علاء متروک راوی ہے، یہ سند ضعیف جدًا ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2772.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

[181]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ السُّلَمِيُّ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، نا إِبرَاهِيمُ بن مُحَمَّدٍ العَتِيقُ ، نا إِسحَاقُ بنُ سُلَيمَانَ الرَّازِيُّ ، عَن أَبِي جَعفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَن أَبِي سِنَانٍ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي الهُذَيلِ ، قَالَ: سَأَلتُ أُبَيَّ بنَ كَعبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ قَالَ: نَعَم۔

ہمیں ابوعبدالرحمٰن السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد العتیق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن سلیمان الرازی نے بیان کیا، انھوں نے ابوجعفر عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الرازی سے، انھوں نے ابوسنان ضرار بن مرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ❶

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عمل:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کے مجموعہ احادیث (جزء القراءۃ خلف الامام) میں پڑھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مالک بن اسماعیل سے، انھوں نے زیاد البکائی سے، انھوں نے ابوفروہ مسلم بن سالم النہدی سے، انھوں نے ابومغیرہ عبداللہ بن ابی ہذیل کوفی سے روایت کیا ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت:

(سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے محلے کی مسجد کے امام تھے۔ یعنی دور نبی میں مدینہ کے مشمولہ محلّہ میں آباد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی امامت کا آپ رضی اللہ عنہ کو شرف حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے قرأت کے قائل تھے۔ [العاصم])

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

[182]...... أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ ، نا

❶ حسن لغیرہ۔ سنن الدارقطنی: 317/1 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 168/2 ۔ جزء القراء ۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 43، حدیث، 60۔ الأوسط، لابن المنذر: 109/3، حدیث ، 1326 .

❷ جزء القراء ۃ خلف الإمام، للبخاری: ص، 43 ، حدیث ، 60 ۔ الأوسط، لإبن المنذر: 109/3 ، حدیث ، 1326 .

أَحمَدُ بنُ مَحمُودٍ ، نا عَلِيُّ بنُ يُونُسَ ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعبَةُ ، عَن أَبِي الفَيضِ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا شَيبَةَ المَهرِيَّ ، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ، فَقَالَ: إِذَا قَرَأَ فَاقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَقُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد وَإِذَا لَم تَسمَع فَاقرَأ فِي نَفسِكَ وَلَا تُؤذِ مَن عَن يَمِينِكَ وَلَا مَن عَن شِمَالِكَ۔

ہمیں احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان (المعروف ابوالشیخ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوداؤد الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے ابوفیض موسیٰ بن ایوب سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوشیبہ المہری کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ (امام) قرأت کرے تو تم سورۃ فاتحہ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۃ اخلاص) پڑھو۔ اور جب تم (امام کی قرأت) نہیں سن رہے تب اپنے دل ہی دل میں پڑھو؛ اپنے دائیں بائیں والوں کو پریشان مت کرو۔ (1)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نماز میں سورت فاتحہ کی فرضیت والی معروف ترین صحیح ترین حدیث کے راوی ہیں۔ اس حدیث کے الفاظ تو عام اور مطلق ہیں، لیکن سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل اُس حدیث کے صحیح مفہوم کا عکاس ہے۔ کیونکہ حدیث کا راوی بہتر جانتا ہوتا ہے کہ اس کی روایت کردہ حدیث کا صحیح مفہوم اور حقیقی تقاضا کیا ہے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے قرأت کرنے کے قائل تھے اور اسی پر فتوی بھی دیتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل روایت میں مذکور ہے: [العاصم])

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کا عمل اور فتویٰ:

[**183**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِي أَحمَدُ بنُ كُوفِيٍّ العَدلُ الأَصبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ الحَسَنِ الأَصبَهَانِيُّ ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ مُعَاذٍ ، نا أَبِي ، نا ابنُ عَون ، عَن رَجَاءِ بنِ حَيوَةَ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ: صَلَّينَا صَلَاةً وَإِلَى جَنبِي عُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ فَسَمِعتُهُ يَقرَأُ بِفَاتِحَةِ القُرآنِ ، فَلَمَّا فَرَغنَا قُلتُ: أَبَا الوَلِيدِ ، أَلَم أَسمَعكَ قَرَأتَ بِفَاتِحَةِ القُرآنِ

(1) ابوشیبہ المهری مجہول راوی ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ السنن الکبری للبیهقی: 169/2 ۔ مصنف ابن أبی شیبة: 271/3 ، حدیث ، 3780 .

قَالَ: أَجل؛ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے احمد بن کوفی العدل اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن حسن اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم معاذ بن معاذ بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون المزنی نے بیان کیا، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور میرے ایک طرف سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انھیں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: ابوالولید! کیا میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں (ضرور سنا ہوگا)۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❶

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے تحت، رجاء بن حیوہ تابعی کا فتویٰ:

عبداللہ بن عون کہتے ہیں: رجاء بن حیوہ سے پوچھا جاتا تھا کہ اگر نمازی امام کے پیچھے اس نماز میں ہو؛ جس میں جہری قرأت کی جاتی ہے (تب بھی پڑھے گا؟)۔ تو وہ کہتے: جہری قرأت ہو یا جہری نہ ہو (سرّی ہو) قرأت کرنا ضروری ہے۔

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کا عمل اور فتویٰ:

[184]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عُمَرَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ أنا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ نا إِبرَاهِيمُ بنُ إِسحَاقَ ، نا أَبُو سَلَمَةَ ، نا حمَّادٌ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَون ، عَن رَجَاءِ بنِ حيوَةَ ، عَن مَحمُودِ بنِ الرَّبِيع ، قَالَ: سَمِعتُ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ ، يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فَقَالَ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَائَةٍ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر المقرئ نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن اسحاق الحربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون نے بیان کیا، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنا؛ آپ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❷

---

❶ حسن لغيره۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2771 ۔ مصنف ابن أبی شيبة: 271/3 ، حديث ، 3791 ۔ الأوسط ، لابن المنذر: 110/3 ، حديث ، 1327 .

❷ اس روایت کی سند حسن ہے۔ السنن الكبرى للبيهقي: 168/2 .

مقتدی اور اکیلے نمازی کو سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کا حکم:

[185]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو عَلِي الحَافِظُ ، نا أَبُو خَلِيفَةَ الجُمَحِيُّ ، نا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بنُ عَبدِ المَلِكِ نا شُعبَةُ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب جمحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا....(ح)

وَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِي مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِئٍ، نا الفَضلُ بن مُحَمَّدٍ البَيهَقِيُّ ، نا عَلِيُّ بنُ الجَعدِ ، أنا شُعبَةُ ، عَن مُسلِمٍ أَبِي النَّضرِ ، قَالَ: سَمِعتُ حَمَلَةَ بنَ عَبدِ الرَّحمَن ، يحدِّثُ عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلا سُجُودَهُ ، فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ: لا تَشَبَّهُوا بِهذَا وَلا بِأَمثَالِهِ؛ إِنَّهُ لا صَلاةَ إِلَّا بِأُمِّ الكِتَابِ؛ فَإِن كُنتَ خَلفَ الإِمَامِ فَاقرَأ فِي نَفسِكَ وَإِن كُنتَ وَحدَكَ فَأَسمِع أُذُنَيكَ وَلَا تُؤذِ مَن عَن يَمِينِك وَمَن عَن يَسَارِكَ۔

(دوسری سند) ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن صالح بن ہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن محمد بیہقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن جعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے مسلم بن ابی نضر الشامی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے حملہ بن عبدالرحمٰن العکی کو سنا، وہ بیان کررہے تھے کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا، جس نے (نماز میں) رکوع مکمل کیا تھا نہ ہی سجدے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے قریب آئے، اس کا ہاتھ پکڑ کر (وہاں موجود اصحاب واحباب کو) فرمایا: تم لوگ، اس شخص جیسی نماز مت پڑھنا۔ حقیقت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہی نہیں۔ اگر تم امام کے پیچھے ہو؛ تو اپنے دل ہی دل میں پڑھو۔ اور اگر تم اکیلے ہوتو اپنے ہی کانوں کو سناؤ؛ اپنے دائیں بائیں والوں کو پریشان مت کرو۔ [1]

[186]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، ثنا أَحمَدُ بنُ مَحمُودِ بنِ صُبَيحٍ ، نا عَلِيُّ بنُ يُونُسَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا شُعبَةُ ، عَن مُسلِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ وَمَعنَاهُ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن

---

[1] مسلم ابونضر اور حملہ بن عبدالرحمٰن کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، البتہ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔ مصنف ابن أبي شيبة: 558/2 ـ حديث ، 2985 ـ السنن الكبرى للبيهقي: 168/2 .

محمود بن صبیح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداود الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے مسلم بن عبداللہ سے روایت کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا احناف کے ہاں فقہی وعلمی مقام، فقہ حنفیہ کی معروف کتاب ''در مختار'' میں یوں مذکور ہے: ''فقہ کا کھیت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بویا اس کھیت کو پانی علقمہ اور اسود رحمہ اللہ نے دیا اور پھر جب کھیتی پک کر تیار ہوئی اس کی کٹائی ابراہیم نخعی نے کی اور اس کھیتی کی کٹائی کے بعد توڑی اور دانہ حماد بن ابی سلیمان نے جدا جدا کیا اور وہ جو دانہ انہوں نے جدا کیا اس کا آٹا امام ابوحنیفہ نے بنایا اور قاضی ابو یوسف نے اس آٹے کو گوندھا اور محمد بن حسن شیبانی نے اس کی روٹیاں پکائیں اور ساری قوم بنی فقہ کی روٹیاں کھا رہی ہے۔'' ❷ لہٰذا ان احباب کے لیے ضروری ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے اثبات میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کو ہی اپنا لیں۔ [العاصم] روایات حسب ذیل ہیں:)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے:

[187]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا أَبُو عَمرٍو المُستَملِيُّ ، أنا عَلِيُّ بنُ حُجرٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو احمد بن مبارک الحکمویہ المستملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حُجر البغدادی نے بیان کیا....(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، حدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الكَرَابِيسِيُّ ، نا إِبرَاهِيمُ بن مُحَمَّدٍ المَروَزِيُّ ، ثنا عَلِيُّ بنُ حُجرٍ ، نا شَرِيكٌ ، عَن أَشعَثَ بنِ سُلَيمٍ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ زِيَادٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ: صَلَّيتُ إِلَى جَنبِ عَبد اللّٰهِ بن مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ خَلفَ الإِمَامِ فَسَمِعتُهُ يَقرَأُ فِي الظُّهرُ وَالعَصرِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوطیب الکرابیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

---

❶ مسلم ابونضر اور حملہ بن عبدالرحمٰن کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، البتہ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔

❷ الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار: ١/ ١٢ ـ رد المحتار علی الدر المختار: ١/ ٥٠ .

ابراہیم بن محمد المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حُجر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شریک بن عبداللہ نخعی نے بیان کیا، انھوں نے اشعث بن سلیم سے، انھوں نے عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام کے پیچھے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی، میں نے ظہر اور عصر میں آپ رضی اللہ عنہ کو قرأت کرتے ہوئے سنا۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے تھے:

[**188**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا عَمرُو بنُ زُرَارَةَ ، نا إِسمَاعِيلُ ، عَن لَيثٍ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ ثَروَانَ ، عَنِ الهُذَيلِ بنِ شُرَحبِيلَ ، عَنِ ابنِ مَسعُودٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ قَرَأَ فِي العَصرِ خَلفَ الإِمَامِ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِأُمِّ القُرآنِ وَسُورَةٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل ابن علیّہ نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان سے، انھوں نے ہذیل بن شرحبیل سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے، نماز عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے تھے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات:

(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما معروف ترین مفسر قرآن صحابی ہیں۔ جو احباب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف غلط منسوب تفسیر کو رفع الیدین سے منع کرنے کے لیے بیان کرتے اور دلیل بناتے ہیں، انھیں چاہیے کہ سورت فاتحہ کے متعلق بھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو اپنائیں۔ یہ تو ناانصافی ہے کہ ایک بات کو تسلیم کرلیا جائے اور دوسری کو ترک کردیا جائے۔ ذیل میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے اثبات میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اقوال وفتاویٰ نقل کیے ہیں۔ [العاصم])

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھو (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

[**189**]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الحَاكِمُ اِلاسفَرَايِينِيُّ ، أنا أَبُو بَحرٍ

❶ حسن لغیرہ۔ مصنف ابن أبی شیبة: 267/3 ، حدیث ، 3772 ۔ المعجم الکبیر ، للطبرانی: 196/9 ۔ جزء القراء ة خلف الإمام، للبخاری: ص، 45، حدیث، 63 ۔ الثقات، لابن حبان: 58/5 .

❷ یہ سند ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبی شیبة: 267/3 ، حدیث ، 3772 ۔ الأوسط ، لابن المنذر: 102/3 ، حدیث ، 1311 .

البَربَهَارِيُّ ، نا بِشرُ بنُ مُوسَى ، نا الحُمَيدِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ العَيزَارِ بنِ حُرَيثٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: اقرأ خَلفَ الإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الحاکم اسفر ایینی نے بیان کیا، انھوں کہا: ہمیں ابوبحر البربہاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وکیع بن جراح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، انھوں نے عیزار بن حریث سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ [1]

جہری وسری، ہر نماز میں قرأت کرو (سیدنا ابن عباس کا فتویٰ):

[190]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا بِشرُ بنُ مُوسَى ، ثنا مُوسَى بنُ دَاوُدَ وَهُوَ الضَّبِّيُّ نا عُقبَةُ يَعنِي ابنَ عَبدِ اللّٰهِ الأَصَمَّ ، عَن عَطَاءٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: اقرأ خَلفَ الإِمَامِ جَهَرَ أَو لَم يَجهَر۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن داود الضبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقبہ بن عبداللہ الاصم نے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت کرو، چاہے نماز جہری ہو یا جہری نہ ہو (یعنی: سرّی ہو)۔ [2]

فاتحہ، مت چھوڑو (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

[191]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الكَرَابِيسِيُّ ، نا الثَّقَفِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بن مُحَمَّدٍ المُحَارِبِيُّ ، عَن لَيثٍ ، عَن عَطَاءٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: لَا تَدَع فَاتِحَةَ الكِتَابِ جَهَرَ الإِمَامُ أَو لَم يَجهَر۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوطیب الکرابیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد ابن اسحاق السراج ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن صباح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

[1] (حسن) ابوبحر البربہاری ضعیف راوی ہے۔ یہ سند ضعیف ہے، البتہ اثر صحیح ہے۔ مصنف ابن أبی شیبة: 272/3 ، حدیث ، 3793 ۔ السنن الکبری للبیہقی: 169/2 .

[2] حسن لغیرہ۔ عقبہ بن عبداللہ الأ صم، ضعیف راوی ہے۔ لیکن اس کی اِس روایت کا متابع اگلی حدیث میں لیث بن ابی سلیم کی سند سے مذکور ہے۔

سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: تم سورۃ فاتحہ مت چھوڑو، چاہے امام جہری قرأت کرے یا جہری قرأت نہ کرے (یعنی، چاہے وہ سرّی قرأت کرے)۔ ❶

ہر رکعت میں امام کے پیچھے قرأت کرو (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوی):

[192]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا بِشرِ بنُ مُوسَى ، نا يَحيَى بنُ إِسحَاقَ ، نا ابنُ لُهَيعَةَ ، عَن خَالِدِ بنِ أَبِي عِمرَانَ ، عَن حَنَشٍ ، قَالَ: سَمِعتُ ابن عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: اقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي كُلِّ رَكعَةٍ خَلفَ الإِمَامِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن لہیعہ مصری نے بیان کیا، انھوں نے خالد بن ابی عمران تجیبی سے، انھوں نے حنش بن عبداللہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھو۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی روایات:

(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما محدثین صحابہ میں نمایاں مقام رکھنے والے صحابی ہیں۔ امام کے پیچھے قرأت کرنے، بلکہ بالخصوص سورت فاتحہ پڑھنے پر آپ رضی اللہ عنہ کا دائمی عمل تھا۔ مزید درج ذیل روایات کی رو سے دیکھا جاسکتا ہے۔ [العاصم])

مجھے رب سے حیاء آتی ہے، اگر میں نماز میں قرأت نہ کروں:

[193]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ الفَضلِ القَطَّانُ بِبَغدَادَ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ النَّحوِيُّ ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ ، نا عَبدَانُ بن عُثمَانَ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ ، أنا كَهمَسُ بنُ الحَسَنِ ، عَن أَبِي الأَزهَرِ الضُّبَعِيِّ ، عَن أَبِي العَالِيَةِ البَرَاءِ ، أَنَّ عَبد اللّٰهِ بنَ صَفوَانَ ، قَالَ لِابن عُمَرَ: يَا أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ تَقرَأُ؟ قَالَ: إِنِّي لَأَستَحِي مِن رَبِّ هَذِهِ البَنِيَّةِ أَن أَركَعَ رَكعَتَينِ لَا أَقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَزَائِدًا ، أَو قَالَ: فَصَاعِدًا۔

ہمیں ابوالحسین بن فضل القطان نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر النحوی الفارسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان بن عثمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں کہمس بن حسن تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابواز ہر الضبعی

❶ حسن۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2773 ۔ مصنف ابن أبي شيبة: 268/3 ، حديث ، 2776 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 169/2 .

❷ ابن لہیعہ مدلس راوی ہے، البتہ یہ اثر صحیح ہے۔

سے، انھوں نے ابوالعالیہ البراء سے، انھوں نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ ہر نماز میں قرأت کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مجھے اس گھر کے مالک سے حیاء آتی ہے کہ میں دو رکعات (نماز) تو پڑھوں لیکن اس میں سورۃ فاتحہ اور مزید نہ پڑھوں۔ ❶

مجھے رب سے حیاء آتی ہے؛ اگر نماز میں فاتحہ نہ پڑھوں:

[194]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ رُسْتَةَ ، نا ابنُ حِسَابٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بنُ عُبَيدِ بنِ حِسَابٍ نا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِي العَالِيَةِ البَرَاءِ، قَالَ: سَأَلتُ، أَو سُئِلَ ابنُ عُمَرَ: أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَائَةٌ؟ فَقَال: إِنِّي لَأَستَحِي مِن رَبِّ هَذَا البَيت أَن أُصَلِّيَ لَهُ صَلاةً؛ لا أَقرأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن رُستہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبید بن حِساب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، انھوں نے ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے، انھوں نے ابوالعالیہ البراء سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا ریا انھوں نے کہا کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؛ تو انھوں نے فرمایا: اس گھر کے مالک (رب) سے مجھے حیاء آتی ہے کہ میں اس کی نماز تو پڑھوں لیکن اس میں سورۃ فاتحہ اور مزید نہ پڑھو۔ ❷

صحابہ اس میں قباحت نہیں سمجھتے تھے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''القراءۃ خلف الامام'' میں پڑھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد الرازی نے کہا: ہمیں ابوجعفر نے بیان کیا کہ یحییٰ البکاء نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

"مَا كَانُوا يَرَونَ بَأسًا أَن يَقرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ"

''صحابہ رضی اللہ عنہم (امام کے پیچھے) اپنے دل ہی دل میں قرأت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔'' ❸

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے، البتہ اثر صحیح ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 94/2 ، حدیث ، 2626 ۔ مصنف ابن أبی شیبة: 240/3 ، حدیث، 3650 ۔ جزء ا؛ قراء ة خلف الإمام، للبخاري: ص، 41 ، حدیث ، 56 ۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے اور انھوں نے یہ بات بیت اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہی تھی۔

❷ یہ سند حسن ہے، البتہ اثر صحیح ہے۔

❸ یحییٰ البکاء ضعیف اور ابوجعفر الرازی صدوق سیئ الحفظ ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ جزء القراء ة خلف الإمام ، للبخاري: ص ، 41 ، حدیث ، 57.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی روایات:

(محدثین صحابہ میں نمایاں اور عظیم نام، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو با قاعدہ مرتب و مدوّن کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مرتب کردہ مجموعہ احادیث کو آپ رضی اللہ عنہ نے ''الصحيفة الصادقة'' کا نام دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عمل اور اقوال سے بھی اسی بات کی صراحت ملتی ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا واجب ہے اور قرأت میں سے بالخصوص سورت فاتحہ کی قرأت کا زمی اور واجب ہے۔ اس حوالے سے آپ رضی اللہ عنہ کی روایات حسب ذیل ہیں: [العاصم])

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا عمل (ظہر وعصر میں، امام کے پیچھے قرأت):

[195]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو العَبَّاسِ المَحبُوبِيُّ ، نا سَعِيدُ بن مَسعُودٍ ، نا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، أنا شُعبَةُ ، عَن حُصَينٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقرَأُ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس المحبوبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن مسعود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے حصین بن عبدالرحمٰن السلمی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے مجاہد بن جبر المخزومی سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو سنا، آپ ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔ [1]

[196]...... أَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ حَاتِمٍ ، نا هُشَيمٌ ، أنا أَبُو بِشرٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبد اللّٰهِ بن عَمْرٍو ، يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِي صَلَاةِ الظُّهرِ مِن سُورَةِ مَرَيَمَ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حاتم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبشر جعفر بن ایاس الیشکری نے بیان کیا، انھوں نے مجاہد بن جبر سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو امام کے پیچھے ظہر کی نماز میں سورۃ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔ [2]

---

[1] صحيح۔ مصنف ابن أبى شيبة: 267/3 ، حديث ، 3771 ـ شرح معانى الآثار، للطحاوى: 219/1 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 169/2 ـ امام بیہقی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

[2] یہ سند حسن لغیرہ ہے، البتہ اثر صحیح ہے۔ مصنف ابن أبى شيبة: 267/3 ، حديث ، 3770 ـ الأوسط، لابن المنذر: 103/3 ، حديث ، 1314ـ شرح معانى الآثار، للطحاوى: 219/1 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 169/2 .

[197]...... وَبِإِسنَادِهِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا هُشَيمٌ ، نا حُصَينٌ ، قَالَ: صَلَّيتُ إِلَى جَنبِ عُبَيد اللّٰهِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ فَسَمِعتُهُ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ ، فَلَقِيتُ مُجَاهِدًا، فَذَكَرتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ ، يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ۔

اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ ہشیم بن بشیر نے حصین بن عبدالرحمٰن السلمی سے روایت کیا ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود الہذ لی کے پہلو میں (ساتھ کھڑے ہوکر) نماز پڑھی، میں نے انھیں امام کے پیچھے قرأت کرتے سنا۔ تو میں مجاہد بن جبر سے ملا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا، تو مجاہد بن جبر نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو امام کے پیچھے قرأت کرتے سنا ہے۔ ❶

[198]...... أَخبَرَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ التَّاجِرُ بِالرَّيِّ، نا أَبُو حَاتِمٍ الوَسقَندِيُّ، أنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، عَن عَبدِ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّورِيِّ ، عَنِ الأَعمَشِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ، قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فِى الظُّهرِ أَوِ العَصرِ۔

ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن التاجر نے ری (شہر) میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم وسقندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم دَبری نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے سفیان بن سعید بن مسروق الثوری سے، انھوں نے سلیمان بن مہران الاعمش سے، انھوں نے مجاہد بن جبر سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کرتے سنا۔ ❷

سیدنا ابوہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ محدث امت، بلکہ اس امت کے رئیس المحد ثین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے لگاؤ اس قدر والہانہ تھا کہ بھوک پیاس کی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو پرواہ نہیں رہتی تھی، پرواہ ہوتی تھی تو اس بات کی کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے جواہر وموتی اپنے دامن میں سمیٹ لوں۔ امام کے پیچھے قرأت کرنے اور بالخصوص سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق جو احادیث بالکل صریح ہیں، اور بنیادی حیثیت رکھتی ہیں؛ وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی بیان کردہ ہیں۔ جس شخص کو ان احادیث کے بعد بھی ''اثبات قرأت خلف الامام'' کے معاملہ میں شرح صدر نہ ہو، اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ [العاصم])

---

❶ اسناده صحيح۔ مصنف ابن أبی شيبة: 267/3، حديث ، 3771 ۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2775 .

❷ یہ اثر صحیح ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 130/2 ، حديث ، 2774 .

نماز میں فاتحہ پڑھو، امام کے پیچھے ہو تو دل میں پڑھ لو:

[199]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنَا أَبُو خَلِيفَةَ الفَضلُ بنُ الحُبَابِ الجُمَحِيُّ نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ بنِ قَعنَبٍ ، نا عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُحَمَّد يَعنِي الدَّرَاوَردِيَّ ، عَنِ العَلَاءِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَن صَلَّى صَلَاةً فَلَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيرُ تَمَامٍ۔ قَالَ: قُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ، إِنِّي أَحيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ۔ فَقَال يَا ابنَ الفَارِسِيِّ، اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ۔

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ، نِصفُهَا لِي وَنِصفُهَا لِعَبدِي، وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ، فَيَقُومُ عَبدِي، فَيَقُولُ: ﴿الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ﴾، يَقُولُ اللّٰهُ: حمِدَنِي عَبدِي ، فَيَقُولُ: ﴿الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ﴾، فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَثنَى عَلَيَّ عَبدِي، فَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَومِ الدِّينِ﴾، فَيَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبدِي، وَهَذَا بَينِي وَبَينَ عَبدِي، ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾، وَآخَرُ السُّورَةِ لِعَبدِي، وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ، فَيَقُولُ العَبدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ .

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب الجمحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن الحرقی سے، انھوں نے اپنے والدمحترم عبدالرحمٰن بن یعقوب الجہنی الحرقی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: کسی شخص نے کوئی نماز تو پڑھی لیکن اس میں ام القرآن (سورت فاتحہ) نہ پڑھی؛ وہ نماز بے کار ہے، ادھوری ہے۔ عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جناب ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں)؟ انھوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! تب اسے اپنے دل میں ہی پڑھ لو (لیکن پڑھو ضرور)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دوحصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جس کا وہ سوال کرے۔ میرا بندہ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میرے ثنا بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے

نے میری عظمت بیان کی ہے۔ اور یہ (اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَستَعِينُ﴾۔ اور سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو وہ مانگتا ہے۔ بندہ کہتا کہے: ﴿اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ❶

اس کتاب میں ہم نے یہ حدیث سفیان ثوری (کی سند) سے بھی بیان کی ہے کہ انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کیا: انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: جناب ابوہریرہ! میں امام کی قرأت سن رہا ہوتا ہوں (تب کیا کروں؟)۔ انھوں نے فرمایا: اے فارسی! یا، فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! اسے اپنے نفس (دل) میں پڑھ لو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

[200]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ القَاضِي وَأَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ مُوسَى السُّلَمِيُّ وَأَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاقُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالُوا: أنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدِ بنِ خَلِيٍّ ، نا بِشرُ بنُ شُعَيبِ بنِ أَبِي حَمزَة ، عَن أَبِيهِ ، عَن إِسحَاقَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، أَخبَرَنِي القَاسِمُ بنُ مُحَمَّد ، أَنَّ أَبَا هُرَيرَةَ ، كَانَ يَقُولُ: اقرَأُوا إِذَا سَكَتُوا ، وَاسكُتُوا إِذَا قَرَأُوا؛ فَإِنَّ الصَّلَاةَ المُخدَجَةَ الَّتِي لَا قِرَائَة فِيهَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ، ابوبکر القاضی، ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ السلمی اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی نے بیان کیا، ان چاروں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد بن خلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد محترم شعیب بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''جب امام سکتہ کریں تو تم قرأت کیا کرو۔ اور جب وہ قرأت کریں تب تم خاموش رہا کرو۔ وہ نماز بے کار ہے جس میں قرأت نہ ہو۔'' ❷

سیدنا ابوہریرہ اور سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم کی روایات:

(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث مبارکہ بھی امام کے پیچھے قرأت کا

---

❶ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ اثر صحیح ہے۔ سنن الترمذی: حدیث:2953 ۔ مسند الحمیدی:430/2، حدیث:1680 .

❷ اسحاق بن عبداللہ متروک راوی ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔

اثبات مذکور ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سچی اور حقیقی ایمانی عقیدت کا صحیح اظہار اسی صورت میں ہے کہ ان کے حکم پر عمل کیا جائے۔ [العاصم])

ہر رکعت میں فاتحہ پڑھو، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حکم):

[201]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ الأَصبَهَانِيُّ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ ، أنا ابنُ رُستَةَ ، نا شَيبَانُ بنُ فَرُّوخٍ ، نا عِكرِمَةُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، نا عَاصِمُ بنُ بَهدَلَةَ ، عَن أَبِي صَالِحٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا ، أَنَّهُمَا كَانَا يَأمُرَانِ بِالقِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ فِي الرَّكعَتَينِ الاولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَيءٍ مِنَ القُرآنِ۔

وَكَانَت عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَقُولُ: يَقرَأُ فِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن رُستہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن بہدلہ ابی النجو د اسدی نے بیان کیا، انھوں نے ابوصالح ذکوان (المعروف، السمان المدنی) سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ وہ دونوں، ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور قرآن سے کوئی دوسری سورت پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: آخری دو رکعات میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے۔ ❶

سیدنا ابوہریرہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کا موقف:

اسی طرح عمرو بن ابی قیس نے بھی عاصم بن ابی النّجو د سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بالا جازۃ بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابوعلی الحافظ نے انھیں بیان کیا کہ ہمیں ابوعمر احمد بن محمد بن احمد الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حامد بن محمود بن حرب نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن الدشتکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن ابی قیس نے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن ابی النجو د سے روایت کیا، انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔ البتہ انھوں نے یہ بھی کہا کہ سیدنا ابوہریرہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں امام کے پیچھے قرأت کرنے کے قائل تھے۔ ❷

---

❶ عکرمہ بن ابراہیم ضعیف راوی ہے، البتہ اس کی متابعت موجود ہے۔ لہٰذا یہ اثر صحیح ہے۔ السنن الکبری للبیہقی: 171/2 .

❷ حسن۔ السنن الکبری للبیہقی: 171/2 .

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت:

[202]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنِ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الحَاكِمُ اِلاسفَرَايِينِيُّ أنا أَبُو بَحرٍ البَربَهَارِيُّ ، نا بِشرُ بنُ مُوسَى ، نا الحُمَيدِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، نا سُلَيمَانُ بنُ المُغِيرَةِ ، عَن حُمَيدِ بنِ هِلَالٍ ، أَنَّ هِشَامَ بنَ عَامِرٍ ، قَرَأَ ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: إِنَّا لَنَفعَلُ۔

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الحاکم الاسفرایینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبحر البربہاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وکیع بن جراح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا، انھوں نے حمید بن ہلال سے روایت کیا کہ سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے قرأت کی، تو انھیں پوچھا گیا: کیا آپ امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، یقیناً ہم کرتے ہیں۔ ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت:

[203]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى بنِ سَهلٍ نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ المُثَنَّى ، نا العَوَّامُ بنُ حَمزَةَ ، عَن أَبِي نَضرَةَ ، قَالَ: سَأَلتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدرِيِّ عَنِ القِرَائَةِ ، خَلفَ الإِمَامِ ، فَقَال: بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن یحییٰ بن سہل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عوام بن حمزہ المازنی نے بیان کیا، انھوں نے ابونضرہ منذر بن مالک سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات بھی امام کے پیچھے قرأت کرنے اور بالخصوص سورت فاتحہ پڑھنے کے اثبات

❶ ابوبحر البربہاری ضعیف راوی ہے۔ حمید بن ہلال کی ہشام بن عامر سے ملاقات نہیں ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ المعجم الكبير، للطبراني: 142/22 ، حديث ، 443 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 170/2 ۔ مجمع الزوائد ، للهيثمي: 285/2 .

❷ یہ اثر صحیح ہے۔ جزء القراء ة خلف الإمام ، للبخاري: ص ، 76 ، حديث ، 114 ۔ التاريخ الكبير ، للبخاري: 357/4 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 170/2 .

میں اہم اور بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ [العاصم])

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

[204]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّد ، أنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أنا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، أنا سُفيَانُ بنُ حُسَينٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم (ابن راہویہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن حسین نے بیان کیا...(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، حدَّثَنِي مُحَمَّد بن أَحمَدَ بنِ حَمدُون ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِي طَالِبٍ ، نا إِسحَاقُ ، أنا سُوَيدُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ ، وَيَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، قَالَا: نا سُفيَانُ بنُ حُسَينٍ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَن عَلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، وَعَن مَولًى لَهُم ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: يَقرَأُ الإِمَامُ وَمَن خَلفَهُ فِي الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن احمد بن حمدون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سوید بن عبدالعزیز اور یزید بن ہارون نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن حسین نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اپنے آزاد کردہ غلام سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دیگر سورت؛ اور آخری دو رکعات میں (صرف) سورۃ فاتحہ کی قرأت امام بھی کرے گا اور جو اس کے پیچھے (مقتدی) ہے، وہ بھی کرے گا۔'' ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

[205]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى نا أَبُو العَبَّاسِ الأَصَمُّ ، نا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الحَمِيدِ ، نا أَبُو يَحيَى الحِمَّانِيُّ عَبدُ الحَمِيدِ بنُ بَشمِينَ عَنِ الأَعمَشِ ، عَن يَزِيدَ وَهُوَ الفَقِيرُ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اقرَأ فِي الأُولَيَينِ بِالحَمدِ وَالسُّورَةِ وَفِي الأُخرَيَينِ بِالحَمدِ۔

❶ حسن لغيره۔ السنن الكبرى للبيهقي: 239/2.

ہمیں ابوسعید محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالحمید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویحییٰ الحمانی عبدالحمید بن بشمین نے بیان کیا، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے یزید الفقیر سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں پہلی دو رکعات میں الحمد (سورۃ فاتحہ) اور کوئی دوسری سورت، جبکہ آخری دو رکعات میں صرف الحمد (سورۃ فاتحہ) پڑھتا ہوں۔ ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی، دیگر صحابہ کا عمل:

وَرَوَينَا عَن شُعبَةَ ، عَن مِسعَرٍ ، عَن يَزِيدَ الفقير ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَا نَقرَأُ فِى الظُّهرِ وَالعَصرِ خَلفَ الإِمَامِ فِى الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِى الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ

ہم نے شعبہ بن حجاج کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے مسعر بن کدام الہلالی سے، انھوں نے یزید الفقیر سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، اور آخری دو رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے ہیں۔'' (اس روایت کی مکمل سند حسب ذیل ہے:)

[**206**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى نا سَعِيدُ بنُ عَامِرٍ نا شُعبَةُ عَن مِسعَرٍ فَذَكَرَهُ۔

ہمیں یہ روایت ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عامر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے مسعر بن کدام سے روایت کیا، انھوں نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ❷

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کبار مفتی صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے قرأت کرنے کے قائل اور اس پر عمل پیرا تھے۔ [العاصم])

---

❶ اس اثر کی سند حسن لغیرہ ہے۔

❷ صحیح۔ سنن ابن ماجة: حديث ، 843 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 170/2 ۔ مصنف ابن أبي شيبة: 263/3 ، حديث ، 3749۔ جزء القراءة خلف الإمام، ص، 160، حديث ، 272 ۔ حلية الأولياء، لأبي نعيم: 269/7.

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

[207]...... أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ الحَارِثِ الأَصبَهَانِيُّ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، أنا أَبُو بَكرِ بنِ أَبِي دَاوُدَ ، نا أَحمَدُ بنُ أَبِي الحوَارِيِّ ، وَعَمرُو بن عُثمَانَ ، وَمَحمُودُ بنُ خَالِدٍ ، وَكَثِيرُ بنُ عُبَيدٍ ، وَعَلِيُّ بنُ سَهلٍ ، قَالُوا: ثنا الوَلِيدُ ، عَنِ الأَوزَاعِيِّ ، عَن حَسَّان بنِ عَطِيَّةَ ، أَنَّ أَبَا الدَّردَاءِ ، قَالَ: لَا تَترُكْ قِرَائَةَ فَاتِحَةِ الكِتَابِ خَلفَ الإِمَامِ جَهَرَ أَو لَم يَجهَر۔

ہمیں احمد بن محمد بن احمد بن حارث الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی داؤد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن ابی الحواری، عمرو بن عثمان، محمود بن خالد، کثیر بن عبید اور علی بن سہل نے بیان کیا، ان سب نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم قرشی نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے روایت کیا کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا مت چھوڑو، چاہے امام جہری قرأت کرے یا جہری نہ کرے (سری کرے)۔ [1]

رکوع کے لیے جھکتے جھکتے فاتحہ پڑھ لو:

یہ الفاظ کثیر بن عبید کی روایت کے ہیں۔ اور علی بن سہل اور احمد بن ابی الحواری نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر تم رکوع کے لیے جھک بھی رہے ہو (اور ابھی فاتحہ پڑھنی ہو) تو اسے پڑھو۔

صرف عمرو بن عثمان نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر تمھیں یقین ہو کہ تم رکوع کے آخر تک امام سے مل جاؤ گے تو امام چاہے رکوع میں چلا جائے، پھر بھی تم فاتحہ پڑھو۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ عمل:

[208]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى بنِ سَهلٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، نا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ ، نا الأَوزَاعِيُّ ، عَن حَسَّان بنِ عَطِيَّةَ ، عَن أَبِي الدَّردَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَو أَدرَكتُ الإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ لَأَحبَبتُ أَن أَقرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحیٰی بن سہل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحیٰی بن عبداللہ الذہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن کثیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن الاوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے حسن بن عطیہ سے، انھوں نے

---

[1] ولید بن مسلم کثیر التدلیس راوی ہے اور حسان بن عطیہ کی سیدنا ابودرداء سے ملاقات نہیں ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ السنن الکبری للبیہقی: 170/2.

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: اگر میں امام کو رکوع کے لیے جھکتا ہوا بھی پاؤں تب بھی میں سورۃ فاتحہ پڑھنا پسند کروں گا۔“ ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تو ہوش ہی قصر نبوت میں سنبھالا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے، اوراس کا حکم بھی دیتے تھے۔ [العاصم])

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا حکم اور عمل:

[209]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، نا أَحمَدُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثنا النَّضرُ يَعنِي ابنَ شُمَيلٍ ، ثنا العَوَّامُ وَهُوَ ابنُ حَمزَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ يَأمُرُنَا بِالقِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ قَالَ: وَكُنتُ أَقُومُ إِلَى جَنبِ أَنَسٍ فَيَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ المُفَصَّلِ وَيُسمِعُنَا قِرَائَتَهُ لَنَاخُذَ عَنهُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن یعقوب ابوالعباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عوام بن حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے ثابت بن اسلم البنانی سے روایت کیا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں: میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (بالکل قریب، ایک طرف) کھڑا تھا، کہ آپ رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے ایک سورت پڑھ رہے تھے۔ اور ہمیں سناتے بھی تھے تاکہ ہم آپ رضی اللہ عنہ سے یہ (مسئلہ) سیکھ لیں۔ ❷

[210]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أَخبَرَنِي مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الجَوهَرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الوَجِيهِ ، نا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ مِثلَهُ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: العَوَّامُ بنُ حَوشَبٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن عبداللہ الجوہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن وجیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ البتہ انھوں نے اس سند میں عوام بن حوشب سے روایت

---

❶ حسان بن عطیہ کی سیدنا ابودرداء سے ملاقات نہیں ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ (حوالہ سابقہ)

❷ حسن۔ السنن الکبری، للبیهقی: 170/2.

کی ہے۔ ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایات:

(سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فاتحہ کے بغیر نماز کو درست نہیں سمجھتے تھے۔[العاصم])

اس شخص کی نماز درست نہیں:

[211]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مُحَمَّد بن عَلِيِّ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ بنِ شَوذَبٍ الوَاسِطِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ المَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، نا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ ، أنا زِيَادُ بنُ أَبِي زِيَادٍ الجَصَّاصُ ، نا الحَسَنُ ، حدَّثَنِي عِمرَانُ بنُ حُصَينٍ ، قَالَ: لَا تَزكُو صَلاةُ مُسلِمٍ إِلَّا بِطَهُورٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَرَاءَ الإِمَامِ وَغَيرِ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعلی الحسین بن محمد بن محمد بن علی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن عمر بن شوذب الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالملک الدقیقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زیاد بن ابی زیاد الجصاص نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن یسار البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: مسلمان کی نماز؛ وضو، رکوع، سجود اور سورۃ فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی، چاہے وہ امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو۔ ❷

فاتحہ کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی (سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کا فتویٰ):

[212]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّد ، نا حُمَيدُ بنُ مَسعَدَةَ ، نا بِشرُ بنُ المُفَضَّلِ ، عَنِ الجُرَيرِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ بُرَيدَةَ ، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ، قَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَآيَتَينِ فَصَاعِدًا۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا،

---

❶ یہ اثر حسن ہے۔ یہاں امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس سند کی طرف اشارہ کیا ہے وہ سند اور اس کا متن اس طرح ہے:((أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ فِي التَّارِيخِ ، أَخبَرَنِي مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الجَوهَرِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ الوَجِيهِ يَعنِي النَّيسَابُورِيَّ ، ثنا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، أنبأ العَوَّامُ بنُ حَوشَبٍ ، عَن ثَابِتٍ، عَن أَنَسٍ قَالَ: كَانَ يَأمُرُنَا بِالقِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ. قَالَ: وَكُنتُ أَقُومُ إِلَى جَنبِ أَنَسٍ فَيَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ المُفَصَّلِ وَيُسمِعُنَا قِرَاءَتَهُ لِنَأخُذَ عَنهُ)) [السنن الكبرى للبيهقي:243/2، حديث، 2947 ۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی کا فرق ہے، جبکہ متن ومفہوم وہی ہے۔

❷ زیاد الجصاص ضعیف راوی ہے۔ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ جزء القراءۃ خلف الإمام، للبخاري: ص، 47 ، حديث ، 68.

انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حمید بن مسعدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن مفضل الرقاشی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن ایاس الجریری سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: سورت فاتحہ اور مزید (کم از کم) دو آیات کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ کی روایت:

(سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ امام کے قرأت کے نہ صرف خود قائل تھے، بلکہ انھوں نے تمام صحابہ کا عمل بھی یہی بیان کیا ہے۔ [العاصم])

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا عمل اور ترغیب:

[213]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا أَحمَدُ بنُ مَحمُودٍ ، نا عَلِيُّ بنُ يُونُسَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا شُعبَةُ ، عَن يَحيَى بنِ أَبِي إِسحَاقَ ، وَحَمَّادِ بنِ سَلَمَةَ ، وَ يَزِيدِ بنِ زُرَيعٍ ، عَن يَحيَى بنِ أَبِي إِسحَاقَ ، عَن عُمَرَ بنِ أَبِي سُحَيمٍ ، قَالَ: كَانَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُغَفَّلٍ المُزَنِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؛ يُعَلِّمُنَا أَن نَقرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، اور حماد بن سلمہ اور یزید بن زریع نے بھی یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کیا ہے۔ ❷ انھوں نے عمر بن ابی سحیم البصری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم ظہر وعصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعات میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، جبکہ آخری دو رکعات میں سورت فاتحہ پڑھیں۔'' ❸

---

❶ صحیح۔ معجم ابن المقرئ، ص، 92 ، حدیث ، 221 .

❷ سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کے مخطوطہ میں یہاں: ''حماد بن سلمہ اور یزید بن زریع نے بھی یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کیا'' بھی مذکور ہے۔ جو کہ السنن الکبری للبیھقی میں بھی اسی طرح مذکور ہے، جبکہ دیگر مصادر میں سند اس طرح نہیں ہے۔ دیکھئے: السنن الکبری للبیھقی: 244/2 ، حدیث، 2949 .

❸ یہ سند ضعیف ہے۔ عمر بن ابی سحیم کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ مصنف ابن أبی شیبة: 263/3 ، حدیث ، 3752 ۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی سند کے ساتھ: جزء القراءۃ خلف الإمام، للبخاری: ص، 48 ، حدیث ، 70، میں اور یزید بن زریع کی سند کے ساتھ: الأوسط لابن المنذر ، 103/3 ، حدیث ، 1316 میں مذکور ہے۔

باب 16

ذِكرُ الرِّوَايَاتِ فِيهِ عَن جَمَاعَةٍ مِنهُم غَيرِ مُسَمَّينَ ثُمَّ عَن جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ وَأَتبَاعِهِم بِأَسمَائِهِم

نام ذکر کیے بغیر متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی،
اور تابعین واتباع تابعین کی ایک بڑی جماعت کی؛ روایات

(گذشتہ روایات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات وآثار سے ثابت کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے، بلکہ سورت فاتحہ کی قرأت واجب ہونے کی تعلیم دی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل تھا اور وہ فتوی بھی یہی دیتے تھے۔ ذیل میں تابعین عظام رحمہم اللہ کا عمل اور ان کے فتاویٰ بیان کیے گئے ہیں، جن سے امام کے پیچھے قرأت کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح اس باب میں بعض صحابہ کی مرویات بھی مذکور ہیں، جن کے نام واضح طور پر بیان نہیں کیے گئے، لیکن ان کی روایات اور عمل سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول امام کے پیچھے قرأت کرنے کا تھا، اور وہ مقتدی کے لیے قرأت میں سورت فاتحہ کے وجوب کے قائل تھے۔ صحابی کا نام اگرچہ مذکور نہ ہو، لیکن بیان کرنے والا تابعی اور دیگر رواۃ ثقہ ومعتبر ہوں تو وہ روایت مقبول ہوتی ہے، کیونکہ تمام صحابہ عدول ہیں۔ [العاصم])

صحابہ رضی اللہ عنہم امام کے سکتہ میں قرأت کرتے تھے (روایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ):

[214]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ العَزِيزِ القَاضِي الجُرجَانِيُّ فِي مَحِلَّةِ جَنجرُوذَ، نا أَبُو الصَّلتِ الهَرَوِيُّ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن عُبَيد اللّٰهِ بن عُمَرَ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، أَنَّهُم كَانُوا يَقرَأُونَ خَلفَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنصَتَ ، فَإِذَا قَرَأَ لَم يَقرَأُوا وَإِذَا أَنصَتَ قَرَأُوا ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطیب محمد بن عبداللہ الشعیر ی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز القاضی الجرجانی نے (نیساپور کے) محلّہ جنجروذ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوصلت الہروی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ محمد بن خازم الضریر التیمی نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمر سے، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والدمحترم شعیب بن محمد سے، انھوں نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب خاموش ہوتے (سکتہ کرتے) تب آپ ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرأت کیا کرتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ قرأت کرتے؛ تب صحابہ رضی اللہ عنہم قرأت نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ خاموش ہوتے تب صحابہ رضی اللہ عنہم قرأت کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ نماز ناقص ہے۔ ❶

❶ یہ سند ضعیف ہے۔ اس میں ابوصلت الہروی متہم راوی ہے۔ اس روایت میں "وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ" کے الفاظ صحیح ہیں۔

فاتحہ پڑھنے کے لیے امام، مہلت دیتا تھا (روایت سعید بن جبیر رحمہ اللہ):

اس حدیث کو اسی مفہوم میں عبدالحمید بن جعفر نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

[215]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ ، حدَّثَنِي أَحمَدُ بنُ سُوَيدٍ ، عَن عَبدِ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعمَرٌ ، وَابنُ جُرَيجٍ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُثمَانَ بنِ خُثَيمٍ ، عَن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ ، قَالَ: لٰكِنَّ مَن مَضَى كَانُوا إِذَا كَبَّرُوا مَكَثَ الإِمَامُ سَاعَةً لَا يَقرَأُ قَدرَ مَا يَقرَأُونَ بِأُمِّ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے احمد بن سوید نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے معمر بن راشد ازدی اور ابن جریج عبدالملک بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: پچھلے لوگ اس طرح کرتے تھے کہ جب وہ تکبیر تحریمہ کہہ لیتے تو امام، قرأت کے بغیر اتنی دیر تک (خاموش) کھڑا رہتا کہ مقتدی سورت فاتحہ پڑھ لیتے۔ [1]

صحابہ رضی اللہ عنہم مقتدیوں کو مہلت دیتے تھے (روایت سعید بن جبیر رحمہ اللہ)

امام عبدالرزاق بن ہمام کہتے ہیں: ابن جریج نے اپنی حدیث میں ابن خثیم سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) جب تکبیر کہتے تو قرأت شروع نہیں کرتے تھے، حتی کہ انھیں معلوم ہوجاتا کہ ان کے پچھلوں (مقتدیوں) نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی ہے۔

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تصنیف ''قراءۃ خلف الامام'' میں پڑھا ہے، انھوں نے فرمایا: ابن خثیم (یعنی: عبداللہ بن عثمان بن خثیم) کہتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ چاہے تم امام کی قرأت سن رہے ہو (تب بھی قرأت کرو)۔ ان (آج کے) لوگوں نے انوکھا طریقہ اپنا رکھا ہے حالانکہ ایسا وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نہیں کرتے تھے۔ اسلاف (یعنی: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں جب کوئی لوگوں کی امامت کرتا تو تکبیر کہتا، پھر خاموش ہوجاتا (سکتہ کرتا)، حتی کہ اسے یقین ہوجاتا کہ جو لوگ اس کے پیچھے (مقتدی) ہیں؛ انھوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ (امام) قرأت کرتا اور پھر انصات اختیار کرتا (خاموش ہوجاتا، سکتہ کرتا)۔

---

[1] حسن، مقطوع۔ مصنف عبدالرزاق: 134/2 ، حدیث ، 2789 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 171/2 ۔ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 35 ، حدیث، 42.

اسی مفہوم کی حدیث امام بن خزیمہ رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں جعفر بن محمد تغلبی سے، انھوں نے یحییٰ بن سلیم سے، انھوں نے ابن خثیم سے روایت کی ہے۔ ❶

عروہ بن زبیر تابعی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

[216]...... [پہلی سند] أَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً، أَنَّ أَبَا عَلِیٍّ الحَافِظَ أَخبَرَهُم ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَحمَدَ بنِ حَفصٍ ، نا أَحمَدُ بنُ يُوسُفَ ، نا حَجَّاجٌ ، نا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ۔

مجھے ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بالا جازۃ بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نیساپوری نے انھیں بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن احمد بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یوسف نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حجاج بن منہال انماطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ البصری نے بیان کیا۔

[217]...... [دوسری سند] وَأَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ ، نا أَحمَدُ بنُ سُوَيدٍ ، عَنِ الحَجَّاجِ بنِ مِنهَالٍ ، نا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ ، عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ ، عَن أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِيَّ اقرَأُوا فِی سَكتَةِ الإِمَامِ؛ فَإِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَفِی رِوَايَةِ أَبِی عَبدِ اللّٰهِ: يَا بَنِيَّ اقرَأُوا فِيمَا سَكَتَ فِيهِ الإِمَامُ ، وَاسكُتُوا فِيمَا جَهَرَ بِهِ الإِمَامُ۔ وَقَالَ: يَا بُنَيَّ، لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَد مِنَ النَّاسِ لَا يَقرَأُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَصَاعِدًا مَكتُوبَةٌ وَلَا سُبحَةٌ۔

ہمیں احمد بن محمد الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سوید نے بیان کیا، انھوں نے حجاج بن منہال سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انھوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد محترم عروہ بن زبیر (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: اے بیٹے! امام کے سکتہ میں قرأت کیا کرو۔ دراصل سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ ❷

اور ابوعبداللہ (امام حاکم) کی روایت (یعنی 216 نمبر پر مذکور پہلی سند کے ساتھ مروی روایت) میں ہے: اے بیٹا! جس رکعت میں امام چپ ہو (یعنی، سری رکعت ہو) اس میں قرأت کرو۔ اور جس رکعت میں امام جہری قرأت کرے اس میں تم خاموش رہو۔ اور مزید فرمایا: اے میرے بیٹا! اس انسان کی نماز نامکمل ہوتی ہے جو سورۃ فاتحہ اور مزید نہیں پڑھتا۔

---

❶ اس روایت کی سند حسن ہے۔

❷ یہ اثر صحیح ہے۔

چاہے نماز فرض ہو یا نفل۔ ❶

امام کے سکتہ میں فاتحہ پڑھ لو (ابوسلمہ رحمہ اللہ کا فتوی):

[218]...... أَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنا أَبُو طَاهِرِ بنِ خُزَيمةَ ، أنا جَدِّى ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الأَعلَى الصَّنعَانِيُّ ، نا المُعتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعتُ مُحَمَّدًا يَعنِى ابْنَ عَمْرٍو ، عَن عَبدِ المَلِكِ بنِ المُغِيرَةِ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: كُلُّ صَلاةٍ لا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ، ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ۔ فَقَالَ بَعضُ القَومِ: فَكَيفَ إِذَا كَانَ الإِمَامُ يَقرَأُ؟ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: لِلإِمَامِ سَكتَتَانِ فَاغتَنِمُوهُمَا ، سَكتَةٌ حِينَ يُكَبِّرُ وَسَكتَةٌ حِينَ يَقُولُ: ﴿غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔

ہمیں امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میری دادا جان محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن عمرو کو سنا، انھوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی گئی، وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے۔ کسی نے پوچھا: جب امام قرأت کررہا ہو، تب کیا کریں؟ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے کہا: امام دو سکتے کرتا ہے، انھیں (سورت فاتحہ پڑھنے کے لیے) غنیمت سمجھو۔ ایک سکتہ تب ہے، جب امام تکبیر تحریمہ کہہ لیتا ہے، دوسرا سکتہ تب ہے جب امام ''غَيرُ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ'' کہتا ہے۔ ❷

ابوسلمہ رحمہ اللہ کے فتوی کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتوی سے مطابقت:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا جواب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں تھا۔ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے جواب پر انکار نہیں کیا (یعنی جواب کی نفی نہیں کی)۔ اور یہ جواب بالکل اسی طرح تھا جس طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت اس حدیث کے صحیح ہونے کے لیے شاہد (مؤید) ہے۔

اور اس حدیث کو محمد بن ابی عدی اور نضر بن شمیل نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے، انھوں نے سیدنا

❶ صحيح۔ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاری: ص، 151 ، حديث ، 262 ۔ السنن الكبرى، للبيهقى: 171/2 .

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: 290/2 ، حديث ، 7888 .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ البتہ اس میں ابوسلمہ عبدالرحمٰن کی بات (''امام دو سکتے کرتا ہے،...'') مذکور نہیں ہے۔

امام مکحول رحمہ اللہ کا فتوی:

[219]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو بَكرِ بنِ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا عَلِيُّ بنُ سَهلٍ الرَّمِلِيُّ ، نا الوَلِيدُ ، عَنِ ابنِ جَابِرٍ ، وَسَعِيدِ بنِ عَبدِ العَزِيزِ ، وَعَبد اللّٰهِ بنِ العَلَاءِ ، قَالُوا: قَالَ مَكحُولٌ: اقرَأ بِهَا يَعنِي بِالفَاتِحَة فِيمَا جَهَرَ بِهِ الإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا ، وَإِن لَم يَسكُتِ اقرَأ بِهَا قَبلَهُ وَمَعَهُ وَبَعدَهُ لا تَترُكَنَّهَا عَلَى حَالٍ۔

ہمیں ابوعلی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن سہل الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ازدی، سعید بن عبدالعزیز التنوخی اور عبداللہ بن علاء بن زبر الربعی سے روایت کیا، ان تینوں نے کہا: مکحول الشامی کہتے ہیں: جس نماز میں امام جہری قرأت کرے اس میں سورۃ فاتحہ سرّی (دل ہی دل میں) پڑھو، جب امام سورۃ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہوجائے (یعنی سکتہ کرے)۔ اگر امام سکتہ نہ کرے؛ تو تم اس سے پہلے، اس کے ساتھ ساتھ اور اس کے بعد؛ (ہر طرح) پڑھ لو، لیکن کسی بھی حال میں اسے مت چھوڑو۔ ❶

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے، قاسم رحمہ اللہ کا فتوی:

[220]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، نا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ ، نا أُسَامَةُ ، عَنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ أَئِمَّةٌ يَقرَأُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور محمد بن موسیٰ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سفیان بن سعید الثوری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسامہ بن زید اللیثی نے بیان کیا، کہ (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) قاسم بن محمد نے فرمایا: وہ لوگ جو اپنے وقت کے امام تھے، (یعنی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)، وہ (نماز میں) امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ ❷

❶ (حسن) یہ سند ضعیف ہے، کیونکہ ولید بن مسلم مدلس ہے۔ البتہ یہ اثر اپنے شواہد کی بنا پر حسن درجہ کا ہے۔ سنن أبی داؤد، حدیث: 825 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 171/2 .

❷ حسن۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخاری: ص، 33 ، حدیث، 32 .

حسن بصری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

[221]...... أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا أَبُو الشَّيخِ الأَصبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ حَاتِمٍ ، نا هُشَيمٌ ، أنا يُونُسُ ، وَمَنصُورٌ ، عَنِ الحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اقرَأ خَلفَ الإِمَامِ فِي كُلِّ صَلاةٍ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِكَ۔

ہمیں احمد بن محمد اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالشیخ الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حاتم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن عبید بن دینار اور منصور بن زاذان نے بیان کیا کہ حسن بصری فرمایا کرتے تھے: ہر نماز میں امام کے پیچھے اپنے دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

امام شعبی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

[222]...... وَبِإِسنَادِهِ نا هُشَيمٌ ، نا أَبُو إِسحَاقَ الشَّيبَانِيُّ ، عَنِ الشَّعبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اقرَأ خَلفَ الإِمَامِ فِي الظُّهرِ وَالعَصرِ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

اپنی سند کے ساتھ ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق الشیبانی نے بیان کیا کہ عامر بن شراحیل الشعبی فرمایا کرتے تھے: ظہر وعصر کی پہلی دو رکعات میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، اور آخری دو رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ ❷

امام شعبی رحمہ اللہ کا عمل:

[223]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بن مُحَمَّدٍ الاسفَرَايِينِيُّ الحَاكِمُ، أنا مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ البَربَهَارِيُّ، نا بِشرُ بنُ مُوسَى، نا الحُمَيدِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا مَالِكُ بنُ مِغوَلٍ، قَالَ: سَمِعتُ الشَّعبِيَّ يُحَسِّنُ القِرَائَةَ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد الاسفرایینی الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن حسن البربہاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وکیع بن جراح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن مغول نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام

❶ صحيح۔ مصنف ابن أبى شيبة: 270/3 ، حديث ، 3783 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 171/2 ۔ مصنف عبدالرزاق: 134/2 ، حديث ، 2790 .

❷ صحيح۔ مصنف ابن أبى شيبة: 270/3 ، حديث ، 3784 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 171/2 .

شعبی رحمہ اللہ کو امام کے پیچھے بہترین قرأت کرتے ہوئے سنا۔ ❶

امام شعبی رحمہ اللہ کا فتوی:

[224]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، نا ابنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعبِيِّ ، قَالَ: اقرَأْ فِي خَمسِهِنَّ، يَقُولُ: الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں وکیع بن جراح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ عامر بن شراحیل الشعبی نے کہا: پانچوں نمازوں میں قرأت کیا کرو۔ ان کا مطلب ''تمام نمازیں'' تھا۔ ❷

اس روایت کو ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے سلم بن جنادہ سے، انھوں نے وکیع بن جراح سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: امام کے پیچھے پانچوں نمازوں میں قرأت کرو۔ ❸

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، تابعی کا عمل:

[225]...... أَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ بن عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ أنا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ خَمِيرَوَيهِ العَدلُ ، نا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا هُشَيمٌ ، أنا حُصَينٌ ، قَالَ: صَلَّيتُ إِلَى جَنبِ عُبَيد اللّٰهِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ فَسَمِعتُهُ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ ، فَلَقِيتُ مُجَاهِدًا فَذَكَرتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَمِعتُ عَبد اللّٰهِ بن عَمرو يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِي صَلَاةِ الظُّهرِ مِن سُورَةِ مَريَمَ۔

ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ العدل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (تابعی) کے پہلو میں (بالکل قریب کھڑے ہوکر) نماز پڑھی، میں نے آپ کو امام کے پیچھے قرأت کرتے سنا۔ میں مجاہد بن جبر (تابعی) سے ملا، میں نے ان کے سامنے ذکر کیا تو مجاہد نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورت مریم کی قرأت کر رہے تھے۔ ❹

❶ (حسن) محمد بن حسن بربہاری ضعیف راوی ہے، البتہ یہ اثر صحیح ہے۔ مصنف ابن أبی شیبة: 272/3 ، حديث ، 3794 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 172/2 .

❷ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔ ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مصنف ابن أبی شیبة: 265/3 ، حديث ، 3761 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 172/2 .

❸ مصنف ابن أبی شیبة: 267/3 ، حديث ، 3771 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 169/2 . ❹ صحيح .

متعدد تابعین رحمہم اللہ کا موقف:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری کی کتاب ''القراء ۃ خلف الامام'' میں پڑھا ہے: حسن بصری، سعید بن جبیر، میمون بن مہران اور دیگر بے شمار تابعین و اہل علم کے متعلق مذکور ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے، اگرچہ امام جہری قرأت ہی کر رہا ہوتا۔ ❶

امام مجاہد (تابعی) رحمہ اللہ اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (صحابی) کا فتویٰ:

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا: امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب نمازی، امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا تو اسے نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ ❷

امام مکحول شامی (تابعی) رحمہ اللہ کا عمل:

[226]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ أَبِی حَامِدٍ المُقرِئُ نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ أنا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ البَيرُوتِیُّ ، نا عُقبَةُ بنُ عَلقَمَةَ ، حدَّثَنِی مُوسَی بنُ يَسَارٍ ، قَالَ: سَمِعتُ مَكحُولًا ، يَقرَأُ بِأُمِّ الكِتَابِ خَلفَ الإِمَامِ وَإِنَّهُ لَيَقرَأُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حامد المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بیروتی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقبہ بن علقمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے موسیٰ بن یسار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام مکحول کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا ہے، حالانکہ امام بھی قرأت کر رہا تھا۔ ❸

امام اوزاعی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

[227]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ أنا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ بنُ مَزِيدٍ ، أَخبَرَنِی أَبِی قَالَ: كَانَ الأَوزَاعِیُّ يَقُولُ: يَحِقُّ عَلَی الإِمَامِ أَن يَسكُتَ سَكتَةً بَعدَ التَّكبِيرَةِ الأُولَی استِفتَاحِ الصَّلَاةِ وَسَكتَةً بَعدَ قِرَائَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ لِيَقرَأَ مِن خَلفَهُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ ، فَإِن لَم يَمكُن قَرَأَ مَعَهُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ إِذَا قَرَأَ بِهَا وَأَسرَعَ القِرَاءَ ةَ ثُمَّ استَمَعَ۔

---

❶ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 33 ، حدیث ، 36.

❷ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 34 ، حدیث ، 39، 40.

❸ حسن۔ مصنف عبدالرزاق: 139/2 ، حدیث ، 2769۔ محمد بن راشد کہتے ہیں کہ امام مکحول جہری و سری، دونوں طرح کی نمازوں میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام اوزاعی فرمایا کرتے تھے: امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک سکتہ؛ نماز کے آغاز میں تکبیر اولیٰ کے بعد کرے، اور ایک سکتہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد کرے۔ تاکہ جولوگ اس کے پیچھے ہیں، وہ سورۃ فاتحہ پڑھ سکیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو (مقتدی) اس کے ساتھ ہی سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔ اور جلدی پڑھ لے، پھر (باقی قرأت) غور سے سنے۔ [1]

---

[1] یہ روایت صحیح ہے۔

باب 17

بَابُ ذِكرِ مَا احتَجَّ بِهِ مَن رَأَى وُجُوبَ القِرَاءَ ةِ خَلفَ الإِمَامِ فِيمَا خَافَتَ الإِمَامُ فِيهِ بِالقِرَاءَ ةِ دُونَ مَا جَهَرَ بِهَا فِيهِ.

امام کے پیچھے؛ جہری نماز کی بجائے صرف سرّی نماز میں قرأت واجب قرار دینے والوں کے دلائل

فصل: 1

امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول

وَهُوَ أَحَد قُولَی أَبِی عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بنِ إِدرِيسَ الشَّافِعِيِّ المُطَّلِبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَفِيهِ ......إِن صَحَّ وَجْهُ الِاحتِجَاجِ بِمَا وَرَدَ فِيهِ...... تَثبِيتُ القِرَاءَةِ فِی الظُّهرِ وَالعَصرِ ، وَفِی الرَّكعَةِ الآخِرَةِ وَالرَّكعَتَينِ الأُخرَيَينِ مِنَ العِشَاءِ عَلَى المَأمُومِ ، خِلَافَ مَا ذَهَبَ إِلَيهِ بَعضُ العِرَاقِيِّينَ ، قَالَ اللّٰهُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ [الأعراف:204]

امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کے دو اقوال میں سے ایک یہ ہے (کہ سرّی نماز میں امام کے پیچھے قرأت واجب ہے اور جہری نماز میں واجب نہیں)۔ اگر ان کے دلائل سے ایسا استدلال صحیح بھی ہو تو اس سے ظہر وعصر (کی چاروں رکعات) اور (مغرب کی) آخری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعات میں مقتدی کا قرأت کرنا ثابت ہوتا ہے ...... جو بعض عراقی (یعنی احناف بھائیوں) کے موقف کے برعکس ہے...... (ان دلائل میں سے اولیں دلیل) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو، اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' [الأعراف:204]

جہری نماز میں مقتدی کو قرأت سے منع کرنے کے دلائل اور ان کا جائزہ:

(امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہ تھا کہ جہری نماز میں مقتدی قرأت نہیں کرے گا، البتہ سری نماز میں قرأت کرے گا۔ اس باب میں ان دلائل کا جائزہ لیا جائے گا، جن کے تحت مقتدی کو جہری نماز میں قرأت سے ممانعت کا استدلال، کیا گیا۔ [العاصم])

پہلی دلیل (بروایت، امام مجاہد تابعی رحمہ اللہ):

[**228**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بن عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ أنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ الحَسَنِ القَاضِی ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ الحُسَينِ ، نا آدَمُ بنُ أَبِی إِيَاسٍ ، نا وَرقَاءُ ، عَنِ ابنِ أَبِی نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقرَأُ فِی الصَّلَاةِ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ فَتًى مِنَ الأَنصَارِ فَنَزَلَ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف:204]

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن حسن القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن حسن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ورقاء بن عمر الیشکری نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے، انھوں نے مجاہد بن جبر (تابعی) سے روایت کیا،

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز میں قرأت کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک انصاری نوجوان کی قرأت سنی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' [الأعراف:204] ❶

اس روایت کے راوی کا موقف:

جبکہ (اس روایت کے راوی) امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ (قرآن کی قرأت کے دوران) ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ❷

یہ روایت مرسل ہے:

یہ روایت (حدیث نمبر: 228) منقطع ہے۔ (امام بیہقی رحمہ اللہ مرسل کو منقطع کہہ دیتے ہیں، یہاں بھی منقطع سے مراد، مرسل ہی ہے۔) ❸

دوسری دلیل (بروایت، ابوالعالیہ تابعی رحمہ اللہ):

[229]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو يَعلَى ، نا المُقَدَّمِيُّ ، نا عَبدُ الوَهَّابِ ، عَنِ المُهَاجِرِ ، عَن أَبِي العَالِيَةِ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى فَقَرَأَ أَصحَابُهُ فنَزَلَت فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا الأعراف: فَسَكَتَ القَومُ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے مہاجر بن مخلد سے، انھوں نے ابوالعالیہ رُفَیع بن مہران الریاحی ❹ سے روایت کیا، انھوں

---

❶ اسنادہ ضعیف۔ عبدالرحمٰن بن حسن القاضی ضعیف راوی ہے۔ عبداللہ بن ابی نجیح مدلس راوی ہے، اور اس نے یہ روایت ''عن'' کے صیغہ کے ساتھ روایت کی ہے۔

❷ تفسير ابن أبى حاتم: 1646/5۔ تفسير مجاهد بن جبر: 155/2 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 155/2 .

❸ ایک طرف امام مجاہد رحمہ اللہ یہ روایت بیان کریں کہ قرآن کی قرأت کے وقت خاموشی اختیار کرو۔ اور دوسری طرف خود قرأت قرآن کے دوران ذکر کرنے کو جائز سمجھتے ہوں تو کس بات کا اعتبار کیا جائے گا؟ حقیقت یہی ہے کہ امام مجاہد، جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں، وہ اپنی بیان کردہ روایت کے مفہوم کو زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے، اسی لیے انھوں نے قرأت کے دوران ذکر کرنے کو جائز سمجھا، کہ ان کے ہاں روایت میں مذکور قرآنی آیت میں جس انصات کا حکم ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ زبان بالکل بند نہ ہو، بلکہ زبان حرکت کر رہی ہو؛ کچھ پڑھ رہی ہو البتہ آواز بلند نہ ہو۔

❹ ابوالعالیہ رُفیع بن مہران الریاحی رحمہ اللہ بلند پایہ تابعی ہیں۔ انھوں نے دور جاہلیت بھی پایا البتہ مسلمان ہونے کی سعادت، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو سال بعد نصیب ہوئی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ابوالعالیہ سے بڑھ کر قرآن کا کوئی عالم نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے احادیث مبارکہ سننے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی وفات 94 ہجری میں ہوئی۔

نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو قرأت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی قرأت کرنے لگے، تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو، اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' پھر لوگ خاموش رہتے اور نبی کریم ﷺ قرأت کرتے تھے۔ ❶

یہ روایت مرسل ہے:

یہ روایت بھی منقطع ہے۔ (یہاں منقطع سے مراد مرسل ہے)

تیسری دلیل (بروایت، سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ):

[230]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ الحَسَنِ بنِ حَربٍ الرَّقِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ العَبَّاسِ ، نا زَكَرِيَّا بنُ يَحيَى بنِ عُمَارَةَ الذَّارِعُ ، نا هِشَامُ بنُ زِيَادٍ ، عَنِ الحَسَنِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ المُغَفَّلِ ، فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِي الصَّلاةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن علی بن حسن بن حرب الرقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زکریا بن یحیٰی بن عمارہ الذارع الانصاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے حسن بصری سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے متعلق روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا: (یہ آیت) نماز کے بارے میں ہے۔ ❷

تیسری دلیل، دوسری سند کے ساتھ:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کا مدار وانحصار ہشام بن زیاد ابوالمقدام پر ہے۔ اپنی اسناد میں یہ مختلف فیہ راوی ہے۔ قوی (معتبر) نہیں ہے۔ اس سے ابواسامہ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

[231]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ القَاضِي قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا الحَسَنُ بن عَلِيِّ بنِ عَفَّانَ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنِي أَبُو المِقدَامِ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ قُرَّةَ المُزَنِيِّ ، قَالَ: سَأَلتُ بَعضَ أَشيَاخِنَا مِن أَصحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَحسَبُهُ قَالَ: عَبدَ اللّٰهِ بنَ مُغَفَّلٍ ، قُلتُ: أَكُلُّ مَن سَمِعَ القُرآنَ يُقرَأُ وَجَبَ عَلَيهِ الِاستِمَاعُ وَالإِمسَاكُ؟

❶ یہ سند ضعیف ہے۔ الإعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، للحازمی: ص، 98.

❷ یہ سند ضعیف ہے۔ ہشام بن زیاد متروک راوی ہے۔ تفسیر ابن أبی حاتم: 1646/5 ـ الکنی والأسماء، للدولابی: 1056/3.

قَالَ: إِنَّمَا أُنزِلَت هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ﴾ فِی قِرَائَةِ الإِمَامِ، إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَاسْتَمِع وَ انْصِتْ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور ابوبکر احمد بن حسن القاضی نے بیان کیا ہے، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ حماد بن اسامہ القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالمقدام ہشام بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن قرہ المزنی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مَیں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی بزرگ سے پوچھا، ابوالمقدام ہشام بن زیاد کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ معاویہ بن قرہ نے سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا نام لیا تھا۔ البتہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان (صحابی) سے پوچھا: کیا قرآن کی قرأت (تلاوت) سننے والے ہر شخص پر استماع و امساک (غور سے سننا اور خود قرأت نہ کرنا) واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ امام کی قرأت کے بارے میں ہے۔ جب امام قرأت کرے تب تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ [1]

تیسری دلیل، تیسری سند کے ساتھ:

اس روایت کو کثیر بن ہشام نے بھی بیان کیا ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

[232]...... كَمَا أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ بن أَحمَدَ الحِيْرِيُّ، نا أَبُو العَبَّاسِ الأُمَوِيُّ، نا يَحيَى بنُ أَبِی طَالِبٍ، أنا كَثِيرُ بنُ هِشَامٍ، أنا هِشَامُ أَبُو المِقدَامِ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ قُرَّةَ، قَالَ: قُلنَا لِعَبد اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ أَو لِعَائِذِ بن عَمْرٍو: كُلُّ مَنِ استَمَعَ القُرآنَ يُقرَأُ بِهِ وَجَبَ عَلَيهِ اِلاستِمَاعُ وَالإِنصَاتُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُنزِلَت هٰذِهِ الآيَةُ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾، فِی قِرَائَةِ الإِمَامِ، فَإِذَا قَرَأَ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا۔

ہمیں احمد بن حسن بن احمد الحیری نے بیان کیا ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس اموی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں کثیر بن ہشام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام بن زیاد ابومقدام نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کیا، انھوں ے کہا: ہم نے سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ یا سیدنا عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا قرآن کی قرأت سننے والے ہر شخص پر استماع و انصات (غور سے سننا اور خاموش رہنا) واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ امام کی قرأت

[1] شدید ضعیف سند ہے۔ ابوالمقدام ہشام بن زیاد متروک روای ہے۔ تفسير ابن أبی حاتم: 1646/5 - الكنى والأسماء، للدولابی: 1056/3.

کے بارے میں ہے۔ لہٰذا جب امام قرأت کرے؛ تب تم توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔ ❶

چوتھی دلیل (بروایت، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ):

[233]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بِشرَانَ بِبَغدَادَ أنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَمرو الرَّزَّازُ نا سَعدَانُ بنُ نَصرٍ ، نا مِسكِينُ بنُ بُكَيرٍ الحَرَّانِيُّ ، عَن ثَابِتِ بنِ عَجلَانَ ، عَن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: المُؤمِنُ فِي سَعَةٍ مِنَ الِاستِمَاعِ إِلَيهِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ مَفرُوضَةٍ أَوِ المَكتُوبَةِ أَو يَومَ جُمُعَةٍ أَو يَومَ فِطرٍ أَو يَومَ أَضحًى ، يَعنِي ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف:204]

ہمیں ابوحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن عمرو الرزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعدان بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسکین بن بکیر الحرانی نے بیان کیا، انھوں نے ثابت بن عجلان سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: مومن کو استماع (یعنی قرأت بغور سننے) میں اختیار و وسعت حاصل ہے۔ (یعنی چاہے تو غور سے سنے یا نہ سنے)۔ ماسوائے فرض نماز یا نماز جمعہ، یا نماز عیدالفطر یا نماز عیدالاضحیٰ کے۔ یعنی (ان میں) ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے مطابق استماع کرے گا۔ ❷

پانچویں دلیل (بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ):

[234]...... أَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ المُزَكِي ، أَنَا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِوسٍ ، نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بنُ صَالِحٍ ، عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَلحَةَ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، فِي قَولِهِ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ ، يَعنِي فِي الصَّلَاةِ المَفرُوضَةِ۔

ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق المزکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے علی بن ابی طلحہ الہاشمی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں روایت کیا کہ

---

❶ ہشام بن زیاد متروک راوی ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔

❷ حسن۔ تفسير ابن أبي حاتم: 1646/5 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 155/2 .

انھوں نے فرمایا: یہ فرض نماز کے بارے میں ہے۔ ❶

چھٹی دلیل (بروایت، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما):

[235]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدِانَ أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ ، نا عُبَيدُ بنُ شَرِيكٍ ، نا ابنُ أَبِي مَرِيَمَ ، نا ابنُ لُهَيعَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ هُبَيرَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ أَصحَابُهُ وَرَائَهُ، فَخَلَطُوا عَلَيهِ، فَنَزَلَ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ فَهٰذِهِ فِي المَكتُوبَةِ۔ ثُمَّ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: وَإِن كُنَّا لَا نَستَمِعُ لِمَن يقرَأُ إِنَّا إِذًا لَأَجفَى مِنَ الحَمِيرِ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبید بن شریک البغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم (سعید بن حکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن لہیعہ المصری نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں قرأت کی تو آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی قرأت کی۔ صحابہ کی آواز آپ ﷺ کی آواز سے ٹکرانے لگ گئی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ لہٰذا یہ آیت فرض نماز کے بارے میں ہے۔ پھر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر ہم قرأت (تلاوت) کرنے والے کو بغور نہیں سنتے تو ہم گدھوں سے بھی کم تر ہیں۔ ❷

یہ سند ضعیف ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند میں ضعف ہے۔ ❸

ساتویں دلیل (بروایت، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما):

[236]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بن مُحَمَّدٍ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو طَاهِرٍ المُحَمَّدَابَاذِيِّ، نا

---

❶ حسن لغیرہ۔ علی بن ابی طلحہ نے سیدنا ابن عباس سے ارسال کیا ہے، البتہ اس اثر کے شواہد موجود ہیں۔ تفسیر الطبری: 349/13 ۔ الأوسط، لابن المنذر: 105/3 ، حدیث ، 1317۔ علی بن ابی طلحہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ [الجرح والتعدیل: 188/6 .

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔ تفسیر الطبری: 350/13 ۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، للحازمی: ص، 98 .

❸ ابن لہیعہ سیئ الحفظ راوی ہے بلکہ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔ یہ فرق ممکن نہیں کہ کس راوی نے اس سے اختلاط سے پہلے روایت لی تھی اور نے اختلاط کے بعد۔

الفَضلُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ اليَشكُرِيُّ بِهَرَاةَ ، نا مَالِكُ بنُ سُلَيمَانَ ، نا دَاوُدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ المَكِّيُّ ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ ، عَن عَطَاءٍ ، قَالَ: سَأَلتُ ابنَ عَبَّاسٍ عَن قَولِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ ، فَهٰذَا لِكُلِّ قَارِیءٍ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِن هٰذَا فِی الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوعلی حسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر المحمدابادی [1] نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن عبداللہ الیشکری نے ہراۃ (شہر) [2] میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں داوٗد بن عبدالرحمٰن المکی نے بیان کیا، انھوں نے ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز) اموی سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں پوچھا، کہ کیا یہ قرآن پڑھنے والے ہر شخص کے بارے میں ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ نماز کے بارے میں ہے۔ [3]

یہ سند نا قابل حجت ہے:

یہاں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ درست یہ ہے کہ ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کرنا درست نہیں کیونکہ) اس قول کی سند سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچتی۔

آٹھویں دلیل (بروایت، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ):

[237]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ دَاوُدَ العَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ حَمشَاذَ العَدلُ ، حدَّثَنِی مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ الأَنمَاطِيُّ البَغدَادِيُّ ، نا يَحيَى بنُ أَيُّوبَ ، نا عَبدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، نا أَيُّوبُ ، عَن مَنصُورٍ ، ثُمَّ لَقِيتُ مَنصُورًا ، فَحدَّثَنِی عَن أَبِی وَائِلٍ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، قَالَ فِی القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ: أَنصِت لِلقُرآنِ كَمَا أُمِرتَ؛ فَإِنَّ فِی القِرَائَةِ لَشُغُلًا وَسَيَكفِيكَ ذَلِكَ الإِمَامُ۔

ہمیں ابوالحسن محمد بن حسین بن داوٗد العلوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حمشاذ العدل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن حسین انماطی بغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب المقابری نے بیان

---

[1] محمداباذ، (خراسان میں) نیساپور سے ایک فرسخ (تقریباً آٹھ کلو میٹر) کے فاصلے پر ایک گاؤں کا نام ہے۔ [المعجم البلدان، للحموی: 64/5]

[2] هَراة، خراسان کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ [المعجم البلدان، للحموی: 396/5]

[3] حسن لغیرہ۔ السنن الکبری، للبیهقی: 155/2۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو معلول قرار دیا ہے۔

کیا، انھوں نے کہا: عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے منصور بن معتمر سلمی کے واسطے سے روایت کیا، عبدالوہاب کہتے ہیں: پھر میں منصور بن معتمر سے ملا تو انھوں نے مجھے ابووائل (شقیق بن سلمہ الکوفی، مخضرم) کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں فرمایا: قرآن کے لیے خاموشی اختیار کرو، جیسا کہ حکم ہوا ہے۔ کیونکہ قرأت ایک ایسا عمل ہے جس میں امام ہی کافی ہے۔ ❶

نویں دلیل (بروایت، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ):

[**238**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ، نا عَبدُ الأَعلَى ، عَن دَاوُدَ ، عَن أَبِي نَضرَةَ ، عَن رَجُلٍ ، عَنِ ابنِ مَسعُودٍ ، أَنَّه صَلَّى بِأَصحَابِهِ فَقَرَأَ نَاسٌ خَلفَهُ ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: أَمَا آنَ لَكُم أَن تَفَقَّهُوا؟ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف:204]

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ السامی البصری نے بیان کیا، انھوں نے داؤد بن ابی ہند القشیری سے، انھوں نے ابونضرہ منذر بن مالک العبدی سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؛ لوگوں نے آپ کے پیچھے قرأت کی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا ابھی تک تم سمجھ نہیں سکے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔ ❷

دسویں دلیل (بروایت، محمد بن کعب القرظی تابعی رحمہ اللہ):

[**239**]...... أَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ بن عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ أنا أَبُو مَنصُورٍ العَبَّاسُ بنُ

❶ یہ سند حسن درجہ کی ہے، البتہ یہ اثر صحیح ہے۔ موطأ مالك: (برواية محمد بن حسن، المعروف: موطأ امام محمد): حديث، 122 ـ مصنف عبدالرزاق: 138/2 ، حديث ، 2803 ـ المعجم الكبير ، للطبراني: 664/9 ، حديث ، 9311 ـ مصنف ابن أبي شيبة: 278/3 ، حديث ، 3801 ـ الأوسط ، لابن المنذر: 87/8 ـ شرح معاني الآثار ، للطحاوي: 219/1 .

❷ صحیح ـ اس سند میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے کا نام واضح نہیں ہے۔ البتہ امام طبری نے تصریح کے ساتھ اس راوی کا نام بشیر بن جابر بیان کیا ہے۔ تفسير الطبري: 346/13] اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اس راوی کا نام اسیر بن جابر المحاربی بیان کیا ہے۔ طبری اور ابن ابی حاتم کے بیان کردہ ناموں میں فرق اس لیے ہے کہ اس راوی کے نام میں ہی اختلاف پایا جاتا ہے۔

الفَضلِ النَّضرَوِى ، نا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا أَبُو مَعشَرٍ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ كَعبٍ ، قَالَ: كَانُوا يَتَلَقَّونَ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، إِذَا قَرَأَ شَيئًا قَرَأُوا مَعَهُ، حَتَّى نَزَلَت هٰذِهِ الآيَةُ الَّتِى فِى الأَعرَافِ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف: 204]

ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومنصور عباس بن فضل النضروی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن کعب القرظی (تابعی) سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے سن کر قرآن یاد کیا کرتے تھے۔ لہٰذا جب آپ ﷺ پڑھتے تب لوگ بھی آپ کے ساتھ پڑھتے۔ حتیٰ کہ آیت نازل ہوگئی، جو سورۃ اعراف میں ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو)❶

گیارھویں دلیل (بروایت، مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ):

[240]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو عَلِى الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ نا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِى بَكرٍ المُقَدَّمِيُّ ، نا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ ، عَن سُفيَانَ ، حَدَّثَنِى أَبُو هَاشِمٍ وَهُوَ إِسمَاعِيلُ بنُ كَثِيرٍ المَكِّيُّ ، عَن مُجَاهِدٍ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِى الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوہاشم اسماعیل بن کثیر المکی الحجازی نے بیان کیا، انھوں نے مجاہد بن جبر (تابعی) سے ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ﴾ کے بارے میں روایت کیا، کہ انھوں نے فرمایا: یہ نماز کے بارے میں ہے۔❷

بارھویں دلیل (بروایت، مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ):

[241]...... وَبِإِسنَادِهِ قَالَ: نا المُقَدَّمِيُّ ، ثنا أَشعَثُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، نا شُعبَةُ ، عَن حُمَيدٍ الأَعرَجِ ،

❶ مرسل ہونے کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ تفسير ابن أبى حاتم: 1645/5 ۔ تفسير سعيد بن منصور: 181/5 ، حديث ، 978.

❷ اسناده صحيح۔ مصنف عبدالرزاق: 453/2 ، حديث ، 4056 ۔ تفسير طبرى: 347/13، حديث ، 15587.

عَن مُجَاهِدٍ ، ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ ، قَالَ: فِي الصَّلَاةِ۔

اسی سند کے ساتھ مذکور ہے کہ ابویعلی الموصلی نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اشعث بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے حمید بن قیس الاعرج سے، انھوں نے مجاہد بن جبر سے روایت کیا کہ انھوں نے ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں فرمایا: یہ نماز کے بارے میں ہے۔ ❶

تیرھویں دلیل (بروایت، مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ):

[242]...... وَبِإِسنَادِهِ ثنا المُقَدَّمِي ، نا عِمرَان بن عُيَينَة ، عَن لَيث ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: فِي المَكتُوبَةِ۔

اسی سند کے ساتھ مذکور ہے کہ ابویعلی موصلی نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں (سفیان بن عیینہ کے بھائی) عمران بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم سے روایت کیا کہ مجاہد بن جبر نے فرمایا: یہ آیت فرض نماز کے بارے میں ہے۔ ❷

چودھویں دلیل (بروایت، مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ):

[243]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو يَعلَى، نا المُقَدَّمِيُّ ، نا أَشعَثُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، نا شُعبَةُ ، عَن مَنصُورٍ ، عَن إِبرَاهِيمَ بنِ أَبِي حُرَّةَ ، عَن مُجَاهِدٍ ، ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ فِي الصَّلَاةِ وَالخُطبَةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اشعث بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے منصور بن معتمر السلمی الکوفی سے، انھوں نے ابراہیم بن ابی حرہ النصیبی سے روایت کیا کہ مجاہد بن جبر نے فرمایا: ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ نماز اور خطبہ (جمعہ) کے لیے ہے۔ ❸

---

❶ اسناده صحيح ـ تفسير الطبرى: 347/13.

❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ سابقہ اثر اس کا شاہد ہے۔ مصنف ابن أبى شيبة: 448/5، حديث ، 8469 ـ تفسير الطبرى: 347/13.

❸ اسناده صحيح۔ مصنف ابن أبى شيبة: 448/5 ، حديث ، 8468 ـ تفسير سعيد بن منصور: 180/5 ، حديث ، 977 ـ تفسير الطبرى: 351/13.

امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ قول اسی طرح سنا ہے۔اور اسی طرح ہی تفسیر روح بن عبادہ میں دیکھا ہے کہ شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: میں نے منصور بن معتمر کو سنا؛ وہ ابراہیم بن ابی حرہ کے واسطے سے بیان کرر ہے تھے کہ مجاہد بن جبر نے فرمایا: یہ آیت نماز اور خطبہ کے لیے ہے۔[اسی روایت کی اسناد حسب ذیل ہیں:]

[244]...... أَخبَرَنَاهُ الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ ، أنا أَبُو بكرٍ الشَّيبَانِيُّ ، وَأَبُو صَالِحٍ البَيهَقِيُّ قَالَا: أنا مَكِّيُّ بنُ عَبدَانَ ، ثنا أَبُو الأَزهَرِ ، نا رَوحٌ ، ح . . .

(پہلی سند) یہ روایت ہمیں امام ابوعثمان نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر الشیبانی اور ابوصالح البیہقی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں مکی بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالازہر احمد بن ازہر العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے بیان کیا.....(ح)

قَالَ: وأنا أَبُو طَاهِرِ بنِ خُزَيمَةَ ، أنا جَدِّي ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَعمَرٍ ، نا رَوحٌ ، نا شُعبَةُ ، فَذَكَرَهُ ،

(دوسری سند) ابوعثمان نے کہا: ہمیں ابوطاہر بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا جان محمد بن اسحاق بن خزیمہ (معروف امام ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن معمر بن ربعی القیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے یہی روایت بیان کی۔ ❶

پندرھویں دلیل:

اسی طرح روح بن عبادہ کے علاوہ دیگر راویوں کی شعبہ بن حجاج سے بیان کردہ روایت میں اسی طرح مذکور ہے۔

[245]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنِ قَتَادَةَ ، أنا أَبُو مَنصُورٍ النَّضرَوِي العَبَّاسُ بنُ الفَضلِ ، نا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ زِيَادٍ ، عَن شُعبَةَ ، عَن مَنصُورٍ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، وَابنِ أَبِي حُرَّةَ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَا: فِي الصَّلَاةِ وَالخُطبَةِ ۔

ہمیں ابونصر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومنصور النضروی عباس بن فضل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے شعبہ بن حجاج سے، انھوں نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے ابراہیم (نخعی) اور ابراہیم بن ابی حُرہ سے روایت کیا، ان دونوں نے مجاہد بن جبر سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں ہے۔ ❷

---

❶ یہ سند حسن ہے۔البتہ اثر صحیح ہے۔

❷ صحیح .

سعید بن منصور نے اپنی تفسیر میں اسی طرح بیان کیا ہے۔ البتہ منصور بن معتمر کا بھی مجاہد بن جبر سے سماع درست ہے۔ ❶ اور شعبہ بن حجاج کا ابراہیم بن ابی حُرہ سے سماع درست ہے۔ ❷

ممکن ہے کہ یہ سند اسی طرح ہی ہو، جس طرح سعید بن منصور کی روایت میں ہے۔ واللہ اعلم۔

سولھویں دلیل:

[246]...... أَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنُ قَتَادَةَ، أنا أَبُو مَنصُورٍ النَّضرَوِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا هُشَيمٌ ، أنا العَوَّامُ ، عَن مُجَاهِدٍ ، فِي قَولِهِ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِي الخُطبَةِ يَومَ الجُمُعَةِ۔

ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومنصور عباس بن فضل النضر ی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عوام بن حوشب نے بیان کیا، انھوں نے مجاہد بن جبر سے، اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو) کے بارے میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہ جمعہ کے روز خطبہ کے بارے میں ہے۔ ❸

سترھویں دلیل:

[247]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ المُقَدَّمِيُّ ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ ، نا هُشَيمٌ ، عَنِ العَوَّامِ بنِ حَوشَبٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف:204] ، قَالَ: فِي الخُطبَةِ يَومَ الجُمُعَةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی

---

❶ تفسیر سعید بن منصور: 181,180/5 ، حدیث، 977.

❷ امام بیہقی رحمہ اللہ کا اس بات سے مقصد یہ ہے کہ جب منصور بن معتمر کا مجاہد بن جبر سے سماع صحیح و ثابت ہے تو پھر منصور، مجاہد سے روایت؛ بالواسطہ کیوں کریں گے؟ اور شعبہ بن حجاج کا ابراہیم بن ابی حُرہ سے سماع صحیح و ثابت ہے تو شعبہ، ابراہیم سے روایت؛ بالواسطہ کیوں کریں گے؟ ان دو اسباب کی وجہ سے یہ روایت (نمبر:243) معلول قرار پاتی ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہے۔ مخطوطہ میں اس سند کے بعد حاشیہ میں اس روایت کی سند اس طرح لکھی ہے: "ثنا شعبة ، عن منصور و ابراهم بن أبي حره ، قال منصور: ثنا إبراهيم النخعي ، و قال ابن أبي حرة: ثنا مجاهد۔ قالا . . ."۔

❸ یہ اثر صحیح ہے۔ تفسير سعيد بن منصور: 179/5 ، حديث ، 976 ۔ ابن العربی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ أحكام القرآن ، لابن العربي: 817/2.

الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے عوام بن حوشب سے روایت کیا کہ مجاہد بن جبر نے ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ کے بارے میں فرمایا: یہ جمعہ کے دن، خطبہ کے بارے میں ہے۔ ❶

اٹھارویں دلیل (بروایت، سعید بن مسیّب تابعی رحمہ اللہ):

[248]...... وَبِهَذَا الإِسنَادِ نا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ ، عَن حَمَّادِ بن سَلَمَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن سَعِيدِ بنِ المُسَيِّبِ ، ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ۔

اسی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے روایت کیا کہ سعید بن مسیّب (تابعی) نے ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ کے متعلق فرمایا: یہ نماز کے بارے میں ہے۔ ❷

انیسویں دلیل (بروایت، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ):

[249]...... وَبِهَذَا الإِسنَادِ نا ابنُ مَهدِيٍّ ، عَن أَبِي عَوَانَةَ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَن أَصحَابِهِ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ۔

اور اسی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن مہدی نے ہمیں ابوعوانہ کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے مغیرہ بن مقسم الضبی سے، انھوں نے اپنے ساتھیوں سے روایت کیا کہ ابراہیم بن یزید نخعی نے ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو) کے متعلق فرمایا: یہ نماز کے بارے میں ہے۔ ❸

بیسویں دلیل (بروایت، حسن بصری رحمہ اللہ):

[250]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ المُقَدَّمِيُّ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ ، عَن شُعبَةَ ، عَن مَنصُورٍ ، عَنِ الحَسَنِ ، ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب

❶ اسناده صحيح .

❷ قتادہ مدلس کی تدلیس کے باعث یہ سند ضعیف ہے۔ تفسير الطبری: 347/13 ، حديث ، 15588۔ تفسیر طبری میں اس روایت کی سند اس طرح ہے: حَدثنا ابن المثنى قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدى عن رجل عن قتادة عن سعيد بن المسيب: ﴿وإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قال: فى الصلاة۔ اس سند میں "رجل" سے مراد، حماد بن سلمہ ہیں۔

❸ مغیرہ کے شیوخ کے مبہم ہونے کے باعث یہ سند ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبى شيبة: 446/5 ، حديث ، 8461 .

(ابن الماجشون) نے بیان کیا، انھوں نے شعبہ بن حجاج سے، انھوں نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے حسن بصری سے روایت کیا کہ انھوں نے ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ (یعنی: توجہ سے سنو اور خاموش رہو) کے متعلق فرمایا کہ یہ نماز کے بارے میں ہے۔ ❶

اکیسویں دلیل (بروایت، شعبی رحمہ اللہ):

[251]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا حَامِدُ بنُ شُعَيبٍ ، نا سُرَيجُ بنُ يُونُسَ ، نا عَنبَسَةُ بنُ عَبدِ الوَاحِدِ ، نا زَكَرِيَّا بنُ حَكِيمٍ ، قَالَ: قَالَ الشَّعبِيُّ: إِذَا جَهَرَ الإِمَامُ فَأَنصِت كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ [الأعراف:204]

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حامد بن شعیب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سریج بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عنبسہ بن عبدالواحد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زکریا بن حکیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام عامر بن شراحیل الشعبی نے فرمایا: جب امام جہری (بلند آواز سے) قرأت کرے تو خاموش رہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ (یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو)۔ ❷

بائیسویں دلیل (ز بن شہاب زہری رحمہ اللہ کا قول):

[252]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا الحَسَنُ بنُ سُفيَانَ ، نا حِبَّانُ بنُ مُوسَى ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ ، نا يُونُسُ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، قَالَ: لَا يَقرَأُ مَن وَرَاءَ الإِمَامِ فِيمَا يَجهَرُ بِهِ الإِمَامُ القِرَائَةَ ، يكفِيهِم قِرَائَةُ الإِمَامِ، وَإِن لَم يُسمِعهُم صَوتَهُ، وَلٰكِنَّهُم يَقرَأُونَ فِيمَا لَا يَجهَرُ بِهِ سِرًّا فِي أَنفُسِهِم، وَلَا يَصلُحُ لِأَحَدٍ مِمَّن خَلفَهُ أَن يَقرَأَ مَعَه فِيمَا جَهَرَ بِهِ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً ، قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ [الأعراف204]

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حبان بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب الزہری سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہے وہ ان نمازوں میں قرأت مت کرے جن میں امام جہری قرأت کرتا ہے۔ مقتدی کے لیے امام کی

❶ اسناده صحيح .

❷ یہ سند ''ضعیف جداً'' ہے۔ زکریا بن حکیم، ضعیف راوی ہے۔

قرأت ہی کافی ہے چاہے امام انھیں اپنی قرأت نہ سنائے (یعنی، چاہے امام سرّی قرأت کر رہا ہو)۔ البتہ مقتدی ان نمازوں میں اپنے دل میں آہستہ آواز سے ہی قرأت کریں جن نمازوں میں امام جہری قرأت نہیں کرتا۔ اور کسی مقتدی کے لیے جائز نہیں کہ وہ جہری نماز میں امام کے ساتھ ساتھ بلند یا مدہم آواز میں قرأت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ (یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو)۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے ہماری بیان کردہ روایات کے علاوہ بھی اسی معانی ومفہوم کی مرفوع و موقوف روایات بیان کی ہیں۔ لیکن میں انھیں ثبوت کے طور پیش کرنے کی غرض سے اپنی کتاب کو غیر معیاری نہیں کرنا چاہتا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول سے استدلال کی حقیقت:

جو شخص امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کو بنیاد بنا کر کہتا ہے کہ انھوں نے بھی اس آیت ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ سے استدلال کیا ہے۔ اس کی بات اگر درست بھی مان لی جائے تو یہ آیت جہری نماز میں امام کی قرأت کو بغور سننے کے بارے میں ہے، سری نماز کے بارے میں نہیں۔ کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تو قدیم قول میں یہ فرمایا تھا کہ ''ہمارے نزدیک یہ آیت اس قرأت کے لیے خاص ہے جو قرأت سنی جائے۔'' ❷ (امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) تو جو قرأت سنی ہی نہیں جارہی (جیسا کہ ظہر وعصر کی چاروں، مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعات ہیں) اس کے لیے خاموش کیسے رہا جائے؟ ❸

اس آیت مبارکہ سے ابوعبید قاسم بن سلام (امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ) اور دیگر اہل علم وادب نے اسی موقف کا استدلال کیا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: استماع تو اس قرأت (آواز) کے لیے ہے (یعنی سنی تو وہ بات جاتی ہے) جو جہری (بآواز بلند) ہو۔ ❹

خاموشی کا حکم کس قرأت کے لیے ہے؟ (ماہرین لغت کا تجزیہ):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کی بات کا کوئی اعتبار (حیثیت) نہیں ہے، جو کہتا ہے کہ مقتدی قرآن کو بغور سننے اور اس کے لیے خاموش رہنے کا پابند ہے، اگرچہ امام بلند آواز سے (جہری) قرأت نہ بھی کر رہا ہو (یعنی سری قرأت

---

❶ اسنادہ حسن۔ تفسیر الطبری: 250/13، حدیث، 15607.

❷ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''معرفۃ السنن والآثار'' میں بھی امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قدیم قول صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے: "قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي القَدِيمِ: فَهٰذَا عِندَنَا عَلَى القِرَاءَةِ الَّتِي تُسمَعُ خَاصَّةً. [معرفة السنن والآثار، للبیهقی: 74/3، حدیث، 3738]

❸ احکام القرآن للشافعی: 77/1.

❹ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 34.

کر رہا ہو)۔ (یہ بات قابل اعتبار نہیں) کیونکہ اہل زبان (ماہرین لغت) کے ہاں لغت میں معروف ہے کہ کسی بات کے استماع (سننے) کا حکم تب ہوتا ہے جب وہ بات سنی جائے۔ جب کوئی بات سنی ہی نہ جائے تو اس کے استماع (یعنی سننے) اور اس کے لیے خاموش رہنے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ اسی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ؛ امام کے پیچھے ان نمازوں میں قرأت ترک کرنے کے قائل ہیں جن میں امام جہری قرأت کرتا ہے۔ جن نمازوں میں امام مخفی قرأت کرتا ہے ان میں (ترک قرأت کے قائل) نہیں ہیں۔ اور یہ موقف رکھنے والے اہل زبان (ماہرین لغت) ہیں۔

مسئلہ کی تفہیم کے لیے ایک مثال:

جو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی، حالانکہ وہ لوگ اس بات کا (دوسرے کے کانوں تک پہنچنا) برا سمجھتے ہوں، قیامت کے روز اس شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔'' ❶

یہ وعید اس بات کے متعلق ہے جو کان لگائے (چوری چھپے) سننے والے کو سنائی دے، جبکہ بات کرنے والے کو علم نہ ہو۔ اور اگر اس نے کوشش تو کی لیکن کچھ سن نہ سکا تو ہم اسے سننے والا قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہی وہ شخص اس وعید کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اگرچہ سننے کی کوشش کے باعث وہ گنہگار تصور کیا جائے گا۔

اس کا معاملہ اسی طرح ہے کہ کسی شخص نے گناہ کا ارادہ تو کیا لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تو ایسے شخص کو اس گناہ کا مرتکب قرار نہیں دیا جاتا اور نہ ہی وہ اس گناہ کے مرتکب کے لیے مذکور وعید کا مستحق بنتا ہے۔

جو نمازی قرأت سن ہی نہ سکتا ہو...!

جو نمازی بہرہ ہونے یا امام سے دور کھڑا ہونے کے باعث قرأت نہ سن سکے تو وہ بھی استماع (قرأت سننے) اور انصات (خاموش رہنے) کا پابند ہے، کیونکہ وہ حکماً اور شرعاً سامع ہی ہے۔ البتہ لغت کے اعتبار سے وہی سامع ہے جو ہم نے (سابقہ سطور میں) بیان کر دیا ہے۔......واللہ اعلم...... ❷

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، حديث، 7042 ـ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في الرؤيا، حديث، 5024.

❷ یعنی جو آواز سنی ہی نہ جائے اس کے متعلق کوئی حکم کس طرح لاگو ہو سکتا ہے؟ حکم اسی آواز کے متعلق نافذ ہوگا جو سنائی دیتی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو اسی قرأت سے منع فرمایا تھا جو دوسروں کو سنائی دیتی ہو، کیونکہ اس سے امام کو قرأت میں الجھن ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی اسی لیے فرمایا تھا کہ صحابی کی آواز بلند ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الجھن کا باعث بن رہی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے سورت فاتحہ کو مستثنیٰ کرتے ہوئے، فاتحہ کو ایسے انداز سے پڑھنے کا حکم دیا تھا، جس کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے۔ واللہ اعلم [العاصم]

صحیح موقف کیا ہے؟

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے صحیح بات کہی ہے، وہ یہ ہے کہ امام جہری قرأت کرے یا مخفی؛ امام کے پیچھے قرأت کرنا واجب ہے۔ ان کا یہی کہنا ہے کہ ہم اس آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے نماز کے متعلق یا نماز اور خطبہ کے متعلق ہونے کے انکاری نہیں ہیں۔ جیسا کہ ان اسلافِ امت کا موقف ہے جن کے اقوال ہم نے (گزشتہ صفحات میں) بیان کیے ہیں۔ البتہ انھوں نے اور ان کے علاوہ بھی بعض اسلاف نے حدیث کو اختصار سے بیان کرتے ہوئے محض یہ کہہ دیا ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں ہے۔

یہ روایت، درحقیقت؛ طویل حدیث کا اختصار ہے:

ایک حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے ...... آپ رضی اللہ عنہ اپنے دور کے حدیث روایت کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر حافظ الحدیث تھے...... پھر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی متابعت میں وہی حدیث مکمل بیان کی ہے۔ جس میں مفصل و بالصراحت بیان کیا گیا ہے کہ اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں کیا کرتے تھے۔ پھر اس آیت میں اس عمل کی ممانعت نازل ہوگئی۔ لہٰذا اسی حدیث کی طرف رجوع کرنا اور اسی پر اکتفا کرنا واجب ہے۔ [1] بجائے اس کے کہ اس قرأت سے خاموشی اختیار کرلی جائے جو قرأت نماز میں بالاصل (بنیادی طور پر، حقیقتاً) مشروع (واجب) ہے۔ البتہ (اگر ان کی بات تسلیم کر بھی لی جائے تو مقتدی کا) قرأت کرنا اور امام کی قرأت کو سننا اکٹھا (بیک وقت) ہو جانا بھی ممکن ہے۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ . . ." کی شانِ نزول سے متعلق مفصل روایات:

(ذیل میں وہ روایات بیان کی گئی ہیں، جن میں قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ﴾ کے متعلق تفصیل اور صراحت سے مذکور ہے کہ اس کی حقیقی شانِ نزول کیا ہے؟ [العاصم])

(پہلی حدیث):

[253]...... أَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدِانَ ، أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيَّةَ الصَّفَّارُ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِسحَاقَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا.....

---

[1] یہاں حدیث نمبر: 253 اور اس کے بعد والی احادیث کی طرف اشارہ ہے۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو يَعلَى المَوصِلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بكرٍ المُقَدَّمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ دِينَارٍ ، نا إِبرَاهِيمُ الهَجَرِيُّ ، عَن أَبِي عِيَاضٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَت ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ [الأعراف:204]

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن دینار الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن مسلم الھَجری نے بیان کیا، انھوں نے ابوعیاض عمرو بن اسود العنسی (مخضرم) سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں بات چیت (کلام رگفتگو) کیا کرتے تھے۔تو یہ آیت نازل ہوگئی: ''جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''❶

دوسری حدیث:

[254]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا إِبرَاهِيمُ بن مُحَمَّدٍ المَروَزِيُّ ، نا عَلِيُّ بنُ حُجرٍ ، نا عَلِيُّ بنُ مُسهِرٍ ، عَن أَبِي إِسحَاقَ يَعنِي الهَجَرِيَّ ، عَن أَبِي عِيَاضٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ الآيَةُ۔ قَالَ: كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ حتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ إِلَى آخِرِهَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حجر بن ایاس البغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق ابراہیم بن مسلم الھَجری سے، انھوں نے ابوعیاض عمرو بن اسود العنسی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں کلام (بات چیت) کرلیا کرتے تھے۔حتی کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔❷

تیسری حدیث:

[255]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ عَبدَان، أنا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِسحَاقَ ، نا شَيبَانُ بنُ فَرُّوخٍ ، نا عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُسلِمٍ ، نا إِبرَاهِيمُ الهَجَرِيُّ ، عَن أَبِي عِيَاضٍ ، عَن أَبِي

❶ اسناده حسن لغيره۔ الأوسط ، لابن المنذر: 105/3 ، حديث ، 1318 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 155/2 .
❷ اسناده حسن لغيره .

هُرَيرَةَ ، قَالَ: كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ حتَّى نَزَلَت هَذِهِ الآيَةُ: ﴿فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحمُونَ﴾ يَعنِى بِذَلِكَ فِى الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوالحسین بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مسلم القسملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن مسلم الهَجری نے بیان کیا، انھوں نے ابوعیاض عمرو بن اسود العنسی سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں کلام (بات چیت) کرلیا کرتے تھے۔حتی کہ یہ آیت مبارکہ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ نازل ہوگئی۔یعنی یہ نماز کے بارے میں ہے۔ ❶

چوتھی حدیث:

[256]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ بِشرِ بنِ صَالِحِ الحَافِظُ ، نا أَبُو عُمَيرِ بنُ النَّحَّاسِ الرَّملِيُّ ، نا مُؤَمَّلُ بنُ إِسمَاعِيلَ ، نا عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُسلِمٍ القَسمَلِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ زِيَادٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ، فَأَنزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ الآيَةُ۔ فَأُمِرُوا بِالخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ وَنُهُوا عَنِ الكَلَامِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن بشر بن صالح الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمیر بن نحاس الرملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مسلم القسملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں کلام (بات چیت) کرلیا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل کردی: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموشی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے) تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز میں خشوع کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے منع کردیا گیا۔ ❷

پانچویں حدیث:

[257]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، وَأَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاقُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ أنا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ بن مَزِيدَ، أَخبَرَنِي

❶ اسناده حسن لغيره۔ السنن الكبرى للبيهقى: 155/2 .

❷ اسناده حسن لغيره .

أَبِی ، قَالَ: سَمِعتُ الأَوزَاعِیَّ ، حدَّثَنِی عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَامِرٍ ، حدَّثَنِی زَیدُ بنُ أَسلَمَ ، عَن أَبِیهِ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ، فِی هَذِهِ الآیَةِ: ﴿وَإِذَا قُرِیَٔ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّکُم تُرحمُونَ﴾ قَالَ: نَزَلَت فِی رَفعِ الأَصوَاتِ وَهُم خَلفَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والدمحترم ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے اوزاعی کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے عبداللہ بن عامر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد اسلم العدوی سے، انھوں نے اس آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت تب نازل ہوئی جب صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں (قرأت کرتے ہوئے) آواز بلند کرتے تھے۔ ❶

چھٹی حدیث:

[258]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ بِشرِ بنِ صَالِحٍ الدَّینَوَرِیُّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُصعَبٍ الزُّبَیرِیُّ ، نا عِیسَی بنُ المُغِیرَةِ ، نا عَاصِمُ بن عُمَرَ ، عَن حُمَیدِ بنِ قَیسٍ ، عَنِ القَاسِمِ بنِ أَبِی بَزَّةَ ، عَن سَعِیدِ بنِ جُبَیرٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، فِی هَذِهِ الآیَةِ ﴿وَإِذَا قُرِیَٔ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: نَزَلَت فِی رَفعِ الأَصوَاتِ وَهُم خَلفَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّلَاةِ وَفِی الخُطبَةِ یَومَ الجُمُعَةِ وَفِی العِیدَینِ فَنُهُوا عَنِ الکَلَامِ فِی الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن بشر بن صالح الدینوری الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مصعب الزبیری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن مغیرہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن عمر نے بیان کیا، انھوں نے حمید بن قیس سے، انھوں نے قاسم بن ابی بزہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بارے میں روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت؛ رسول

❶ اسناده حسن لغیره۔ سنن الدارقطنی: 326/1 ۔ تفسیر الطبری: 346/13 ، حدیث ، 15586 ۔ تفسیر ابن أبی حاتم: 1645/5 ، حدیث ، 8726 ۔ أسباب النزول، للواحدی: ص، 233، حدیث، 463 ۔ الفوائد، لتمام الرازی: 72/1 ، حدیث ، 156، 157 ۔ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 70/31 ۔ عبداللہ بن عامر، ضعیف راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اللہ ﷺ کے پیچھے دوران نماز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بلند آوازوں (میں باہمی گفتگو کے معمول)، جمعہ کے خطبہ اور عیدین کے بارے میں نازل ہوئی، تو نماز میں بات کرنے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع کر دیا گیا۔ ❶

ساتویں حدیث:

[**259**]...... أَخبرَنَا أَبُو بكرِ بنُ الحَارثِ الفَقِيهُ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ، نا عَبدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ العَبَّاسِ، نا سَهلٌ، نا ابنُ أَبِي زَائِدَةَ، حدَّثَنِي أَشعَثُ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ: كَانَ شَابٌّ مِنَ الأَنصَارِ خَلفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكُلَّمَا قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ آيَة قَرَأَهَا الشَّابُّ فَنَزَلَت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾.

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سہل بن عثمان الکندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی زائدہ (یحییٰ بن زکریا) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے اشعث بن سوار الکندی نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک انصار نوجوان (نماز پڑھ رہا) تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کوئی آیت پڑھتے تو وہ نوجوان بھی پڑھتا۔ تب یہ آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ نازل ہوئی۔ ❷

آٹھویں حدیث:

[**260**]...... أَخبرَنَا أَبُو عَبدِ اللهِ الحَافِظُ أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ نا إِبرَاهِيمُ بن مُحَمَّدٍ المَروَزِيُّ نا مُحَمَّدُ بنُ رَافِعٍ نا عَبدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعمَرٌ، عَن قَتَادَةَ، فِي قَولِهِ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأتِي وَهُم فِي الصَّلاةِ؛ فَيَسأَلُهُم كَم صَلَّيتُم؟ كَم بَقِيَ؟ فَأَنزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ﴾.

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن رافع القشیری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ السدوسی سے روایت کیا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ کے بارے میں بیان کیا، انھوں نے فرمایا: کوئی صحابی آتا، اور دیگر صحابہ نماز میں ہوتے تو وہ ان سے پوچھ لیتا کہ کتنی (رکعات) نماز

---

❶ اسناده حسن لغيره.

❷ اشعث بن سوار ضعیف راوی ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ تفسير الطبرى: 346/13، حديث، 15583.

پڑھ چکے ہو؟ اور کتنی باقی ہے؟ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ...﴾ نازل کردی۔ ❶

نویں حدیث:

[261]...... أَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنُ قَتَادَةَ، أنا العَبَّاسُ بنُ الفَضلِ النَّضرَوِيُّ، نا أَحمَدُ بنُ نَجدَةَ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا عَونُ بنُ مُوسَى ، قَالَ: سَمِعتُ مُعَاوِيَةَ بنَ قُرَّةَ ، يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنزَلَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ فِي الصَّلَاةِ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ، فَأَنزَلَهَا القَصَّاصُ فِي القَصَصِ۔

ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن فضل نضروی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نجدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عون بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے معاویہ بن قرہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: اللہ عزوجل نے یہ آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ نماز کے بارے میں نازل فرمائی۔ لوگ نماز میں ہی کلام (بات چیت) کرلیا کرتے تھے۔ ❷

خلاصہ کلام:

یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ میں جس انصات (خاموشی اختیار کرنے) کا حکم دیا ہے، وہ بات چیت (باہمی گفتگو) سے خاموشی ہے، جو گفتگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوران نماز کرلیا کرتے تھے۔ اسی طرح امام کے پیچھے قرأت کرتے وقت ''آوازیں بلند کرنے'' سے خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؛ دل میں ''قرأت اور ذکر'' کرنے سے خاموش رہنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

''قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ'' اور نماز میں انصات کا حکم:

اس حدیث جیسی احادیث سیدنا زید بن ارقم اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بھی ہیں۔

نماز میں گفتگو سے ممانعت (روایت، سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ):

[262]...... فَأَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ نا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ الفَرَّاءُ ، وَعَلِيُّ بنُ الحَسَنِ ، قَالَا: نا يَعلَى بنُ عُبَيدٍ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِي خَالِدٍ ، ح . . .

❶ اسناده ضعيف۔ تفسير عبدالرزاق: 107/2 ، حديث ، 977 ۔ تفسير الطبرى: 347/13 ، حديث ، 15599 .

❷ ارسال کے باعث یہ روایت ضعیف ہے۔ تفسير سعيد بن منصور: 182/5 ، حديث ، 979 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 155/2 .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالوہاب الفراء اور علی بن حسن نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں یعلی بن عبید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا.....(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أَخبَرَنِی أَبُو النَّضرِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ نَصرٍ ، نا يَحيَى بنُ يَحيَى ، أنا هُشَيمٌ، أنا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الحَارِثِ بنِ شُبَيلٍ ، عَن أَبِي عَمرٍو الشَّيبَانِيِّ ، عَن زَيدِ بنِ أَرقَمَ ، قَالَ: كَانَ أَحَدنَا يُكَلِّمُ يعنِي صَاحِبَهُ إِلَى جَنبِهِ فِي الصَّلَاةِ، حتَّى نَزَلَت ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الكَلَامِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابونضر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن نصر المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، انھوں نے حارث بن شبیل سے، انھوں نے ابوعمرو سعد بن ایاس الشیبانی سے، انھوں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنے ایک طرف کھڑے شخص سے دوران نماز بات چیت کر لیتا تھا۔ حتی کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرۃ:238] (یعنی: اللہ کے لیے باادب کھڑے رہو)۔ پھر ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔ ❶

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے "صحیح مسلم" میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔ ❷ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر (یعنی عیسیٰ بن یونس) کی سند کے ساتھ اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے۔ ❸

دوران نماز سلام کا جواب دینا چھوڑ دیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت):

[**263**]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ الأَصبَهَانِيُّ ، أنَا أَبُو سَعِيدِ بنُ الأَعرَابِيِّ ، نا سَعدَانُ بنُ نَصرٍ ، نا أَبُو بَدرٍ ، عَنِ الأَعمَشِ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، عَن عَلقَمَةَ ، عن عُبَيد اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّم عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَينَا ، فَلَمَّا رَجَعنَا مِن عِندِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمنَا عَلَيهِ فَلَم يَرُدَّ عَلَينَا فَقُلنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كُنتَ تَرُدُّ عَلَينَا ، مَا لَكَ اليَومَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغلًا۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن یوسف الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعید بن الاعرابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا:

❶ اسناده صحيح . ❷ صحيح مسلم: حديث ، 539 .

❸ صحيح البخاري: حديث، 1200، 4534 .

ہمیں سعدان بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو بدر شجاع بن ولید السکونی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے سلیمان بن مہران الاعمش سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم دوران نماز، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہہ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دوران نماز) سلام کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے، لیکن آج کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں اہم ترین مصروفیت ہوتی ہے۔'' [1]

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ''محمد بن فضیل بن غزوان عن اعمش'' کی سند سے بیان کی ہے۔ [2]

[**264**]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِیُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ المُقرِئُ أنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ القَاضِي ، نا عَمرُو بنُ مَرزُوقٍ ، أنا زَائِدَةُ ، عَن عَاصِمٍ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن عَبد اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ وَيُسَلِّمُ بَعضُنَا عَلَى بَعضٍ وَيُوصِي أَحَدُنَا بِالحَاجَةِ قَالَ: فَجِئْتُ ذَاتَ يَومٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَلَم يَرُدَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَدِمَ وَمَا حَدُثَ ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحدِثُ مِن أَمرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَد أَحدَثَ أَن لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن بہدلہ بن ابی النجود سے، انھوں نے شقیق بن سلمہ اسدی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم دوران نماز بات چیت کرلیا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو سلام بھی کہہ لیتے، ایک دوسرے کو کام بھی کہہ لیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک روز مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں نے آپ کو سلام کہا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ پہلے کے

[1] یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ اور حدیث صحیح ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے''۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دوری ہجرت حبشہ میں مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ جب حبشہ میں مقیم مہاجرین کو اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے ہیں۔ تو حبشہ سے مدینہ ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

[2] صحیح البخاری، حدیث: 1199 ـ صحیح مسلم، حدیث: 538.

حالات (یعنی آپ ﷺ کا جواب دے دینا) اور نئے حالات (جواب نہ دینا) نے مجھے سوچ میں ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب چاہیں نیا حکم جاری فرما دیتے ہیں۔ اب نیا حکم یہ ہے کہ نماز کے دوران بات نہ کیا کرو۔'' ❶

گفتگو سے ممانعت تھی، قرأت سے نہیں:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس سکوت (خاموشی) کا حکم سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ کو نازل کر کے دیا ہے، یہ وہی انصات (خاموشی) ہے جس کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر کی حدیث میں ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ نازل کر کے دیا تھا۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس نئے حکم کا ذکر ہے وہ: دوران نماز بات چیت کرنے، اپنی ضرورت کے لیے ایک دوسرے کو دوران نماز کوئی کام کہنے، اور دوران نماز ایک دوسرے کو سلام کہنے سے خاموشی اختیار کرنا ہے۔ یہ بھی وہی انصات (خاموشی) ہے جس کا حکم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے تحت دیا گیا ہے۔

البتہ ذکر (تسبیحات)، اور نمازی کے لیے ضروری قرأت، یعنی سورت فاتحہ پڑھنے، سے خاموشی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس بات کی وضاحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ (یعنی جس حدیث میں بات چیت سے منع کیا اور ذکر کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے)۔ حدیث حسب ذیل ہے:

اللہ کا ذکر کرو، باہمی گفتگو مت کرو:

[265]...... أَخبَرَنَاهُ الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ ؛ قِرَاءَةً عَلَيهِ ، أنا أَبُو العَبَّاسِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ الصُّندُوقِيُّ قِرَاءَةً ، نا أَبُو قُرَيشٍ مُحَمَّدُ بنُ جُمُعَةَ بنِ خَلفٍ الحَافِظُ نا أَبُو صَالِحٍ أَحمَدُ بنُ خَلفِ بنِ زَيدٍ وَإِبرَاهِيمُ بن مَسعُودٍ قَالَا: نا القَاسِمُ بنُ الحَكَمِ العُرَنِيُّ ، نا سُفيَانُ ، عَنِ الزُّبَيرِ

❶ یہ سند صحیح لغیرہ ہے، اور حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث عاصم بن ابی النجود نے شقیق سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور عاصم بن ابی النجود سے متعدد ائمہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں: زائدہ بن قدامه کی روایت: مسند أحمد بن حنبل: 435/1 ـ المعجم الكبير للطبراني: 109/10، حديث ، 10141 ـ حديث السراج: حديث، 945 ـ سفیان بن عیینه کی روایت: سنن النسائي، حديث : 1221 ـ مصنف عبدالرزاق: 335/2 ، حديث ، 3594 ـ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 170/3 ، حديث ، 4156 ـ ابان بن سعید کی روایت: سنن أبي داؤد، حديث: 924 ـ السنن الكبرى للبيهقي: 260/2 ـ شعبہ بن حجاج کی روایت: مسند أحمد بن حنبل: 463/1 ـ المعجم الكبير للطبراني: 109/10 ، حديث ، 10140 ـ حماد بن سلمہ کی روایت: شرح معاني الآثار، للطحاوي: 451/1 ـ جعفر بن حارث کی روایت: المعجم الكبير للطبراني: 110/10 ، حديث ، 10143]

بنِ عَدِيٍّ ، عَن كُلثُومَ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبد اللّٰهِ بن مَسعُودٍ ، قَالَ: كُنتُ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُسَلِّمَ عَلَيهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ السَّلَامَ، قَالَ: فَأَتَيتُهُ فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَلَم يَرُدَّ عَلَيَّ، قَالَ: فَمَا صَلَّى صَلَاةً كَانَت أَعظَمَ عَلَيَّ مِنهَا، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: بِيَدِهِ إِلَى القَومِ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحدِثُ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ قَد أَحدَثَ فِي الصَّلَاةِ أَن لَا تَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكرِ اللّٰهِ وَمَا يَنبَغِي لَكُم وَأَن تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

یہ روایت ہمیں امام ابوعثمان نے قرأت کے ذریعے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس احمد بن محمد بن اسحاق الصندوقی نے قرأت کے ذریعے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوقریش محمد جمعہ بن خلف الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوصالح احمد بن خلف بن زید اور ابراہیم بن مسعود نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں قاسم بن حکم العرنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا، انھوں نے زبیر بن عدی سے، انھوں نے کلثوم بن علقمہ الخزاعی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ہاں آتا، آپ ﷺ نماز میں مصروف ہوتے، میں آپ ﷺ کو سلام کہتا، آپ ﷺ مجھے (دوران نماز ہی) سلام کا جواب دیتے۔ (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ کو سلام کہا، لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ تو (آپ ﷺ کے جواب نہ دینے کی وجہ معلوم کرنے کے لیے شدت انتظار کے باعث) آپ ﷺ کی وہ نماز میرے لیے سب سے زیادہ بوجھل تھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عزوجل جو چاہیں نیا حکم جاری فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کے متعلق ایک نیا حکم جاری فرمایا ہے کہ تم دوران نماز؛ اللہ کے ذکر اور جو ضروری (قرأت) ہے؛ اس کے علاوہ کوئی بات (کلام) نہ کیا کرو۔ اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔ [1]

[266]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ قَرقُوبَ التَّمَّارُ بِهَمَذَانَ ، نا أَبُو عِمرَانَ مُوسَى بنُ مُحَمَّدٍ الأَثَطُ بِدِمَشقَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَمَّارٍ المَوصِلِيُّ ، نا القَاسِمُ بن يَزِيدَ الجَرمِيُّ ، عَن سُفيَانَ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب التمار نے ہمذان میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمران موسیٰ بن محمد الاثط نے دمشق میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمار الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قاسم بن یزید الجرمی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے

[1] الحديث صحيح۔ سنن النسائی: حديث، 1221 ۔ السنن الكبری للنسائی: 199/1 ، حديث ، 558 .

روایت کیا....(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا إِبرَاهِيمُ بنُ يُوسُفَ الهِسنجَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمَّارٍ المَوصِلِيُّ ، نا قَاسِمٌ الجَرمِيُّ ، عَن سُفيَانَ الثَّورِيِّ ، عَنِ الزُّبَيرِ بنِ عَدِيٍّ ، عَن كُلثُومَ بنِ المُصطَلِقِ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبد اللّٰهِ بن مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَذَكَرَ هَذَا الحَدِيثَ. وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ التَّمَّارِ: فَقَال: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحدَثَ فِي الصَّلَاةِ أَن لَا تَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكرِ اللّٰهِ وَبِمَا يَنبَغِي لَكُم وَأَن تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن یوسف الھِسنْجَانِی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قاسم بن یزید الجرمی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے زبیر بن عدی سے، انھوں نے کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن مصطلق سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، .....پھر یہی (گزشتہ) حدیث بیان کی۔ اور جو حدیث (ابوعبداللہ الحافظ، امام حاکم نے، پہلی سند کے ساتھ) ابوالحسن علی بن احمد التمار سے روایت کی ہے اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں نیا حکم جاری فرمایا ہے کہ تم لوگ اللہ کے ذکر اور جو (قرأت) تمھارے لیے ضروری ہے اس کے علاوہ کوئی بات نہ کرو۔ اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہو۔ ❶

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی وضاحت:

یہی حدیث امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ) نے ابراہیم بن مسعود بن عبدالحمید الھمذانی سے روایت کی ہے، انھوں نے قاسم بن حکم العرنی سے، انھوں نے سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔ اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے: یہ حدیث صراحت و وضاحت سے بیان کر رہی ہے کہ نمازیوں کو دوران نماز اللہ تعالیٰ کے ذکر اور جو (قرأت) نمازیوں کے لیے ضروری ہے، اس کے علاوہ کلام (آپسی بات چیت) کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ تو جو قرأت نمازی کے لیے ضروری ہے اسے نماز میں ضرور پڑھے۔

پھر انھوں نے صحیح و ثابت حدیث سے استدلال کیا ہے کہ یہ حدیث صراحت سے بیان کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو لوگوں کی باتوں (آپسی گفتگو) سے سختی سے منع کیا تھا۔ اور انھیں دوران نماز؛ تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت کا حکم دیا تھا، چاہے وہ نمازی؛ امام کے پیچھے (بحیثیت مقتدی) ہوں۔ [حدیث حسب ذیل ہے:]

❶ اسنادہ صحیح۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، للحازمی: ص، 70.

نماز تو نام ہی تکبیر، تسبیح اور قرأت کا ہے:

[267]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فَورَكٍ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يُونُسُ بن حَبِيبٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا حَرب بنُ شَدَّادٍ ، وَأَبَانُ بن يَزِيدَ ، عَن يَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ ، ح . . .

(پہلی سند) یہ روایت ہمیں ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداوٗد الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حرب بن شداد اور ابان بن یزید نے بیان کیا، ان دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا....(ح)

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ وَأَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاقُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالُوا: نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ نا أَبُو عُتبَةَ أَحمَدُ بنُ الفَرَجِ الحِجَازِيُّ، نا مُحَمَّدُ بنُ حِمْيَرٍ ، نا الأَوزَاعِيُّ ، عَن يَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَن هِلَالِ بنِ أَبِي مَيمُونَةَ ، عَن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بنُ الحَكَم السُّلَمِيُّ ، قَالَ: بَينَا أَنَا مَعَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ ، إِذ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ ، فَقُلتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَحَدَّقَنِي القَومُ بِأَبصَارِهِم ، فَقُلتُ: وَاثُكلَ أُمِّيَاهُ ، مَالُكُم تَنظُرُونَ إِلَيَّ؟ قَالَ: فَضَرَبُوا بِأَيدِيهِم عَلَى أَفخَاذِهِم ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيتُهُم يُسَكِّتُونِي لَكِنِّي سَكَتُّ ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ دَعَانِي ......فَبِأَبِي وَأُمِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، مَا رَأَيتُ مُعَلِّمًا قَبلَهُ وَلَا بَعدَهُ أَحسَنَ تَعلِيمًا مِنهُ...... وَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا سَبَّنِي ، قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا لَا يَصلُحُ فِيهَا شَيءٌ مِن كَلَامِ النَّاسِ ، إِنَّمَا هِيَ التَّكبِيرُ وَالتَّسبِيحُ وَتِلَاوَةُ القُرآنِ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم)، ابوبکر احمد بن حسن اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعتبہ احمد بن فرج الحجازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حِمْیَر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے، انھوں نے عطا بن یسار سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے سیدنا معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے چھینک ماردی۔ میں نے ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ دیا۔لوگ مجھے غصیل آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا: تمھارا بھلا ہو،تم لوگ اس طرح سے میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھرلوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کردیے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے چپ کرارہے ہیں، جبکہ میں چپ ہوگیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ

ہوئے تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا...... میرے ماں باپ ؛ رسول اللہ ﷺ پر قربان، میں نے آپ سے بڑھ اچھا معلّم نہیں دیکھا...... اللہ کی قسم ! آپ ﷺ نے مجھے نہ ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری نماز میں لوگوں کی کوئی بھی گفتگو (بات چیت) جائز نہیں۔ یہ نماز تو تکبیر، تسبیح اور قرآن مجید کی قرأت (سے مرکب) ہے۔ ❶

یہ الفاظ اوزاعی کی بیان کردہ حدیث کے ہیں۔

اور اسی حدیث کو فلیح بن سلیمان نے بھی ہلال بن ابی میمونہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ''نماز تو قرآن کی قرأت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے ہے۔ جب تم نماز میں ہو تو تمھاری کیفیت ایسی ہی ہونی چاہیے۔'' [اس حدیث کی سند حسب ذیل ہے:]

[268]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِي ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يُونُسَ النِّسَائِيُّ ، نا عَبدُ المَلِكِ بنُ عَمْرٍو ، نا فُلَيحٌ ، عَن هِلَالٍ ، فَذَكَرَهُ۔

ہمیں ابوعلی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یونس النسائی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے روایت کیا..... پھر وہی حدیث بیان کی۔ ❷

اسی حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے ''صحیح مسلم'' میں اوزاعی اور حجاج بن ابی عثمان الصواف کی یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کردہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ❸

مقتدی نے قرأت نہ کی تو نماز کیسی؟

اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ مقتدی کی نماز تلاوت قرآن، تکبیر اور تسبیح پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسا کہ انھیں چیزوں پر امام اور منفرد کی نماز مشتمل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو یہ تعلیم دی تھی ......کہ

❶ اسناده صحيح . ❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❸ امام مسلم نے دو الگ الگ اسناد کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ پہلی سند میں حجاج بن ابی عثمان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔ جو سند اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكرِ بنُ أَبِي شَيبَةَ . . . . عَن حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَن يَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ عَن هِلَالِ بنِ أَبِي مَيمُونَةَ عَن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عَن مُعَاوِيَةَ بنِ الحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَينَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ . . . . ." اور دوسری سند ذکر کر کے اسی حدیث کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس دوسری سند میں امام اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ أَخبَرَنَا عِيسَى بنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الأَوزَاعِيُّ عَن يَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الإِسنَادِ نَحوَهُ" [صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم الكلام فى الصلاة، حديث، 33 (537)

ان کی نماز میں لوگوں کی بات چیت جائز نہیں، یہ تو تکبیر، تسبیح اور قرأت قرآن کا مرکب ہے......تب سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ اس نماز میں مقتدی ہی تھے، امام یا منفرد نہیں تھے۔

لہٰذا اس حدیث میں وضاحت ہوگئی کہ جس کلام (بات) سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کیا تھا، وہ لوگوں کا آپس میں گفتگو کرنا ہے، نہ کہ ذکر اور تلاوت۔ ان دونوں کو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا نام دیا ہے۔

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ . . . ﴾ کا نماز اور خطبہ سے تعلق...؟

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس شخص کا دعوی بھی بے بنیاد ہے جو یہ کہتا ہے کہ یہ آیت ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ ...﴾ کسی بھی کلام کے لیے عام ہے۔ حالانکہ یہ آیت نماز وغیرِ نماز اور خطبہ وغیرِ خطبہ (یعنی نماز و خطبہ اور ان کے علاوہ حالات واوقات) کے لیے عام ہے۔

ہم نے صحابہ وتابعین کے اقوال کی روشنی میں اس آیت کی تخصیص کی ہے کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نماز اور خطبہ کے علاوہ اوقات میں (قرآن کی قرأت ہونے پر) مومن کو استماع وانصات (توجہ سے سننا اور خاموشی اختیار کرنا) ترک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

اسی طرح ہم نے ان اصحاب کے اقوال کی روشنی میں بھی اس آیت کی تخصیص کی ہے؛ جنھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (دوران نماز) لوگوں کی باہمی گفتگو اور قرآن کی قرأت کرتے ہوئے؛ آواز بلند کرنے سے خاموشی اختیار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

صحیح استدلال وہی ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا:

کیونکہ انھوں نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) بات (خود) سننے اور صورت حال کا (خود) مشاہدہ کرنے کی بنیاد پر اس آیت (کے حکم) کو غیر نماز کی بجائے؛ نماز اور غیر خطبہ کی بجائے؛ خطبہ جمعہ کی طرف منسوب کرنے کا استدلال کیا ہے۔

اسی طرح انھوں نے لوگوں کی گفتگو اور بلند آواز کے علاوہ حالات کی بجائے لوگوں کی گفتگو اور بلند آواز ہی کی طرف اس آیت کو منسوب کرنے کا استدلال کیا ہے۔ [1] اور انھوں نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مزید جو نماز میں نمازی کے لیے ضروری ہے وہ اس آیت کے حکم میں نہیں آتے۔ اور نہ ہی نماز میں بات چیت کرنا اس آیت کے حکم

---

[1] یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان حالات کو خود دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو خود سنا ہے کہ جن حالات میں اس آیت مبارکہ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ ...﴾ کی روشنی میں لوگوں کو نماز میں بولنے سے منع کیا گیا تھا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آیت کو نماز اور خطبہ کے لیے خاص قرار دیا ہے تو انہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز اور خطبہ میں محض لوگوں کی گفتگو اور بلند آواز سے ممانعت کے لیے اس آیت کو خاص قرار دیا ہے۔ یعنی جس طرح اس آیت میں خاموشی اختیار کرنے کا حکم اسی شخص پر لاگو نہیں ہوتا جو نماز میں نہیں بلکہ اس شخص پر لاگو ہوتا ہے جو نماز میں قرأت سن رہا ہے، تو اسی طرح اس آیت کا حکم دوران نماز قرأت کرنے پر نہیں بلکہ گفتگو کرنے اور آواز بلند کرنے پر لاگو ہوتا ہے۔

میں آتا ہے۔

یا جس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ آیت ذکر، اور نمازی کے لیے نماز میں ضروری الفاظ (قرأت قرآن) پر لاگو نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی نماز میں کلام کرنے کی ممانعت ثابت کرتی ہے۔

سیدنا معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صاحب شریعت (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان موجود ہے کہ کس چیز سے خاموشی اختیار کرنی ہے اور کس کو ادا کرنا ہے، حتی کہ (جس کو ادا کرنا ہے) وہی عمل نماز قرار پایا۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث میں وضاحت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدی کے لیے) جہری قرأت کو ناپسند کیا اور سورۃ فاتحہ پست آواز میں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ان تمام (وضاحتی احادیث) کو اپنانا واجب ہے، تاکہ نمازی؛ اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے (دوران نماز) لوگوں سے گفتگو کرنا اور قرأت میں آواز بلند کرنا ترک کردے۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان بردار بن جائے کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت فرمائی ہے کہ اس آیت ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ ...﴾ سے اللہ تعالیٰ کی مراد ومقصود دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ہے، چاہے نمازی؛ مقتدی کی حیثیت سے ہو۔

﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ ...﴾ سے اگلی آیت پر بھی غور کرلیں:

پھر جو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے بعد ہے، وہ بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہے جو سنت (حدیث) میں مذکور ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاذكُر رَبَّكَ فِي نَفسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الجَهرِ مِنَ القَولِ بِالغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلَا تَكُن مِنَ الغَافِلِينَ﴾ [الاعراف: 205]

''اپنے رب کو اپنے دل ہی دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو، اور غافل نہ ہوجانا۔''

اگرچہ اس آیت مبارکہ میں، خطاب؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے، تب بھی یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس خطاب کی مخاطب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ کیونکہ اس طرح کی بہت سی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہے لیکن اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

دونوں آیات پر عمل ہونا چاہیے:

پہلی آیت، یعنی: ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ...﴾ میں مقتدی کو، قرآن توجہ سے سننے اور خاموشی اختیار کرنے یعنی قرأت میں آواز بلند نہ کرنے کا حکم ہے، اور دوسری آیت ﴿وَاذكُر رَبَّكَ فِي نَفسِكَ...﴾ میں دل ہی دل میں، پست

آواز کے ساتھ یعنی آواز بلند کیے بغیر فاتحہ و دیگر اذکار کو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب مقتدی سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے آواز بلند نہیں کرے گا بلکہ اسے پست آواز سے پڑھے گا تو یقیناً وہ ان دونوں آیات میں مذکور، اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لے گا۔

زید بن اسلم تابعی رحمہ اللہ کی بیان کردہ تفسیر:

ان آیات کا جو معنی و مفہوم ہم نے بیان کیا ہے، تابعی مفسر، امام زید بن اسلم رحمہ اللہ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے: [ملاحظہ فرمائیں]

[**269**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ثنا أَبُو عَمرٍو الحرَشِيُّ نا الفَضلُ بن مُحَمَّدٍ الشَّعرَانِيُّ نا إِبرَاهِيمُ بنُ حَمزَةَ نا عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُحَمَّد قَالَ: سَمِعتُ زَيدَ بنَ أَسلَمَ يَقُولُ: فِي قَولِهِ ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ قَالَ: الَّذِي يَكُونُ خَلفَ الإِمَامِ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَاذكُر رَبَّكَ فِي نَفسِكَ﴾ قَالَ: يَقُولُ: اذكُر رَبَّكَ وَأَنصِت فِي نَفسِكَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن محمد الشعرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا قُرِئَ القُرآنُ فَاستَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا﴾ کے متعلق امام زید بن اسلم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ (اس میں مخاطب) وہ شخص ہے جو امام کے پیچھے (بحیثیت مقتدی) ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَاذكُر رَبَّكَ فِي نَفسِكَ..﴾ کے متعلق زید بن اسلم رحمہ اللہ نے کہا: اپنے رب کا ذکر کرو اور اپنے دل میں پست آواز سے کرو۔

مقتدی کو بتایا جا رہا ہے کہ اسے انصات اور ذکر، دونوں کا بیک وقت حکم ہے۔ تو انصات کا حکم بلند آواز سے قرأت کرنے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اس سے مراد دل میں پست آواز کے ساتھ ذکر کرنے کو ترک کر دینا نہیں ہے۔

انصات کا مطلب ''زبان بندی'' نہیں:

اس شخص کی بات کی بھی کوئی حیثیت نہیں؛ جو سمجھتا ہے کہ انصات تو لغت میں سکوت کو کہتے ہیں۔ تو شریعت کے عرف میں بھی اس کا اطلاق، خاموش رہنے اور بولنا بالکل ترک کرنے پر ہی ہوگا۔ جبکہ متعدد صحیح احادیث ایسی موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ انصات اور سکوت کا مطلب (نماز میں) آواز بلند کرنے کی بجائے پست رکھنا اور باہمی گفتگو کی بجائے دل ہی دل میں ذکر (قرأت) کرنا ہے۔ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

پہلی دلیل:

[270]...... أَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِى إِسحَاقَ ، أنا أَبُو أَحمَدَ حَمزَةُ بنُ العَبَّاسِ بنِ الفَضلِ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یحییٰ بن ابراہیم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد حمزہ بن عباس بن فضل نے بیان کیا....ح

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَسَنُ بنُ أَحمَدَ بنِ إِبرَاهِيمَ بنِ شَاذَانَ بِبَغدَادَ ، أنا حَمزَةُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ العَبَّاسِ ، نا عَبَّاسُ بن مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ إِسحَاقَ الحضرَمِيُّ ، نا عَبدُ الوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ ، نا عُمَارَةُ بنُ القَعقَاعِ ، ح . . .

(دوسری سند) ہمیں ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں حمزہ بن محمد بن عباس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن اسحاق الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا،....ح

وَ أَخبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْحَافِظُ ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَيْنُ بْنُ عَلِيّ الْحَافِظُ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الأَزدِيُّ ، نَا إِسْحَاقُ بنُ إِبْرَاهِيْمَ ، أَنَا جَرِيْرٌ ، عَن عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَن أَبِى زُرعَةَ بن عَمرو بنِ جَرِيرٍ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِى الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيهَةً قبلَ أَن يَقرَأَ ، فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، بِأَبِى أَنتَ وَأُمِّى ، أَرَأَيتَ سُكُوتَكَ بَينَ التَّكبِيرِ وَالقِرَاءَةِ ، مَا هُوَ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِد بَينِى وَبَينَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدتَ بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِى مِن خَطَايَاىَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوبُ الأَبيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللّٰهُمَّ اغسِلنِى مِن خَطَايَاىَ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ۔

لَفظُ حَدِيثِ جَرِيرٍ ، وَفِى رِوَايَةِ عَبدِ الوَاحِدِ: أَرَأَيتَ إِسكَاتُكَ بَينَ التَّكبِيرِ وَالقِرَائَةِ مَا تَقُولُ؟

(تیسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جریر بن عبدالحمید بن قرط نے بیان کیا، انھوں نے عمارہ بن قعقاع سے روایت کیا، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر (تحریمہ) کہتے تو قرأت کرنے سے پہلے؛ کچھ دیر سکوت اختیار کرتے (خاموش رہتے)، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول، میرے

ماں باپ آپ پر قربان! تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کے سکوت (خاموش رہنے) کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (سکوت کے دوران) میں پڑھتا ہوں: ''اللّٰهُمَّ بَاعِد بَينِي وَبَينَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدتَ بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِن خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوبُ الأَبيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللّٰهُمَّ اغسِلنِي مِن خَطَايَایَ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ''۔ ❶

یہ الفاظ جریر کی (یعنی تیسری سند سے مذکور) حدیث کے ہیں۔ اور عبدالواحد بن زیاد کی (یعنی دوسری سند سے مذکور) روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"أَرَأَيتَ إِسكَاتُكَ بَينَ التَّكبِيرِ وَالقِرَائَةِ مَا تَقُولُ؟"

''اللہ کے رسول! تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کے اسکات (خاموشی) میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں موسیٰ بن اسماعیل عن عبدالواحد بن زیاد کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ❷ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ''زهير بن حرب عن جرير'' اور ''عن أبي كامل عن عبدالواحد بن زياد'' کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ❸

حدیث کا واضح مفہوم اور ماہرین لغت کا بیان:

یہ صحیح حدیث وضاحت کرتی ہے کہ بعض اوقات انصات سے مراد جہر کو ترک کرنا (یعنی آواز پست رکھنا) ہوتا ہے۔ جب جہر سے انصات کرنے والا (یعنی بلند آواز کی بجائے خاموشی اختیار کرنے والا) اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو یا قرآن مجید کی قرأت کر رہا ہو تو ایسی صورت میں عرب (اہل زبان) کے ہاں، سکوت اور انصات کے معانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❹

❶ اسناده صحيح .

❷ صحيح البخاری ، كتاب الاذان ، باب ما يقول بعد التكبير ، حديث ، 744 .

❸ صحيح مسلم ، كتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة ، حديث ، 147 ـ (598) .

❹ جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے واضح ہو رہا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا: اللہ کے رسول! آپ ''سکوت'' (اور دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق) آپ ''اسکات'' میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے وہ دعا بیان کی جو آپ ﷺ پڑھتے تھے۔ یعنی سکوت یا اسکات کا لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے کہ انسان آواز بلند کیے بغیر کچھ پڑھ رہا ہو۔ اگر سکوت سے مراد: بالکل خاموشی اختیار کرنا اور زبان سے کچھ ادا نہ کرنا ہوتا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کے ساتھ سوال نہ کرتے، اور اگر انھوں نے سوال کر دیا تھا تو پھر نبی کریم ﷺ دعا بیان کرنے کی بجائے فرماتے کہ میں تو سکوت اختیار کرتا ہوں، زبان کو حرکت نہیں دیتا۔ چونکہ آپ ﷺ جس دورانیہ میں دعا پڑھتے تھے، اسے آپ ﷺ نے سکوت قرار دیا ہے تو معلوم ہوا کہ سکوت یا اسکات سے مراد: کچھ بھی نہ بولنا اور زبان بند رکھنا ہی نہیں بلکہ اس سے مراد: آواز بلند کیے بغیر پست آواز سے کچھ پڑھنا، وظیفہ یا قرأت کرنا بھی ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا: آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں ساکت نہیں ہوتا❶ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وہ دعا بتائی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سکوت میں پڑھتے تھے۔

دوسری دلیل:

[271]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَحمَدُ بنُ جَعفَرٍ القُطَيعِيُّ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ ، حدَّثَنِی أَبِی ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ ، حدَّثَنِی مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، عَن أَبِی سَلَمَةَ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، وَأَبِی أُمَامَةَ بنِ سَهلٍ ، عَن أَبِی هُرَيرَةَ ، وَأَبِی سَعِيدٍ قَالَا: سَمِعنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مِنَ اغتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ وَاستَنَّ وَمَسَّ مِن طِيبٍ ......إِن كَانَ عِندَهُ...... وَلَبِسَ أَحسَنَ ثِيَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى المَسجِدِ، وَلَم يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَن يَركَعَ ، ثُمَّ أَنصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّی ، كَانَت كَفَّارَةً لِمَا بَينَهَا وَبَينَ الجُمُعَةِ الَّتِی كَانَت قَبلَهَا۔ يَقُولُ: أَبُو هُرَيرَةَ: وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ زِيَادَةٌ إِنَّ اللّٰهَ قَد جَعَلَ الحَسَنَةَ بِعَشرِ أَمثَالِهَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن جعفر القطیعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم امام احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم ابن علیہ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن الزہری اور ابوامامہ بن سہل سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، ان دونوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا، مسواک کی، اگر میسر ہے تو خوشبو لگائی اور اچھا (صاف ستھرا) لباس پہنا، پھر وہ مسجد میں آیا اور اس نے لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں، پھر جس قدر اللہ نے توفیق دی؛ اس نے نماز (نفل) پڑھی، پھر جب امام آیا تو اس شخص نے انصات کیا (یعنی خاموش رہا) حتی کہ نمازِ جمعہ ادا کر لی۔ تو یہ جمعہ اس کے لیے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ مزید تین دن کا کفارہ بھی بن

---

❶ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ سکوت کرنا/ساکت ہونا تو زبان کی حرکت کو روک لینے اور کچھ بھی نہ بولنے کو کہتے ہیں، اور میں تو سکوت نہیں کرتا، بلکہ میں تو یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی نہیں فرمایا تھا کہ تکبیر اور قرأت کے درمیانی وقفے کو سکوت مت کہو۔ کیونکہ اس وقفے میں فلاں فلاں دعا پڑھی جاتی ہے۔ یعنی اس حدیث سے یہ وضاحت ملتی ہے کہ انسان آواز بلند کیے بغیر کچھ پڑھ رہا ہو، تو اسے بھی سکوت کہتے ہیں۔

جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے۔ ❶

تیسری دلیل:

[272]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو حامِدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى بنِ بِلَالٍ نا أَبُو الأَزهَرِ ، نا يَعقُوبُ بنُ إِبرَاهِيمَ بنِ سَعدٍ ، نا أَبِي ، عَن ابنِ إِسحَاقَ ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ التَّيمِيُّ ، عَن عِمرَانَ بنِ أَبِي يَحيَى ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ كَعبِ بنِ مَالِكٍ ، عَن أَبِي أَيُّوبَ الأَنصَارِي ، قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مِنَ اغتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ ......إِن كَانَ عِندَهُ...... وَلَبِسَ مِن أَحسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأتِيَ المَسجِدَ فَيَركَعُ إِن بَدَا لَهُ ، وَلَم يُؤذِ أَحَدًا ، ثُمَّ أَنصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ ، كَانَت كَفَّارَةً لِمَا بَينَهَا وَبَينَ الجُمُعَةِ الأُخرَى۔

ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالازہر احمد بن ازہر العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا، انھوں نے عمران بن ابی یحییٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے، انھوں نے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا اور اگر میسر ہے تو خوشبو لگائی، اور اچھا لباس پہنا، پھر وہ گھر سے نکلا حتی کہ مسجد میں پہنچ گیا، پھر اس نے نوافل پڑھے اور کسی کو اذیت نہیں دی۔ پھر انصات کیا (یعنی خاموشی اختیار کی)، حتی کہ نماز جمعہ ادا کر لی۔ تو اس کا یہ جمعہ، گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ کے دوران کیے گئے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ❷

مزید دلائل:

اور اسی طرح سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث میں بھی مذکور ہے۔ ❸

---

❶ اسناده حسن۔ صحيح ابن خزيمة: حديث، 1762 ۔ صحيح ابن حبان: 16/7 ، حديث ، 2778۔ مستدرك حاكم: 419/1 ، حديث ، 1046 ۔ شرح معاني الآثار ، للطحاوي: 368/1۔ اس حدیث میں انصات کا دورانیہ نماز مکمل ہونے تک ہے۔ حالانکہ نماز میں تو اس شخص نے زبان کی حرکت بالکل بند نہیں رکھی، اس نے نماز کی قرأت، اذکار اور تسبیحات پڑھی ہیں۔ پھر بھی اس دورانیے کو نبی کریم ﷺ نے انصات کا نام دیا ہے۔

❷ حديث حسن۔ مسند أحمد بن حنبل: 420/5 ۔ صحيح ابن خزيمة ، حديث ، 1775 ۔ المعجم الكبير للطبراني: 161/4 ، حديث ، 4007 ، 4008 ۔ كتاب الجمعة و فضلها ، للمروزي: ص ، 63 ، حديث ، 37 .

❸ سیدنا سلمان الخیر فارسی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ صحیح البخاری میں دو مقامات پر مذکور ہے۔ دیکھئے: 1۔عَن سَلمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ يَغتَسِلُ رَجُلٌ يَومَ الجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا استَطَاعَ مِن طُهرٍ وَيَدَّهِنُ مِن ⇦⇦

بعض روایات میں الفاظ یہ ہیں: ((ثُمَّ یُنصِتُ حتَّی یَقضِیَ الإِمَامُ صَلاتَہُ)) ''وہ شخص انصات کرے، یعنی: خاموشی اختیار کرے، حتی کہ امام نماز مکمل کر لے۔'' ❶

دلائل کی رو سے انصات کی وضاحت:

نبی کریم ﷺ نے ان احادیث میں جمعہ کے روز امام کے آنے (یعنی خطبہ شروع کرنے) سے نماز مکمل کرنے تک ''انصات'' کا اجر بیان فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ بات معلوم شدہ اور واضح ہے کہ آپ ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ امام تکبیر تحریمہ، ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے لیے تکبیرات، رکوع وسجود کی تسبیحات، رکوع وسجود سے اٹھ کر ذکر، تشہد، دعائیں اور سلام وغیرہ نہ کہے (زبان بند اور خاموش رہے)۔ بلکہ آپ ﷺ کا صرف مقصد یہ تھا کہ لوگ گفتگو نہ کریں، آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت نہ کریں، حتی کہ امام اپنی نماز مکمل کر لے۔ ❷

سکوت اور انصات:

اسی طرح ''سکوت'' سے آپ ﷺ کی مراد سورۃ فاتحہ سے مکمل خاموشی (یعنی فاتحہ نہ پڑھنا) نہیں ہے۔ اس میں دلیل ہے کہ ''انصات'' کا اطلاق بلند آواز اور لوگوں کی بات چیت سے رکنے پر ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ انسان سری نماز میں

⇐ دُھنِہِ أَو یَمَسُّ مِن طِیبِ بَیتِہِ ثُمَّ یَخرُجُ فَلاَ یُفَرِّقُ بَینَ اثنَینِ ثُمَّ یُصَلِّی مَا کُتِبَ لَہُ ثُمَّ یُنصِتُ إِذَا تَکَلَّمَ الإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَہُ مَا بَینَہُ وَبَینَ الجُمُعَۃِ الأُخرَی۔ [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الدھن للجمعة، حدیث، 883] 2۔حَدَّثَنَا سَلمَانُ الفَارِسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: مَنِ اغتَسَلَ یَومَ الجُمُعَۃِ وَتَطَھَّرَ بِمَا استَطَاعَ مِن طُھرٍ ثُمَّ ادَّھَنَ أَو مَسَّ مِن طِیبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَم یُفَرِّق بَینَ اثنَینِ فَصَلَّی مَا کُتِبَ لَہُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الإِمَامُ أَنصَتَ غُفِرَ لَہُ مَا بَینَہُ وَبَینَ الجُمُعَۃِ الأُخرَی۔ [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعة، حدیث، 910]

❶ یعنی بعض احادیث میں مقتدی کے، نماز پورا کرنے کا ذکر ہے اور بعض میں امام کے، نماز پورا کرنے کا ذکر ہے۔ اور دونوں صورتوں میں آپ ﷺ نے لفظ ''انصات'' ہی استعمال فرمایا ہے جو قرآن مجید کی آیت مبارکہ میں استعمال ہوا ہے۔

❷ اگر قرآن مجید کی آیت میں بیان شدہ لفظ "انصِتُوا" سے؛ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور زبان کو بالکل حرکت نہ دینا، مراد لیا جائے تو اس حدیث مبارکہ میں خطبہ جمعہ شروع ہونے سے نماز مکمل ہونے تک بھی ''انصات'' ہی کو مشروع کیا گیا ہے۔ تو پھر یہاں بھی کہنا چاہیے کہ کوئی شخص، حتی کہ امام بھی جمعہ کے روز خطبہ جمعہ کے آغاز سے نماز مکمل ہونے تک کوئی بات نہ کریں، کوئی تکبیر نہ بولیں، نماز میں رکوع وسجود کی تسبیحات اور تشہد وغیرہ بھی نہ پڑھیں، بلکہ چپ چاپ، زبان کی حرکت روک کر ساری نماز ادا کریں، کیونکہ انصات کا مطلب تو چپ ہونا، زبان کو بالکل حرکت نہ دینا اور کچھ بھی نہ بولنا ہے۔ جبکہ ایسا وہ احباب بھی نہیں کہتے جو قرآن مجید کے لفظ ''انصِتُوا'' کا مطلب ''چپ رہو، کچھ نہ بولو، زبان کو حرکت نہ دو'' وغیرہ وغیرہ کرتے ہیں۔ معزز قارئین! حدیث مبارکہ سے انصات کا مطلب متعین ہو رہا ہے کہ انصات سے مراد ہے: صرف آواز بلند کرنے سے رکنا، اور پست آواز میں پڑھنا ہے۔

قرأت، یا دل ہی دل میں کوئی ذکر کر رہا ہو۔ ❶

[273]...... أَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً ، أَنَّ أَبَا عَلِی الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الدَّینورِیُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ المُغِیرَةِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ الحرَّانِیُّ ، نا الحُسَینُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَعیَنَ ، نا مَعقِلُ بنُ عُبَید اللّٰهِ ، عَنِ الزُّهرِیِّ ، عَن عُبَید اللّٰهِ بنِ أَبِی رَافِعٍ ، عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَن یَقرَأَ الإِمَامُ فِی الرَّکعَتَینِ الأُولَیَینِ مِن صَلَاةِ الظُّهرِ بِأُمِّ الکِتَابِ وَسُورَةٍ؛ سِرًّا فِی نَفسِهِ۔ وَیُنصِتُونَ مَن خَلفَهُ وَیَقرَأُونَ فِی أَنفُسِهِم ، وَیَقرَأُ فِی الرَّکعَتَینِ الأُخرَیَینِ بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ فِی کُلِّ رَکعَةٍ ، وَیَستَغفِرُ اللّٰهَ وَیَذکُرُهُ وَیَفعَلُ فِی العَصرِ مِثلَ ذَلِكَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد دینوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن الحرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن محمد بن اعین نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معقل بن عبیداللہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ امام ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، سری (آہستہ آواز سے) اپنے دل ہی دل میں پڑھے، اور اس کے پیچھے (مقتدی) انصات کریں، اور اپنے اپنے دل میں پڑھیں۔ اور آخری دو رکعات میں امام سورت فاتحہ پڑھے، مغفرت کی دعا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ پھر عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرے۔ ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبانی، انصات کی وضاحت:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرمان: ''وَیُنصِتُونَ مَن خَلفَهُ وَیَقرَأُونَ فِی أَنفُسِهِم'' (یعنی: امام کے پیچھے مقتدی انصات کریں، اور اپنے اپنے دل میں پڑھیں) میں بھی یہی دلیل ہے کہ انصات سے مراد جہر کو ترک کرنا (یعنی آواز بلند نہ کرنا)۔ یعنی نمازی (مقتدی) قرأت کرے تو اپنی قرأت کو بلند نہ کرے۔

---

❶ یعنی: اگر کوئی شخص دل ہی دل میں کوئی ذکر کر رہا ہے، یا آہستہ آواز سے دل ہی دل میں قرأت کر رہا ہے تو اس کا یہ عمل انصات کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ انصات سے مراد بالکل زبان کی حرکت بند کرنا نہیں بلکہ آواز بلند کیے بغیر پڑھنا ہے۔ ظہر وعصر کی نماز، سری (یعنی پست آواز والی) نمازیں ہیں، ان دونوں نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت نہیں کرتا، تو ان نمازوں میں بھی مقتدی کو انصات کا حکم ہے اور اس حکم کی وضاحت اس طرح ہے کہ دل ہی دل میں پڑھیں۔ بالکل خاموشی اور زبان کو بے حرکت کرنا مقصود نہیں ہے۔ جیسا کہ خلیفہ راشد، بدری صحابی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: 273.

❷ اسناده ضعيف .

امام کے سکتہ میں قرأت کرنا:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) جس شخص نے امام کی قرأت کے وقت خاموش رہنے اور امام کی خاموشی کے وقت قرأت کرنے کو اختیار کیا ہے؛ تاکہ قرآن مجید کی آیت میں، قرآن کی قرأت کے وقت جس انصات کا حکم دیا گیا ہے اس کا حکم بھی بہتر طریقے سے پورا ہو جائے اور انصات و قرأت؛ دونوں کو اپناتے ہوئے کتاب و سنت پر اکٹھا عمل ہو جائے۔ اس شخص پر اعتراض تو نہیں کیا جا سکتا، لیکن اسے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ امام کے سکوت کے دورانیہ میں قرأت کرنا ممکن بھی ہوتا ہے اور ممکن نہیں بھی ہوتا۔ اور اسے یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ امام کے دو سکتوں کے متعلق مروی روایت؛ دوسری رکعت کے قیام میں سکتہ نہ ہونے کی روایت کے معارض بھی ہے۔ ❶

اور تکبیر اولیٰ اور فاتحہ کے درمیان ایک سکتہ کرنے اور پھر (فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد) دو سکتوں والی احادیث، محدثین کے ہاں اس حدیث کی نسبت زیادہ ثابت و صحیح ہیں جس حدیث (یعنی: امام کے پیچھے قرأت سے ممانعت والی) سے استدلال کر کے یہ لوگ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت ترک کرنے کا کہتے ہیں۔ ❷

امام کے دو سکتے اور مقتدی کی فاتحہ:

امام کی قرأت کے وقت انصات کرنے اور امام کے سکوت کے وقت فاتحہ پڑھنے کا موقف ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمہم اللہ اور ان کے بعد آنے والے (ائمہ کرام رحمہم اللہ) کا ہے، جن کے اسماء گرامی کا ذکر ہم نے اس باب سے پچھلے باب میں کر دیا ہے۔ ان تمام کا موقف یہ ہے کہ اگر امام دوسری رکعت میں سورت فاتحہ شروع کرنے سے پہلے سکتہ نہیں کرتا، بلکہ اسے پڑھ لینے کے بعد سکتہ کرتا ہے تو اس سکتہ میں بھی پڑھنے والے کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا ممکن ہے۔

پھر اگر اس کے لیے (اس سکتہ کے دوران) سورت فاتحہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے دل ہی دل میں امام کے ساتھ ہی پڑھ لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث میں حکم دیا ہے۔ ❸ اور جن کے نام ہم نے ذکر کیے ہیں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی بات کا حکم دیا ہے۔ ❹

❶ اگر اسے سکتوں میں ہی قرأت کرنی ہے تو دوسری رکعت میں یہ شخص امام کے پیچھے کس طرح قرأت کرے گا؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو فاتحہ سے قرأت شروع کر دیتے، سکتہ نہیں کرتے تھے۔ [صحیح مسلم، حدیث 599 - صحیح ابن خزیمة، حدیث، 1603 - مستدرك حاکم، حدیث، 782] لہٰذا یہ بات تسلیم کرنی ہی ہوگی اگر سکتہ میں قرأت کرنا ممکن نہ ہو، یا امام سکتہ ہی نہ کرے تو مقتدی کو امام کی قرأت کے ساتھ ساتھ قرأت کر لینی چاہیے یہ عمل ''انصات'' کے منافی نہیں ہے۔

❷ یعنی: سکتوں میں قرأت کرنا بھی ثابت اور صحیح ہے، لیکن سکتہ میسر نہ آنے کی صورت میں امام کے ساتھ ساتھ قرأت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❸ دیکھئے سابقہ صفحات میں حدیث نمبر: 111، 112.

❹ دیکھئے حدیث نمبر: 200.

مقتدی کے انصات کی صورت:

اور مقتدی کے سورت فاتحہ کو سری (آہستہ آواز سے) پڑھنے سے وہ امام کی قرأت کے سماع کے حکم سے خارج نہیں ہوجائے گا (یعنی فاتحہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ امام کی قرأت کا سماع بھی کررہا ہوگا)۔ اور یہی صورت مقتدی کے انصات کی ہے، جیسا کہ ہم نے اس کی وضاحت کے متعلق دلائل ذکر کر دیے ہیں۔ ❶ اور تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان سکوت کی حدیث بھی ہم نے بیان کی ہے۔ ❷

امام کے دوسکتوں کی حدیث:

دوسکتوں کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث ہے:

[**274**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِسحَاقَ القَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بنُ المِنهَالِ ، نا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ ، نا يُونُسُ ، عَنِ الحَسَنِ ، قَالَ: كَانَ سَمُرَةُ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ هُنَيهَةً وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّورَةِ سَكَتَ هُنَيهَةً فَعَابَ عَلَيهِ ذَلِكَ عِمرَانُ بنُ حُصَينٍ ، فَكَتَبَ إِلَى أُبَيِّ بنِ كَعبٍ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ يُصَدِّقُ سَمُرَةَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن اسحاق القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن منہال نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن عبید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: حسن بصری نے ہمیں بتایا کہ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو کچھ دیر سکوت (سکتہ) کرتے اور جب سورت کی قرأت کر لیتے تب بھی کچھ دیر سکوت کرتے (خاموشی اختیار کرتے)۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا تو انھوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق (خط) لکھا تو انھوں نے جوابی (خط) لکھ کر سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے عمل کی تصدیق کی۔ ❸

---

❶ یعنی: جب امام قرأت کر رہا ہو اور اس کے پیچھے مقتدی سورت فاتحہ پڑھ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ امام کی قرأت نہیں سن رہا، ظاہر ہے کہ وہ فاتحہ بھی پڑھ رہا ہے اور امام کی قرأت بھی سن رہا ہے۔ ایسی صورت کو ہی انصات کہتے ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید کے الفاظ "وَ انصِتُوا" کو اگر نماز کے ساتھ منسلک کیا جائے تو اس سے مراد یہ نہیں ہوگا کہ مقتدی خود کچھ بھی نہ پڑھے، بلکہ اس سے مراد یہ ہوگا کہ مقتدی امام کی قرأت کو بھی سنے اور جس قرأت، یعنی سورت فاتحہ کا اسے حکم ہے اس قرأت کو بھی ادا کرے۔

❷ یعنی حدیث میں جس موقع کو سکوت کہا گیا ہے اس میں بھی قرأت ہے۔ تکبیر اولیٰ اور جہری قرأت کے درمیان خاموشی (وقفہ) کو سکوت کہا گیا ہے، پھر اسی سکوت کے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ میں اس میں "أَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ . . ." پڑھتا ہوں۔ دیکھیے حدیث نمبر: 270۔ لہٰذا سکوت اور انصات کا ایک ہی مطلب و مقصد ہوسکتا ہے، کہ انسان بالکل زبان بند نہ رکھے بلکہ آواز بند رکھے، آواز کو پست رکھتے ہوئے کچھ پڑھنا سکوت اور انصات دونوں کے منافی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

❸ اسناده صحيح .

اور ہشیم بن بشیر نے بھی یونس بن عبید سے یہی حدیث روایت کی ہے، انھوں نے اس طرح بیان کیا ہے: ''وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ سَكَتَ سَكْتَةً'' (یعنی: جب سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ ''وَلَا الضَّآلِّينَ'' کہتے تو سکوت اختیار کرتے) ان پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو (خط) لکھا۔ انھوں نے (جواب میں) لکھا کہ حقیقت مسئلہ وہی ہے جس طرح سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

[275]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، نا الحَسَنُ بنُ عَرَفَةَ ، نا هُشَيمٌ ، فَذَكَرَهُ۔

یہ روایت ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر دارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن عرفہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے بیان کیا، انھوں یہ حدیث (گذشتہ الفاظ میں) بیان کی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکتوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل:

[276]...... أَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، أنا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ الفَضلِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، أَخبَرَنَا جَدِّي ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي صَفوَانَ الثَّقَفِيُّ ، نا أَبُو بَكرٍ يَعنِي الحَنَفِيَّ ، نا عَبدُ الحَمِيدِ بنُ جَعفَرٍ ، عَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقرَأُ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنصَتَ فَإِذَا قَرَأَ لَم يَقرَأْ ، فَإِذَا أَنصَتَ قَرَأَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

ہمیں امام ابوعثمان الصابونی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا جان (امام محمد بن اسحاق المعروف ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر الحنفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے عمرو بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد محترم سے، انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصات (سکتہ) کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرتے؛ تب وہ قرأت نہیں کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصات کرتے (خاموش ہوتے) تب وہ قرأت کرتے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی گئی، وہ بے کار ہے۔ ❷

❶ بالکل متصل گزشتہ سطور میں ہشیم بن بشیر کی بیان کردہ حدیث کے جو الفاظ بیان ہوئے ہیں، یہ ان الفاظ کی سند ہے۔ سنن الدارقطنی: 336/1۔ یہ سند ضعیف ہے۔ البتہ حدیث صحیح ہے۔

❷ اسناده حسن۔ سنن ابن ماجة ، حديث: 841 ۔ جزء القراءة خلف الإمام ، للبخاري: ص، 24، حديث : 15 .

[277]...... وَأَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً، أَنَّ أَبَا عَلِي الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أَخبَرَهُم نا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ۔

مجھے ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے اسی (گزشتہ) سند سے اسی روایت کو بیان کیا۔ ❶

امام کے دوسکتوں میں مقتدی کی قرأت (امام ابوسلمہ رحمہ اللہ کا فتوی):

امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے امام کے سکتہ اور اس دوران مقتدی کی قرأت (یعنی انصات اور قرأت کا عمل بیک وقت ہونے) کے بارے میں جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ حدیث محمد بن عمرو کی بیان کردہ ہے، انھوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی گئی، وہ ادھوری ہے ادھوری ہے (یعنی بے کار ہے)۔ کسی نے پوچھا: جب امام قرأت کر رہا ہو تب کیا کرنا چاہیے؟ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے کہا: امام دو سکتے کرتا ہے، ان سکتوں کو (سورت فاتحہ پڑھنے کے لیے) غنیمت جانو۔ ایک سکتہ تب ہے جب امام تکبیر تحریمہ کہتا ہے۔ اور ایک سکتہ تب ہے جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا ہے۔ ❷

امام ابوبکر (یعنی ابن خزیمہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں: ابوسلمہ رحمہ اللہ نے (سکتوں کے بارے میں) وضاحت، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اسی موقع پر ہی بیان کی تھی۔ اگر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابوسلمہ کی بات کو درست نہ سمجھتے تو ان کی طرف سے انکار ضرور ہوتا۔ لہٰذا جو روایات ہم بیان کر چکے ہیں ان کی رو سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کے قائل تھے۔

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ (تابعی) کا فتوی:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو روایات ہم نے گزشتہ سطور میں بیان کی ہیں؛ ان کی اسناد بھی ذکر کردی ہیں۔ اور پھر آپ رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جعفر بن محمد تغلبی نے یحییٰ بن سلیم سے روایت کیا، انھوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: اماموں نے ایسا کام شروع کردیا ہے جو اسلاف نے نہیں کیا تھا۔ (اسلاف کا طریقہ یہ تھا کہ) امام جب تکبیر تحریمہ کہتا تو انصات کرتا (خاموش ہوجاتا)۔ حتی کہ اسے یقین ہوجاتا کہ مقتدیوں نے سورت فاتحہ پڑھ لی ہے۔ میں نے تو حدیث سنی ہے، کیا تم نے نہیں سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟

---

❶ اسناده حسن .

❷ اس حدیث کی تخریج، حدیث نمبر: 218 کے تحت دیکھیں۔

[278]...... أُخبِرتُ عَن أَبِی طَاهِرٍ ، أنا جَدِّی ، نا جَعفَرُ بنُ مُحَمَّد ، فَذَكَرَهُ۔

ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا کہ انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا جان (محمد بن اسحاق ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں جعفر بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے یہ روایت (گزشتہ سطور میں بیان شدہ، سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی روایت) بیان کی۔ ❶

عروہ بن زبیر (تابعی) رحمہ اللہ کا فتویٰ:

اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: ہمیں موسیٰ نے حماد کے حوالے سے بیان کیا، انھوں نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم عروہ بن زبیر (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: اے بیٹا! امام کے سکتہ کے دوران تم قرأت کرو۔ اور جس وقت وہ جہری قرأت کرنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ جس نماز میں سورت فاتحہ اور مزید کچھ قرأت نہ کی جائے، وہ نماز نامکمل ہے، چاہے فرض ہو یا نفل۔ اس روایت کی سند ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ❷

امام عطاء رحمہ اللہ کا فتویٰ:

امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام عبدالرزاق صنعانی نے ابن جریج (یعنی: عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج) سے روایت کیا، انھوں نے عطا سے روایت کیا، کہ جب امام جہری قرأت کرے تو مقتدی سورت فاتحہ جلدی پڑھ لے۔ یا امام کی قرأت کے بعد تب پڑھے جب وہ سکتہ کرے۔ جب امام قرأت کرنے لگے تو مقتدی انصات کرے (خاموش ہو جائے)۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ❸

[279]...... أُخبِرتُ عَن أَبِی طَاهِرِ بنِ خُزَيمَةَ ، أنا جَدِّی ، نا مُحَمَّدُ بنُ رَافِعٍ ، نا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ وَمَعنَاهُ۔

ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا کہ انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا جان (محمد بن اسحاق ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن رافع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق صنعانی نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا۔ ❹

❶ امام بیہقی رحمہ اللہ کے استاذ کا نام مبہم ہونے کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ البتہ اثر صحیح ہے۔

❷ دیکھیے: حدیث نمبر، 217.

❸ مصنف عبدالرزاق: 133/2، حدیث ، 2788 ۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخاری: ص، 77 ، حدیث ، 117 .

❹ امام بیہقی رحمہ اللہ کے استاذ کا نام مبہم ہونے کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔

فصل: 2

امام کی قرأت کے وقت انصات (خاموشی اختیار) کرنے کے متعلق احادیث

یہ باب ان لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے پرانے قول کو دلیل بنایا ہے۔

پہلی حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

[280]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِى أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِى طَالِبٍ ، نا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، نا جَرِيرٌ ، عَن سُلَيمَانَ التَّيمِيِّ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن يُونُسَ بنُ جُبَيرٍ ، عَن حِطَّانَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَن أَبِى مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے بیان کیا، انھوں نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ سے، انھوں نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ ❶

یہ کلمات سلیمان تیمی کی طرف سے مدرج ہیں:

یہ حدیث امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے بھی صحیح مسلم میں سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابوکامل اور محمد بن عبدالملک اموی سے روایت کی ہے، ان چاروں ائمہ نے (یہ حدیث) امام ابوعوانہ سے روایت کی ہے۔ ❷

❶ شاذ ہونے کے باعث یہ روایت ضعیف ہے۔ ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کا اضافہ قتادہ کے تلامذہ میں سے صرف سلیمان تیمی نے بیان کیا ہے۔ جبکہ سلیمان تیمی کے علاوہ قتادہ کے تمام وہ تلامذہ جنھوں نے اس حدیث کو قتادہ سے روایت کیا ہے، وہ ثقہ اور جلیل القدر راوی ہیں۔ انھوں نے یہ اضافہ بیان نہیں کیا۔ ان راویوں میں: ہشام دستوائی، سعید بن ابی عروبہ، شعبہ بن حجاج، ہمام بن یحییٰ، ابوعوانہ الوضاح، ابان بن سعید، عدی بن ابی عمارہ اور معمر بن راشد وغیرہ شامل ہیں، ان میں سے چند ائمہ کی روایات بطور دلیل اگلے صفحات میں آئیں گی۔ ان شاءاللہ۔ ان سب کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ سلیمان تیمی کے بیان کردہ اضافی الفاظ کے بغیر ہیں۔

❷ امام مسلم نے یہ حدیث چار اساتذہ سے روایت کی ہے اور ان چاروں نے امام ابوعوانہ سے، اور امام ابوعوانہ نے قتادہ سے روایت کی ہے۔ اس حدیث کی سند اس طرح ہے: ''حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ وَقُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الجَحدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ ⇦

اور (یہی حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے) امام ابوبکر بن ابی شیبہ سے بھی روایت کی ہے، انھوں نے ابواسامہ سے، انھوں نے سعید بن ابی عروبہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور (اسی طرح یہ حدیث، امام مسلم رحمہ اللہ نے) ابوغسان مسمعی سے بھی روایت کی ہے، انھوں نے معاذ بن ہشام سے، انھوں نے اپنے والد معاذ سے روایت کی ہے۔ اور ان سب راویوں نے قتادہ سے ہی اس حدیث کو مکمل روایت کیا ہے۔ لیکن کسی کی بیان کردہ حدیث میں ''اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ پھر اسی حدیث کو امام اسحاق بن ابراہیم سے بھی روایت کیا ہے، انھوں نے جریر سے، انھوں نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی ہے۔ ❶

⇦ بنُ عَبدِ المَلِكِ الأُمَوِيُّ، ......وَاللَّفظُ لِأَبِي كَامِلٍ...... قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَن قَتَادَةَ، عَن يُونُسَ بنِ جُبَيرٍ، عَن حِطَّانَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الأَشعَرِيِّ صَلَاةً . . . . " یہ حدیث طویل ہے، البتہ محل استشہاد یہ ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا صَلَّيتُم فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُم ثُمَّ لِيَؤُمَّكُم أَحَدُكُم فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذ قَالَ: "غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ"، فَقُولُوا: آمِينَ ؛ يُجِبكُمُ اللّٰهُ۔ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَاركَعُوا، فَإِنَّ الإِمَامَ يَركَعُ قَبلَكُم وَيَرفَعُ قَبلَكُم.)) [صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، حديث ، 62۔ (404)] ترجمہ: ''جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک شخص جماعت کرائے۔ تو جب وہ تکبیر (تحریمہ) کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ "غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ" کہے تو تم ''آمین'' کہو۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ امام تم سے پہلے رکوع کرے اور تم سے پہلے ہی (رکوع سے) سر اٹھائے گا۔'' امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی مختلف سندوں کی طرف اشارہ اس لیے کیا ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ جو حدیث بیان کی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ''اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو''۔ یہ الفاظ امام قتادہ سے حدیث روایت کرنے والوں میں سے صرف سلیمان تیمی نے بیان کیے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی محدث نے یہ اضافہ بیان نہیں کیا۔

❶ دراصل امام مسلم نے اس حدیث کو؛ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوغسان مسمعی اور اسحاق بن ابراہیم (تینوں محدثین) کی سند سے روایت کیا ہے، سب کی سند میں مرکزی راوی قتادہ ہی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے تینوں اسناد ذکر کی ہیں، ان کے ساتھ امام مسلم نے اس سند کو بھی بیان کیا ہے، جس میں سلیمان تیمی نے قتادہ سے روایت کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں، تینوں اسناد اور پھر امام مسلم رحمہ اللہ کا تبصرہ: "حَدَّثَنَا أَبُو بَكرِ بنُ أَبِي شَيبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح ، وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ المِسمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح ، وَحَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ أَخبَرَنَا جَرِيرٌ عَن سُلَيمَانَ التَّيمِيِّ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَن قَتَادَةَ فِي هَذَا الإِسنَادِ بِمِثلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَن سُلَيمَانَ عَن قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا۔ وَلَيسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنهُم "فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ" إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحدَهُ عَن أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو إِسحَاقَ: قَالَ أَبُو بَكرٍ ابنُ أُختِ أَبِي النَّضرِ فِي هَذَا الحَدِيثِ۔ فَقَالَ مُسلِمٌ: تُرِيدُ أَحفَظَ مِن سُلَيمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكرٍ: فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيرَةَ فَقَالَ: هُوَ صَحِيحٌ يَعنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا فَقَالَ: هُوَ عِندِي صَحِيحٌ فَقَالَ: لِمَ لِمَ تَضَعهُ هَا هُنَا قَالَ: لَيسَ كُلُّ شَيءٍ عِندِي صَحِيحٍ وَضَعتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعتُ هَا هُنَا مَا أَجمَعُوا عَلَيهِ" [صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، حديث ، 63۔ (404)

پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے جریر کے سلیمان تیمی سے، ان کے قتادہ سے روایت کردہ اضافی الفاظ ''اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے بارے میں فرمایا ہے: یہ الفاظ (جریر کی سلیمان سے روایت کردہ حدیث میں ہی ہیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوغسان مسمعی اور اسحاق بن ابراہیم میں سے) کسی کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے (اسی حدیث کو) اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر کے واسطے سے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے، انھوں نے معمر بن راشد سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں بھی (''اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کا) اضافہ نہیں ہے۔ ❶

حدیث کا صحیح متن (ابوعوانہ کی سند):

ابوعوانہ کی قتادہ بن دعامہ سے روایت کردہ حدیث درج ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

[281]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ ، نا جَعفَرُ بن مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ ، نا عَفَّانُ ، نا أَبُو عَوَانَةَ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن محمد الصائغ نے بیان کیا، انھوں کہا: ہمیں عفان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعوانہ الوضاح بن عبداللہ یشکری نے بیان کیا۔ ❷

ابن ابی عروبہ کی دو سندیں:

سعید بن ابی عروبہ کی روایت مندرجہ ذیل اسناد کے ساتھ مروی ہے:

[282]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ مَرزُوقٍ البَصرِيُّ بِمِصرَ، نا سَعِيدُ بنُ عَامِرٍ ، نا سَعِيدُ بنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، . . ح

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن مرزوق البصری نے مصر میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عامر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا بَكرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ حَمدَانَ ، نا عَبدُ الصَّمَدِ بنُ الفَضلِ ، نا مَكِّيُّ بنُ إِبرَاهِيمَ ، نا سَعِيدُ بنُ أَبِي عَرُوبَةَ۔

❶ صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ، باب التشهد في الصلاة ، حديث ، 64۔ (404).

❷ یہ سند حسن ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح مسلم ، حديث: 404 ۔ سنن أبي داؤد ، حديث : 972 ۔ مسند البزار: 63/8 ، حديث ، 3057.

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بکر بن محمد بن حمدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالصمد بن الفضل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا۔ ❶

ہشام الدستوائی کی سند:

ہشام الدستوائی کی روایت مندرجہ ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

[**283**]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فَورَكٍ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا يُونُسُ بنُ حَبِيبٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا هِشَامٌ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب العجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداود الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام دستوائی نے بیان کیا۔ ❷

معمر بن راشد کی سند:

معمر بن راشد کی روایت مندرجہ ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

[**284**]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ عَلِي بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بِشرَانَ العَدلُ بِبَغدَادَ أنا إِسمَاعِيلُ بنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا أَحمَدُ بنُ مَنصُورٍ الرَّمَادِيُّ ، نا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعمَرٌ۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران العدل نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن محمد الصفار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن منصور الرمادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد الازدی نے بیان کیا۔ ❸

❶ اسناده صحيح۔ صحيح مسلم، حديث: 404 ۔ سنن النسائى، حديث: 830 ۔ سنن الكبرى للنسائى: 291/1 ، حديث، 904 ۔ سنن ابن ماجة، حديث : 901 ۔ سنن الدارمى: 314/1 ۔ مسند أحمد بن حنبل: 401/4 ۔ مصنف ابن أبى شيبة: 67/5، حديث ، 7235 ۔ صحيح ابن خزيمة: حديث، 1584 ، 1593 ۔ مسند البزار: 63/8 ، حديث ، 3056 ۔ مسند الرويانى: 373/1 ، حديث ، 570 ۔ مسند أبى عوانة: 454/1، حديث ، 1682 .

❷ الحديثُ صحيحٌ۔ صحيح مسلم، حديث: 404 ۔ سنن أبى داؤد، حديث: 972 ۔ سنن النسائى، حديث: 1172 ۔ سنن الكبرى للنسائى: 252/1 ، حديث ، 760 ۔ مسند أحمد بن حنبل: 409/4 ۔ صحيح ابن خزيمة: حديث ، 1584 ۔ صحيح ابن حبان: 540/5 ، حديث ، 2167 ۔ مسند الرويانى: 356/1 ، حديث ، 548 .

❸ مصنف عبدالرزاق: 201/2 ، حديث، 3065 ۔ صحيح مسلم، حديث: 404 ۔ السنن الكبرى للبيهقى: 96/2 .

ابوعوانہ، ابن ابی عروبہ، ہشام اور معمر کی اسناد سے مروی متن:

كُلُّهُم عَن قَتَادَةَ ، عَن يُونُسَ بنِ جُبَيرٍ ، عَن حِطَّانَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، صَلَّى بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: رَجُلٌ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالبِرِّ وَالزَّكَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَبُو مُوسَى مِن صَلَاتِهِ قَالَ: أَيُّكُمُ القَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ القَومُ ، فَقَالَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ: يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قَائِلُهَا؟ قَالَ: مَا قُلتُهَا وَلَقَد خَشِيتُ أَن تَبكَعَنِي۔ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ: أَنَا قَائِلُهَا وَمَا أَرَدتُ بِهَا إِلَّا الخَيرَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَمَا تَعلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُم؟ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا ، فَقَالَ: إِذَا قُمتُم فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُم وَليَؤُمَّكُم أَحَدُكُم، فَإِذَا كَبَّرَ الإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ ﴿غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبكُمُ اللّٰهُ ، وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الإِمَامَ يَركَعُ قَبلَكُم وَيَرفَعُ قَبلَكُم ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: فَتِلكَ بِتِلكَ ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ، يَسمَعِ اللّٰهُ لَكُم؛ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ ، فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسجُدُوا ، فَإِنَّ الإِمَامَ يَسجُدُ قَبلَكُم وَيَرفَعُ قَبلَكُم، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: فَتِلكَ بِتِلكَ، وَإِذَا كَانَ عِندَ القَعدَةِ فَليَكُن مِن أَوَّلِ قَولِ أَحَدِكُم: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُهُ، لَفظُ حَدِيثِ ابنِ أَبِي عَرُوبَةَ۔

ان سب (یعنی: ابوعوانہ، ابن ابی عروبہ، ہشام دستوائی اور معمر بن راشد) نے قتادہ سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ الرقاشی سے روایت کیا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ بیٹھے تو ایک آدمی بولا: کیا نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملایا گیا ہے؟ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ بات کس نے کہی؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ پوچھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شائد یہ بات تم نے کہی ہے۔ حطان (تابعی) نے کہا: میں نے یہ بات کہی تو نہیں، البتہ مجھے ڈر پیدا ہوگیا کہ آپ ناراض نہ ہوجائیں۔ پھر ایک آدمی بولا: یہ بات میں نے کہی ہے، اور اس سے میرا مقصد صرف نیکی تھا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی اور طریقہ بھی بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم (نماز کے لیے) کھڑے ہو، تو صفیں سیدھی کرو، پھر تم

میں سے کوئی ایک شخص جماعت کرائے۔ جب وہ تکبیر (تحریمہ) کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ ''غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّالِّینَ'' کہے تو تم ''آمین'' کہو۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ امام تم سے پہلے رکوع کرے اور تم سے پہلے ہی (رکوع سے) سر اٹھائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے رکوع کرنا اور پہلے اٹھنا امام کا ہی حق ہے۔ اور جب امام ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہے تو تم کہو: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ''۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حمد بیان کرنا سن لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان مبارکہ سے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' (یعنی: جس نے اللہ کی حمد بیان کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا) کہلوایا ہے۔ اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے ہی سجدے سے اٹھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے سجدہ کرنا اور پہلے اٹھنا امام کا ہی حق ہے۔ جب امام قعدہ میں ہو تو تم ان کلمات سے (تشہد کا) آغاز کرو: ''التَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ، السَّلَامُ عَلَیكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، السَّلَامُ عَلَینَا وَعَلَی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ، أَشھَدُ أَن لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ''۔ یہ الفاظ سعید بن ابی عروبہ کی (سند کے ساتھ) بیان کردہ حدیث کے ہیں۔ [1]

دیگر متعدد محدثین کا بیان کردہ متن:

اور یزید بن زریع، اسماعیل ابن علیہ، عبدہ بن سلیمان، ابو اسامہ حماد بن اسامہ، روح بن عبادہ القیسی، مروان بن معاویہ الفزاری، عباد بن عوام، شعیب بن اسحاق، عبداللہ بن شوذب اور عثمان بن مطر رحمہم اللہ؛ سب نے سعید بن ابی عروبہ سے، انھوں نے قتادہ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔ اس میں سے کسی کی بیان کردہ روایت میں ''وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا'' (اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو) کے الفاظ نہیں ہیں۔

سعید بن ابی عروبہ، ہشام دستوائی، معمر بن راشد اور ابوعوانہ کے ساتھ، یہ حدیث؛ ہمام بن یحییٰ، حماد بن سلمہ، ابان بن یزید اور حجاج بن حجاج باہلی وغیرہ نے بھی بیان کی ہے۔ اور ان سب نے یہ حدیث قتادہ ہی سے روایت کی ہے۔ اور ان کی بیان کردہ حدیث میں بھی ''وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا'' (اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو) کے الفاظ نہیں ہیں۔

دوسری حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

اور یہی حدیث؛ سالم بن نوح نے، عمر بن عامر اور سعید بن ابی عروبہ (دونوں) سے روایت کی ہے، انھوں نے قتادہ کے واسطے سے، ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا كَبَّرَ الإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا))، یعنی: جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ [اسناد کی تفصیل

[1] اسناده صحيح .

حسب ذیل ہے]

[285]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِى طَالِبٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى القُطَعِيُّ ، ثنا سَالِمُ بنُ نُوحٍ ، فَذَكَرَه۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ القُطعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سالم بن نوح نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند سے یہ روایت بیان کی۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اضافہ (یعنی: ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ) سلیمان تیمی کا وہم ہیں، اور پھر سالم بن نوح کو بھی وہم ہوگیا (غلطی لگ گئی)۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی وضاحت:

[286]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدٍ الرَّوذَبَارِيُّ أنا أَبُو بَكرِ بنِ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِستَانِيُّ قَالَ: قَولُهُ: "وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا" لَيسَ بِشَيءٍ۔

ہمیں ابوعلی الحسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ❷

امام حاکم رحمہ اللہ کے استاذ، امام ابوعلی نیساپوری رحمہ اللہ کی وضاحت:

[287]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عَلِى الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ يَقُولُ: خَالَفَ سُلَيمَانُ التَّيمِيُّ أَصحَابَ قَتَادَةَ كُلَّهُم فِى هَذَا الحَدِيثِ وَهُوَ عِندِى وَهمٌ مِنهُ ، وَالمَحفُوظُ عَن قَتَادَةَ حَدِيثُ هِشَامٍ الدَّستُوَائِيِّ ، وَهَمَّامٍ ، وَسَعِيدِ بنِ أَبِى عَرُوبَةَ ، وَمَعمَرِ بنِ رَاشِدٍ ، وَأَبِى عَوَانَةَ ، وَالحَجَّاجِ بْنِ الحَجَّاجِ۔

---

❶ شذوذ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن الدارقطني: 330/1 ، حديث، 16 ـ السنن الكبرى للبيهقي: 156/2 ـ مسندُ البزار: 66/8 ، حديث ، 3060 .

❷ ابوداؤد تک سند صحیح ہے۔ السنن الكبرى للبيهقي: 155/2 ـ الجوهر النقی، لابن التركماني: 155/2 ـ نصب الرأية ، للزيلعي: 15/2 ـ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد میں سلیمان تیمی کی بیان کردہ روایت کو نقل کرنے کے بعد وضاحت کی ہے کہ اس حدیث میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ؛ صرف سلیمان تیمی نے ہی بیان کیے ہیں۔[دیکھئے: سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب التشهد، حديث ، 973 .

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعلی الحسین بن علی الحافظ کو فرماتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: اس حدیث کو روایت کرنے میں سلیمان تیمی نے قتادہ کے تمام اصحاب (شاگردوں) کی مخالفت کی ہے۔ میرے نزدیک یہ الفاظ ''وہم'' ہیں۔ جبکہ ہشام دستوائی، ہمام، سعید بن ابی عروبہ، معمر بن راشد، ابوعوانہ اور حجاج بن حجاج کی، قتادہ سے روایت کردہ حدیث محفوظ (صحیح) ہے۔ ❶

الحافظ ابوعلی الحسین بن علی نے مزید فرمایا: سالم بن نوح نے جو حدیث بیان کی ہے (جس کی سند 285 نمبر پر اور اس کا متن اس سے بالکل متصل سابقہ سطور میں بیان ہوا ہے) وہ حدیث عمر بن عامر سے روایت کرنے میں سالم بن نوح سے غلطی خطا (الفاظ میں غلطی) ہوگئی ہے جس طرح سعید بن ابی عروبہ سے روایت کرنے میں اس سے غلطی ہوگئی۔ کیونکہ سعید بن ابی عروبہ کی حدیث؛ یحییٰ بن سعید، یزید بن زریع، اسماعیل ابن علیہ اور ابن ابی عدی وغیرہ نے بھی بیان کی ہے۔ جب ایک طرف یہ تمام راوی ہیں، تو ان کے مقابل سالم بن نوح کم درجے کا راوی ہے۔ ❷

سالم بن نوح البصری، ضعیف راوی ہے:

[288]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ السُّلَمِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ: سَالِمُ بنُ نُوحٍ لَيسَ بِالقَوِيِّ۔

ہمیں ابوعبدالرحمٰن السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: علی بن عمر الحافظ دارقطنی نے فرمایا: سالم بن نوح، ''لَيْسَ بِالْقَوِی'' (یعنی: یہ ثقہ راوی نہیں ہے)۔ ❸

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سلیمان تیمی کی (حدیث نمبر: 280) حدیث کے برعکس مروی؛ ہشام دستوائی، سعید بن ابی عروبہ، شعبہ، ہمام بن یحییٰ، ابوعوانہ، ابان بن سعید اور عدی کی روایت کردہ حدیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان تمام نے قتادہ سے یہ حدیث روایت کی ہے، لیکن ان میں سے کسی نے بھی ''وَ إِذَا قَرَأَ فَانْصِتْوا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ حالانکہ قتادہ کے یہ تمام اصحاب (تلامذہ)، سلیمان تیمی کی نسبت زیادہ اعلیٰ درجہ کے حفاظ (حفظ و ضبط والے، زیادہ معتبر راوی) ہیں۔

---

❶ اسناده صحيح .

❷ یعنی: جب ان تمام کی بیان کردہ احادیث آگئیں تو پھر اکیلے سالم بن نوح کی بیان کردہ روایت کے الفاظ کی کچھ اہمیت نہیں رہتی۔

❸ یہ سند ضعیف ہے، کیونکہ ابوعبدالرحمٰن متکلم فیہ راوی ہے۔ البتہ یہ قول امام دارقطنی نے ثابت ہے۔ دیکھئے: سنن الدارقطنی: 330/1 ۔ العلل للدارقطني: 254/7 .

امام بخاری اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ کا قول:

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری اور ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہما اللہ نے اس حدیث میں اس اضافے (یعنی: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو) کو کمزور قرار دیا ہے۔

تیسری حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

اور یہی الفاظ محمد بن عجلان سے بھی مروی ہیں، انھوں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہیں۔ [اس کی مکمل سند مع متن حسب ذیل ہے:]

[289]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا مُوسَى بنُ إِسحَاقَ القَاضِي ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَبِي شَيبَة ، نا أَبُو خَالِدٍ الأَحمَرُ ، عَنِ ابنِ عَجلَانَ ، عَن زَيدِ بنِ أَسلَمَ ، عَن أَبِي صَالِحٍ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن اسحاق القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخالد الاحمر نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عجلان القرشی سے، انھوں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابوصالح ذکوان سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام تو اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ ❶

یہ حدیث أَبو خَالِد الأحمر عَنْ مُحَمَّد بن عجلان کی سند معروف ہے۔ ❷

ابوخالد نا قابل حجت راوی:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ معلوم نہیں کہ یہ ابوخالد الاحمر کی (بیان کردہ) صحیح حدیث ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابوخالد تدلیس کرتا (یعنی مدلس روایات بیان کرتا) تھا۔ ❹

---

❶ یہ سند حسن درجہ کی ہے۔ البتہ حدیث، "وَإِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوا" کے الفاظ کے علاوہ صحیح ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ شاذ ہیں۔

❷ سنن أبي داؤد، حديث: 604 ـ سنن ابن ماجة، حديث: 846 ـ سنن الدارقطني: 227/1 ـ العلل، للدارقطني: 187/8 ـ الأوسط، لابن المنذر: 105/3 ، حديث ، 1319 ـ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبة: (458/2 ، حديث ، 2611) (281/3 ، حديث، 3820) (61/5 ، حديث ، 8214) (85/20، حديث، 37290) .

❸ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 147 .

❹ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 147 .

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوخالد الاحمر، صدوق راوی ہے لیکن قابل حجت نہیں ہے۔ ❶

دوسری سند اور امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسان بن ابراہیم الکرمانی اور اسماعیل بن ابان الغنوی سے بھی مروی ہے، انھوں نے بھی محمد بن عجلان سے روایت کی ہے۔ اور اسماعیل بن ابان الغنوی ضعیف راوی ہے۔ ❷ اور حسان بن ابراہیم الکرمانی کی بعض روایات منکر ہیں۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا تبصرہ:

[**290**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّد قَالَ: سَمِعتُ يَحيَى بنَ مَعِينٍ فِي حَدِيثِ ابنِ عَجلَانَ: فَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا قَالَ: لَيسَ بِشَيءٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن معین کو محمد بن عجلان کی روایت: ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا، کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ❸

یحییٰ بن علاء ضعیف راوی:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو یحییٰ بن علاء الرازی نے بھی زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔ ❹ اور یحییٰ بن علاء الرزای متروک راوی ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور دیگر ائمہ نے اس پر جرح کی ہے۔ ❺ اور یہ روایت عمر بن ہارون سے بھی ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے، اس نے خارجہ بن مصعب سے، اس نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔ لہٰذا ثقہ اور حفاظ (معتبر) راویوں کے مقابل ان (ضعیف اور مجروح) راویوں کی متابعت کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کا تبصرہ:

[**291**]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ، نا ابنُ أَبِي حَاتِمٍ، قَالَ:

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 281/3 ـ ميزان الاعتدال، للذهبى: 200/2 ـ سير أعلام النبلاء، للذهبى: 20/9 ـ تهذيب الكمال، للمزى: 296/11.

❷ سنن الدارقطنى: 329/1، حديث، 12 ـ السنن الكبرى للبيهقى: 156/2.

❸ اسناده صحيح۔ تاريخ ابن معين، برواية الدورى: 455/3، حديث، 2236.

❹ العلل، للدارقطنى: 187/8.

❺ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یحییٰ بن علاء، ثقہ راوی نہیں ہے۔ دیکھئے: تاريخ ابن معين، برواية الدورى: 369/4، رقم، 4829 ـ الضعفاء، للعقيلى: 437/4 ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 198/7.

سَمِعتُ أَبِی؛ وَذَکَرَ حَدِیثَ أَبِی خَالِدٍ الأَحمَرِ عَنِ ابنِ عَجلَانَ ، فَقَالَ أَبِی: لَیسَت هٰذِهِ الکَلِمَةُ مَحفُوظَةً هِیَ مِن تَخَالِیطِ ابنِ عَجلَانَ ، وَقَد رَوَاهُ خَارِجَةُ بنُ مُصعَبٍ أَیضًا ، وَخَارِجَةُ بنُ مُصعَبٍ أَیْضًا لَیسَ بِالقَوِیِّ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی حاتم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد محترم ابوحاتم رازی کو فرماتے ہوئے سنا: ......ابن ابی حاتم نے ابوخالد الاحمر کی محمد بن عجلان سے روایت کردہ حدیث کا ذکر کیا، اور کہا...... میرے اباجان نے فرمایا: یہ الفاظ (یعنی: ''امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ) محفوظ (صحیح) نہیں ہیں۔ ❶ یہ روایت ان روایات میں سے جن میں محمد بن عجلان اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ خارجہ بن مصعب نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور خارجہ بن مصعب بھی قوی راوی نہیں ہے۔ ❷

چوتھی حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

[292]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِینِی أنا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِیٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الحُسَینِ بنِ مُکرَمٍ ، نا أَحمَدُ بنُ مَنِیعٍ ، نا أَبُو سَعدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُیَسِّرٍ نا ابنُ عَجلَانَ ، عَن أَبِیهِ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنصِتُوا۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسین بن مکرم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن منیع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعد محمد بن میسر الصاغانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عجلان نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد (عجلان) سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ ❸

---

❶ اسنادہ صحیح۔ دو روایتیں ایسی ہوں کہ وہ دونوں صحیح یا حسن ہوں، لیکن ان میں سے ایک روایت کے راوی؛ دوسری روایت کے راویوں کی نسبت زیادہ معتبر، زیادہ مضبوط حافظے والے اور زیادہ ثقہ ہوں، تو اس روایت کو محفوظ کہا جاتا ہے۔ اور ان دونوں روایتوں میں سے جس کے راوی کم درجہ کے ہوں اس روایت کو شاذ کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں محفوظ روایت ہی قابل قبول ہوتی ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر: ص، 84 ۔ اشراق الفجر اردو ترجمہ شرح نخبۃ الفکر (ترجمہ از: امان اللہ عاصم): ص، 80]

❷ العلل لإبن أبی حاتم: 395/2.

❸ اسنادہ ضعیف۔ ابوسعد محمد بن میسر ضعیف راوی ھے۔ مسند أحمد بن حنبل: 376/2 ۔ سنن الدارقطنی: 329/1.

سند اور متن، دونوں میں خرابی:

(ابوسعد الصاغانی کی روایت کردہ) یہ باطل روایت ہے۔ ابوسعد محمد بن میسر الصاغانی نے اس روایت کو محمد بن عجلان کے واسطے سے غلط (الفاظ میں) روایت کیا ہے۔ اس کی سند تبدیل کردی اور اس کے متن میں بھی اضافہ کردیا۔ اور محمد بن عجلان سے روایت کرنے والے ثقہ راویوں کے (بیان کردہ الفاظ کے) مخالف روایت بیان کی۔ ابوسعد محمد بن میسر الصاغانی پر امام یحییٰ بن معین اور دیگر ائمہ نے جرح کی ہے۔ ❶

متن میں خرابی:

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن یوسف تنیسی نے لیث بن سعد سے روایت کیا، انھوں نے محمد بن عجلان سے، انھوں نے ابوالزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

اور محمد بن عجلان نے سعید سے بھی روایت کی ہے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔

اور محمد بن عجلان نے مصعب بن محمد، قعقاع بن حکیم الکنانی اور زید بن اسلم سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا: بکر بن مضر نے ابن عجلان سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے، انھوں نے ابوالزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ لیکن (بکر بن مضر نے بھی) یہ الفاظ نہیں کہے کہ ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو''۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد محترم سے روایت کیا ہے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے بھی وہ اضافہ بیان نہیں کیا، جو ابوخالد الاحمر نے محمد بن عجلان کے واسطے سے بیان کیا ہے۔ اسی طرح ابوسلمہ، ہمام، ابویونس اور دیگر متعدد راویوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ لیکن کسی نے بھی اس اضافے (یعنی: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو، کے الفاظ) کو بیان کرنے میں ابوخالد الاحمر کی متابعت (تائید) نہیں کی۔ ❸

---

❶ تاریخ ابن معین ، براویة الدوری: 366/4 ، حدیث ، 4788 ۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعد جہمی اور غیر معتبر تھا، شیاطین میں سے ایک شیطان تھا۔ بقول معاویہ بن صالح، امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ابوسعد ضعیف راوی تھا۔ (تاریخ بغداد: 455/4)

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 146 ، 147 .

❸ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 148 .

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا: ابوسائب نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ ''اسے (یعنی سورت فاتحہ کو) اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کرو'۔ (یعنی: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور اس کی تعلیم بھی دیتے تھے اور مقتدی کو بھی لازمی پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے۔) ❶

اگر یہ روایت صحیح ہو تو...!

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ (ابوخالد الاحمر کی روایت) صحیح بھی ہو تو اسے فاتحہ کے علاوہ پر محمول کیا جائے گا اور (کہا جائے گا کہ) مقتدی تب قرأت کرے جب امام سکتہ کرتا ہے۔ اس حدیث سے سورت فاتحہ ترک کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ ❷

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان سکتہ کیا کرتے تھے۔ ❸ اور امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ قرأت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سکتہ کرتے تھے۔ ❹

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب مقتدی، امام کے سکتہ میں (سورت فاتحہ کی) قرأت کرے گا تو ابوخالد الاحمر کی حدیث: ''جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو' کی مخالفت نہیں ہوگی۔ کیونکہ مقتدی نے امام کی خاموشی میں قرأت کی ہے اور امام کی قرأت کے وقت خاموش رہا ہے۔ ❺

لیث بن سعد رحمہ اللہ کی روایت:

ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ فرماتے ہیں: اس حدیث (یعنی: ابوخالد الاحمر کی بیان کردہ حدیث) میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو' کے الفاظ وہم ہیں۔ امام لیث بن سعد نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے، اور وہ مصر کے جید عالم اور جلیل القدر فقیہ اور بلاشبہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم، مضبوط حافظے والے، صاحب اتقان و کتاب تھے۔ انھوں نے بھی یہ حدیث محمد بن عجلان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے بھی اسی طرح روایت ذکر کی ہے جس طرح امام بخاری نے بیان کی ہے۔ ان میں سے ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو' کے الفاظ نہیں ہیں۔

امام محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ کا فیصلہ کن تبصرہ:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام محمد بن یحییٰ الذہلی نے فرمایا: لیث بن سعد کی محمد بن عجلان سے روایت کردہ

❶ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 147.

❷ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 146.

❸ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 147.

❹ دیکھئے: حدیث نمبر: 274.

❺ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری: ص، 148.

حدیث کا متن، ابوخالد الاحمر کی روایت کے متن کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔ (حدیث میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے) اس واقعہ میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ نبی کریم ﷺ ثابت ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ صحیح اور متصل اسناد کے ساتھ ثابت شدہ متواتر احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اور ان میں سے کسی بھی (صحیح و متصل) حدیث میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ الفاظ صرف ابوخالد الاحمر اور ان راویوں کی روایت میں ہیں، جن کی محدثین کے ہاں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

اس روایت کے صحیح متن کی دیگر اسناد:

پھر امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو محمد بن عمرو کے واسطے سے ذکر کیا ہے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور اعمش کی سند سے بھی روایت کیا ہے، کہ اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

اور سہیل بن ابی صالح کی سند سے بھی روایت کیا ہے کہ سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد محترم ابوصالح سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

ان میں سے کسی بھی حدیث میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کا اضافہ نہیں ہیں۔

اور یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی مذکور ہے کہ اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد محترم سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے،

ابوالزناد نے اعرج سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ [1]

اور ہمام بن منبہ، ابوعلقمہ الہاشمی اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابویونس نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ [2]

---

[1] ابوالزناد کی اعرج سے بیان کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ" [صحيح البخارى ، كتاب الاذان، باب ايجاب التكبير وافتتاح الصلاة، حديث ، 734]

[2] ہمام بن منبہ کی بیان کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَلاَ تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، ⇦ ⇦

ان سب نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ان میں سے کسی کی حدیث میں ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

اور یہ حدیث صحیح بخاری میں ہشام بن عروہ سے بھی مروی ہے، انھوں نے اپنے والد محترم عروہ بن زبیر سے، انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ❶

ابوالزبیر نے بھی یہی حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں بھی ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کا اضافہ نہیں ہے۔

یہی حدیث صحیح بخاری میں امام مالک بن انس، معمر بن راشد، لیث بن سعد، یونس بن یزید اور سفیان بن عیینہ نے امام ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس میں بھی ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کا اضافہ نہیں ہے۔ ❷

پانچویں حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نے بھی روایت کیا ہے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ کے اضافہ کے بغیر روایت کی ہے۔ صرف اس میں حسن بن علی بن شبیب المعمری نے غلطی کی ہے۔ اور اس کی ایسی بہت سی منکر تفردات موجود ہیں۔ [تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:]

[293]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا جَعفَرُ الخَلدِيُّ، ثنا الحَسَنُ بن عَلِيِّ بنِ شَبِيبٍ المَعمَرِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ المِقدَامِ ، نا الطُّفَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنصِتُوا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر الخلدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن شبیب المعمری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن المقدام ابوالاشعث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے زہری سے، انھوں نے

⇐ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجمَعُونَ ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلاۃِ ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِن حُسنِ الصَّلاۃِ۔'' [صحيح البخاری، كتاب الاذان ، باب إقامة الصف من تمام الصلاة ، حديث ، 722]

❶ صحيح البخاری ، حديث : 688 ۔ صحيح مسلم ، حديث: 412.

❷ امام مالک کی روایت، صحيح البخاری ، 689۔ لیث بن سعد کی روایت، صحيح البخاری ، 733 ۔ سفیان بن عیینہ کی روایت، صحيح البخاری ، 805 ، 1114۔ صحيح مسلم ، 411، 413

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ ❶

حسن بن علی معمری نے متن میں غلط بیان کی ہے:

[294]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ أنا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ قَالَ: لَم يُحدِّث بِهِ عَن أَيُّوبَ غَيرُ الطُّفَاوِي ، وَحدَّثَ بِهِ المَعمَرِيُّ عَن أَبِي الأَشعَثِ وَهُوَ أَحمَدُ بنُ المِقدَامِ ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ ، فَزَادَ فِي مَتنِهِ: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِ مِن أَجلِهِ۔

ہمیں ابوسعد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی کے علاوہ کسی نے بھی ایوب سختیانی سے بیان نہیں کی۔ جبکہ حسن بن علی بن شبیب المعمری نے ابوالاشعث احمد بن المقدام کے واسطے سے بیان کی ہے کہ انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی سے روایت کی ہے۔ اس نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیا کہ ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو''۔ اسی وجہ سے علماء نے اس پر جرح کی ہے۔ ❷

غلط بیانی کی وضاحت:

امام ابواحمد عبداللہ ابن عدی کہتے ہیں: ہمیں عبدان الاہوازی الحافظ نے بیان کیا: جب معمری نے اس حدیث کو ابوالاشعث احمد بن مقدام کے واسطے سے (''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے) اضافے کے ساتھ بیان کیا، تو بغداد سے لوگوں نے مجھے خط لکھا۔ تو میں نے انھیں جوابی خط میں لکھا کہ محمد بن بکار، اسماعیل بن سیف اور ابوالاشعث احمد بن مقدام، تینوں نے ہمیں یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی سے بیان کی ہے۔ اس میں تو یہ اضافہ نہیں ہے۔ ❸

---

❶ شذوذ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ السنن الكبرى للنسائى، حديث: 360/4 ، حديث ، 7515 ۔ الكامل فى ضعفاء الرجال ، لابن عدى: 194/6] [اس روایت کی علتیں اور خرابیاں حسب ذیل ہیں:]

❷ اسناده صحيح۔ الكامل ، لابن عدى : 194/6۔ یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نے بھی روایت کی ہے، اس میں بھی ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ محمد عبدالرحمٰن الطفاوی سے اس حدیث کو روایت کرنے والے صرف ایوب سختیانی ہیں۔ لیکن جب یہ حدیث حسن بن علی بن شبیب المعمری نے بیان کی تو کہا کہ یہ حدیث احمد بن مقدام ابوالاشعث نے محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی سے روایت کی ہے۔ یعنی حسن بن علی بن شبیب المعمری نے غلط اور خود ساختہ سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا۔ یہیں پر بس نہیں، اس نے متن میں بھی خرابی کی، متن میں یہ الفاظ اضافی بیان کیے کہ ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو''۔ یہ روایت حسن بن علی المعمری کی انہی خرابیوں کی وجہ سے ناقابل قبول اور ناقابل حجت ہے۔ یہ وضاحت جرح و تعدیل اور علم اسماء الرجال کے امام، علامہ ابن عدی نے بیان کی ہے۔

❸ الكامل ، لابن عدى : 337/2 .

چھٹی حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلیمان بن ارقم سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ انھوں نے حسن بصری اور ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو اس سے گر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو موچ آ گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیمارداری کے لیے آئے ہوئے تھے، کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، تو وہ سب بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا)) یعنی: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ تم اس کی اقتدا کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

[اس حدیث کی سند حسب ذیل ہے:]

[295]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أنا أَبُو جَعفَرِ الرَّزَّازُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ سُلَيمَانَ بنِ الحَارِثِ، نا أَبُو هِشَامٍ الضَّبِّيُّ ، نا سُلَيمَانُ بنُ أَرقَمَ ، فَذَكَرَهُ۔

یہ حدیث ہمیں، ابوالحسین بن بشران نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر الرزاز سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلیمان بن حارث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوہشام الضبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن ارقم البصری نے بیان کیا، .... [1] (سند کا اگلا حصہ مع متن بالکل متصل سابقہ سطور میں دیکھیں)

سلیمان بن ارقم مجروح راوی:

یہ روایت سلیمان بن ارقم کی متفرد روایات میں سے ہے۔ اور سلیمان بن ارقم متروک راوی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ اور دیگر ائمہ نے اس پر جرح کی ہے۔ [2]

[296]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ ، نا الجُنَيدِيُّ ، نا البُخَارِيُّ ، قَالَ: سُلَيمَانُ بنُ أَرقَمَ مَولَى قُرَيظَةَ وَالنَّضِيرِ عَنِ الحَسَنِ وَالزُّهرِيِّ تَرَكُوهُ۔

اور ہمیں ابوسعد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد بن عدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ

---

[1] سلیمان بن ارقم متروک راوی ہے۔ سند ضعیف ہے۔ البتہ "وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا" کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔

[2] امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جرح کے لیے دیکھئے: العلل ومعرفة الرجال، لعبدالله بن احمد: 67/2 ـ الجرح والتعديل، لابن أبی حاتم: 100/4 ـ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 250/3 ـ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی جرح کے لیے دیکھئے: تاريخ ابن معين، برواية الدوری: 527/3 ـ الجرح والتعديل، لابن أبی حاتم: 100/4 ـ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ لابن عدی: 250/3.

جنیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام بخاری نے فرمایا: سلیمان بن ارقم قریظہ اورنضیر کا غلام تھا، اس کی حسن بصری اور ابن شہاب زہری سے بیان کردہ روایت کو محدثین نے ترک کیا (متروک قرار دیا) ہے۔ ❶

ساتویں حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

[297]...... وَرَوَى بَعضُ النَّاسِ بِإِسنَادٍ لَهُ عَن عَبدِ المُنعِمِ بنِ بَشِيرٍ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ زَيدِ بنِ أَسلَمَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن جَدِّهِ ، عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَومًا صَلَاةَ الظُّهرِ؛ فَقَرَأَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ فِي نَفسِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي مِنكُم أَحَدٌ؟ قَالَ: ذٰلِكَ ثَلَاثًا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: نَعَم يَا رَسُول اللّٰهِ! أَنَا كُنتُ أَقرَأُ بِـ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾۔ قَالَ: مَا لِي أُنَازَعُ القُرآنَ، أَمَا يَكفِي أَحدَكُم قِرَائَةَ إِمَامِهِ؟ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا۔

بعض الناس نے اپنی سند سے عبدالمنعم بن بشیر کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے، انھوں نے اپنے والد (زید بن اسلم) سے، انھوں نے اپنے دادا سے، انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو ایک آدمی نے آپ کے ساتھ، اپنے دل ہی دل میں قرأت کی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ساتھ قرأت کی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاَعلیٰ﴾ (سورۃ الاعلیٰ) پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں، کہ کیا ہو گیا ہے؛ قرآن پڑھنے میں مجھے الجھن ہو رہی ہے؟ کیا تمھارے لیے امام کی قرأت کافی نہیں؟ امام تو مقرر ہی اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ ❷

---

❶ التاريخ الكبير، للبخاري: 2/4 ۔ التاريخ الصغير، للبخاري: 180/2 ۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدي: 250/3 .

❷ اسناده ضعيف جدًا۔ عبدالمنعم بن بشیر متہم بالوضع راوی ہے۔ یہ سند تاریک ترین سند ہے۔ عبدالمنعم بن بشیر کو امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں عبدالمنعم بن بشیر کے پاس آیا، اس نے میرے سامنے ابومودود کی تقریبا دو سو احادیث رکھیں، میں نے پوچھا: کیا تم نے یہ تمام روایات ابومودود سے خود سنی ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اللہ سے ڈرو۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ پھر میں اٹھ کر آ گیا۔ اور اس سے کوئی روایت کبھی نقل نہیں کی۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحبزادے امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ابا جان سے کہا کہ میں نے عبدالمنعم بن بشیر کو بازار میں دیکھا، تو ابا جان نے فرمایا: میرے بیٹے! وہ کذاب شخص ہے۔ خلیلی نے اسے ائمہ سے منسوب موضوع روایات بیان کرنے والا قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن یونس اور ابن حبان نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ مزید دیکھئے: [لسان المیزان، 74/4]

یہ متن صحیح حدیث کے متن کے مخالف ہے:

یہ قصہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ قصہ کے مخالف ہے۔ اس روایت میں ہے کہ اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اپنے دل ہی دل میں قرأت کی۔ جبکہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں ''اپنے دل ہی دل میں'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس روایت میں ہے کہ اس آدمی نے کہا تھا کہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ﴾ پڑھ رہا تھا۔ جبکہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ﴾ پڑھی؟ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی قرأت کی آواز خود سنی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص (قرأت کرنے میں) مجھے پریشان کر رہا ہے۔

اگر وہ آدمی قرأت بلند آواز سے نہ کرتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی قرأت سے پریشانی نہ ہوتی۔ ❶

اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے:

اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں وہ اضافہ (یعنی: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو) بھی نہیں ہے جو عبدالمنعم بن بشیر نے (بالکل متصل گزشتہ سطور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی) اس حدیث (نمبر:297) میں بیان کیا ہے۔ عبدالمنعم بن بشیر کو امام ابو احمد بن عدی الحافظ نے کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس کی روایات منکر ہیں، ان کی متابعت موجود نہیں ہے۔ ❷

اور (حدیث نمبر: 297 کو عبدالمنعم بن بشیر، ضعیف راوی سے روایت کرنے والا) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ان مشہور و معروف ضعیف راویوں میں سے ہے جن پر امام مالک بن انس رحمہ اللہ اور ان کے بعد دیگر ائمہ نے جرح کی ہے۔ ❸

صحیح حدیث کے الفاظ:

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے والد سے ہی روایت کرنے والے دیگر راویوں نے اس کی بیان کردہ روایت کی مخالفت کی ہے۔ عبداللہ بن عامر اسلمی نے (عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے والد) زید بن اسلم سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد محترم سے روایت کیا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾ کے متعلق فرمایا: یہ آیت تب نازل ہوئی جب صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز

❶ یعنی اس روایت (حدیث نمبر: 297) میں واضح الفاظ میں مذکور ہے کہ مقتدی صحابی نے دل ہی دل میں قرأت کی تھی۔ اگر ایسا ہی تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صحابی کی قرأت سے الجھن کس طرح ہو سکتی تھی؟ کیونکہ اس صحابی کی قرأت بلند آواز سے تھی ہی نہیں۔

❷ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 36/7.

❸ الضعفاء للعقيلي: 331/2.

اونچی آواز نکالتے تھے۔ ❶

آیت کا مقصود:

اور اس آیت کے متعلق صحیح سند کے ساتھ عبدالعزیز بن محمد سے صحیح روایت مروی ہے کہ زید بن اسلم نے کہا: جو شخص امام کے پیچھے ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ﴾ (یعنی اپنے دل ہی دل میں اپنے رب کو یاد کرو)۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: اپنے رب کو یاد کرو اور اپنے دل میں انصات (خاموشی) بھی اختیار کرو۔ ❷ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انسان اسے آواز بلند کیے بغیر اپنے دل میں ہی یاد بھی کرے اور انصات (خاموشی) بھی اختیار کرے۔

قرأت اور انصات، بیک وقت کیسے؟

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ان دونوں (یعنی: قرأت اور انصات) کو بیک وقت انجام دینا ممکن ہے۔ وہ اس طرح کہ، مقتدی پست آواز سے قرأت کرے تو وہ اپنے امام کی قرأت کے لیے انصات پر عمل پیرا بھی ہوگا اور اپنے دل ہی دل میں قرأت بھی کرتا رہے گا۔ جس طرح نبی کریم ﷺ تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیانی وقفہ میں کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ (بظاہر) خاموش ہوتے تھے لیکن پست آواز میں دعا پڑھ رہے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی زبان مبارکہ تو بول رہی ہوتی تھی لیکن آپ ﷺ آواز بلند نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے دل ہی دل میں ذکر کر رہے ہوتے تھے۔

حدیث بیان کرنے میں خیانت:

میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اس آیت مبارکہ کے متعلق زید بن اسلم کا قول بیان کرتے ہیں، لیکن اس کا مکمل سیاق و سباق ذکر نہیں کرتے۔ ❸ دراصل ان لوگوں کا حدیث بیان کرتے ہوئے ایسا ہی وطیرہ ہوتا ہے۔ حدیث کا صرف اتنا حصہ بیان کرتے ہیں جس سے ان کی بات کا تعلق ہوتا ہے۔ اور باقی حصہ چھوڑ دیتے ہیں۔ تا کہ پڑھنے والے کو یہی وہم رہے کہ یہ حدیث اس کے موقف کی دلیل ہے۔ اسے ذرہ برابر یہ خیال نہیں آتا کہ جو تمام تر خفیہ اور پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)، وہ اس کے کرتوت کو خوب جانتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے (خائن) شخص کی کتاب (دلائل) کو جب کوئی عالم دیکھتا ہے تو وہ (عالم) اس شخص کی تلبیس (خیانت) کو بھانپ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے شخص کی مکاریوں سے محفوظ رکھے۔

---

❶ دیکھئے، حدیث نمبر: 257.

❷ دیکھئے: حدیث، 269۔

❸ زید بن اسلم کی روایت، 289 اور 297 نمبر پر دیکھیں۔

آٹھویں حدیث (امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو):

اسی طرح یہ شخص مغیرہ بن مسلم کی عطاء الخراسانی کے واسطے سے بیان کردہ روایت بھی بطور دلیل پیش کرتا ہے، کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا کہ جب آپ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو امام کو بغور سنو اور انصات (خاموشی) اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص انصات کرتا ہے، (یعنی خاموش رہتا ہے) اور سنتا نہیں، اسے بھی اس شخص کے برابر اجر ملتا ہے جو خاموش رہتا اور سنتا بھی ہے۔ ❶

دوسری روایت میں ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی صفیں برابر رکھیں، کندھے ملائیں، انصات کریں اور توجہ سے قرأت سنیں۔ ❷

اس روایت کی علّتیں:

جبکہ یہ روایت منقطع ہے، اس کے راوی ایسے ہیں، جن سے دلیل لینا درست نہیں۔ درست بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ یہ بات سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں کہی تھی۔ [ملاحظہ کیجیے]

اس روایت کا صحیح متن:

[**298**]...... أَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، أنا أَبُو الحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ ، نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ ، نا ابنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، قَالَ: وثنا القَعنَبِيُّ ، فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَن أَبِي النَّضرِ ، مَولَى عُمَرَ بنِ عُبَيد اللّٰهِ عَن مَالِكِ بنِ أَبِي عَامِرٍ ، أَنَّ عُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ كَانَ يَقُولُ: فِي خُطبَتِهِ ......وَقَلَّ مَا يَدَعُ ذَلِكَ إِذَا خَطَبَ...... إِذَا قَامَ الإِمَامُ يَومَ الجُمُعَةِ فَاستَمِعُوا وَأَنصِتُوا فَإِنَّ لِلمُنصِتِ الَّذِي لَا يَسمَعُ الخُطبَةَ مِثلُ مَا لِلسَّامِعِ المُنصِتِ ، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاعدِلُوا الصُّفُوفَ ، وَحاذُوا بِالمَنَاكِبِ فَإِنَّ اعتِدَالِ الصُّفُوفِ مِن تَمَامِ الصَّلَاةِ۔ وَذَكَر الحَدِيثَ۔

ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

---

❶ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر بیان کرنے والے کو ہی امام بیہقی رحمہ اللہ نے خائن کہا ہے۔ کیونکہ اس نے اس روایت کو بیان کرنے میں دو خیانتیں کی ہیں: پہلی خیانت یہ ہے کہ وہ شخص اپنے موقف کی تائید میں دلائل حاصل کرنے کے لیے اس قدر بے باک ہے کہ اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان یعنی مرفوع حدیث کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جبکہ یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع حدیث نہیں بلکہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ دوسری خیانت یہ ہے کہ اس نے اس روایت کا سیاق وسباق بیان نہیں کیا، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے گزشتہ سطور میں اس خیانت کی طرف اشارہ بھی دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز کے متعلق نہیں بلکہ خطبہ جمعہ کے متعلق فرمائی تھی۔ جیسا کہ حدیث نمبر: 298 میں مذکور ہے۔

❷ حوالہ کے لیے اگلی حدیث، نمبر: 298، دیکھیے۔

عثمان بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، اور عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بھی امام مالک کے سامنے قرأت کرتے ہوئے بیان کیا، امام مالک نے ابونضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے، انھوں نے مالک بن ابی عامر سے روایت کیا، کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے......اور بہت کم خطبات میں آپ نے یہ بات نہ کہی ہوگی، (اکثر خطبات میں کہا کرتے تھے)...... جب امام جمعہ کے روز (خطبہ کے لیے) کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس کی بات غور سے سنو، خاموشی اختیار کرو۔ جو خاموش رہتا ہے، اگرچہ خطبہ سنتا نہیں، اس شخص کو بھی اُس کے برابر اجر ملتا ہے جو خاموش رہتا اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو صفیں برابر کرو۔ کندھے برابر کرو۔ کیونکہ صفیں درست کرنا نماز کے مکمل ہونے کے لیے ضروری ہے۔ ❶

[299]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو أَحمَدَ المَهرَجَانِيُّ ، أنا أَبُو بَكرِ بْنُ جَعفَرٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، نا ابنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَامَ الإِمَامُ يَخطُبُ يَومَ الجُمُعَةِ فَاستَمِعُوا وَأَنصِتُوا فَإِنَّ لِلمُنصِتِ الَّذِي لَا يَسمَعُ مِنَ الحَظِّ مِثلَ مَا لِلسَّامِعِ المُنصِتِ۔

اور ہمیں ابواحمد المہر جانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس (امام دارالہجرہ) نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے، البتہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن امام خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہو، تو اسے غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو۔ جو شخص خطبہ چاہے نہ بھی سنے لیکن صرف خاموشی اختیار کرے، اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا خاموشی سے سننے والے کے لیے ہے۔ ❷

دیکھیں، یہ روایت تو خطبہ جمعہ کے دوران آپس میں گفتگو ترک کرنے کے متعلق ہے۔ ❸

''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو'' کے متعلق امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی وضاحت:

جن راویوں نے ''وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا'' والی روایت میں اضافی الفاظ (یعنی: جب امام پڑھے تو خاموش رہو)

---

❶ اسناده حسن موقوفا۔ موطأ امام مالك، برواية القعنبى، حديث: 234 ۔ مصنف عبدالرزاق: 132/2 ، حديث، 2780 ۔ مصنف ابن أبى شيبة: 214/3 ، حديث، 3552 ۔ مسند الشافعي: حديث ، 293 ۔ الأوسط، لابن المنذر: 69/4 ، حديث ، 1881 ۔ السنن الكبرى، للبيهقى: 220/3 .

❷ یہ اثر حسن ہے۔

❸ جبکہ امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے والوں نے اس روایت کو سیاق وسباق سے ہٹ کر محض اپنے مقصد کے الفاظ لے کر بیان کیا اور اپنے موقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل بنانے کی ناکام کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ایسی خیانتوں سے محفوظ رکھے۔

بیان کیے ہیں، ان کے متعلق امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے تفصیلی بحث ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ روایات میں حفاظ (یعنی: جید علماء وائمہ) کی طرف سے اضافی الفاظ قابل قبول ہوتے ہیں۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب راوی حفظ، اتقان اور معرفت حدیث میں برابر ہوں۔ اور ان میں سے ایک امام، حافظ، حدیث کا ماہر اور جید عالم کوئی لفظ اضافی بیان کر دے تو یہ اضافہ قبول کیا جائے گا۔لیکن جب حدیث، اصحاب عدالت، حفاظ اور ماہرین حدیث ائمہ سے متواتر سند کے ساتھ مروی ہو، اور کوئی ایسا راوی اس حدیث میں کسی کلمہ (الفاظ) کا اضافہ بیان کرے جو ان جید راویوں جیسے اوصاف کا حامل نہ ہو، تو اس کے بیان کردہ اضافہ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے موقف سے دلیل:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔اور امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک غلام کے دو مالکوں میں سے ایک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنے کے متعلق روایت کے بارے میں فرمایا ہے کہ امام مالک اور ان کے متبعین نے اس روایت میں ''وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ'' کے الفاظ اضافی بیان کیے ہیں۔لہٰذا یہ اضافہ غلط ہے۔کیونکہ اضافہ بیان کرنے والے نے خود سے بڑے حفاظ (ماہرین حدیث) کی مخالفت کی ہے (یعنی زیادہ مضبوط حافظے والے راوی کی روایت کے خلاف روایت کی ہے)۔ یا وہ ایسے الفاظ بیان کر رہا ہے جسے اس نے تو یاد رکھا لیکن باقی راویوں نے یاد نہ رکھا، جبکہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں اور یہ (اضافی الفاظ بیان کرنے میں) اکیلا ہے۔

اعلیٰ درجہ راویوں نے یہ بیان نہیں کیا:

جس طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے دو روایتوں میں سے ایک کو بہتر حافظے اور راویوں کی کثرت کی بنیاد پر راجح (معتبر) قرار دیا ہے۔یہی دو چیزیں اس حدیث (وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا) میں بھی موجود ہیں۔جن راویوں نے اس روایت میں (''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ'' کے الفاظ کا) اضافہ بیان نہیں کیا، وہ محدثین کے ہاں، اضافہ بیان کرنے والوں کی نسبت بہتر حافظے والے ہیں۔اور جنھوں نے اس اضافے کے بغیر روایت بیان کی ہے، وہ راوی تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور ان کا حافظہ بھی معتبر ہے۔لہٰذا (''جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو'' کے) اس اضافے کو اپنانے میں توقف اختیار کیا جائے گا۔اگر یہ روایت (اضافی الفاظ کے ساتھ) ثابت بھی ہو تو اس میں یہ احتمال ضرور باقی ہے کہ اس (قرأت) سے مراد (فاتحہ کے علاوہ) کسی دیگر سورت کی قرأت ہے یا بلند آواز کیے بغیر سورت فاتحہ پڑھنا ہے۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

فصل: 3

امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کے دلائل

امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کی پہلی دلیل:

[300]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الفَضلِ القَطَّانُ بِبَغدَادَ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرِ بنِ دُرُستَوَيهِ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ، نا ابنُ قَعنَبٍ، وَابنُ بُكَيرٍ، عَن مَالِكٍ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسین محمد بن الحسین بن محمد بن فضل القطان نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر درستویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان الفسوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی اور یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے امام مالک سے روایت کیا...

وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ، أنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدُوسٍ، نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، نا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ، نا مَالِكٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا القَعنَبِيُّ، فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَنِ ابنِ أُكَيمَةَ اللَّيثِيِّ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انصَرَفَ مِن صَلاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالقِرَاءَةِ، فَقَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنكُم آنِفًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَم، أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ القُرآنَ؟ قَالَ: فَانتَهَى النَّاسُ عَنِ القِرَائَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ، حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد عبدوس الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا۔ اور عثمان بن سعید نے کہا: ہمیں قعنبی نے بھی امام مالک کے سامنے قرأت کر کے بیان کیا، اور امام مالک نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے ابن اکیمہ لیثی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہری قرأت والی نماز سے فارغ ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ساتھ قرأت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں نے کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی کہوں کہ کیا وجہ ہے قرآن پڑھنے میں مجھے الجھن ہو رہی ہے؟ فرمایا: صحابہ نے

جب رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن نمازوں میں آپ ﷺ جہری (بلند آواز سے) قرأت کرتے تھے۔ ❶

مزید دلائل کی طرف اشارہ:

اس حدیث کو امام مالک بن انس، یحییٰ بن سعید انصاری، یونس بن یزید ایلی، محمد بن ولید زبیدی، نعمان بن راشد اور معمر بن راشد نے عبدالرزاق الصنعانی کی بیان کردہ روایت میں بیان کیا ہے۔ اور یزید بن زریع نے بھی معمر بن راشد سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ ❷

دلیل، کا جائزہ:

لیث بن سعد اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب زہری سے روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے (زہری سے) یہ روایت '' مَالِی أُنَازَعُ القُرآنَ '' (یعنی: ''میں بھی کہوں کہ کیا وجہ ہے قرآن پڑھنے میں مجھے الجھن ہو رہی ہے'') تک بیان کی ہے۔ اس سے آگے، مزید الفاظ بیان نہیں کیے۔

[301]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بن عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أَنَا أَبُو عَلِی الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو خَلِیفَةَ الفَضلُ بنُ الحُبَابِ الجُمَحِیُّ ، نا أَبُو الوَلِیدِ هِشَامُ بنُ عَبدِ المَلِكِ نا اللَّیثُ بنُ سَعدٍ ، ح . . .

(پہلی سند) یہ حدیث ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب الجمحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے بیان کیا....(ح)

قَالَ أَبُو عَلِیٍّ: وَأَخبَرَنَا الحَسَنُ بنُ الفَرَجِ الغَزِّیُّ بِغَزَّةَ ، نا یَحیَی بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ بُکَیرٍ ، نا اللَّیثُ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابنِ أُکَیمَةَ ، عَن أَبِی هُرَیرَةَ ، قَالَ: صَلَّینَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً؛ فَجَهَرَ فِیهَا بِالقِرَائَةِ ، فَلَمَّا انصَرَفَ ، سَأَلَ النَّاسَ ، فَقَالَ: أَلَا هَل قَرَأَ مَعِی آنِفًا مِنکُم أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَم یَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّی لَأَقُولُ مَالِی أُنَازَعُ القُرآنَ۔

(دوسری سند) ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے کہا: ہمیں حسن بن فرج الغزی نے غزہ میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں

❶ ''نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے۔'' کے الفاظ کے علاوہ یہ روایت صحیح ہے۔ موطأ امام مالك، بروایة یحییٰ اللیثی: حدیث، 130 ـ المعرفة والتاریخ، للفسوی: 200/1.

❷ مصنف عبدالرزاق: حدیث، 2795.

نے عمارہ بن اکیمہ لیثی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جس میں آپ ﷺ نے جہری (بلند آواز سے) قرأت کی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو صحابہ سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ساتھ قرأت کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوگیا ہے، قرآن مجید (پڑھنے) میں الجھن ہو رہی ہے۔ ❶

[302]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ ، أنا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بن عَمرٍو ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، نا مُحَمَّدُ بنُ بَكرٍ البُرسَانِيُّ ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ ، حدَّثَنِي ابنُ شِهَابٍ ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ أُكَيمَةَ ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً يُجْهَرُ فِيهَا ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَأَقبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنكُم آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ القُرآنَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن احمد بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انھوں نے ہمیں محمد بن بکر البرسانی نے بیان کیا، انھوں نے ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج) سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن شہاب زہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عمارہ بن اکیمہ لیثی کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، جس میں جہری (بلند آواز سے) قرأت کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا ابھی ابھی تم میں سے کس نے میرے ساتھ ساتھ قرأت کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کہ قرآن پڑھنے میں مجھے الجھن کیوں ہو رہی ہے؟ ❷

اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی ابن شہاب زہری سے (اور انھوں نے ابن اکیمہ لیثی سے انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) اسی طرح ہی (یعنی ''.....الجھن ہو رہی ہے؟ تک ہی) روایت کیا ہے۔ ❸ جبکہ باقی حدیث (یعنی: ''اس کے بعد صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأت کرنا چھوڑ دیا'' کے الفاظ) اس حدیث میں ہیں جو معمر بن راشد

---

❶ اسناده صحيح۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 72 ، حديث ، 106 ۔ صحيح ابن حبان: 151/5 ، حديث ، 1843.

❷ الحديث صحيح۔ مصنف عبدالرزاق: 135/2 ، حديث ، 2396.

❸ الاعتبار في الناسخ و المنسوخ من الآثار، للحازمي: ص، 98.

نے ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے۔ ❶

[303]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِيُّ ، أنا أَبُو بكرِ بْنُ دَاسَةَ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الزُّهرِيُّ ، نا سُفيَانُ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ أُكَيمَةَ ، يُحدِّثُ سَعِيدَ بنَ المُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةً، ......يَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبحُ...... ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ إِلَى قَولِهِ: مَالِي أُنَازَعُ القُرآنَ۔

ہمیں (سفیان بن عیینہ والی) یہ حدیث ابوعلی حسین بن محمد الروذ باری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداوٗد سلیمان بن اشعث السجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد الزہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے عمارہ بن اکیمہ لیثی کو کہتے ہوئے سنا کہ سعید بن میسّب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، غالبا وہ صبح کی نماز تھی۔ ❷ انھوں نے ''...مجھے قرآن پڑھنے میں الجھن کیوں ہورہی ہے؟'' تک حدیث بیان کی۔ ❸

عبداللہ بن محمد زہری کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ابن شہاب زہری نے مزید بھی کچھ کہا لیکن میں اسے سن نہیں پایا۔ تو معمر بن راشد نے کہا: انھوں نے کہا تھا: ''فَانتَهَى النَّاسُ'' (یعنی: پھر لوگ (قرأت سے) رک گئے)۔ ❹

یہ الفاظ حدیث کے نہیں ہیں (محمد بن یحییٰ کا قول):

[304]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّوذَبَارِيُّ أنا أَبُو بكرِ بنُ دَاسَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو دَاوُدَ، سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ يَحيَى بنِ فَارِسٍ ، يَقُولُ: قَولُهُ: "فَانتَهَى النَّاسُ" مِن كَلَامِ الزُّهرِيِّ۔

❶ سنن ابن ماجة ، حديث: 849 ـ مسند أحمد بن حنبل: 284/2 ـ مصنف عبدالرزاق: 135/2 ، حديث ، 2795 ـ المعجم الأوسط ، للطبراني: 308/5 ، حديث ، 5397 .

❷ اسناده صحيح۔ غالبًا کا لفظ شک کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن الکبری میں امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: سفیان بن عیینہ نے ایک روز مجھ سے یہ بات ذکر کی تو میں نے اپنے پاس موجود کتاب سے دیکھا تو اس حدیث میں بغیر کسی شک کے فجر کی نماز کا نام تھا۔ [السنن الكبرى ، للبيهقي: 225/2 ، حديث ، 2893]

❸ سنن أبي داؤد ، حديث: 867 ـ الفصل للوصل المدرج في النقل ، للخطيب: 325/1 ـ مصنف ابن أبي شيبة: 273/3 ، حديث ، 3797 .

❹ حدیث نمبر: 303 میں مذکور ''غالبا'' کی بنیاد پر متن میں پایا جانے والا شک امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے قول سے دور ہو جاتا ہے، جو قول امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ دیکھئے: السنن الكبرى ، للبيهقي: 225/2 ، حديث ، 2893 .

ہمیں ابوعلی الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی نے کہا کہ میں نے محمد بن یحیٰی بن فارس کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ (حدیث میں مذکور الفاظ) ''صحابہ قرأت سے رک گئے'' کے الفاظ زہری کے ہیں۔ (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ نہیں ہیں)۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کا قول:

[305]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ الفَارِسِيُّ أنا إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الأَصبَهَانِيُّ نا أَبُو أَحمَدَ بنُ فَارِسٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ: هَذَا الكَلَامُ مِن قَولِ الزُّهرِيِّ۔

اور ہمیں ابوبکر محمد ابراہیم الفارسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ الاصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل البخاری نے بیان کیا کہ یہ الفاظ (یعنی: ''اس کے بعد صحابہ قرأت سے رک گئے'') امام زہری کے ہیں۔ (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نہیں کہے)۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ کی معمر بن راشد سے بیان کردہ روایت بھی (جو حدیث نمبر: 303 کے تحت گزری ہے) اس بات کی دلیل ہے کہ یہ الفاظ (یعنی: ''اس کے بعد صحابہ قرأت سے رک گئے'') امام زہری کے ہیں۔ اسی طرح جلیل القدر محدث اور فقیہ امام لیث بن سعد اور ابن جریج ❸ کی ابن شہاب سے بیان کردہ احادیث کا ''مَالِي أُنَازَعُ القُرآنَ'' (مجھے قرآن میں الجھن کیوں ہورہی ہے؟) تک اختتام ہوجانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے بعد جو الفاظ دیگر روایات میں مذکور ہیں ......(یعنی: ''اس کے بعد صحابہ قرأت سے رک گئے'')...... یہ الفاظ حدیث کے نہیں ہیں، بلکہ امام زہری کے اپنے الفاظ ہیں۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کی روایت کا فیصلہ کن متن:

اس حدیث کو امام اوزاعی نے بھی ابن شہاب زہری سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے تو امام زہری کے ان الفاظ اور

---

❶ اسناده صحيح۔ سنن أبي داؤد، حديث: 827 ۔ الفصل للوصل، للخطيب: 327/1.

❷ ابواحمد بن فارس متکلم فیہ راوی ہے، البتہ یہ قول امام بخاری سے ثابت ہے۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 71 ۔ التاريخ الأوسط، للبخاري: 207/1.

❸ امام لیث بن سعد کی بیان کردہ روایت، حدیث نمبر: 302 پر جبکہ امام ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج) کی بیان کردہ روایت، حدیث نمبر: 302 پر دیکھیں۔

حدیث کے الفاظ میں با قاعدہ فرق واضح کیا ہے۔ ❶ اگر چہ اس حدیث کی سند میں غلطی ہے۔ (اس غلطی کی وضاحت اگلی سطور میں مذکور ہے)

[306]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِسحَاقُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ أنا العَبَّاسُ بنُ الوَلِيدِ بنِ مَزِيدٍ ، أنا أَبِي ، حدَّثَنِي الأَوزَاعِيُّ ، حدَّثَنِي الزُّهرِيُّ ، عَن سَعِيدِ بنِ المُسَيِّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيرَةَ ، يَقُولُ: قَرَأَ نَاسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ يُجهَرُ فِيهَا بِالقِرَائَةِ ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقبَلَ عَلَيهِم ، فَقَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي مِنكُم أَحَدٌ آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَالِي أُنَازَعُ القُرآنَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السوسی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن ولید بن مزید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدمحترم (ولید بن مزید) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے اوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے زہری نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا کہ انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہری نماز میں قرأت کرنا شروع کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کر کے پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کہ مجھے قرآن پڑھنے میں الجھن کیوں ہو رہی ہے؟ ❷

قَالَ الزُّهرِيُّ: فَاتَّعَظَ المُسلِمُونَ فَلَم يَكُونُوا يَقرَأُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ۔

(اوزاعی نے کہا) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمانوں نے (رسول اللہ ﷺ کی ناپسندیدگی سے) نصیحت پکڑی تو

❶ امام ابن حبان کی بیان کردہ روایت میں یہ فرق واضح طور پر بیان ہوا ہے۔ دیکھیے: روایت مع سند ملاحظہ فرمائیں: "أَخبَرَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سَلمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوزَاعِيُّ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن مَن سَمِعَ أَبَا هُرَيرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالقِرَاءَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: هَل قَرَأَ مَعِي مِنكُم أَحَدٌ آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ القُرآنَ ـ قَالَ الزُّهرِيُّ: فَانتَهَى المُسلِمُونَ فَلَم يَكُونُوا يَقرَءُونَ مَعَهُ" [صحيح ابن حبان : حديث ، 1851]

❷ یہ سند شذوذ کے باعث ضعیف ہے، البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح ابن حبان: 159/5۔ مسند أبي يعلى: 252/10 ، حديث، 5861 ـ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 217/1۔ حلية الأولياء، لأبي نعيم: 320/9 ـ السنن الكبرى، للبيهقي: 185/2 .

اس کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ کسی بھی جہری نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرأت نہیں کرتے تھے۔

اوزاعی رحمہ اللہ کی سند میں غلطی:

امام اوزاعی رحمہ اللہ کے تمام اصحاب (شاگردوں) نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے یہ حدیث اسی طرح (یعنی زہری کے بعد ابن مسیّب کا نام ذکر کر کے) روایت کی ہے۔ ❶ جبکہ اس کی سند میں امام اوزاعی کو وہم ہو گیا۔ وہ اس طرح کہ (درحقیقت) زہری نے کہا تھا: ''میں نے ابن اکیمہ سے سنا کہ سعید بن مسیّب بیان کر رہے تھے۔'' لیکن امام اوزاعی کو بھول گیا کہ یہ حدیث امام زہری نے، ابن اکیمہ کے واسطے سے روایت کی ہے، اوزاعی رحمہ اللہ نے سمجھا کہ امام زہری نے سعید بن مسیّب سے روایت کی تھی۔ (لہٰذا اس کی سند میں امام اوزاعی کو وہم ہو گیا تھا) کیونکہ زہری نے ابن اکیمہ والی حدیث میں ابن مسیّب کا ذکر کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کی دوسری سند سے روایت:

اس روایت کو زکریا بن یحییٰ الوقار نے بشر بن بکر سے، انھوں نے اوزاعی سے روایت کیا، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی..... (مکمل وہی حدیث بیان کی) اور اس کے متن میں یہ بھی ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إِذَا أَسرَرتُ بِقِرَاءَ تِی فاقرَأُوا مَعِی ، وَإِذَا جَهَرتُ بِقِرَاءَ تِی فَلَا يَقرَأَنَّ مَعِی أَحَدٌ'' (جب میں سرّی قرأت کروں تو تم میرے ساتھ قرأت کرو، اور جب میں جہری قرأت کروں تو تم میں سے کوئی بھی شخص میرے ساتھ قرأت ہرگز نہ کرے)۔ ❷

(اس روایت کی مکمل سند حسب ذیل ہے:)

[**307**]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ رَاشِدٍ الأَصبَهَانِيُّ ، نا زَكَرِيَّا بنُ يَحيَى أَبُو يَحيَى الوَقَارُ ، فَذَكَرَهُ۔

ہمیں محمد بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن راشد اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زکریا بن یحییٰ ابو یحییٰ الوقار نے بیان کیا، ....(پھر وہی حدیث مع مکمل سند

❶ مسند أبی یعلی: 252/10 ، حدیث، 5861 ۔ حلیة الأولیاء، لأبی نعیم: 320/9 ۔ السنن الکبری، للبیهقی: 185/2، دوسرا نسخہ: 226/2، حدیث، 2894.

❷ یہ حدیث، زکریا بن یحییٰ ابو یحییٰ الوقار کی سند کے ساتھ اس طرح ہے: ". . . ثنا زَكَرِيَّا بنُ يَحيَى الوَقَّارُ ، ثنا بِشرُ بنُ بَكرٍ ، ثنا الأَوزَاعِيُّ ، عَن يَحيَى بنِ أَبِی كَثِيرٍ ، عَن أَبِی سَلَمَةَ ، عَن أَبِی هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً ، فَلَمَّا قَضَاهَا ، قَالَ: هَل قَرَأَ أَحَدٌ مِنكُم مَعِی بِشَیءٍ مِنَ القُرآن ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّی أَقُولُ مَا لِی أُنَازَعُ فِی القُرآنِ؟ إِذَا أَسرَرتُ بِقِرَاءَ تِی ، فَاقرَءُ وا مَعِی، وَإِذَا جَهَرتُ بِقِرَاءَ تِی فَلَا يَقرَأَنَّ مَعِیَ أَحَدٌ .)) [سنن الدار قطنی: 126/2 ، حدیث ، 1265]

بیان کی)۔ ❶

ابوعلی الحافظ کہتے ہیں: زکریا بن یحییٰ الوقار سے یہاں غلطی ہوئی ہے۔ انھوں نے (بشر بن بکر کے واسطے سے) امام اوزاعی کی امام زہری سے روایت کردہ حدیث بیان کرنا چاہی ہے، جو باقی راویوں نے بھی (اوزاعی سے) بیان کی ہے۔ جبکہ وہ حدیث، یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث کی اصل نہیں ہے۔ اور اُس حدیث کی سند میں اوزاعی کو وہم بھی ہو گیا (یعنی غلطی بھی ہوگئی) کہ انھوں نے کہا ہے: ''یہ روایت زہری نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے'' جبکہ درست یہ ہے کہ امام زہری نے ابن اکیمہ کو یہ حدیث سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہوئے سنا تھا۔ (اور انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی)۔ ❷

زکریا بن یحییٰ الوقار، متروک راوی ہے:

[308]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بْنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الدَّارَقُطنِيُّ الحَافِظُ: تَفَرَّدَ بِهِ زَكَرِيَّا بنُ يَحيَى الوَقَارُ وَهُوَ مُنكَرُ الحَدِيثِ مَترُوكٌ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ امام دارقطنی نے بیان کیا کہ اس حدیث کو بیان کرنے میں زکریا بن یحییٰ الوقار، اکیلا ہے۔ اور وہ منکر الحدیث، متروک راوی ہے۔ ❸

[309]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ شَدَّادِ بنِ أَبَانَ العَسقَلَانِيُّ ، نَا أَحمَدُ بنُ الفَضلِ العَسقَلَانِيُّ، نَا بِشرُ بنُ بَكرٍ الأَوزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي الزُّهرِيُّ ،

❶ زکریا بن یحییٰ متروک راوی ہے، یہ سند ''ضعیف جدّا'' ہے۔ سنن الدارقطني: 333/1 ، حديث ، 22 ـ الضعفاء، للعقيلي: 87/2.

❷ جن شوافع کا موقف امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کے مطابق ہے؛ امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہاں ان کے دلائل ذکر کیے ہیں، اور ان کے دلائل میں سے ایک یہ حدیث بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرآن کی قرأت میں الجھن کا ذکر کیا تھا تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ جیسا کہ حدیث نمبر: 300 میں مذکور ہے۔ اس موقف کی تائید میں مزید یہ بھی بیان کیا جاتا یہ حدیث انھی الفاظ کے ساتھ امام مالک بن انس، یحییٰ بن سعید انصاری، یونس بن یزید ایلی، اور معمر بن راشد سمیت کئی ائمہ کی سند سے بھی امام زہری سے مروی ہے۔ (جیسا کہ حدیث نمبر: 300 کے بعد مذکور ہے) اور مزید کہا گیا کہ اس موقف کی روایات میں بعض احادیث ایسی ہیں جن میں الفاظ کم ہیں اور بعض میں ''صحابہ کا قرأت سے رک جانا'' مذکور ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر: 302، 303 میں مذکور ہے۔ اس کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ صحابی نے تو اتنا ہی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھنے میں الجھن ہو رہی تھی۔'' صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کرنے سے رک گئے، کے الفاظ صحابی نے نہیں کہے۔ اس پر دلائل بھی ذکر کیے ہیں کہ یہ الفاظ امام زہری کے ہیں، صحابی کے نہیں۔

❸ اسناده صحيح۔ سنن الدار قطني: 333/1 ـ العلل ، للدارقطني: 55/9 ، 56 .

فَذَكَرَهُ كَمَا ذَكَرَهُ سَائِرُ النَّاسِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن شداد بن ابان العسقلانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن فضل الصائغ العسقلانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن بکر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن شہاب زہری نے بیان کیا،...اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح امام اوزاعی سے دیگر تمام راویوں نے بیان کی ہے۔ (یعنی زہری کے بعد ابن مسیّب کا نام ذکر کر کے بیان کی ہے) [1]

یہ حدیث امام زہری کے بھتیجے نے بھی امام زہری سے روایت کی ہے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ اس کی سند میں بھی غلطی ہے۔ [2]

امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کی دوسری دلیل:

[310]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ القَطَّانُ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يَعقُوبُ بنُ سُفيَانَ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوالحسین محمد بن الحسین القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر ابن دستویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن سفیان نے بیان کیا..ح..

وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، قَالَا: ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سَعدٍ الزُّهرِيُّ ، نا أَبِى وَعَمِّى ، قَالَا: نَا ، وَفِى رِوَايَةِ يَعقُوبَ نا عَمِّى ، نا ابنُ أَخِى الزُّهرِيِّ ، عَن عَمِّه ، أَخبَرَنِى الأَعرَجُ ، وَفِى رِوَايَةِ يَعقُوبَ أَخبَرَنِى عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ هُرمُزَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ بُحينَةَ ، وَكَانَ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَل قَرَأَ أَحَدٌ مِنكُم آنِفًا فِى الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَمَا إِنِّى أَقُولُ مَالِى أُنَازَعُ القُرآنَ۔ فَانتَهَى النَّاسُ عَنِ القِرَائَةِ حِينَ قَالَ ذَلِكَ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف بالشیخ الاصبہانی

---

[1] اس روایت کی سند میں شذوذ ہے البتہ حدیث صحیح ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: 345/5 ـ تاريخ يحيىٰ بن معين برواية الدورى: 154/3 ـ مسند البزار: 292/6 ، حديث ، 2313 ـ المعرفة والتاريخ، للفسوى: 126/2 ـ المعجم الأوسط، للطبرانى: 194/7 ، حديث ، 7251.

[2] السنن الكبرىٰ، للبيهقى: 226/2 ، حديث ، 2895 ـ المعجم الأوسط، للطبرانى: 194/7 ، حديث، 7251 ـ مسند أحمد بن حنبل، حديث، 22922 ـ مسند البزار : 292/6 ، حديث ، 2313.

نے بیان کیا، ان دونوں (یعقوب بن سفیان اور ابومحمد بن حیان) نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سعد الزہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والدِ محترم (سعد بن ابراہیم) اور میرے چچا جان (یعقوب بن ابراہیم) نے بیان کیا، یعقوب بن سفیان کی سند (مذکورہ بالا پہلی سند) میں ہے کہ (عبداللہ بن سعد نے کہا:) مجھے میرے چچا جان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں امام زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے بیان کیا، انھوں نے اپنے چچا محمد بن مسلم المعروف ابن شہاب الزہری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا؛ اور یعقوب کی سند میں ہے کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی نماز میں قرأت کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تبھی میں کہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں الجھن ہو رہی ہے۔ جب آپ ﷺ نے ایسا کہا تو لوگوں نے قرأت کرنا چھوڑ دیا۔ ❶

دلیل کا جائزہ:

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں: کسی شک و شبہ کے بغیر، یقیناً یہ سند غلط ہے۔ یہ حدیث امام مالک بن انس، معمر بن راشد، سفیان بن عیینہ، لیث بن سعد، یونس بن یزید ایلی اور محمد بن ولید الزبیدی وغیرہ نے بھی بیان کی ہے، اور ان سب نے امام زہری رحمہ اللہ سے ہی روایت کی ہے، اور امام زہری نے ابن اکیمہ لیثی سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (ان کی روایات میں قرأت چھوڑ دینے کا ذکر نہیں ہے۔) ❷

یہ سند اس متن کی نہیں ہے:

اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ) نے یہ حدیث محمد بن یحییٰ الذہلی سے، انھوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے، انھوں نے زہری کے بھتیجے سے روایت کی ہے۔ پھر امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن یحییٰ الذہلی نے بتایا کہ امام ابن شہاب زہری کا بھتیجا (اس سند کے ساتھ) رسول اللہ ﷺ کے دو رکعات سے کھڑے ہوجانے میں سہو کے متعلق حدیث بیان کرنا چاہتا تھا، لیکن اس سے غلطی ہوگئی۔ ❸

---

❶ اسناده حسن .

❷ امام مالک کی روایت، جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري، حديث، 67 ، اور 163 ۔ معمر بن راشد کی روایت، المعجم الاوسط للطبرانی: 308/5 ، حديث ، 5397 ۔ سفیان بن عیینہ کی روایت، سنن ابن ماجة، حديث نمبر: 848 اور مصنف ابن ابی شيبة: 330/1 ، حديث ، 3776 [مطبوعه: مكتبة الرشد الرياض] ۔ لیث بن سعد کی روایت گزشتہ صفحات میں حدیث نمبر: 301 پر دیکھئے۔

❸ محمد بن یحییٰ الذہلی نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ حدیث بھی زہری نے عبدالرحمٰن الاعرج سے انھوں نے سیدنا عبداللہ ⇦⇦

اس روایت کی سند اور اس کا تجزیہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کو عمر بن صہبان نے بھی امام زہری سے روایت کیا ہے، امام زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ❶

[311]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بكرِ بنُ الحَارِثِ، نا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا عَبدَانُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى القُطَعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ بَكرٍ ، عَن عُمَرَ بنِ صُهبَانَ ، فَذَكَرَهُ۔

یہ حدیث ہمیں ابوبکر بن حارث نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابن الشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان الاہوازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ القطعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن بکر البرسانی نے بیان کیا، انھوں نے عمر بن صُہبان اسلمی سے روایت کیا۔ انھوں نے یہ حدیث بیان کی۔ ❷

یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اس میں عمر بن صُہبان اسلمی بالکل ضعیف ہے۔ ❸

اس حوالے سے قابل اعتبار وہ حدیث ہے جسے محدثین کی ایک بڑی جماعت نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے ابن اکیمہ سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن اکیمہ لیثی مجہول راوی ہے:

ابن اکیمہ کو عمار کہا جاتا ہے۔ اسے عمارہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور وہ مجہول راوی ہے۔ اس سے امام زہری کے علاوہ کسی نے روایت بیان نہیں کی۔

[312]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى الحَاكِمُ الإِسفِرَايِينِيُّ ، أَخبَرَنَا أَبُو بَحرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ كَوثَرٍ، نا بِشرُ بنُ مُوسَى ، قَالَ: قَالَ الحُمَيدِيُّ فِي حَدِيثِ ابنِ أُكَيمَةَ: هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ رَجُلٌ مَجهُولٌ لَم يَروِ عَنهُ غَيرُهُ قَطُّ۔

⇦⇨ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ حدیث، صحیح البخاری ، كتاب الاذان ، باب من لم ير التشهد الأول واجبا ، حدیث، 829 پر مذکور ہے۔ جس کی سند اس طرح ہے: "عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ هُرمُزَ مَولَى بَنِي عَبدِ المُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً: مَولَى رَبِيعَةَ بنِ الحَارِثِ أَنَّ عَبدَ اللهِ ابنَ بُحَينَةَ . . ".

❶ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 226/2 ، حديث ، 2895 ـ المعجم الأوسط ، للطبراني: 194/7 ، حديث ، 7251 ـ مسند أحمد بن حنبل ، حديث ، 22922 ـ مسند البزار : 292/6 ، حديث ، 2313 .

❷ عمر بن صہبان شدید ضعیف راوی ہے۔ یہ سند "ضعیف جداً" ہے۔

❸ امام دارقطنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: عمر بن صہبان کو یہ حدیث بیان کرنے میں وہم ہو گیا تھا۔ اور عمر بن صہبان متروک الحدیث راوی ہے۔ [العلل ، للدارقطني: 57/9]

ہمیں ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الحاکم الاسفرائینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن الحسن بن کوثر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام حمیدی نے ابن اکیمہ کی حدیث کے بارے میں فرمایا: یہ حدیث مجہول راوی نے بیان کی ہے۔ جس سے زہری کے علاوہ کسی نے حدیث روایت نہیں کی۔ ❶

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن اکیمہ مجہول راوی ہے۔ ہم نے اس سے روایت کرنے والا زہری کے علاوہ کوئی نہیں سنا۔ اور اسلام کے متعلق اس کی کوئی روایت اس ایک حدیث کے علاوہ نہیں سنی۔ یا اس کے علاوہ ابن اسحاق کی بیان کردہ ایک روایت ہے، جس میں اس کا ذکر ہے، اگر واقعی ابن اسحاق نے صحیح نام ذکر کیا ہو۔ جبکہ وہ روایت بھی ابواویس نے سند میں ابن اکیمہ کا نام ذکر کیے بغیر ابن اسحاق سے بیان کی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جسے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے، اور کہا ہے کہ ابن شہاب نے ابواکیمہ یا ابن اکیمہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے سیدنا ابورُہم غفاری کے بھتیجے سے روایت کیا کہ سیدنا ابورہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ❷ ابواویس نے اس کے برعکس محمد بن اسحاق سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سیدنا ابورہم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت کیا ہے (یعنی ابواویس کی سند میں محمد بن اسحاق کے بعد ابن اکیمہ یا ابواکیمہ کا ذکر نہیں ہے)۔ اسی طرح صالح بن کیسان اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ❸

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ (صحیح) حدیث کو ایک مجہول راوی کی روایت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جاسکتا۔ جبکہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس روایت سے مراد سورت فاتحہ کے بعد کی قرائت ہو۔ جو سورت فاتحہ کے علاوہ ہے۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حکم بھی دیا ہے، اگرچہ امام جہری قرأت کر رہا ہو۔ اگر یہ (امام کے پیچھے قرأت چھوڑنے کی روایات) کا مرفوع ہونا صحیح ثابت ہو بھی جائے تو ان سے یہی مراد ہوگا۔ (یعنی سورت فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کی قرأت)۔ ❹

---

❶ اسناده ضعيف۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 226/2، تحت حديث، 2895.

❷ یہ روایت دیکھیے: المعجم الكبير، للطبراني: 185/19، حديث، 418 ۔ معرفة الصحابة، لأبي نعيم: 2388/5، حديث، 5849، 5850.

❸ صالح بن کیسان کی روایت کے لیے دیکھئے: مسند احمد بن حنبل: 349/4 ۔ الأدب المفرد، للبخاري، حديث، 354 ۔ الاحاد والمثاني، لابن أبي عاصم: 238/2، حديث، 992 ۔ شعیب بن ابی حمزہ کی روایت کے لیے دیکھئے: مسند الشاميين، للطبراني: 260/4، حديث، 3234 ۔ المعرفة والتاريخ، للفسوي: 200/1.

❹ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ وہ احادیث جو گزشتہ صفحات میں بیان ہوئی ہیں، جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز کے بعد قرآن مجید کی قرأت کے الجھنے کا ذکر کیا تو صحابہ نے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کرنا چھوڑ دیا۔ اگر یہ روایت صحیح بھی ⇐

امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کی تیسری دلیل:

جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت میں مذکور ہے:

[313]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ الحِمَامِيُّ المُقرِئُ ، أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ نا إِبرَاهِيمُ بنُ الهَيثَمِ نا آدَمُ نا ابنُ أَبِي ذِئبٍ ، عَن مُحَمَّدِ بن عَمرو ، عَن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ ثَوبَانَ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا كَانَ مِن صَلاةٍ يَجهَرُ فِيهَا الإِمَامُ بِالقِرَائَةِ فَلَيسَ لِأَحدٍ أَن يَقرَأَ مَعَه۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن الحمامی المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلیمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ہیثم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی ذئب القرشی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عمرو العامری سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نماز میں امام جہری قرأت کرتا ہے، اس نماز میں کسی (مقتدی) کے لیے جائز نہیں کہ امام کے ساتھ قرأت کرے۔ [1]

دلیل کا جائزہ:

یہ روایت منکر ہے۔ اس عنوان کی احادیث میں یہ روایت مجھے نہیں ملی۔ اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ کسی مقتدی کے لیے جائز نہیں کہ امام کے ساتھ بلند آواز سے قرأت کرے۔ یا اس سے مراد یہ ہوگا کہ کسی مقتدی کے لیے جائز نہیں کہ وہ امام کے ساتھ (فاتحہ کے بعد والی) سورت پڑھے۔ کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو امام کے پیچھے دل ہی دل میں، سری (یعنی پست آواز میں) سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ جو ان سے یقینی طور پر ثابت ہے۔

(اگر اس روایت کو دلیل بنانے والوں کی بات تسلیم کر لی جائے تو) اس روایت سے یہ دلیل بھی بنتی ہے کہ جن نمازوں میں امام جہری (بلند آواز سے) قرأت نہیں کرتا ان میں تو مقتدی کو قرأت کرنی چاہیے۔ اگرچہ اس روایت پر دل

⇦⇨ ہو تو اس سے سورت فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کی قرأت ہی مراد لی جائے گی، کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے، حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ تو امام کی جہری قرأت کے باوجود سورت فاتحہ لازمی پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو دیگر مرفوع روایات بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، وہ اگر صحیح بھی ہوں تو ان میں جس قرأت کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد سورت فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کی قرأت ہے۔ البتہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ان روایات کو بیان کر کے ان کا ضعف و سقم بھی واضح کر دیا ہے۔ تاکہ ابہام باقی نہ رہے کہ امام کے پیچھے صرف سورت فاتحہ ہی پڑھنی ہے، اگر حدیث میں امام کے پیچھے کسی قرأت سے منع مذکور ہے تو وہ فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کی قرأت ہے۔

[1] اسناده حسن .

مطمئن نہیں ہے کیونکہ یہ روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت صحیح احادیث کے مخالف (شاذ) ہے۔ لہٰذا ہم تو اس کو دلیل بنانا جائز ہی نہیں سمجھتے۔

چوتھی دلیل (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر):

[314]...... أَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ـإِجَازَةً ـ ، أَنَّ أَبَا عَلِي الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، أنا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ الحَرشِيُّ ، نا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ بِشرٍ ، نا عَبدُ الرَّزَّاقِ ، حَدَّثَنَا مَعمَرٌ ، وَابنُ جُرَيجٍ عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن سَالِمٍ ، عَن أَبِيهِ ، قَالَ: يَكفِيكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ فِيمَا يَجهَرُ۔

مجھے ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا کہ ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے انھیں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن احمد الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد اور ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز) نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: جس نماز میں جہری قرأت ہو، اس میں امام کی قرأت ہی تجھے کافی ہے۔ ❶

ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز) کہتے ہیں: مجھے امام زہری نے بیان کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ جس نماز میں جہری قرأت ہوتی، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس نماز میں انصات (خاموشی) اختیار کرتے، اور امام کے ساتھ قرأت نہیں کرتے تھے۔ ❷

پانچویں دلیل (عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا اثر):

[315]...... أَخبَرَنَا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَسَنِ المَهرَجَانِيُّ ، أنا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ المُزَكِي نا مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ البَوشَنجِيُّ ، نا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ ، عَن أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِيمَا لَم يَجهَر فِيهِ الإِمَامُ بِالقِرَائَةِ۔

ہمیں ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن المہرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن جعفر المزکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابراہیم البوشنجی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا کہ ان کے والد محترم عروہ بن زبیر بن عوام الاسدی رحمہ اللہ امام کے پیچھے ان نمازوں میں قرأت کیا کرتے تھے جن نمازوں میں امام جہری (بلند آواز سے) قرأت

❶ اسناده صحيح موقوفا۔ مصنف عبدالرزاق: 139/2 ، حديث ، 2811 ۔ ابن المنذر کی سند سے یہ روایت دیکھئے: الأوسط ، لابن المنذر: 103/3 ، حديث ، 1315 .

❷ دیکھئے سابقہ حدیث۔

نہیں کرتا۔ ❶

چھٹی دلیل (نافع بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ کا اثر):

[316]...... وَبِإِسنَادِهِ ، ثنا ابنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، عَن يَزِيدَ بنِ رُومَانَ ، أَن نَافِعَ بنَ جُبَيرِ بنِ مُطعِمٍ ، كَانَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِيمَا لَم يَجهَر فِيهِ الإِمَامُ بِالقِرَائَةِ۔

اسی سند کے ساتھ یحییٰ بن بکیر سے مروی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن رومان سے روایت کیا کہ نافع بن جبیر بن مطعم ان نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے، جن نمازوں میں امام جہری (بلند آواز سے) قرأت نہیں کرتا۔ ❷

ساتویں دلیل (ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کا اثر):

[317]...... وَبِإِسنَادِهِ، نا ابنُ بُكَيرٍ، نا مَالِكٌ ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ فِيمَا لَم يَجهَر فِيهِ الإِمَامُ بِالقِرَائَةِ۔

اسی سند کے ساتھ یحییٰ بن بکیر سے مروی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا کہ ابن شہاب زہری امام کے پیچھے اس نماز میں قرأت کرتے تھے، جس نماز میں امام جہری (بلند آواز سے) قرأت نہیں کرتا۔ ❸

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جتنے آثار سنے، ان میں سے سب سے زیادہ میرے ہاں پسندیدہ یہی اثر ہے۔ (اس بات کی سند یہ ہے:) ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید دارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا... ❹

قعنبی نے امام مالک کے سامنے پڑھے گئے آثار بیان کیے، ان میں ان تمام آثار کا ذکر کیا، لیکن امام مالک کا ابن شہاب زہری سے بیان کردہ اثر ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ یہ تو صرف یحییٰ بن بکیر ہی سے مروی ہے۔

---

❶ (حسن) اس سند میں ضعف ہے البتہ یہ اثر سیدنا عروہ سے صحیح ثابت ہے۔ موطأ الامام مالك: صفحه ، 85 ، حديث ، 40 ـ موطأ الإمام مالك(برواية أبي مصعب الزهري): 95/1 ، حديث ، 246 .

❷ یہ سند ضعیف ہے، البتہ یہ اثر نافع بن جبیر سے صحیح ثابت ہے۔ موطأ امام مالك ، برواية يحيىٰ لليثي: 84/1 .

❸ یہ سند ضعیف ہے، البتہ یہ اثر ابن شہاب زہری سے صحیح ثابت ہے۔ موطأ الإمام مالك(برواية أبي مصعب الزهري): 95/1 ، حديث ، 247ـ موطأ میں اس کی سند صحیح ہے۔

❹ اسناده حسن۔ الموطأ: 85/1 .

آثار کا جائزہ:

جو آثار ہم نے بیان کیے ہیں، ان میں سے کسی بھی اثر میں جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع نہیں کیا گیا۔

جبکہ ہم نے حماد بن سلمہ کے واسطے سے روایت کیا ہے، کہ انھوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے والد محترم عروہ بن زبیر بن عوام الاسدی رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو امام کے سکتہ کے دوران قرأت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے: نماز سورت فاتحہ کے ساتھ ہی مکمل ہوتی ہے۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

[**318**]...... قَالَ الإِمَامُ أَحمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: أُخبِرتُ عَن أَبِی طَاهِرِ بنِ خُزَیمَةَ ، أنا جَدِّی ، نا سَلمُ بنُ جُنَادَةَ ، قَالَ: نا وَکِیعٌ ، عَن إِبرَاهِیمَ بنِ إِسمَاعِیلَ بنِ مُجَمِّعٍ ، عَن مُعَاوِیَةَ بنِ السَّائِبِ ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ الزُّبَیرِ ، یَقُولُ: إِذَا جَهَرَ فَلَا تَقرَأ وَإِذَا خَافَتَ فَأَقرَأ۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ابوطاہر بن خزیمہ کے واسطے سے بیان کیا گیا، کہ انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلم بن جنادہ السوائی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وکیع نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع سے روایت کیا، انھوں نے معاویہ بن سائب سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے: جب امام جہری (بلند آواز سے) قرأت کرے تو تم قرأت نہ کرو۔ اور جب وہ مخفی (سری/پست آواز سے) قرأت کرے اس وقت تم قرأت کرو۔ ❷

---

❶ دیکھیے، حدیث نمبر: 217۔

❷ یہ سند امام بیہقی کے شیخ کا نام مبہم ہونے کے باعث ضعیف ہے۔ البتہ عروہ بن زبیر سے یہ قول صحیح ثابت ہے۔

باب: 18
بَابُ ذِكرِ أَخبَارٍ يَحتَجُّ بِهَا مِن زَعَمَ أَن لَا قِرَائَةَ خَلفَ الإِمَامِ بِحَالٍ۔

ان لوگوں کے دلائل، جو کہتے ہیں کہ کسی بھی حال میں امام کے پیچھے قرأت جائز نہیں

فصل: 1

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات اور ان کی علّتیں

اس فصل میں امام کے پیچھے قرأت کی نفی کے متعلق سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اس کی علتوں (ضعف) کے متعلق بیان کیا جائے گا۔ (روایت حسب ذیل ہے:)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث:

[319]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِي أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو يَعلَى أَحمَدُ بنُ عَلِيِّ بنِ المُثَنَّى ، قَالَ: قَرَأَ عَلَيَّ بِشرُ بنُ الوَلِيدِ ، عَن أَبِي يُوسُفَ ، عَن أَبِي حَنِيفَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَ تَهُ لَهُ قِرَاءَ ةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالحسن محمد بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویعلی احمد بن علی بن المثنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: بشر بن ولید الکندی حنفی نے میرے سامنے پڑھا، انھوں نے ابویوسف یعقوب بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تیمی سے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

[320]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَرُوبَةَ الحَرَّانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الحَارِثِ الحَرَّانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ ، عَن أَبِي حَنِيفَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَجُلٌ خَلفَهُ يَقرَأُ ، فَنَهَاهُ رَجُلٌ مِن أَصحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا

[1] یہ سند ضعیف ہے، درست یہی ہے کہ یہ روایت مرسل ہے، جیسا کہ تمام حفاظ محدثین نے بیان کیا ہے۔ كتاب الآثار ، لأبى يوسف: ص، 23 ، حديث ، 112 ـ كتاب الآثار ، لمحمد بن حسن: ص، 17، حديث ، 86 ـ موطأ امام مالك، برواية محمد بن حسن (المعروف، موطأ امام محمد): 194/1 ، حديث ، 117 ـ سنن الدارقطنى: 323/1 ، حديث ، 3 ـ العلل ، للدارقطنى: 373/13 .

انصَرَفَ تَنَازَعَا ، فَقَالَ: أَتَنهَانِي عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَتَنَازَعَا حتّٰى بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلّٰى خَلفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَائَةٌ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعروبہ الحسین بن محمد الحرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حارث الحرانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی (صحابی) آپ ﷺ کے پیچھے قرأت کررہا تھا۔ اسے (کسی دوسرے) صحابی نے منع کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ دونوں آپس میں جھگڑ پڑے۔ اس (قرأت کرنے والے نے) کہا: تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کررہے تھے؟ ان دونوں میں تکرار ہونے لگی، رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ [1]

اس روایت کی سند مرسل ہے:

یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ایک بڑی جماعت نے موصول (متصل سند کے ساتھ) روایت کی ہے۔ جبکہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک تلمیذ) عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ان کے برعکس اس روایت کو مرسل بیان کیا ہے۔ (جیسا کہ اگلی روایت، حدیث نمبر: 321 میں مذکور ہے)۔

[**321**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الحَسَنُ بنُ حَلِيمٍ الصَّائِغُ ، أنا أَبُو المُوَجَّهِ مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ المُوَجَّهِ أنا عَبدَانُ بنُ عُثمَانَ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ ، أنا سُفيَانُ ، وَشُعبَةُ ، وَأَبُو حَنِيفَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَائَةٌ۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد حسن بن حلیم الصائغ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابولموجہ محمد بن عمرو بن الموجہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان بن عثمان نے بیان

---

[1] اس روایت کی سند ضعیف ہے، صحیح روایت وہی ہے جسے حفاظ محدثین نے مرسل بیان کیا ہے۔ الآثار، لمحمد بن حسن الشيباني: ص، 17، حديث ، 86 ـ موطأ امام مالك برواية محمد بن حسن (المعروف موطأ امام محمد): حديث، 117 ـ الفقيه والمتفقه، للخطيب البغدادي: 544/1 ، حديث ، 591 .

کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ❶، شعبہ بن الحجاج اور ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے بیان کیا، ان (تینوں نے) موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد (تابعی) ❷ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص امام کے پیچھے ہو)؛ امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی۔ ❸

اس روایت کی دوسری مرسل سند:

[322]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أَخبَرَنِی أَبُو صَالِحٍ خَلفُ بنُ مُحَمَّدٍ نا أَبُو هَارُونَ ، نا عَبدُ الكَرِيمِ السُّكَّرِيُّ ، نا عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ شَقِيقٍ ، أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ ، عَن سُفيَانَ ، وَشُعبَةَ ، وَأَبِی حَنِيفَةَ فَذَكَرَهُ نَحوَهُ مُرسَلًا۔

اور ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوصالح خلف بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوہارون (سہل بن شاذویہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالکریم بن عبدالرحمٰن السکری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انھوں نے سفیان، شعبہ بن حجاج اور ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سے روایت کیا،... ❹ اس کے بعد وہی حدیث اسی طرح ہی مرسل سند کے ساتھ بیان کی۔

مرسل ہی درست ہے:

اور اسی طرح ہی زفر بن ہذیل (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے معروف شاگرد) کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کردہ دو روایتوں میں سے صحیح روایت مرسل ہے۔

❶ مرسل ضعیف۔ یہاں سفیان بن سعید الثوری اور سفیان بن عیینہ رحمہما اللہ دونوں ہی مراد لیے جاسکتے ہیں، کیونکہ دونوں ہی امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ اور دونوں ہی موسیٰ بن ابی عائشہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اور دونوں سفیان ثقہ اور معتبر راوی ہیں۔ البتہ بیسویں صدی کے علم اسماء الرجال کے ماہر عالم، الاستاذ الشیخ فیض الرحمٰن ثوری پاکستانی (متوفی: 1996) نے اس حدیث کے تحت حاشیہ میں جس سند کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ ہی مراد ہیں۔ [کتاب القراءة خلف الامام، للبيهقی:(بتحقيق: فيض الرحمن ثوری) ص، 128]

❷ عبداللہ بن شداد، رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا شداد بن الہاد اللیثی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ تابعی تھے۔

❸ السنن الكبرى للبيهقی: 160/2 ۔ مصنف عبدالرزاق: 136/2 ، حديث ، 2797 ۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 217/1 ۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 11/7 ۔ مصنف ابن أبی شيبة: 274/3 ، حديث ، 3800۔ اتحاف الخيرة المهرة، للبوصيری: 226/2 ۔ موطأ امام مالك برواية محمد بن حسن: حديث ، 125 .

❹ اسناده ضعيف۔ خلف بن محمد ضعیف راوی ہے۔ اور یہ روایت مرسل ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث:

اسے یونس بن بکیر نے ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ سے موصول (متصل) بیان کیا ہے۔ (اس کی سند اور متن حسب ذیل ہے:)

[323]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو بَكرِ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ قُرَيشٍ ، نا الحَسَنُ بنُ سُفيَانَ بنِ عَامِرٍ ، نا عُقبَةُ بنُ مُكرَمٍ ، نا يُونُسُ بنُ بُكَيرٍ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، وَالحَسَنُ بنُ عُمَارَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّى رَسُول اللّٰهِ ﷺ بِأَصحَابِهِ الظُّهرَ أَوِالعَصرَ ، فَلَمَّا انصَرَفَ؛ قَالَ: مَن قَرَأَ خَلفِي بِـ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾؟ فَلَم يَتَكَلَّم أَحَدٌ ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلاثًا ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: لَقَد رَأَيتُكَ تُخَالِجُنِي ، أَو قَالَ: تُنَازِعُنِي القُرآنَ ، مَن صَلَّى مِنكُم خَلفَ إِمَامٍ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

یہ روایت ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن عبداللہ بن قریش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان بن عامر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقبہ بن مکرم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحنیفہ نعمان بن ثابت اور حسن بن عمارہ نے بیان کیا، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کیا، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا: میرے پیچھے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ کی قرأت کی ہے؟ صحابہ میں سے کوئی بھی نہ بولا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی بات دہرائی۔ پھر ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے قرأت کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے محسوس کیا کہ تم میرے ساتھ الجھاؤ پیدا کر رہے تھے۔ یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا: قرآن مجید پڑھنے میں تم الجھن پیدا کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

حسن بن عمارہ، متروک راوی:

یونس بن بکیر نے ان دونوں (امام ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ) سے روایت کیا ہے۔ جبکہ حسن بن عمارہ متروک الحدیث راوی ہے۔ امام شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ اور ان کے بعد آنے والے متعدد محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔ [1]

[1] اسناده ضعيف جدًا۔ حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔ یہ روایت ان حفاظ محدثین کی بیان کردہ ہی صحیح ہے، جنھوں نے اسے مرسل بیان کیا ہے۔ امام شعبہ بن حجاج اور امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی جرح، دیکھئے: الضعفاء ، للعقيلي: 237/1 ، 240 ـ مقدمة الجرح والتعديل ، لابن أبي حاتم: ص، 137 ، 138 ، الكامل في ضعفاء الرجال ، لابن عدي: 283/2 ، 285 .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی چوتھی حدیث:

اور ایک مجہول راوی، طلحہ سے بھی یہ روایت مروی ہے، اس نے موسی بن ابی عائشہ سے اس روایت کو موصول بیان کیا ہے۔(اس کی سند اور متن حسب ذیل ہے:)

[324]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنَا أَبُو عَلِي الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ الأَشعَثِ ، نا عَبدُ المَلِكِ بنُ شُعَيبِ بنِ اللَّيثِ بنِ سَعدٍ ، نا ابنُ وَهبٍ ، حدَّثَنِي اللَّيثُ بنُ سَعدٍ ، عَن طَلحةَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن أَبِي الوَلِيدِ ، عَن جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهرِ أَوِ العَصرِ؛ يَعنِي فَقرَأَ، فَأَومَى إِلَيهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَأَبىٰ، فَلَمَّا انصَرَفَ، قَالَ: أَتَنهَانِي أَن أَقرَأَ خَلفَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى خَلفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَائَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں (امام ابوداؤد کے بیٹے) عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے طلحہ بن طلحہ سے، انھوں نے ابوولید سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی نے قرأت کی۔ تو ایک شخص نے اسے منع کرنے کے لیے اشارہ کیا، لیکن وہ نہ رکا (قرأت کرتا رہا)۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا: تم مجھے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأت سے منع کر رہے تھے؟ ان دونوں میں تکرار ہونے لگی۔ تو نبی کریم ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ ❶

---

❶ اسناده ضعيف۔ طلحہ اور ابوالولید مجہول راوی ہیں۔ اور اس روایت کی سند میں بھی غلطی ہے۔ جس کی وضاحت اگلے صفحات میں آئے گی، ان شاء اللہ۔ معرفة علوم الحديث، للحاكم: ص، 252 ـ الآثار، لأبي يوسف: ص، 23 ، حديث، 113۔ مسند أبي حنيفة، لأبي نعيم: ص، 228 ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 10/8۔ اس سند میں عجیب وغریب وہم واضح طور پر موجود ہے۔ وہ یہ کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ''عن أبي الوليد'' اور اس کے بعد ''عن عبداللہ بن شداد'' کہا ہے۔ [مسند أبي حنيفة، لأبي نعيم: ص، 218 ـ معرفة علوم الحديث، للحاكم: ص، 532، 534 ، (طبعه مكتبة المعارف الرياض) ص، 178 ، طبعة دارالكتب العلمية بيروت] جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کے بعد واضح طور پر بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شداد ہی ابوالولید ہے۔ اور امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کی وضاحت بھی نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: عبداللہ ⇦

اضافے کے بغیر، روایت:

[325]...... وَفِيمَا أَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ -إِجَازَةً- أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ الأَشعَثِ ، بِهٰذَا الإِسنَادِ عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَلَمَّا انصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ: مَن صَلَّى مِنكُم بِـ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾؟ فَسَكَتَ القَومُ، فَسَأَلَهُم ثَلَاثًا ، كُلُّ ذٰلِكَ يَسكُتُونَ ، قَالَ: رَجُلٌ: أَنَا- فَقَالَ: قَد عَلِمتُ أَنَّ بَعضَكُم خَالَجَنِيهَا-

اور جو روایات ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کی ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ انھیں ابوعلی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے اسی سند کے ساتھ موسیٰ بن ابی عائشہ کی روایت بیان کی، کہ انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت کیا، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ (سورۃ الاعلیٰ) پڑھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم میں سے کس شخص نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ سب لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا۔ سب خاموش ہی رہے، پھر ایک شخص بولا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے الجھ رہا ہے۔ ❶

دونوں روایات کی درست اسناد:

[326]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ: هٰكَذَا كَتَبنَاهُ وَهُوَ خَطَأٌ ، إِنَّمَا هُوَ عَنِ اللَّيثِ بنِ سَعدٍ ، عَن يَعقُوبَ بنِ أَبِي يُوسُفَ ، عَن أَبِي حَنِيفَةَ ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ ، عَن أَبِي الوَلِيدِ ، عَن جَابِرٍ يَعنِي القِصَّةَ الأُولَى-

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے کہا کہ ہم نے اسی طرح لکھ لیا تھا لیکن وہ غلط تھا، درست یہ ہے کہ لیث بن سعد سے روایت ہے کہ انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے، انھوں

⇦⇦ بن شداد کی کنیت ابوالولید ہے۔ [دیکھئے: معرفة علوم الحديث ، للحاكم: ص، 532، 534 ، (طبعه مكتبة المعارف الرياض)۔ خطیب بغدادی ؒ فرماتے ہیں: طلحہ اور ابوالولید دونوں غیر معروف (یعنی مجہول) راوی ہیں۔ [موضع أوهام الجمع والتفريق ، للخطيب البغدادي: 462/2]

❶ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں غلطی ہے جس کا بیان اس کے متصل بعد آئے گا۔ درست یہی ہے کہ یہ روایت ابوحنیفہ ؒ سے مروی ہے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کی ہے۔

نے ابوحنیفہ سے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے، انھوں نے ابوالولید سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا.... یعنی پہلا قصہ (حدیث نمبر: 324) اس سند سے مروی ہے۔ ❶

اور جو دوسرا قصہ (حدیث نمبر: 325 میں) ہے وہ بھی اسی سند کے ساتھ ہے، البتہ اس سند میں ابوالولید کا ذکر نہیں ہے۔ ابوعلی حسین بن علی الحافظ کہتے ہیں: یہ غلطی عبدالملک بن شعیب سے ہوئی ہے۔

اصل سند کے ساتھ مروی، متن:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوعلی حسین بن علی الحافظ رحمہ اللہ کے قول کے صحیح ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے:

[327]...... أَنَّ أَبَا بَكرٍ أَحمَدَ بنَ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهَ، أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الدَّارَقُطنِيُّ الحَافِظُ نا أَبُو بكرٍ النَّيسَابُورِيُّ نا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ وَهبٍ، نا عَمِّي نا اللَّيثُ بنُ سَعدٍ ، عَن يَعقُوبَ ، عَنِ النُّعمَان وَهُوَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَلَمَّا انصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ: مَن قَرَأَ مِنكُم ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَسَكَتَ القَومُ، فَسَأَلَهُم ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَسكُتُونَ ، ثُمَّ قَالَ: رَجُلٌ: أَنَا۔ قَالَ: قَد عَلِمتُ أَنَّ بَعضَكُم خَالَجَنِيهَا۔

ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے چچا جان عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے بیان کیا، انھوں نے یعقوب بن ابراہیم ابویوسف سے، انھوں نے نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ (سورۃ الاعلی) پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ پڑھی؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا۔ ہر بار صحابہ خاموش رہے۔ پھر ایک آدمی نے کہا: میں نے پڑھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص میری قرأت کو الجھا رہا ہے۔ ❷

❶ اسناده صحيح۔ الآثار، لأبي يوسف: ص، 23 ، حديث ، 112۔ سنن الدارقطني: 325/1 ۔ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 10/7 .

❷ اسناده ضعيف۔ حواله سابقه .

غلط سند اور اضافی الفاظ:

عبداللہ بن شداد نے ابوالولید سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرأت کی۔ تو ایک آدمی نے اسے اشارے کے ساتھ منع کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے کہا: کیا تم مجھے نبی ﷺ کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر رہے تھے؟ ان دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی۔ حتی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی بات سن لی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

مجہول راوی:

ہمیں ابوبکر نے بتایا کہ ابوالحسن الدارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ابوالولید مجہول راوی ہے۔ ❶ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیث بن سعد کی یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف سے بیان کردہ سند ہی درست ہے۔ ❷

خلف بن ایوب نے بھی یہ حدیث ابو یوسف سے، انھوں نے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اور حکم بن ایوب نے زفر بن ہذیل سے، انھوں نے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے ابوالولید سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اختصار کے ساتھ (ان الفاظ میں) روایت کی ہے کہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

دلائل کا تجزیہ:

جلیل القدر امام لیث بن سعد کی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے بیان کردہ روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ کا قصہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور اس میں ''امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

---

❶ ابوالولید حدیث نمبر: 324 کی سند میں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کا قول دیکھیے: سنن الدار قطني: 111/2، حديث، 1236 ۔ العلل، للدار قطني: 373/13 ۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بھی ابوالولید کو غیر معروف (یعنی مجہول) راوی قرار دیا ہے۔ [موضع أوهام الجمع والتفريق، للخطيب البغدادي: 462/2] گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ ابوالولید عبداللہ بن شداد ہی کی کنیت تھی۔ اس لیے انھیں دو مرتبہ بطور راوی ایک ہی سند میں ذکر کرنا وہم اور غلطی ہے۔ لیکن اگر عبداللہ بن شداد اور ابوالولید کو الگ الگ راوی قرار دیا جائے تو پھر ابوالولید مجہول قرار پائے گا۔ ورنہ اس کا تعارف، عدالت و ثقاہت بیان کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔ [العاصم]

❷ جو سند حدیث نمبر: 327 کی ہے۔

اور یہ وہ قصہ ہے جسے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ اسے ہم آئندہ سطور میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

اور جس قصہ میں یہ مذکور ہے کہ ''امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے''، اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے ابوالولید سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جبکہ ابوالولید مجہول راوی ہے، جیسا کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بیان کر دیا ہے۔ [1] لہٰذا ایسے راوی کی روایت دلیل نہیں بنتی۔

اور جنھوں نے اس حدیث کو ابوبکر الحارثی عن الدارقطنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند سے ابوالولید کو ساقط کر دیا ہے۔ یا اس حدیث کو ابو عبداللّٰہ الحاکم عن ابی علی الحافظ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند سے عبداللہ بن شداد کو ساقط کر دیا ہے۔ اور یہ وہم پیدا کیا ہے کہ ابوالولید، عبداللہ بن شداد کی کنیت ہے۔ انھوں نے حدیث بیان کرنے میں سچ کا راستہ نہیں اپنایا۔

بعض دیگر روایات کے متون میں بھی انھوں نے اسی طرح اسقاط (الفاظ میں کمی) کا ارتکاب کیا ہے۔ تاکہ ان سے اپنی دلیل بنا کر اپنا مطلب سیدھا کر سکیں۔ ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ مَیں ان (تحریف شدہ) روایات کو یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنی رحمت و فضل سے ہمیں ایسی حماقتوں سے محفوظ رکھے۔

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ) رحمہ اللہ نے اس حدیث کو احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ اسے فقہاء و محدثین کے امام ابوبکر بن زیاد نیساپوری نے بھی روایت کیا ہے۔

پھر امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ ابوالولید مجہول راوی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ ابوالولید کون ہے؟ جیسا کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے۔

حدیث میں مذکور واقعہ سے استنباط:

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کے قصہ میں دلیل ہے کہ آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [سورۃ الاعلیٰ] کی قرأت جہری (بلند آواز سے) کی تھی، پست آواز سے نہیں کی تھی۔ اسی لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی؟ (یعنی اس آدمی کی آواز بلند تھی، تبھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی دی تھی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا قرأت کرنا؛ ناپسند نہیں کیا، بلکہ قرأت میں آواز بلند کرنا اور (بلند آواز کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الجھن میں ڈالنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا تھا۔

---

[1] سنن الدار قطني: 111/2، حديث، 1236 ـ العلل، للدار قطني: 373/13.

ابوالولید کی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے اس شخص کو اشارہ کیا تھا۔ حالانکہ اہل عراق نماز میں ایسا اشارہ کرنے سے منع کرتے ہیں جس سے اشارہ کرنے والے کا مقصد سمجھا جاسکے۔ ❶

ابوالولید کی حیثیت ہی کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ صحیح احادیث کے مقابل اس کی روایت کو دلیل بنایا جائے۔ اوراس کی روایت کے پیش نظر باقی احادیث کونظر انداز کردیا جائے۔

سند میں خطرناک غلطی:

اوراس روایت میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا بہت فاحش غلطی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے قبل ابوالولید کا نام بیان کرنا بھی بہت بڑی غلطی ہے۔ یہ روایت تو عبداللہ بن شداد نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ احادیث کا خوب علم رکھنے والے حفاظ ائمہ ومحدثین نے بیان کیا ہے۔ انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت بیان کی ہے۔

یہ روایت مرسل ہے:

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ اپنے وقت کے بلند پایہ محدث، سفیان ثوری رحمہ اللہ اہل عراق میں حدیث کے حافظ وامام تھے۔ دونوں عراقوں (عراق عرب اور عراق عجم) میں ان دونوں محدثین کے وقت میں ان سے بڑھ کر کوئی بھی انسان حدیث کا حافظ عالم نہیں تھا۔ اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اہل حرم کے محدث تھے۔ ان کے زمانہ میں مکہ مکرمہ میں ان سے بڑھ کر کوئی بھی حدیث کا عالم نہیں تھا۔ ان تمام ائمہ ومحدثین نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ اوران کے علاوہ بھی محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اس روایت کو بیان کیا ہے، انھوں نے اس میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ (یعنی سب نے اس روایت کو عبداللہ بن شداد کی مرسل روایت بیان کیا ہے)۔

دراصل یہ دومختلف واقعات ہیں:

ہمارے شیخ ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ابوعلی حسین بن علی الحافظ نیساپوری فرماتے ہیں کہ یہ دو (الگ الگ) قصے ہیں: ان دونوں کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے راوی مختلف ہیں۔ جیسا کہ ہم نے (گزشتہ سطور میں) بیان کیا ہے۔

پہلا واقعہ:

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کا قصہ زرارہ بن ابی اوفی کی سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث

---

❶ کیونکہ ایسا اشارہ آپس میں کلام کے زمرے میں آتا ہے۔

سے تعلق رکھتا ہے۔

دوسرا واقعہ:

اور جس واقعہ میں یہ مذکور ہے کہ ''جو شخص امام کے ساتھ ہو، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے''؛ اسے منصور بن معتمر، شعبہ بن حجاج، سفیان بن سعید الثوری، سفیان بن عیینہ، ابوعوانہ، شریک بن عبداللہ نخعی، زائدہ بن قدامہ، ابواسحاق الفزاری اور جریر وغیرہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، روایت کیا ہے۔ ❶

اصل مرسل سند:

[328]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو الحَسَنِ الدَّارَقُطنِيُّ الحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، رَوَى هَذَا الْحَدِيْثَ سُفيَانُ الثَّورِيُّ وَشُعبَةُ وَإِسرَائِيلُ وَشَرِيكٌ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَأَبُو الأَحوَصِ وَسُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ وَجَرِيرُ بنُ عَبدِ الحَمِيدِ وَغَيرُهُم عَن مُوسَى بنِ أَبِي عَائِشَةَ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادٍ مُرسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

اور ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابوالحسن الدارقطنی نے فرمایا: اس حدیث کو سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، اسرائیل، شریک، ابوخالد الدالانی، ابوالاحوص، سفیان بن عیینہ اور جریر بن عبدالحمید وغیرہ، تمام ائمہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے، عبداللہ بن شداد نے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے۔ ❷

پھر امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی بات درست ہے۔ ❸

مجہول اور ضعیف راویوں کے سہارے مرسل کو موصول بنایا گیا:

مجہول اور ضعیف راویوں کی ایک بڑی جماعت سے یہ روایت موصول (متصل سند کے ساتھ) روایت کی گئی ہے۔

❶ یعنی، یہ دو الگ الگ واقعات ہیں، جنھیں محض اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے بعض الناس نے ایک ہی واقعہ کے روپ میں بیان کیا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ درحقیقت یہ دونوں قصے مرسل اسناد کے ساتھ مروی ہیں، لیکن اپنے مقصد کی خاطر ان دونوں قصوں کی اسناد میں صحابی کا نام بلا وجہ ہی شامل کر کے ان دونوں قصوں کو مرفوع روایت کی شکل دینے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے محدثین کی عظیم الشان جماعت کو توفیق بخشی کہ انھوں نے ہر کھرے کو کھوٹے سے الگ کر دیا، ہر غلطی اور ہر سازش کو بے نقاب کر دیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا.

❷ اسناده صحيح.

❸ سنن الدار قطني: 111/2، حديث، 1236 - سنن الدارقطنی (دوسرا نسخه): 325/1 - العلل، للدار قطني: 373/13.

(اور بیان کیا گیا ہے کہ) انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مجہول راوی کی روایت:

جبکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ مجہول راویوں کی روایات کو قبول نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ قبولیت کی شرائط کے مطابق ان مجہول راویوں کی شناخت ہو جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو اس بات کا مکلّف (پابند) نہیں بنایا کہ وہ اپنے دین کے احکام ایسے لوگوں سے اخذ کرے جنھیں وہ جانتا ہی نہیں۔ اگر (راویوں میں سے) کوئی ایک بھی شخص مجہول ہوگا تو اس روایت پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا۔ تاوقتیکہ اس کی شناخت اور قبولیت کی شرائط حاصل ہو جائیں۔ یا اس کی روایت کے خلاف کوئی (صحیح) روایت مل جائے تو اس مجہول راوی کی روایت کو ردّ کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حاکم (حکمران) گواہی دینے والے کی گواہی کو قبول کرنے سے توقف کرتا ہے، اگر اس گواہ کی عدالت یعنی سچا ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی گواہی قبول کر لیتا ہے، اور اگر اس گواہ پر جرح ہو جائے (یعنی وہ جھوٹا ثابت ہو جائے) تو اس کی گواہی کو رد کر دیتا ہے۔

اس روایت کو موصول کہنے والے، اصول حدیث سے ناواقف ہیں:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک روایت اور ضعفاء و مجہول راویوں کی متابعت میں اس روایت کو موصول قرار دیتا، اور موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس حدیث کو مرسل روایت کرنے والے جید ائمہ و محدثین کی روایت کو ترک کرتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ عبداللہ بن مبارک کی سفیان، شعبہ اور ابوحنیفہ سے اسی طرح وکیع، ابونعیم، اشجعی، عبدالرزاق، عبداللہ بن ولید العدنی، ابوداؤد العفری وغیرہ کی بواسطہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ سے بیان کی گئی مرسل روایت کو ترک کرتا ہے، اسے علوم حدیث کی بالکل معرفت نہیں۔ اور اگر راوی کی مخالفت کے باعث زیادہ معتبر روایت سے استدلال نہیں کرتا، تو ایسا شخص حدیث میں غلط اور درست کی پہچان کبھی نہیں کر سکتا۔

محض مخالفت کی بنا پر روایات کو بگاڑنے کا گھناؤنا دھندہ:

مجہول اور ضعیف راویوں کی روایت اور غلط طریقے سے موصول بیان کی گئی روایت کو حفاظ ائمہ حدیث کے خلاف دلیل بنانے والوں کی مثال بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے بعض مخالفین نے (محض امام شافعی کی مخالفت کی وجہ سے) امام شافعی رحمہ اللہ کے خلاف، مرتدین کے متعلق ایک مسئلہ میں مرتد کو قتل کرنے کے بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک

حدیث میں اضافہ کر کے (امام شافعی رحمہ اللہ کے موقف کی) مخالفت کی ہے۔

اصول میں دورنگی نہیں چلے گی (امام شافعی رحمہ اللہ کی وضاحت):

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا تم نے حدیث کے کسی عالم کو سنا ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ حفاظ محدثین نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ (اضافی الفاظ) یاد نہیں رکھے۔ اور اسے یہ بھی خدشہ ہو کہ ممکن ہے جس نے (علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں) یہ اضافہ کیا ہے، اس نے غلط کیا ہے......؟ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے جواب یہ ملتا ہے کہ اس روایت (یعنی، امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے، والی روایت) کو ثقہ راویوں نے بیان کیا ہے۔ تو ہم جواباً کہتے ہیں کہ اس روایت سے استدلال غلط کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک خیال ہے۔ (کہ اگر یہ روایت ثقہ راویوں نے بیان کی ہے تو پھر استدلال میں غلطی ہوئی ہے۔)

امام شافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے بیان کیا......جو کہ ثقہ راوی ہیں...... انھوں نے اپنے والد محترم سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ (مدعی کی) قسم پر فیصلہ کیا۔ ❷

میں کہتا ہوں کہ حفاظ (کبار محدثین) نے اس سند میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں غلطی ہوئی ہے۔ اگر ہم کہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر چھوٹ جانے کی بات محض ایک خیال ہے، ثقفی؛ راوی تو ثقہ ہے نا، اس کی روایت قبول کر لیں۔ اس روایت کو بیان کرنے میں غلطی یا شک کسی اور راوی کی طرف سے ہے، لہٰذا اسے ثقفی کے ثقہ ہونے کی وجہ سے قبول کر لو۔ تو آپ کہیں گے کہ یہ ناانصافی (غلط) ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی انصاف نہیں کر رہے۔ (تم لوگ اضافہ شدہ متن والی روایت کو دلیل کے طور پر منوانے پر تلے ہوئے ہو)۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے تو انصاف کیا، کہ انھوں نے ایک قسم اور ایک گواہ کی بنا پر فیصلہ کرنے کی روایت کو محض ثقفی کے ثقہ ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں کہہ دیا۔ اگرچہ حمید بن اسود، عبداللہ بن عمر العمری، ہشام بن سعد، ابراہیم بن ابی حیہ نے اس روایت کو موصول بیان کرنے میں ثقفی کی موافقت بھی کی ہے۔ ان سب نے جعفر بن محمد سے روایت کی ہے، اس نے اپنے والد سے، انھوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ علماء کی ایک بڑی تعداد

---

❶ یعنی: کیا کسی محدث نے یہ کہا ہے کہ اضافی الفاظ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے جید محدثین نے ٹھیک سے یاد نہیں رکھے، حالانکہ یہ الفاظ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ محدث یہ بھی سمجھتا ہو کہ یہ اضافی الفاظ حدیث کے متن میں شامل کرنے والے نے غلطی کی ہے؟ کیا حدیث کے کسی عالم نے یہ دونوں موقف بیک وقت اپنائے ہیں؟ ......یقیناً نہیں......محدثین کا یہی موقف ہے کہ یہ الفاظ اضافی ہیں، ان کو متن میں بیان کرنے والے نے بہت برا کیا ہے۔ واللہ اعلم

❷ صحيح۔ سنن الترمذی، أبواب الأحكام، باب ما جاء فی اليمين مع الشاهد، حديث، 1344.

نے اس روایت کو جعفر بن محمد سے روایت کیا ہے، انھوں نے اپنے والد سے مرسل روایت کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس روایت کے علاوہ موصول روایات کو بطور حجت و دلیل بیان کیا ہے، اور جعفر کی مرسل روایت کو بطور تاکید بیان کیا ہے۔

متصل روایت بہتر ہے یا مرسل؟

جو سمجھتا ہے کہ متصل کی نسبت مرسل سند زیادہ قوی ہوتی ہے، وہ شخص اس (کم عقل) جیسا ہے جو کہتا ہے کہ رات دن کی نسبت زیادہ روشن اور نابینا، بینا کی نسبت زیادہ دیکھنے والا ہوتا ہے۔ مرسل روایت بیان کرنے والا راوی تو حقیقت کو گم کر دیتا ہے، وہ جانتا ہی نہیں کہ ارسال کرنے والے نے کس سے یہ روایت اخذ کی ہے۔ اور جس کا یہ دعویٰ ہو کہ وہ صرف ثقہ سے ہی ارسال کرتا ہے۔ تو اس کا دعویٰ جملہ محدثین کے مخالف ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ارسال کرنے والے ثقہ سے بھی ارسال کرتے ہیں اور غیر ثقہ (ضعیف) راوی سے بھی۔ اور بعض اوقات وہ اس راوی کا نام ذکر نہیں کرتے جس سے انھوں نے روایت سنی ہوتی ہے، حتی کہ ان سے پوچھا جاتا ہے۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے (کہ جس راوی کا نام آپ نے ذکر نہیں کیا، بلکہ اس سے ارسال کیا ہے، اس کا نام کیا ہے؟) تو پھر وہ بتاتے ہیں تو وہ ایسا راوی ہوتا ہے جو روایت یا دیانت، یا دونوں کے اعتبار سے قابل قبول نہیں ہوتا۔

(جس راوی سے ارسال کیا گیا، یعنی جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا) ایسے راوی کی روایت قبول کرنے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ دراصل ضروری ہے کہ اس کا نام بیان کیا جائے تاکہ جس اہل علم کو اس کی بیان کردہ روایت پہنچے؛ اسے اس کی جرح یا تعدیل کے لحاظ سے اس کے حالات بھی معلوم ہو سکیں۔

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے اپنی ذات اور اپنے شیوخ کے معروف ہونے کے باوجود، مرسل روایت بیان کی۔ جب ان سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ راوی (جس سے امام زہری نے ارسال کیا ہے، وہ) سلیمان بن ارقم ہے۔ اور وہ محدثین کے ہاں ضعیف راوی ہے۔ ❶ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ابن شہاب زہری رحمہ اللہ جیسا محدث، سلیمان بن ارقم (یعنی ضعیف راوی) سے مرسل روایت بیان کر سکتا ہے تو کسی دوسرے پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں مرسل روایت کے نقائص بیان کر دیے ہیں۔ جس میں ہماری بات کی تائید اور ہمارے مخالف موقف والوں (کے موقف) کی خرابی واضح ہو جاتی ہے۔ اور یہ مسئلہ اصولی ہے، اس لیے یہ مناسب مقام نہیں ہے، کہ اس پر بحث کی جائے۔ اللہ کی توفیق سے کسی اور مقام پر بیان کریں

❶ جس روایت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وہ روایت یہ ہے: "عَنِ ابنِ أَبِی ذِئبٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ أَن يُعِيدَ الوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ" [مسند الشافعی: صفحه، 244 ـ الرسالة، للشافعی: ص، 470 ـ معرفة السنن والآثار، للبيهقی: 432/1، حديث، 1228.

❷ الرسالة، للشافعی: ص، 470، حديث، 1304.

گے۔(ان شاء اللہ)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پانچویں حدیث:

اگر یہ کہا جائے کہ (امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے، والی روایت) موسیٰ بن ابی عائشہ کے علاوہ بھی عبداللہ بن شداد عن جابر بن عبداللہ کی سند سے موصول (متصل) مروی ہے (یعنی مرسل نہیں بلکہ موصول سند کے ساتھ مروی ہے)۔اور وہ سند و روایت حسب ذیل ہے: [جس میں موسیٰ بن ابی عائشہ کی بجائے حکم بن عتیبہ ہے]

[**329**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ حَامِدٌ الفَقِيهُ بِبُخَارَى، نا أَبُو الفَضلِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ السُّلَمِيُّ نا العَبَّاسُ بنُ عَزِيزِ بنِ سَيَّارٍ القَطَّانُ المَروَزِيُّ نا عَتِيقُ بنُ مُحَمَّدٍ النَّيسَابُورِيُّ نا حَفصُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ، عَن أَبِي شَيبَةَ ، عَنِ الحَكَمِ بنِ عُتَيبَةَ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادٍ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوبکر محمد بن حامد الفقیہ نے بخاریٰ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالفضل محمد بن احمد السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن عزیز بن سیار القطان المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عتیق بن محمد نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے حکم بن عتبہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوگی۔ ❶

یہ روایت بھی ضعیف ہے:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں عباس بن عزیز بن سیار القطان المروزی کی عدالت (وثاہت) کو نہیں جانتا، اگر عباس کی سند سے اس روایت کو تسلیم کر لیا جائے تو ابن شیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی کی وجہ سے یہ روایت قبول نہیں کی جاسکتی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوشیبہ کی کوئی حیثیت نہیں، وہ منکر الحدیث راوی ہے۔ ❷

❶ اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق ضعیف روای ہے۔

❷ التاريخ الكبير، للبخاري: 259/5 ـ التاريخ الأوسط، للبخاري: 42/2 ـ الضعفاء، للبخاري: ص، 72، رقم، 203 ـ الجرح والتعديل، لابن أبي حاتم: 213/5 ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 304/4.

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی متروک الحدیث راوی ہے۔ ❶
اسی طرح امام محمد بن اسماعیل البخاری، امام ابوعبدالرحمٰن النسائی رحمہما اللہ اور دیگر محدثین نے بھی ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق پر جرح کی ہے۔ ❷

جب ہم مجہول راویوں کی روایت قبول نہیں کرتے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ مجروحین (جو واضح طور پر جرح شدہ، ضعیف راوی ہیں، ان) راویوں کی روایت قبول کرلیں؟ صرف وہی حدیث قبول کی جائے گی جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جن کی عدالت ثابت شدہ اور روایت میں صدق وسچائی معلوم ہوگی۔

یہ روایت بھی مرسل ہے:

اس روایت (حدیث نمبر: 329) کو ایوب بن حسن اور محمد بن یزید السلمی نے حفص بن عبدالرحمٰن سے مرسل روایت کیا ہے۔

---

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 304/4.

❷ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوشیبہ کی بیان کردہ حدیث محل نظر ہوتی ہے۔ [التاریخ الکبیر، للبخاری: 383/2 - الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 304/4] امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ [الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 304/4]

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت اور اس کا ضعف

[330]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الكَرِيمِ الذُّهلِيُّ بِمَروَ ، أنا سَعِيدُ بن مَسعُودٍ ، قِرَائَةً عَلَيهِ نا إِسحَاقُ بنُ مَنصُورٍ السَّلُولِيُّ ، أنا الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَن لَيثٍ ، وَجَابِرٍ ، عَن أَبِی الزُّبَیرِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَ ةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عبدالکریم الذہلی نے مروشہر میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن مسعود نے بیان کیا......ان کے سامنے پڑھا جارہا تھا کہ...... انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن منصور السلولی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الہمدانی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم القرشی اور جابر بن یزید الجعفی الکوفی سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم المکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص امام کے پیچھے ہو)، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوگی۔ [1]

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری سند:

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبد اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبَرَنِی مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِئٍ ، نا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ نَصر ، نا أَبُو نُعَیمٍ ، نا الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَن جَابِرٍ ، عَن أَبِی الزُّبَیرِ ، عَن جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثلَهُ۔

(اسی روایت کی دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن صالح بن ہانی الوراق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن نصر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابونعیم فضل بن دُکین نے

---

[1] اس روایت کی سند ضعیف جداً (شدید ضعیف) ہے۔ جابر بن یزید الجعفی جھوٹا، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوزبیر مدلس راوی ہے، ابوزبیر مدلس نے اس روایت کو "عن" کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 217/1 ۔ الكامل فی ضعفاء الرجال ، لابن عدی: 90/6 ۔ سنن الدارقطنی: 331/1 ۔ التحقيق فی أحاديث الخلاف ، لابن الجوزی: 363/1 ۔ المجالسة و جواهر العلم ، للدينوری: 246/8 ، حديث ، 3523 .

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الھمدانی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن یزید الجعفی سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا......۔ ❶

لیث بن ابی سلیم اور جابر بن یزید جعفی، دونوں مجروح راوی ہیں:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) رحمہ اللہ نے ......جو ان کے سامنے پڑھا گیا اس کے ذریعے ...... بیان کیا کہ لیث بن ابی سلیم، جابر بن یزید جعفی ان راویوں میں سے ہیں جن کی روایت ناقابل حجت ہوتی ہے۔ بالخصوص جب یہ دونوں؛ ثقہ راویوں کی روایت کے مخالف (روایت) بیان کریں، اور اس روایت کو بیان کرنے میں یہ دونوں متفرد ہوں (یعنی اس روایت کو ان کے علاوہ کسی اور نے بیان نہ کیا ہو)۔ جیسا کہ یہ (امام کی قرأت والی) منکر روایت ہے جسے انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی سے روایت کیا ہے؛ جس کی شہرت اور کثرتِ تلامذہ اور ان دونوں (لیث اور جابر) پر جرح؛ یہ سب اس قدر مشہور (معروف) ہے کہ اس کے ذکر سے کتاب طویل ہوجائے گی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ لیث بن ابی سلیم سے روایت نہیں بیان کرتے تھے۔ ❷

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔ ❸

اور جابر بن یزید الجعفی پر تو جید محدثین کی ایک بڑی جماعت نے جرح کی ہے۔

امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جابر جعفی کذّاب راوی ہے۔ وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔ ❹

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ ❺

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر بن یزید جعفی کو یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہما اللہ نے متروک

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ جابر بن یزید الجعفی متہم بالکذب راوی ہے۔ سنن الدارقطنی: 331/1 ۔ المنتخب من مسند عبد بن حميد: حديث ، 1050 ۔ حلية الأولياء ، لأبی نعيم: 334/7 .

❷ العلل ، لأحمد بن حنبل: 216/3 .

❸ كتاب المجروحين ، لابن حبان: 232/2 .

❹ یعنی اس کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم سمیت کچھ خاص اہل ایمان شخصیات، جن میں شیعہ کے بیان کردہ تمام امام بھی شامل ہیں؛ یہ سب امام مہدی (غائب) کے ظہور کے زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔ اور امام مہدی کی بیعت کریں گے۔ اور اس عقیدے میں یہ بھی ہے سیدنا ابوبکر صدیق اور ان کی صاحبزادی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت زندہ ہوں گی لیکن کہ نعوذباللہ، نعوذباللہ ثم نعوذباللہ، ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے امام مہدی انھیں سزائیں دیں گے۔ استغفر اللّٰه ، نعوذ باللّٰه من ذلك۔ معزز قارئین! اگر اب بھی کسی کو جابر جعفی کی روایات پر یقین کرنا ہے تو اسے اپنے ایمان اور اپنی آخرت کی فکر ضرور کرنی چاہیے۔ [العاصم]

❺ تاريخ ابن معين ، برواية الدوری: 280/3 ، رقم ، 1346 .

راوی قرار دیا ہے۔ ❶

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر جعفی کذّاب راوی تھا۔ اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔ ❷

امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے (جابر جعفی کی کذب بیانی میں مجرمانہ جسارت دیکھتے ہوئے اس کے متعلق) کہا تھا: اے جابر! تمھیں تب تک موت نہیں آئے گی جب تک تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ بول لو گے۔ ❸ (آخر وہی ہوا) اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ جابر جعفی (رسول اللہ ﷺ پر) جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوگیا تھا۔

تعجب اور افسوس ہے:

تعجب کی بات یہ ہے کہ اس مسئلہ (یعنی امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق) پر اپنے موقف کی تائید میں روایات جمع کرنے والے، جابر جعفی کی روایت کی متابعت میں جابر کے علاوہ راوی کو اسی سند میں شامل کر کے ابوزبیر سے روایت کرنے والا ظاہر کرتے ہیں۔ ایسی روایت عبداللہ بن یوسف اصبہانی سے مروی ہے، انھوں نے احمد بن ابی عمران الہروی سے، انھوں نے ابوجعفر محمد بن علی محمد بن علی بن محمد المروزی سے، انھوں نے سعید بن مسعود سے، انھوں نے اسحاق بن منصور السلولی سے، انھوں نے حسن بن صالح سے، انھوں نے اپنے والد اور جابر سے، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے...... ❹

روایت کی متابعت کے لیے سند میں خود ساختہ اضافہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہمارے شیخ ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) سے بھی مروی ہے، انھوں نے ابوجعفر المروزی سے ان کی سند کے ساتھ حسن بن صالح سے روایت کی، انھوں نے لیث اور جابر سے روایت کی۔ (یعنی حسن بن صالح نے اپنے والد سے نہیں بلکہ لیث اور جابر سے روایت کی ہے)۔

[331]...... وَأَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، ثنا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، ثنا يَحيَى بنُ أَبِي بُكَيرٍ ، وَإِسحَاقُ بنُ مَنصُورٍ السَّلُولِيُّ ، قَالَا: ثنا الحَسَنُ بنُ صَالِحِ بنِ حيٍّ ، عَن جَابِرٍ ، وَلَيثِ بنِ أَبِي سُلَيمٍ ، عَن أَبِي الزُّبَيرِ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 115/2، 116 ـ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 498/2.

❷ تاريخ ابن معين برواية الدورى: 364/3، رقم، 1769 ـ الضعفاء، للعقيلى: 195/1 ـ كتاب المجروحين، لابن حبان: 208/1.

❸ التاريخ الكبير، للبخارى: 210/2، 211 ـ الضعفاء، للبخارى: ص، 29، ترجمة، 49.

❹ اس روایت کی سند میں جابر جعفی کی تائید اور متابعت میں اس کے ساتھ حسن بن صالح کے والد صالح بن صالح بن حیی کو بھی ملا لیا ہے۔

ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

اور یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ (امام حاکم) نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی بکیر اور اسحاق بن منصور السلولی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں حسن بن (صالح بن) صالح بن حیی نے جابر بن یزید الجعفی اور لیث بن ابی سلیم کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم المکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص امام کے پیچھے ہو) تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

جابر جعفی کو ثقہ راوی بنانے کی ناکام کوشش:

(حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ) یہ روایت تو حسن بن صالح کی لیث بن ابی سلیم اور جابر جعفی سے بیان کردہ ہے۔ اس میں ''عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ'' (یعنی حسن بن صالح نے اپنے والد سے اور انھوں نے جابر جعفی سے روایت کیا) کا اضافہ کہاں سے آ گیا؟ یا تو یہ غلطی سے ذکر ہوگیا، شائد جہاں سے روایت نقل کی گئی ہے وہاں سے نقل کرتے وقت لاعلمی میں یہ تبدیلی ہوگئی۔ یا پھر عمداً ایسا کیا گیا تاکہ جابر جعفی کی بیان کردہ روایت کو کسی ثقہ اور غیر مجروح راوی کی متابعت مل سکے، (تاکہ اس کی بنا پر جابر کی روایت قابل قبول ہوجائے)۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی ہو، بہر حال قابل مذمت، معیوب، جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ ❷

جابر جعفی کو ثقہ ثابت کرنے کی ایک کوشش ابن علیّہ کے ایک بیان کی صورت میں بھی کی گئی ہے؛ کہ انھوں نے کہا: امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر جعفی اور محمد بن اسحاق حدیث بیان کرنے میں صدوق (قابل اعتماد سچے) راوی ہیں۔ ❸

میٹھا میٹھا ہَپ، اور.....!

تو جابر جعفی کی روایت چونکہ ان کے موقف کے مطابق ہے، اس لیے جابر کو امام شعبہ رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر ثقہ قرار دے دیتے ہیں۔ اور امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق روایت میں محمد بن اسحاق کو امام شعبہ کے قول کی بنا پر ثقہ تسلیم

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ جابر جعفی متہم بالکذب، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور محمد مسلم ابوالزبیر المکی مدلس راوی ہے۔ اور ابوزبیر نے یہ روایت ''عن'' کے ساتھ بیان کی ہے۔ سنن الدارقطنی: 331/1، حدیث، 20۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 90/6۔ معجم ابن الأعرابی: 851/2، حدیث، 1755۔ السنن الكبری للبیهقی: 160/2.

❷ معلوم یہی ہوتا ہے کہ روایت کی سند میں مذکورہ اضافہ عمداً کیا گیا ہے، جیسا کہ اسی مقصد کی ایک ناکام کوشش اگلی سطور میں بھی بیان کی گئی ہے۔[العاصم]

❸ العلل و معرفة الرجال، لابن حنبل: 211/2، 294، رقم، 1497، 2105.

نہیں کرتے، کیونکہ وہ روایت ان کے موقف کے خلاف ہے۔ ......واہ سبحان اللہ، کیسی منطق ہے...... [میٹھا میٹھا؛ ہپ، کڑوا کڑوا؛ تھو]

کہاں محمد بن اسحاق، جیسا عظیم محدث اور کہاں جابر جعفی جیسا کذاب؟

جو شخص علم حدیث سے کچھ بھی واقفیت اور محدثین کے اقوال پر نظر رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ عدالت (ثقاہت) میں محمد بن اسحاق اور جابر جعفی میں کتنا بڑا واضح فرق ہے۔ ہم نے محمد بن اسحاق کی توثیق اور جابر جعفی کی تکذیب و تکفیر کے متعلق بعض علماء کے اقوال بیان کر دیے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی جابر جعفی پر شدید جرح:

اگر جابر جعفی پر مزید کوئی بھی جرح نہ ہوتی، صرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہی موجود ہوتا تو اس کے شر کو جاننے کے لیے یہی کافی تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے دیکھا اور آزمایا ہوا تھا۔ اور اس سے ایسی باتیں سن رکھی تھیں جن سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ثابت ہوتا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کے جھوٹ کے متعلق بیان کیا ہے۔ [امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول حسب ذیل ہے:]

[332]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ، أَنَا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ، نَا الحُسَينُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ القَطَّانُ نَا أَحمَدُ بنُ أَبِي الحَوَارِيِّ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا يَحيَى الحِمَّانِيَّ يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيتُ فِيمَن رَأَيتُ أَفضَلَ مِن عَطَاءٍ، وَلَا لَقِيتُ فِيمَن لَقِيتُ أَكذَبَ مِن جَابِرٍ الجُعفِيِّ، مَا أَتَيتُهُ بِشَيءٍ قَطُّ مِن رَأيِي إِلَّا جَائَنِي فِيهِ بِحَدِيثٍ وَزَعَمَ أَنَّ عِندَهُ كَذَا وكَذَا أَلفَ حَدِيثٍ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَم يُظهِرهَا۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن عبداللہ القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: احمد بن ابی الحواری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابو یحییٰ الحمانی کو سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: ''میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں، ان میں (اپنے استاذ) عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ اور جتنے بھی لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ہے، ان میں جابر جعفی سے بڑھ کر جھوٹا کسی کو نہیں پایا۔ میں جب بھی اپنی رائے سے کوئی بات کرتا تو وہ اس کے بارے میں میرے سامنے حدیث بیان کر دیتا تھا۔ اور اس کا خیال تھا کہ اس کے پاس فلاں فلاں موضوع پر ہزار احادیثِ رسول ہیں جنھیں اس نے ابھی ظاہر نہیں کیا۔'' (یعنی اس کا کہنا ہوتا تھا کہ اس کے پاس ابوحنیفہ (رحمہ اللہ) کی بات

کی دلیل میں ہزاروں احادیث موجود ہیں)۔ ❶

[333]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ ، أَنَا أَبُو أَحمَدَ ، أَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ العَزِيزِ ، نَا مَحمُودُ بنُ غَيلَانَ، نَا عَبدُ الحَمِيدِ الحَمَّانِيُّ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا سَعدٍ الصَّاغَانِيُّ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ ، فَقَالَ: مَا تَرَى فِي الأَخذِ عَنِ الثَّورِيِّ؟ فَقَالَ: اكتُبْ عَنهُ مَا خَلَا حَدِيثَ أَبِي إِسحَاقَ عَنِ الحَارِثِ عَن عَلِيٍّ ، وَحَدِيثَ جَابِرٍ الجُعفِيِّ .

اور ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمود بن غیلان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالحمید الحمانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعد الصاغانی کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ ایک آدمی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: سفیان ثوری سے روایت لینے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ان کی حدیث لکھو، سوائے دو قسم کی احادیث کے، ایک ابواسحاق کی بواسطہ حارث، سیدنا علی سے مروی روایت اور دوسری، جابر جعفی کی روایت۔ ❷

[334]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا العَبَّاسِ مُحَمَّدَ بنَ يَعقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعتُ العَبَّاسَ بنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا يَحيَى الحِمَّانِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا حَنِيفَةَ ، يَقُولُ: مَا رَأَيتُ فِيمَن رَأَيتُ أَكذَبَ مِن جَابِرٍ الجُعفِيِّ .

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم کو سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے عباس بن محمد دوری کو سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے ابویحییٰ الحمانی کو سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں، ان میں جابر جعفی سے بڑھ کر جھوٹا کوئی بھی نہیں دیکھا۔ ❸

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تیسری سند:

یہی روایت، ابوزبیر کی سند کے ساتھ بھی مروی ہے، جو جابر جعفی کی سند سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔ (سند ومتن

---

❶ اسناده ضعيف۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 113/2 ۔ صحيح ابن حبان: 474/5 ۔ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 390/40 ۔ العلل الصغير، للترمذی: 966/2 ۔ العلل الكبير، للترمذی: 741/5 .

❷ اسناده ضعيف۔ ابوسعد الصاغانی ضعیف راوی ہے۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 113/2 ۔ الجعديات، لأبی القاسم البغوی: ص، 292 ، رقم، 1976 .

❸ اسناده ضعيف۔ تاريخ ابن معين برواية الدوری: 296/3 ۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 113/2 ۔ الضعفاء، للعقيلی: 196/1 ۔ جامع بيان العلم و فضله، لابن عبدالبر: 1096/2 ، حديث ، 2136 .

حسب ذیل ہے:)

[335]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعفَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ نَصرٍ الخُلدِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ أَحمَدُ بنُ يَعقُوبَ الثَّقَفِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ مَحمُودُ بنُ مُحَمَّدٍ المَروَزِيُّ نا سَهلُ بنُ العَبَّاسِ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ عُلَيَّةَ ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِي الزُّبَيرِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى خَلفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد جعفر بن محمد بن نصر الخلدی اور ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابومحمد محمود بن محمد المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سہل بن عباس ترمذی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ (1)

اس سند کے راویوں پر جرح:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے ساتھ باطل ہے۔ اگر یہ روایت ایوب سختیانی کی ابوزبیر سے، ان کی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے، صحیح ہو، تو پھر یہ دستی وصول شدہ دستاویز کی طرح ہے، اور اس کے قبول کرنے میں کسی کو اختلاف نہیں، لیکن اس کا دارومدار تو سہل بن عباس پر ہے۔ وہ مجہول راوی ہے۔ اس کا کوئی تعارف (کوئی اتہ پتہ) نہیں ہے۔

[336]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، أَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ عُقَيبَ هٰذَا الحَدِيثِ ، قَالَ: هٰذَا مُنكَرٌ ، وَسَهلُ بنُ العَبَّاسِ مَترُوكٌ۔

ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الحافظ (امام دارقطنی) نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔ سہل بن عباس متروک راوی ہے۔ (2)

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی چوتھی سند:

یہ روایت مزید ایک ایسی سند سے بھی مروی ہے جو ابوزبیر کی گذشتہ (ضعیف) سند سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔

(1) اسناده ضعيف جدًا۔ سہل بن عباس متروک راوی ہے۔ موطأ امام مالك، برواية محمد بن حسن : رقم، 118 ۔ المعجم الأوسط، للطبرانی: 43/8 ، حديث، 7903۔ سنن الدارقطنی: 402/1 ۔ التحقيق فی أحاديث الخلاف، لابن الجوزی: 364/1 ۔ العلل المتناهية فی الأحاديث الواهية، لابن الجوزی: 430/1 ، حديث، 727 .

(2) اسناده صحيح۔ سنن الدارقطنی: 402/1 .

[337]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، قَالَ: قَالَ لِی أَبُو سَعِیدٍ ، نا أَبُو الفَضلِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ السَّختِیَانِیُّ ثنا أَبُو إِسحَاقَ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ المَاسِیُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَشرَسَ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ ، عَنِ ابنِ لُهَیعَةَ ، عَن أَبِی الزُّبَیرِ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن کَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوسعید ❶ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالفضل محمد بن عبداللہ السختیانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق محمد بن احمد الماسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اشرس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عمر نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن لہیعہ الحضرمی سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھے) امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے تلخیص میں بھی یہ روایت اسی طرح پڑھی ہے۔

[338]...... وَأَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، فِی التَّارِیخِ حدَّثَنِی أَبُو النَّضرِ الأَنمَاطِیُّ ، وَهُوَ ابنَ بِنتِ أَبِی یَحیَی البَزَّازِ ، نا أَبُو إِسحَاقَ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ المَاسِیُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَشرَسَ ، نا بِشرُ بنُ القَاسِمِ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ لُهَیعَةَ ، فَذَکَرَهُ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے ......التاریخ میں...... بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابویحییٰ البزاز کے نواسے ابونضر الانماطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق محمد بن احمد الماسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اشرس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بشر بن قاسم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن لہیعہ نے بیان کیا، انھوں نے یہ روایت بیان کی۔ ❸

اس سند کے راویوں پر جرح:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی سے پوچھا کہ ابوالفضل محمد بن عبداللہ السختیانی (حدیث: 337 کا راوی) کون ہے؟ انھوں نے اس کی تعریف کی۔ پھر میں نے پوچھا: محمد بن عبداللہ نے جس ''الماسی'' سے روایت بیان کی ہے، وہ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس کا کوئی تعارف نہیں (وہ غیر

❶ یہاں مطبوعہ نسخوں میں ابوسعد ہے، جبکہ گزشتہ اسناد کی بنا پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ابوسعید، درست ہے، جس سے مراد ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی ہیں۔ واللہ اعلم۔ اسی لیے ہم نے یہاں ابوسعید ہی درج کر دیا ہے۔ [العاصم]

❷ اسناده ضعيف جدّا۔ ابواسحاق الماسی ضعیف راوی ہے۔

❸ اسناده ضعيف جدّا.

معروف) ہے۔ میں نے کہا: محمد بن اشرس کو مَیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ متروک الحدیث ہے۔ (پھر امام حاکم نے ابن اشرس پر جرح کی سند بیان فرمائی) امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الحافظ کو فرماتے ہوئے سنا، جب ان سے محمد بن اشرس کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس سے روایت لینا جائز نہیں ہے۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی پانچویں سند:

اور یہ روایت ایک بہت ہی تاریک سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ جس میں ابراہیم بن رستم نے ابوعصمہ نوح بن ابی مریم سے روایت کی ہے، انھوں نے فضل بن عطیہ سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اس سند کے راویوں پر جرح:

ابراہیم بن رستم اور نوح بن ابی مریم انوکھی اور منکر روایات بیان کرنے والے راوی ہیں۔ یہی خصلت ان دونوں کی روایات کو نا قابل حجت قرار دینے کی وجہ ہے۔ (یعنی: اسی لیے ان دونوں کی بیان کردہ روایت کو دلیل بنانا جائز نہیں ہے)۔

اس روایت کو اس سند کے ساتھ بھی کس طرح قبول کر لیا جائے، جبکہ ان کی روایت پر جرح (اعتراض) موجود ہے۔ کیونکہ ان کی اس سند میں اس روایت کو ابراہیم بن رستم سے بیان کرنے والا راوی مجہول ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث، ہی تو دین ہے۔ اس لیے یہ ضرور دیکھ لیا کرو کہ تم کس سے دین حاصل کر رہے ہو۔ [1]

---

[1] مقدمة صحيح مسلم، 14/1 ـ الشمائل المحمدية، للترمذي: روايت، 417 ـ سنن الدارمي: 113/1 ـ العلل و معرفة الرجال، لابن حنبل: 67/3 ، حديث ، 4199 ـ مصنف ابن أبى شيبة: 559/13، حديث ، 27168 ـ المعرفة و التاريخ، للفسوى: 154/3 ـ طبقات ابن سعد: 194/7ـ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 15/2 ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 149/1 ، 151 ـ معجم بن الأعرابى: 789/3 ، حديث 1613.

فصل: 3

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت اور اس کا ضعف

[امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت سے روکنے اور امام کی قرأت کو ہی مقتدی کی قرأت قرار دینے کے لیے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مختلف اسناد سے مختلف الفاظ کے ساتھ ایک مرفوع روایت بیان کی جاتی ہے، جبکہ درحقیقت وہ روایت مرفوع نہیں ہے۔ اور اس کی جتنی اسناد بیان کی جاتی ہیں، وہ سب ضعیف ہیں۔ ذیل میں اسی کے متعلق بحث آئے گی۔ ان شاءاللہ۔ (العاصم)]

[339]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ أنَا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، نا جَعفَرُ بنُ أَحمَدَ بنِ الحَجَّاجِ وَجَمَاعَةٌ ، قَالُوا: نا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، نا يَحيَى بنُ سَلَّامٍ ، نا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، نا وَهبُ بنُ كَيسَانَ ، قَالَ: سَمِعتُ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰهِ ، يَقُولُ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَن صَلَّى صَلَاةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَلَم يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن احمد بن حجاج اور ائمہ کی ایک جماعت نے بیان کیا، ان سب نے کہا: ہمیں بحر بن نصر بن سابق الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰی بن سلام بن ابی ثعلبہ البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس (امام دارالہجرۃ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن کیسان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ جس شخص نے کوئی بھی نماز پڑھی، لیکن اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ (یعنی اگر امام کے پیچھے ہو تو فاتحہ نہ پڑھے)۔ [1]

---

[1] اسناده ضعيف۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 253/7 - شرح معانى الآثار، للطحاوى: 218/1 - سنن الدارقطنى: 327/1 - عوالى مالك بن أنس، لأبى أحمد الحاكم: حديث ، 58 - اس سند میں یحیٰی بن سلام نے غلطی کی ہے، اس نے مالک بن انس کی سند سے اس روایت کو مرفوع بیان کر دیا ہے، حالانکہ ثقہ راویوں کی سند کے ساتھ یہ روایت موطأ امام مالک میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تک موقوف بیان کی گئی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحیٰی بن سلام ضعیف راوی ہے، اور درست بات یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ [سنن الدارقطنى: 327/1]

یہ روایت مرفوع نہیں، بلکہ موقوف ہے:

امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام مالک بن انس سے یحییٰ بن سلام کے علاوہ کسی راوی نے مرفوع بیان نہیں کیا۔ جبکہ یہ روایت (امام مالک کی کتاب) موطأ میں موقوف (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر) مذکور ہے۔ ❶

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں امام ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا کہ اس حدیث کو امام مالک بن انس سے مرفوع بیان کرنے میں یحییٰ بن سلام کو وہم ہوگیا۔ اور یحییٰ بن سلام کثیر الوہم راوی ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''الموطأ'' میں بواسطہ وہب بن کیسان، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس روایت کو ایک راوی نے مرفوع بھی بیان کیا ہے لیکن انھیں اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں وہم ہوگیا (بھول ہوگئی)۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری مرفوع سند:

[**340**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو سَعدٍ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ الخَصِيبُ الهَرَوِيُّ مِن كِتَابِهِ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَحمُودٍ السَّعدِيُّ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ، نا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، عَن وَهبِ بنِ كَيسَانَ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا وَرَاءَ الإِمَامِ۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: ہمیں ابوسعد محمد بن جعفر الخصیب الہروی نے اپنی کتاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمود السعدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن موسیٰ السدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ نماز بے کار ہے۔ الا یہ کہ انسان امام کے پیچھے (مقتدی) ہو۔ ❷

یہ روایت بھی موقوف ہے:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے مرفوع ہونے کے بارے میں؛ اسماعیل بن موسیٰ السدی سے بیان کرنے والے راوی کو وہم ہوگیا۔ جبکہ ایک اور ثقہ راوی نے اسماعیل بن موسیٰ السدی سے اس روایت کو اس کے

❶ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدی: 253/7.

❷ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اسماعیل بن موسیٰ سے اس روایت کو مرفوع بیان کرنے والوں نے غلطی کی ہے۔ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے، جیسا کہ آئندہ روایت میں مذکور ہے۔

برعکس (مرفوع) بیان کیا ہے۔ (اس کی سند و متن حسب ذیل ہے:)

اس روایت کی موقوف سند اور اس کا متن:

[341]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ الشَّيبَانِيُّ ، وَأَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِي وَأَبُو إِسحَاقَ إِبرَاهِيمُ بنُ عِصمَةَ بنِ إِبرَاهِيمَ قَالُوا: ثنا السَّرِيُّ بنُ خُزَيمَةَ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ، نا مَالِكُ بنِ أَنَسٍ ، عَن وَهبِ بنِ كَيسَانَ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ السَّرِيُّ بنُ خُزَيمَةَ: وَلَيسَ بِمَرفُوعٍ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الشیبانی اور ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی اور ابواسحاق ابراہیم بن عصمہ نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں السری بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن موسیٰ السدّی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا...... السری بن خزیمہ کہتے ہیں کہ یہ روایت مرفوع نہیں ہے...... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ نماز بے کار ہے۔ الا یہ کہ انسان امام کے پیچھے (مقتدی) ہو۔ [1]

یہ روایت موقوف ہونے کے مزید دلائل:

[342]...... قَالَ لَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ فِيمَا قُرِئَ عَلَيهِ: سَمِعتُ أَبَا عَبدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعتُ السَّرِيَّ بنَ خُزَيمَةَ يَقُولُ: لا أَجعَلُ فِي حِلٍّ مَن رَوَى عَنِي هَذَا الخَبَرَ مَرفُوعًا؛ فَإِنَّهُ فِي كِتَابِي مَوقُوفٌ۔

(امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوعبداللہ امام حاکم نے کہا: میں نے (اپنے شیخ) ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الشیبانی کو سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے السری بن خزیمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس شخص کو معاف نہیں کروں گا جس نے یہ روایت میرے واسطے سے مرفوع بیان کی۔ کیونکہ درحقیقت یہ روایت میری کتاب میں موقوف ہے۔

[343]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ فِي التَّارِيخِ قَالَ: ذُكِرَ هَذَا الحَدِيثُ لِأَبِي عَبدِ اللّٰهِ بنِ يَعقُوبَ فَقَالَ: هَذَا كَذِبٌ ، سَمِعتُ السَّرِيَّ بنَ خُزَيمَةَ يُحَدِّثُ بِهِ مَوقُوفًا ثُمَّ قَالَ: مَا حَدَّثتُ بِهَذَا الحَدِيثِ إِلَّا هٰكَذَا ، فَمَن ذَكَرَهُ عَنِي مُسنَدًا فَقَد كَذَبَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے تاریخ نیساپور میں بیان کیا کہ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الاخرم کے سامنے یہ حدیث

---

[1] اسناده صحيح موقوفا۔ شرح معاني الآثار ، للطحاوي: 218/1، حديث ، 1300 .

بیان کی گئی تو انھوں نے فرمایا: یہ جھوٹ ہے۔ میں نے السری بن خزیمہ کو سنا، وہ اس حدیث کو موقوف بیان کرتے تھے۔ پھر وہ فرماتے تھے کہ میں نے اس حدیث کو اسی طرح (موقوف ہی) بیان کیا ہے، تو جو شخص میرے حوالے سے یہ روایت مرفوع بیان کرتا ہے، وہ جھوٹا ہے۔ ❶

[344]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عَبدِ اللّٰهِ بنَ يَعقُوبَ يَقُولُ: سَمِعتُ إِبرَاهِيمَ بنَ مُحَمَّدٍ الصَّيدَلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعتُ إِسمَاعِيلَ ابنَ بِنتِ السُّدِّيِّ يَقُولُ: قُلتُ لِمَالِكٍ فِي هَذَا الحَدِيث: مَرفُوعٌ هُوَ فَقَالَ: خُذُوا بِرِجلِهِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الشیبانی کو سنا، وہ فرمارتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن محمد الصید لانی کو سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے السدی کے نواسے اسماعیل بن موسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے امام مالک سے اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اسے اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر دور پھینک دو۔ (یعنی اس روایت کو مرفوع قرار دینے سے باز رہو)۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک سے مروی یہ قصہ، اس (سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی، 340 نمبر پر مذکور) روایت کو مرفوع بیان کرنے والے کو جھوٹا قرار دے رہا ہے۔

اور جو ہم نے (حدیث نمبر: 341 پر) امام ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم سے، انھوں نے سری بن خزیمہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے، جس میں سری بن خزیمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں ہے؛ وہ (روایت) بھی اس شخص کو جھوٹا قرار دیتی ہے کہ جس نے اس مسئلہ پر روایات جمع کیں، اور (سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی) اس حدیث کو اپنے استاذ، سے یوں روایت کیا ہے انھوں نے ابوالحسین بن حسان سے، انھوں نے ابراہیم بن عصمہ سے، انھوں نے سری بن خزیمہ کے واسطے سے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا (یعنی جس شخص نے اس روایت کو مرفوع بیان کیا ہے اس نے جھوٹ بولا ہے)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رائے کے تعصب اور اپنی خواہش کی پیروی میں اس طرح کی حماقتوں سے محفوظ رکھے۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تیسری مرفوع سند:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مزید ایک مرفوع سند کے ساتھ مذکور ہے، جبکہ یہ سند تو گزشتہ بیان شدہ اسناد سے بڑھ کر ضعیف ہے۔ [وہ سند مع متن حسب ذیل ہے:]

---

❶ اسناده صحيح۔ تاريخ نيسابور، للحاكم: ص، 493.

❷ اسناده حسن۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 218/1.

[345]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ عُبَيدٍ الفَقِيهُ ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَابِرٍ ، ثنا أَبُو عِصمَةَ عَاصِمِ بنِ عِصَامٍ خَزَّانَ ثنا يَحيَى بنُ نَصرِ بنِ حَاجِبٍ ، نا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، عَن وَهبِ بنِ كَيسَانَ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (ابوعبداللہ الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن عبید الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد حسن بن محمد بن جابر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعصمہ عاصم بن عصام خزان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن نصر بن حاجب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو نمازی امام کے پیچھے، مقتدی ہو) تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

ناقابل حجت راوی اور سند میں غلطیاں:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن نصر بن حاجب سے ایسی روایت کا بیان ہونا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ کیونکہ انھوں نے امام مالک بن انس اور دیگر ائمہ کرام سے ایسی روایات بیان کی ہیں جن کی کوئی متابعت نہیں ملتی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن نصر بن حاجب نے اس حدیث میں دو طرح کی غلطیاں کی ہیں:

پہلی یہ کہ اسے مرفوع بیان کر دیا ہے۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ اس حدیث کے الفاظ میں ردّوبدل کیا ہے۔ اور یحییٰ بن نصر کی اسی طرح سے (غلطیوں سے بھرپور) بہت سی روایات موجود ہیں۔ اسی بنا پر یحییٰ بن نصر کا مقام ایسا نہیں ہے کہ اس کی روایت کو دلیل مانا جائے۔ ❷

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی چوتھی مرفوع سند:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، مزید ایک مرفوع سند کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ جبکہ اس (سند سے بیان شدہ روایت) جیسی روایات سے دلیل لینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ [سند مع متن حسب ذیل ہے:]

[346]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَشرَسَ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ رُستُمَ ، وَعَلِيُّ بنُ الجَارُودِ بنِ يَزِيدَ ، قَالَا: ثنا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، عَن أَبِي نُعَيمٍ وَهبِ بنِ كَيسَانَ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا تُجزِئُ صَلاةٌ

❶ اسناده ضعيف۔ یحییٰ بن نصر منکر الحدیث اور عاصم بن عصام مجہول راوی ہے۔ نصب الرأية: 10/2 .

❷ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 246/7 ، 247 .

لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ إِلَّا أَن يَكُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (ابوعبداللہ الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطیب محمد بن عبداللہ الشعیری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اشرس السلمی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن رستم ابوبکر الفقیہ اور علی بن جارود بن یزید نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے ابونعیم وہب بن کیسان القرشی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز جائز (درست) نہیں ہے، الا یہ کہ کوئی (نمازی) امام کے پیچھے ہو۔ [1]

چوتھی سند ومتن پر امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

محمد بن اشرس جھوٹا قرار دیا گیا راوی ہے۔ اس کی روایت سے صرف وہی شخص دلیل لیتا ہے جس پر اپنی خواہش (من مرضی) کا بھوت سوار ہو، اور ہم ایسی خواہش کی پیروی سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں۔

اور یہی حدیث موطأ میں بھی ہے، جو امام مالک بن انس رحمہ اللہ کی تصنیف ہے اور آج تک اہل علم میں معروف و متداول ہے۔ اس میں یہ حدیث موقوف ہے۔ اور یہ جو حدیث امام مالک رحمہ اللہ کے واسطہ سے ہمیں مرفوع بیان کی گئی ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کا مرفوع ہونا غلط قرار دیا ہے۔ تو ایسے لوگوں کے کہنے پر اس حدیث (حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) کو کیسے مرفوع تسلیم کیا جاسکتا ہے، جن لوگوں کی عدالت (تعدیل) ہی ثابت نہیں، بلکہ وہ منکر (نا قابل حجت) روایات بیان کرنے میں مشہور ہیں۔ ...باللّٰه التوفیق...

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی پانچ موقوف، صحیح اسناد:

[**347**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا مُحَمَّدُ بنُ غَالِبٍ ، نا عَبدُ اللّٰهِ هُوَ القَعنَبِيُّ عَن مَالِكٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (محمد بن عبداللہ الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن غالب الضبی التمتام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انھوں نے مالک بن انس سے روایت کیا،....

وَأَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، أنا أَبُو الحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ ، نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ، نا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ ، ح . . .

(دوسری سند) اور ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یحییٰ بن ابراہیم نیساپوری) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد

---

[1] اسناده ضعيف جدًا۔ محمد بن اشرس شدید ضعیف اور ابراہیم بن رستم منکر الحدیث راوی ہے۔

بن محمد الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید دارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے بیان کیا.....

وَأَخبَرَنَا أَبُو أَحمَدَ المَهرَجَانِيُّ ، أنا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ المُزَكِي ، ح . . .

(تیسری سند) اور ہمیں ابواحمد عبداللہ بن محمد مہرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن جعفر المز کی نے بیان کیا....

وَأَخبَرَنَا أَبُو نَصرِ بنِ قَتَادَةَ ، أنا أَبُو عَمرِو السُّلَمِيَّ ، . . .

(چوتھی سند) اور ہمیں ابونصر (عمر بن عبدالعزیز بن عمر) بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو اسماعیل بن نجید السلمی الصوفی نے بیان کیا....

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو زَكَرِيَّا يَحيَى بنُ مُحَمَّدٍ العَنبَرِيُّ وَأَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ المُزَكِيُّ قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ العَبدِيُّ ، نا ابنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، عَن وَهبِ بنِ كَيسَانَ ، عَن جَابِرٍ ، قَالَ: مَن صَلَّى رَكعَةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ فَلَم يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الإِمَامِ۔

(پانچویں سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (محمد بن عبداللہ الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزکریا یحییٰ بن محمد العنبری اور ابوبکر محمد بن جعفر المز کی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابراہیم العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے بیان کیا، ان سب (یعنی: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن بکیر، ابوبکر محمد المز کی، ابوعمرو اسماعیل السلمی اور پانچویں سند میں بھی یحییٰ بن بکیر) نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان القرشی سے روایت کیا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے ایک بھی رکعت اس طرح پڑھی کہ اس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی، تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، الا یہ کہ وہ شخص امام کے پیچھے (بحیثیت مقتدی) ہو۔ [1]

یہ الفاظ ابوزکریا اور ابونصر کی روایات کے ہیں۔ (یعنی: یہ الفاظ، دوسری اور چوتھی سند سے مروی ہیں، باقی اسناد سے مروی الفاظ، کا مفہوم بھی یہی ہے، البتہ ان میں الفاظ کا معمولی فرق ہے۔) اور اسی طرح عبداللہ بن وہب وغیرہ نے بھی اس حدیث کو امام مالک بن انس سے موقوف روایت کیا ہے۔

یہ تو ہر رکعت میں بالخصوص فاتحہ پڑھنے کی دلیل ہے:

اور اس حدیث میں تو نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کرنے کے تعین (یعنی: خصوصا فاتحہ پڑھنے) کی دلیل ہے۔

---

[1] اسناده صحيح موقوفا۔ موطأ امام مالك: 114/2 ۔ مصنف عبدالرزاق: 121/2 ، حديث ، 2745 ۔ امام مالک کی متابعت میں ولید بن ابی ہشام کی روایت بھی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف موجود ہے، دیکھئے: مصنف ابن أبی شيبة: 239/3 ، حديث ، 3641 .

اور نماز کی ہر رکعت میں اس (فاتحہ) کی قرأت واجب ہونے کی دلیل ہے۔ ❶ اور یہ روایت اس شخص کے موقف کے خلاف (دلیل) ہے، جو نماز میں سورت فاتحہ کو متعین نہیں سمجھتا اور نہ ہی آخری دو رکعات میں اس کی قرأت کو واجب سمجھتا ہے۔

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان ''الا کہ وہ شخص امام کے پیچھے ہو''، سے یہ احتمال ہے کہ (ممکن ہے) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا موقف یہ ہو کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ اور گزشتہ صفحات میں ہم نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت نقل کی ہے کہ (انھوں نے فرمایا:) ''ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے: پہلی دو رکعات میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورت فاتحہ''۔

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان ''الا کہ وہ شخص امام کے پیچھے ہو'' سے یہ بھی احتمال ہے کہ (ممکن ہے) اس سے ان کی مراد وہ رکعت ہو جس میں مقتدی امام کو رکوع کی حالت میں ملتا ہے۔ تو وہ رکعت اس (مقتدی) کے لیے قرأت کے بغیر ہی درست ہو۔ (یعنی اسے رکوع ہی میں مل جانا چاہیے قیام میں قرأت نہ کرنے لگ جائے)۔ یہ احتمال، اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے محمد بن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ) سے منقول روایات میں کیا ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تو خود سورت فاتحہ پڑھتے تھے:

[348]...... أَخبرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو غَانِمٍ أَزهَرُ بنُ أَحمَدَ بنِ حَمدُونَ المُنَادِيُّ بِبَغدَادَ ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ ، نا بَكرُ بنُ بَكَّارٍ ، نا مِسعَرٌ ، عَن يَزِيدَ الفَقِيرِ ، عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ يَقرَأُ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا وَيَقرَأُ فِي الأُخرَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔ قَالَ: وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَشَيءٌ مَعَهَا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوغانم ازہر بن احمد بن حمدون المنادی نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوقلابہ عبدالملک بن محمد الرقاشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بکر بن بکار القیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسعر بن کدام الہلالی نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن صہیب الفقیر الکوفی سے روایت کیا، (انھوں نے کہا) کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعات میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھا کرتے تھے۔ اور آخری دو رکعات میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں یہی بات ہوتی تھی کہ سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ❷

---

❶ یعنی: یہ روایت نماز میں قرأت کا تعین کرتی ہے اور واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھی جائے گی۔
❷ یہ سند حسن لغیرہ ہے۔ البتہ یہ اثر صحیح ہے۔ اس کے متابعات موجود ہیں۔

اور ابن بشران (ابوحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران) کی روایت میں ہے کہ ''فَمَا فَوقَ ذٰلکَ'' (یعنی سورت فاتحہ کے اوپر بھی کچھ)، یا ''فَمَا أَکثَرَ مِنْ ذٰلکَ'' (یعنی فاتحہ سے زیادہ) پڑھے۔ یہ الفاظ عام ہیں، یہ اکیلے، مقتدی اور امام؛ سب کے لیے ہیں۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فتوی (...فاتحہ پڑھنا مسنون عمل ہے):

اور اس (موقوف روایت کو) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن مقسم نے بھی روایت کیا ہے، کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں قرأت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلی دو رکعات میں ام القرآن (یعنی: سورت فاتحہ) اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت اور آخری دو رکعات میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے۔

یہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے:

جب صحابی یہ کہے کہ ''یہ کام مسنون ہے'' یا کہے کہ ''ہمارے ہاں یہی بات ہوتی تھی'' تو ایسی روایات کو محدثین کی ایک بڑی جماعت مسانید (مرفوع روایات) میں بیان کرتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منسوب ترک فاتحہ کی ایک اور، ضعیف ترین روایت:

بعض لوگوں نے ایک تاریک سند کے ساتھ میمون بن مہران کے واسطے سے بھی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، امام کے پیچھے قرأت ترک کرنے کی روایت بیان کی ہے۔

میمون بن مہران کی دوسری روایت:

جبکہ ہم نے عمرو بن میمون بن مہران کی روایت ذکر کردی ہے کہ انھوں نے (گزشتہ روایت کے راوی) اپنے والد محترم میمون بن مہران سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز بے کار ہے۔ [1]

---

[1] میمون بن مہران کی اپنے والد گرامی سیدنا مہران الجزری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث گزشتہ صفحات میں 147 نمبر پر گزر چکی ہے۔

فصل: 4

امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے والوں کی ایک اور ضعیف دلیل

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت:

[349]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ نا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ الحُسَينِ الصَّفَّارُ ، وَابنُ صَاعِدٍ، قَالَا: ثنا يُوسُفُ بنُ مُوسَى ، نا سَلَمَةُ بنُ الفَضلِ ، نا الحَجَّاجُ بنُ أَرطَأَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن زُرَارَةَ بنِ أَوفَى ، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقرَأُ خَلفَهُ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: مَن ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتِي؟ فَنَهَى عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابواسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن حسین الصفار اور یحییٰ بن محمد بن صاعد الہاشمی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں یوسف بن موسیٰ ابو یعقوب الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلمہ بن فضل الابرش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حجاج بن ارطاۃ نخعی نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ السدوسی سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی العامری الحرشی سے، انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک شخص آپ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو میری سورت (کی قرأت) میں مجھ سے الجھ رہا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا۔ [1]

صحابی نے ایسا نہیں کہا:

یحییٰ بن محمد بن صاعد الہاشمی کہتے ہیں: ''پھر آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا'' کے الفاظ صرف حجاج بن ارطاۃ نے بیان کیے ہیں۔ جبکہ (حجاج بن ارطاۃ کے علاوہ) شعبہ بن حجاج، سعید بن ابی عروبہ، معمر بن راشد، اسماعیل بن مسلم، حجاج بن حجاج، ایوب بن ابی مسکین، ہمام، ابان اور سعید بن بشیر نے بھی یہ حدیث امام قتادہ بن دعامہ السدوسی سے روایت کی ہے؛ ان میں سے کسی نے بھی وہ الفاظ بیان نہیں کیے جو حجاج بن ارطاۃ نے بیان کیے ہیں (یعنی: ''پھر آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا'')۔ بلکہ امام شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے

[1] یہ سند ضعیف ہے، البتہ "فَنَهَى عَنِ القِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ" کے اضافہ کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 228/2 ـ السنن الكبرى للبيهقي: 162/2 ـ سنن الدارقطني: 326/1 ، 405 .

قتادہ بن دعامہ سے پوچھا کہ شائد نبی کریم ﷺ نے (اس شخص کی قرأت کو) ناپسند کیا؟ تو امام قتادہ نے کہا: اگر آپ ﷺ ناپسند کرتے تو یقیناً منع کر دیتے۔ ❶

حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی دوسری سند:

[350]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا الحَسَنِ الحَافِظُ ، يَقُولُ: سَمِعتُ ابنَ صَاعِدٍ ، يَقُولُ: فَذَكَرَ مَا رَوَاهُ ابنُ عَدِيٍّ عَنهُ ، وَهُوَ يَحيَى بنِ مُحَمَّدِ بنِ صَاعِدٍ أَحَدُ حُفَّاظِ أَهلِ العِرَاقِ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّوبُ بنُ مِسكِينٍ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوالحسن الحافظ ❷ کو سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے ابن صاعد، یعنی: یحییٰ بن محمد بن صاعد کو سنا جو اہل عراق کے عظیم محدث تھے، انھوں نے اسی طرح بیان کیا، جس طرح ابن عدی نے ان کے واسطے سے (حدیث نمبر: 349 میں) روایت کیا ہے۔ البتہ اس کی سند میں انھوں نے (ایوب بن ابی مسکین کی بجائے) ایوب بن مسکین کہا ہے۔ ❸

حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی تیسری سند:

[351]...... أَخبَرَنَا أَبُو بكر بْنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الدَّارَقُطنِيُّ الحَافِظُ نا أَحمَدُ بنُ نَصرِ بنِ سِندَوَيهِ ، نا يُوسُفُ بنُ مُوسَى ، نا سَلَمَةُ بنُ الفَضلِ ، نا حَجَّاجُ بنُ أَرطَاةَ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ۔

ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن نصر بن سندویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلمہ بن فضل الابرش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حجاج بن ارطاۃ نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت بیان کی۔ ❹

---

❶ حوالہ، حدیث نمبر: 352 کے تحت مذکور ہے۔

❷ یہاں مخطوطہ میں ابوالحسین ہے جبکہ درست ''ابوالحسن'' ہی ہے۔ اس سے مراد ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی ہیں۔ اس لیے ہم نے درست کو نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

❸ اسناده صحيح .

❹ یہ سند ضعیف ہے، البتہ آخری الفاظ کے علاوہ یہ حدیث صحیح ہے۔ کیونکہ وہ الفاظ منکر ہیں۔ یہ روایت مع سند سنن دارقطنی میں اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ نَصرِ بنِ سَندَوَيهِ ، ثنا يُوسُفُ بنُ مُوسَى ، ثنا سَلَمَةُ بنُ الفَضلِ ، ثنا الحَجَّاجُ بنُ أَرطَأَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن زُرَارَةَ بنِ أَوفَى ، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقرَأُ خَلفَهُ ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ: مَن ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتَهُم ، فَنَهَاهُم عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ"[سنن دارقطنی: 113/2، حدیث ، 1240]

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''تو آپ ﷺ نے صحابہ کو امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا'' کے الفاظ؛ حجاج بن ارطاۃ کا وہم ہے۔ درست الفاظ وہی ہیں جو شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے قتادہ سے روایت کیے ہیں۔ ❶

حدیثِ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے صحیح الفاظ (شبابہ بن سوّار کی روایت):

[352]...... قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: وأنا عُمَرُ بنُ عَلِيِّ بنِ أَحمَدَ القَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ حَسَّان الأَزْرَق، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعبَةُ، عَن قَتَادَةَ، عَن زُرَارَةَ بنِ أَوفَى، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، صَلَّى الظُّهرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلفَهُ❷ بِـ﴿ سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَقَالَ: أَيُّكُمُ القَارِئُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: لَقَد ظَنَنتُ أَنَّ بَعضَكُم خَالَجَنِيهَا۔ قَالَ شُعبَةُ: فَقُلتُ لِقَتَادَةَ: أَكَرِهَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَو كَرِهَ لَنَهَى عَنهُ۔❸

امام دارقطنی کہتے ہیں: ہمیں عمر بن علی بن احمد القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسان الازرق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شبابہ بن سوّار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ (سورت الاعلیٰ) کی قرأت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے قرأت کرنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے محسوس ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے الجھاؤ پیدا کر رہا ہے۔ ❹

شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اس (آدمی کی قرأت) کو مکروہ (ناپسند) سمجھا تھا؟ تو انھوں نے کہا: اگر آپ ﷺ مکروہ سمجھتے (ناپسند کرتے) تو یقیناً منع کر دیتے۔

[353]...... وَ أَخبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدٍ الرَّوذبَارِيُّ، أنَا أَبُو بَكرِ بنِ دَاسَةَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِستَانِيُّ، نا أَبُو الوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعبَةُ۔

(پہلی سند) اور ہمیں ابو علی حسین بن محمد الروذباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا، انھوں

---

❶ سنن الدارقطني: 405/1.

❷ مخطوطہ اور ہمارے پیش نظر بنیادی مطبوعہ نسخہ میں یہاں ''فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلفَهُ'' کے الفاظ ساقط ہیں، ہم نے کتاب کے دیگر محققہ مطبوعہ نسخوں اور دوسرے مصادر سے یہاں یہ الفاظ نقل کر دیے ہیں۔

❸ سنن دارقطني: 113/2، حديث، 1240.

❹ اسناده صحيح ـ سنن الدارقطني: 405/1.

نے کہا: ہمیں ابوداؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا،...

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وثنا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ العَبدِيُّ ، أَنبَأَ شُعبَةُ المَعنِيُّ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن زُرَارَةَ ، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلفَهُ بِـ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ: أَيُّكُم قَرَأَ؟ قَالُوا: رَجُلٌ ، قَالَ: قَد عَرَفتُ أَنَّ بَعضَكُم خَالَجَنِيهَا۔

(دوسری سند) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث کہتے ہیں: ہمیں محمد بن کثیر العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر پڑھائی، ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (سورت الاعلی) کی قرأت کی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے (صحابہ) سے پوچھا: تم میں سے کس نے قرأت کی ہے؟ انھوں نے کہا: اس شخص نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے الجھاؤ پیدا کر رہا ہے۔ ❶

خاموشی کا حکم جہری قرأت پر ہے (پہلی سند کے راوی، ابوالولید کی وضاحت):

ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے اپنی حدیث (یعنی حدیث نمبر: 353 کی پہلی سند سے مروی حدیث) میں بیان کیا ہے کہ شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے پوچھا کہ کیا سعید نے یہ نہیں کہا کہ (اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا) قرآن کے لیے خاموش ہو جاؤ؟ تو امام قتادہ بن دعامہ نے کہا: یہ حکم تب ہے جب جہری قرأت کی جائے۔

اگر قرأت ناپسند ہوتی تو ممنوع ہوتی:

اور محمد بن کثیر العبدی نے اپنی حدیث (یعنی حدیث نمبر: 353 کی دوسری سند سے مروی حدیث) میں بیان کیا ہے کہ شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے کہا: گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس شخص کی قرأت کو) ناپسند کیا؟ تو قتادہ نے کہا: اگر آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے تو یقیناً منع کر دیتے۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام قتادہ کا یہ کہنا کہ ''یہ حکم تب ہے جب جہری قرأت کی جائے''، احتمال ہے کہ ان کا یہ قول امام کے متعلق ہو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ بات مقتدی کے متعلق ہو۔ یعنی: جب قرآن جہری (بلند آواز سے)

❶ اسناده صحيح .
❷ سنن أبي داؤد ، حديث: 828 .

پڑھا جائے تب قرآن کی قرأت کرنا مقتدی کے لیے جائز نہیں۔ البتہ جب وہ اپنے دل ہی دل میں پڑھے گا تو انصات (یعنی: قتادہ کے بیان کردہ الفاظ؛ ''قرآن کے لیے خاموش ہوجاؤ'' کے حکم) کی مخالفت نہیں ہوگی۔

سعید بن ابی عروبہ کے بیان کی وضاحت:

پھر یہ تو امام قتادہ نے سعید کا موقف بیان کیا ہے، جسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ بلکہ دلیل امام قتادہ کے اپنے اقرار میں ہے کہ انھوں نے فرمایا تھا: ''اگر آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے تو یقیناً منع کر دیتے۔'' درحقیقت حجاج بن ارطاۃ کے قتادہ سے روایت کردہ متن کے برعکس آپ ﷺ نے اپنے پیچھے (مقتدیوں کو) قرأت سے منع نہیں فرمایا تھا۔ (لہٰذا درست یہی ہے کہ آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کو نہ ہی ناپسند کیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا تھا)۔

حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے صحیح الفاظ (ابوداوَد طیالسی کی روایت):

[354]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ بنِ فَورَكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ جَعفَرٍ ، نا يُونُسُ بنُ حَبِيبٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، نا شُعبَةُ ، عَن قَتَادَةَ ، سَمِعَ زُرَارَةَ ، عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ الظُّهرَ فَقَالَ: أَيُّكُم قَرَأَ بِـ﴿سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى﴾ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَد عَرَفتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِيهَا۔

اور ہمیں ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن حبیب العجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداوَد سلیمان بن داوَد الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ بن دعامہ سے روایت کیا، انھوں نے زرارہ بن اوفی العامری کو سنا، انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاَعلَى﴾ (سورت الاعلی) کی قرأت کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ کوئی آدمی میرے لیے قرأت میں الجھاؤ پیدا کر رہا ہے۔ ❶

شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے کہا: گویا کہ آپ ﷺ نے اسے (یعنی اس صحابی کا قرأت کرنا) ناپسند کیا؟ تو قتادہ نے کہا: اگر آپ ﷺ نے ناپسند کیا ہوتا تو آپ ﷺ یقیناً اس سے منع کر دیتے۔ ❷

---

❶ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ مسند أبي داؤد الطيالسي: 185/2 ، حديث ، 891.

ممانعت کے الفاظ سے متعلق امام بیہقی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

اس روایت میں دلیل ہے کہ (حدیث نمبر 349 کے آخر میں بیان شدہ الفاظ:) ''پھر آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا''، حجاج بن ارطاۃ کا وہم ہے، اس نے قتادہ سے نہیں سنے۔ (یعنی قتادہ نے یہ الفاظ بیان ہی نہیں کیے، حجاج بن ارطاۃ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ بیان کر دیے)۔

ممانعت بیان کرنے والے راوی؛ حجاج بن ارطاۃ کی حقیقت:

اور حجاج بن ارطاۃ کی ایسی بے شمار روایات ہیں جن میں اس نے اسی طرح کی غلطیاں کی ہیں۔ ان روایات کی کثرت کے باعث یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ حجاج بن ارطاۃ اہل علم محدثین کے ہاں ناقابل حجت راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ کی روایت سے دلیل نہیں لینی چاہیے۔ ❶

امام یحییٰ بن سعید القطان اس سے حدیث روایت نہیں کیا کرتے تھے۔ ❷

اس روایت کا دوسرا مجروح راوی:

یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے روایت کرنے والا صرف سلمہ بن فضل الابرش ہے۔ اور اس سلمہ بن فضل پر محدثین نے کلام کیا (یعنی اس پر جرح کی) ہے۔ ❸

امام بیہقی رحمہ اللہ کا فیصلہ کن تبصرہ:

نبی کریم ﷺ نے اس صحابی کی قرأت میں سے جو ناپسند کیا؛ وہ اس صحابی کا امام کے پیچھے بلند آواز میں قرأت کرنا تھا۔ غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ (سورت الاعلی) کی قرأت کی ہے؟'' (اس صحابی نے یہ سورت پڑھنے میں آواز بلند کی تھی) اگر آواز بلند نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس سورت کا نام کبھی واضح طور پر بیان نہ کرتے جو سورت اس صحابی نے پڑھی تھی۔ ❹

---

❶ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 156/3.

❷ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 155/3.

❸ دیکھئے: التاريخ الكبير، للبخارى: 84/4 ـ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 168/4 ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 340/3 ـ ميزان الاعتدال، للذهبى: 192/2.

❹ یعنی آپ ﷺ کا اس صحابی کی قرأت بیان کرنے میں واضح طور پر سورت الاعلی کا نام لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس صحابی نے بلند آواز سے یہ سورت پڑھی تھی، اور اس مقتدی صحابی کی آواز بلند ہونے کے باعث ہی آپ ﷺ کو قرأت میں الجھن ہوئی۔ حالانکہ وہ سری نماز، یعنی ظہر کی نماز تھی۔

اور ہم بھی مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت میں آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسند قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی قرأت کرنا ہی چھوڑ دے تو یہ جائز نہیں ہے۔ ❶

اسی کتاب میں ہم نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے (اثبات کے) متعلق سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی احادیث بیان کی ہیں۔ جو ہمارے موقف کی تائید کرتی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

اس طرح کی مزید احادیث بھی مذکور ہیں، (لیکن ان میں بھی قرأت سے منع نہیں کیا گیا)، مثلاً:

[355]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ثَنَا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا أَبُو قِلَابَةُ ، نا بَكرُ بنُ بَكَّارٍ ، نا يُونُسُ بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي الأَحوَصِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، قَالَ: كَانُوا يَقرَأُونَ خَلفَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: خَلَطتُم عَلَيَّ القُرآنَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوقلابہ عبدالملک بن محمد الرقاشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بکر بن بکار ابوعمرو القیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن ابی اسحاق سبیعی نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی سے، انھوں نے ابوالاحوص عوف بن مالک سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز میں) قرأت کیا کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے قرآن پڑھنے میں میرے لیے الجھن پیدا کر دی۔ ❷

یہ بھی قرأت میں آواز بلند کرنے سے ممانعت ہے:

یہ حدیث بھی امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کے متعلق ہے۔ اور ہم بھی امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کو ناپسند کرتے (مکروہ جانتے) ہیں۔ لیکن قرأت کو ہی ترک کر دینا جائز نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن حذافہ رضی اللہ عنہ کو جہری قرأت سے منع کیا تھا:

اسی کتاب میں ہم نے گزشتہ صفحات میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی ذکر کی ہے، کہ سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس میں جہری (بلند آواز سے) قرأت کی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ابن حذافہ!

❶ یعنی ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت تو کرے گا لیکن آواز بلند نہیں کرے گا، مقتدی کا بلند آواز سے قرأت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر کوئی شخص سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث یا اس مفہوم کی دیگر احادیث کے پیش نظر امام کے پیچھے قرأت کرنا ہی ترک کر دے تو اس کا یہ عمل حدیث کے اصل مفہوم و مراد اور حقیقت مسئلہ کے منافی ہوگا۔

❷ یہ سند ضعیف ہے۔ ابواسحاق سبیعی مدلس راوی ہے اور اس نے یہ روایت ''عن'' کے ساتھ بیان کیا ہے۔

مجھے نہیں بلکہ اللہ کو سناؤ۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''مجھے نہیں اللہ کو سناؤ'':

[356]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنِ الحَارِثِ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى بنِ مَندَه ، نا هَارُونُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَمَّالُ ، نا وَهبُ بنُ جَرِيرٍ ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعتُ النُّعمَانَ بنَ رَاشِدٍ ، يُحدِّثُ عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن أَبِي سَلَمَةَ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، فَذَكَرَهُ ، غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: وَأَسمِع رَبَّكَ۔

اور ہمیں ابوبکر بن الحارث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد ابن حیان (ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ بن مندہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہارون بن عبداللہ الحمال بغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن جریر الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم جریر بن حازم الازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے نعمان بن راشد الجزری کو سنا، انھوں نے محمد بن مسلم ابن شہاب زہری کے حوالے سے بیان کیا، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے یہی حدیث (159 نمبر) بیان کی، لیکن اس میں (''اپنے اللہ کو سناؤ'' کی بجائے) ''اپنے رب کو سناؤ'' کے الفاظ ہیں۔ ❷

نماز، سری ہو یا جہری؛ مقتدی پست آواز سے قرأت کرے گا:

اور ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے جہری نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے والے صحابی کے متعلق سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت بھی بیان کی ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ((لَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِهَا)) ''یعنی: سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص یہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ❸

---

❶ دیکھئے حدیث نمبر: 159۔

❷ اسناده لا بأس به.

❸ گزشتہ بحث میں تو نماز ظہر کا تذکرہ تھا، جو کہ سری نماز ہے، جبکہ جہری نمازوں میں بھی مقتدی کے لیے جتنی قرأت مشروع ہے، وہ پست آواز سے ہی کرے گا۔ امام کے پیچھے قرأت میں آواز بلند کرنا درست نہیں۔ جیسا کہ یہاں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے۔ یہ روایت گزشتہ صفحات میں، حدیث نمبر: 111، 112 پر مذکور ہے۔

فصل: 5

امام کے پیچھے قرأت کو ناپسند کرنے والوں کی ایک مزید دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[357]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ حدَّثَنِی أَبُو الحُسَینِ عَلِیُّ بنُ الحَسَنِ بنِ جَعفرٍ العَطَّارُ بِبَغدَادَ، حدَّثَنِی جُبَیرُ بنُ مُحَمَّدٍ الوَاسِطِیُّ [1] ، وَأَحمَدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ السِّرمِرَای ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بنُ الهَیثَمِ [2] بنِ یَزِیدَ أَبُو جَعفرٍ الوَاسِطِیُّ ، نا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ العَجلَانِیُّ ، مَولَی عَلِیِّ بنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ نا سُفیَانُ الثَّورِیِّ ، عَنِ المُغِیرَةِ ، عَن إِبرَاهِیمَ ، عَن عَلقَمَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّی بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: أَیُّکُم قَرَأَ خَلفِی؟ فَسَکَتَ القَومُ، فَقَالَ: أَیُّکُم قَرَأَ خَلفِی؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا لِی أُنَازَعُ القُرآنَ؟ إِذَا صَلَّی أَحَدُکُم خَلفَ إِمَامٍ فَلیَصمُتْ، فَإِنَّ قِرَاءَ تَهُ لَهُ قِرَاءَ ةٌ وَصَلَاتُهُ لَهُ صَلَاةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ (الحاکم) رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالحسین علی بن حسن بن جعفر العطار نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: مجھے جبیر بن محمد الواسطی اور احمد بن عبداللہ السرمرائی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن الہیثم بن یزید ابوجعفر الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام؛ احمد بن محمد العجلانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن سعید الثوری نے بیان کیا، انھوں نے مغیرہ بن مقسم سے، انھوں نے ابراہیم بن یزید نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس نخعی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے قرأت کی ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے

---

[1] مخطوطہ میں، جبیر بن مطعم ہے جو کہ درست نہیں، جبیر بن محمد درست ہے۔ اس سے مراد، ثقہ راوی جبیر بن محمد بن احمد بن عبداللہ ابوعیسیٰ الواسطی ہیں۔

[2] دارالبشائر کے مطبوعہ نسخہ میں یہاں: محمد بن سلم ہے جبکہ مخطوطہ اور دیگر مطبوعہ نسخوں میں محمد بن الہیثم ہے، ملتان سے طبع شدہ نسخہ میں بھی ماہر علم اسماء الرجال الشیخ العلامہ الاستاذ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے محمد بن الہیثم ہی ذکر کیا ہے۔ دیکھیے: ملتانی مطبوعہ نسخہ کتاب القراء ۃ خلف الامام، حدیث، 367 . لہٰذا ہم نے بھی مخطوطہ کے مطابق درج کیا ہے۔

قرأت کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کہ کیا ماجرہ ہے کہ قرآن (پڑھنے میں) الجھن ہورہی ہے؟ تم میں سے کوئی شخص جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خاموشی اختیار کرے۔ کیونکہ امام کی قرأت ہی اس (مقتدی) کی قرأت ہے اور امام کی نماز ہی اس (مقتدی) کی نماز ہے۔ ❶

یہ الفاظ جبیر بن محمد الواسطی کی روایت کے ہیں۔ ❷

امام حاکم رحمہ اللہ کا تبصرہ:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ابوعبداللہ (امام حاکم) رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: یہ حدیث ہم نے صرف اسی شیخ سے، اسی سند کے ساتھ ہی لکھی ہے۔ جبکہ اہل کوفہ کے فقہاء (علماء) میں سے کسی بھی عالم کو یہ حدیث اس مسئلہ (کے دلائل) میں بیان کرتے ہوئے ہم نے نہیں سنا۔ اگر یہ روایت امام سفیان ثوری کے واسطے سے مغیرہ بن مقسم سے ثابت ہوتی، تو کوفہ کے علماء و ائمہ کی نظروں سے کبھی اوجھل نہ رہتی۔ اور اس روایت کے راوی احمد بن محمد العجلانی کو ہم نہیں جانتے، اور اس روایت (کی سند) کے علاوہ کہیں اس راوی کا نام بھی نہیں سنا۔

قرآن پڑھنے میں دشواری، بلند آواز سے تھی، نہ کہ قرأت سے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ اس روایت میں نبی کریم ﷺ کا یہ کہنا کہ: ''تم لوگوں نے قرآن پڑھنا میرے لیے خلط (دشوار) کردیا''؛ آپ ﷺ کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کے متعلق تھا (نہ کہ فی ذاتہ قرأت کے متعلق)۔ اس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

[358]...... وَذَكَرَ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ يَعنِي الصَّبغِيَّ ، نا يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ ، نا أَبُو الرَّبِيعِ ، وَالمُقَدَّمِيُّ ، قَالَا: ثنا أَبُو أَحمَدَ الزُّبَيرِيُّ ، نا يُونُسُ بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ (الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق صبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوربیع سلیمان بن داؤد الزہرانی اور محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن عبداللہ الزبیری الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن ابی

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ ابوالحسین علی بن حسن بن جعفر العطار اور احمد السرمرائی، دونوں متهم بالوضع راوی هیں۔ تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 377/13 ۔ لسان المیزان، لابن حجر: 197/1 ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ میزان الاعتدال، للذهبی: 109/1 .

❷ یعنی: جیسا کہ سند میں مذکور ہے کہ یہ روایت جبیر بن محمد اور احمد بن عبداللہ السرمرائی؛ دونوں نے محمد بن ہیثم سے روایت کی ہے، تو یہاں مذکور متن وہ ہے جو جبیر بن محمد کا بیان کردہ ہے۔

اسحاق سبیعی نے بیان کیا....1

قَالَ أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ: وأنا أَبُو بَكرٍ المُطَرِّزُ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، ثنا إِسحَاقُ ، أنا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، نا يُونُسُ بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، عَن أَبِي إِسحَاقَ ، عَن أَبِي الأَحوَصِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ ، عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِقَومٍ يَقرَأُونَ القُرآنَ يَجهَرُونَ بِهِ: خَلَطتُم عَلِيَّ القُرآنَ۔

(دوسری سند) ابوبکر بن اسحاق صبغی نے کہا: ہمیں ابوبکر قاسم بن زکریا المطرز بغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ الذہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الحنظلی (المعروف اسحاق بن راہویہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل المازنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن ابی اسحاق سبیعی نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے ابوالاحوص عوف بن مالک جشمی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو لوگ (نماز میں امام کے پیچھے) قرآن کی قرأت بلند آواز سے کرتے تھے، انھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تم لوگوں نے میرے لیے قرآن پڑھنے میں الجھن پیدا کردی ہے۔2

یہ بھی تسلیم کریں کہ ''امام کی نماز ہی مقتدی کی نماز'':

(حدیث نمبر: 357 میں مذکور) رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے'' اگر اس بات کی دلیل ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت کے قائم مقام ہے (یعنی مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے)؛ تو پھر ضروری ہے کہ آپ ﷺ کا (اسی حدیث میں مذکور) فرمان: ''امام کی نماز ہی مقتدی کی نماز ہے'' اس بات کی دلیل ہونی چاہیے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کے قائم مقام ہے (یعنی مقتدی کو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ جبکہ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی نے بھی یہ بات کہی ہو۔ لہٰذا یہ الفاظ اس روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت (بہتر ہے مَیں انگارے کھالوں):

ابوالاحوص کی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ (358 نمبر) حدیث مرفوع ہے، جبکہ ایک روایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف مروی ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

---

1 اس سند کے ساتھ یہ روایت دیکھیے: مسند أحمد بن حنبل: 451/1 ـ مصنف ابن أبي شيبة: 273/3، 274 ، حديث ، 3799 ـ مسند البزار: 440/5 ، حديث ، 2078 ـ شرح معاني الآثار ، للطحاوي: 217/1 ـ مسند أبي يعلى: 423/8 ، حديث ، 5006 ـ العلل الكبير ، للترمذي: 233/1 ، حديث ، 61.

2 یہ سند ضعیف ہے۔ ابواسحاق سبیعی مدلس راوی ہے اور اس نے یہ روایت ''عن'' کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جزء القراءة خلف الامام ، للبخاري: ص، 140 ، حديث، 242 ـ مسند البزار: 440/5 ، 441 ، حديث، 2079 ـ مسند أبي يعلى: 275/9 ، حديث ، 5397 ـ سنن الدارقطني: 340/1.

[359]...... أَخبَرَنَا أَبُو بكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ القَاضِي ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا يَحيَى بنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثنا عَمرُو بنُ عَبدِ الغَفَّارِ ، عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى ، عَنِ الحَكَمِ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، عَن عَلقَمَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَأَن أَعَضُّ عَلَى جَمرِ الغَضَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِن أَن اقرَأَ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن حسن القاضی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن عبدالغفار الفقیمی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حکم بن عتیبہ الکندی سے، انھوں نے ابراہیم بن یزید نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس نخعی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت کرنے سے بہتر ہے کہ میں دہکتے انگارے کھالوں۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے مراد...؟

اگر یہ روایت اگر عمرو بن عبدالغفار فقیمی اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے (صحیح) ثابت ہوتو یہاں قرأت سے مراد ''بلند آواز سے قرأت'' لی جائے گی۔ جس کے متعلق (سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی) ابوالاحوص کی روایت (حدیث نمبر: 258) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں نے میرے لیے قرآن خلط (دشوار) کردیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

وَالَّذِي رُوِيَ عَن أَبِي حَمزَةَ الكُوفِيِّ عَن إِبرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَن عَلقَمَةَ بنِ قَيسٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: لَا تَقرَأ خَلفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَائَتَهُ لَكَ قِرَائَةٌ۔

اور جو روایت ابوحمزہ کوفی کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ ابراہیم نخعی نے علقمہ بن قیس سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت مت کرو، کیونکہ اس کی قرأت ہی تمھاری قرأت ہے۔

یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ ابوحمزہ الاعور الکوفی، اہل علم محدثین کے ہاں حدیث میں قابل حجت نہیں ہے۔ مزید آنکہ (ابوحمزہ کی یہ روایت) اسی کی دوسری (مندرجہ ذیل) روایت کے خلاف ہے:

---

[1] اسنادہ ضعیف۔ عمرو بن عبدالغفار، متہم بالوضع راوی ہے۔ تاریخ بغداد، للخطیب بغدادی: 107/14 ۔ عمرو بن عبدالغفار متروک اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ جب متفرد ہوتو ضعیف ہے۔ اور اس کی کسی دیگر راوی نے متابعت بھی نہیں کی۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے (پہلی دلیل):

[360]...... أَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ، أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهِ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ إِسحَاقَ ، نا أَبُو سَلَمَةُ ، نا حَمَّادٌ، عَن أَبِي حَمزَةَ الأَعوَرِ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، عَن عَلقَمَةَ ، أَنَّ ابنَ مَسعُودٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ كَانَ لَا يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ إِلَّا أَن يَكُونَ الإِمَامُ لَا يَقرَأُ۔

ہمیں علی بن احمد المقریٔ نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن اسحاق الحربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بن دینار البصری نے بیان کیا، انھوں نے ابوحمزہ میمون الاعور کوفی سے، انھوں نے ابراہیم بن یزید نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس نخعی سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے اس وقت قرأت کیا کرتے تھے جب امام قرأت نہیں کر رہا ہوتا تھا۔ (یعنی جب امام جہری قرأت نہیں کرتا تھا تب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرأت کیا کرتے تھے۔)❶

اس روایت کا مفہوم ومراد:

اس روایت کا صرف یہی مفہوم و مراد ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے اس وقت قرأت کرتے تھے جب امام جہری قرأت نہیں کر رہا ہوتا تھا۔❷

دوسری دلیل:

اور اسی مفہوم (یعنی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے، کے اثبات) میں ابراہیم نخعی کی علقمہ بن قیس کے واسطے سے بیان کردہ روایت بھی معروف ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

[361]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الكَرَابِيسِيُّ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ السِّرَاجُ ، إِملَاءً، ثنا يُوسُفُ بنُ مُوسَى القَطَّانُ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالَا: ثنا الأَعمَشُ ، عَن إِبرَاهِيمَ ، عَن عَلقَمَةَ ، قَالَ: صَلَّيتُ إِلَى جَنبِ عَبدِ اللّٰهِ ، فَلَم أَعلَم أَنَّهُ يَقرَأُ حتَّى جَهَرَ بِهٰذِهِ الآيَةِ: ﴿وَقُل رَبِّ زِدنِي عِلمًا﴾ [طه:114]

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (الحاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطیب الکرابیسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں

❶ اسناده ضعيف۔ ابوحمزہ الاعور ضعیف راوی ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 264/9 ، حديث ، 9332.

❷ یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سری نمازوں اور سری رکعات میں امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے، اور جہری نمازوں میں جہری رکعات میں امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کو اس قدر ناپسند کرتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: امام کے پیچھے قرأت کرنے سے بہتر ہے کہ میں دہکتے انگارے کھالوں۔ (العاصم)

ابوالعباس محمد بن اسحاق السراج (مؤلف مسند السراج) نے لکھوایا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن موسیٰ القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ محمد بن خازم الضریر اور وکیع بن جراح الرؤاسی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن مہران اعمش نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم بن یزید نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی، مجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ قرأت کر رہے ہیں، حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت بلند آواز سے پڑھی ﴿وَقُل رَّبِّ زِدنِي عِلمًا﴾ [طٰہٰ:114] ❶

تیسری دلیل:

ہم نے اسی کتاب کے گزشتہ صفحات میں روایت بیان کی ہے کہ عبداللہ بن زیاد الاسدی کہتے ہیں: میں نے امام کے پیچھے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی، میں نے ظہر اور عصر میں آپ رضی اللہ عنہ کو قرأت کرتے ہوئے سنا۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی چوتھی روایت:

[362]...... وَأَمَّا الحَدِيثُ الَّذِي أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، ثنا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، نا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ ، عَن مَنصُورٍ ، ح . . .

(پہلی سند) جو حدیث ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (الحاکم) اور محمد بن موسیٰ ابوسعید نیساپوری نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم ثقفی اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص ہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ❸ سے، انھوں نے منصور بن معتمر السلمی الکوفی سے روایت کیا......ح۔

وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ ، ثنا هَارُونُ بنُ سُلَيمَانَ ،

❶ اسناده حسن۔ والاثر صحيح۔ مصنف عبدالرزاق: 450/2 ، حديث ، 4045 ۔ المعجم الكبير ، للطبراني: 277/9 ، حديث ، 9410 ۔ مصنف ابن أبی شيبة: 247/3 ، حديث ، 3679 ۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے سفیان ثوری اور ابن ابی شیبہ نے وکیع بن الجراح کی سند سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ان دونوں نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے۔ مصنف عبدالرزاق کی سند میں سفیان ثوری کا نام ساقط ہو گیا ہے۔ جس کی تصحیح 'المعجم الکبیر للطبرانی' میں مذکور سند سے ہوتی ہے۔

❷ دیکھئے، حدیث نمبر: 187۔

❸ یہاں سفیان بن سعید الثوری اور سفیان بن عیینہ دونوں میں سے کوئی بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں شیوخ؛ حسین بن حفص ہمدانی کے اساتذہ اور منصور بن معتمر السلمی الکوفی کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اور دونوں ثقہ راوی ہیں۔

ثنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ ، عَن سُفيَانَ ، وَشُعبَةَ، عَن مَنصُورٍ ، عَن أَبِي وَائِلٍ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابنَ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ ، فَقَالَ: أَنصِت لِلقُرآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغُلًا ، وَسَيَكفِيكَ ذَاكَ الإِمَامُ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوعبداللہ الحاکم اور محمد بن موسیٰ ابوسعید نیساپوری نے بیان کی ہے وہ اس طرح ہے کہ ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہارون بن سلیمان السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی ابوسعید العنبری نے بیان کیا، انھوں نے سفیان اور شعبہ بن حجاج سے، انھوں نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ اسدی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے امام کے پیچھے قرأت کے متعلق سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: قرآن کے لیے انصات کرو (خاموش ہوجاؤ)، نماز میں ایک مخصوص کیفیت ہوتی ہے، اور اس (قرأت کرنے میں) تجھے امام ہی کافی ہے۔ [1]

اس روایت کا صحیح مفہوم:

یہ روایت اس نماز کے بارے میں ہے جس میں امام جہری قرأت کرتا ہے۔ ''قرآن کے لیے انصات کرو (خاموش ہوجاؤ)''، تب ہی کہا جاتا ہے جب قرأت سنائی دے رہی ہو، جب قرأت سنائی ہی نہ دیتی ہو تب تو خاموش ہونے کا نہیں کہا جاتا۔

اور ہم نے بیان کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ تو ممکن ہے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''قرآن کے لیے انصات کرو (خاموش ہوجاؤ)''، قرأت کرتے ہوئے (امام کے پیچھے) آواز بلند کرنے سے منع کے لیے ہو، نہ کہ قرأت سے منع کے لیے۔ جیسا کہ ہم نے گزشتہ سطور میں بھی بیان کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اثبات قرأت کی مزید روایات:

[363]...... وَقَد أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ الذُّهلِيُّ ، نا الثَّقَفِيُّ ، نا أَبُو كُرَيبٍ ، نا يَحيَى بنُ عَبدِ اللّٰهِ ، نا عُقبَةُ الأَصَمُّ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ سِيرِينَ ، نا عَبِيدَةُ ، أَنَّ ابنَ مَسعُودٍ ، كَانَ يَقُولُ: إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ لَيسَ فِيهَا قِرَائَةٌ فَلَيسَت بِشَيءٍ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوطیب محمد بن احمد الذہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق ابوالعباس السراج ثقفی (صاحبُ مسند السراج) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوکریب محمد بن العلاء الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحیٰ بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقبہ بن عبداللہ الأصم

[1] اسناده صحيح موقوفا.

نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن سیرین انصاری بصری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیدہ السلمانی الکوفی نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہر وہ نماز جس میں قرأت نہ ہو، وہ بے کار ہے۔ ❶

[364]...... وَأَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عُثمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أنا أَبُو طَاهِرِ بنِ خُزَيمَةَ ، أنا جَدِّي ، نا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ بُندَارٌ نا مُؤَمَّلُ بنُ إِسمَاعِيلَ ، نا سُفيَانُ ، عَن أَبِي إِسحَاقَ ، عَن أَبِي الأَحوَصِ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَا تَسبِقُوا قُرَّائَكُم ، إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَاركَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسجُدُوا ، فَإِنَّ أَحَدَكُم تَكُونُ مَعَهُ السُّورَةُ فَيَقرَأُهَا ، فَإِذَا فَرَغَ رَكَعَ مِن قَبلِ أَن يَركَعَ الإِمَامُ ، فَلَا تُسَابِقُوا قُرَّائَكُم ، فَإِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ۔

اور ہمیں امام ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا محمد بن اسحاق بن خزیمہ (المعروف امام ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن بشار بندار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مؤمل بن اسماعیل العدوی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق عمرو بن میمون سبیعی الکوفی سے، انھوں نے ابوالاحوص عوف بن مالک جشمی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: اپنے قاریوں (اماموں) سے آگے مت بڑھو۔ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اگر تم میں سے کسی کو سورت یاد ہو اور وہ اسے پڑھ رہا ہو، تو جب وہ قرأت سے فارغ ہو جائے تو امام سے پہلے ہی رکوع کر دے (ایسا مت کرے)۔ اپنے قاریوں (اماموں) سے آگے مت بڑھو۔ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ ❷

امام ابوبکر ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: کیا آپ غور نہیں کر رہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس روایت میں مقتدی کو اپنی سورت کی قرأت مکمل کر لینے پر امام سے پہلے رکوع کرنے سے منع کر رہے ہیں۔ اور مقتدی کو امام سے پہلے قرأت کرنے سے منع کر رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع نہیں کر رہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے امام سے پہلے قرأت مکمل کر کے امام سے پہلے رکوع جانے سے منع کیا ہے۔ قرأت کرنے سے منع نہیں کیا)

❶ اسناده ضعيف، عقبه الاصم ضعيف.

❷ اسناده ضعيف، ابواسحاق سبیعی مدلس راوی ہے اور اس نے یہ روایت "عن" کے ساتھ بیان کی ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 63/5، حديث، 7221 - المعجم الكبير، للطبراني: 275/9، حديث، 9378 - مصنف عبدالرزاق: 243/2، حديث، 3222 - ابن ابی شیبہ نے ابوالاحوص سے، طبرانی نے زہیر سے اور عبدالرزاق نے معمر بن راشد سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

فصل: 6

امام کے پیچھے قرأت کو ناپسند کرنے والوں کی ایک مزید دلیل اوراس کی خرابی

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[365]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ ، ثنا أَبُو صَالِحٍ ، حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بنُ صَالِحٍ ، حدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، حدَّثَنِي كَثِيرُ بنُ مُرَّةَ الحَضرَمِيُّ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا الدَّردَاءِ ، يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلاةٍ قِرَاءَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَم۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ: وَجَبَت هَذِهِ۔ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ......وَكُنتُ أَقرَبُ القَومِ إِلَيهِ......: مَا أَرَى الإِمَامَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم .

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق صغانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوصالح عبداللہ بن صالح المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح الشامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ، مجھے ابوالزاہریہ حدیر بن کریب الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن مرہ الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: یہ تو واجب ہوگئی۔ تو چونکہ میں دیگر لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے قریب بیٹھا تھا، آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جب امام، لوگوں کو جماعت کرائے تو وہ ان کے لیے کافی ہے۔ (یعنی لوگوں کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں) ❶

متن میں خرابی:

یہ روایت ابوصالح عبداللہ بن صالح کاتب اللیث نے اس طرح بیان کی ہے اوراس نے اس میں غلطی کی ہے۔ ❷

اور زید بن الحباب نے اپنی بیان کردہ دو میں سے ایک روایت میں معاویہ بن صالح کے واسطے سے اسی طرح بیان

---

❶ اسناده ضعيف۔ یہ حدیث "مَا أَرَى الإِمَامَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم" کے الفاظ کے علاوہ حسن درجہ کی ہے، اور درست بات یہ ہے کہ یہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ مسند الشاميين ، للطبراني: 141/3 ، حديث ، 1955 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 162/2 .

❷ السنن الكبرى ، للبيهقي: 162/2 ، 163 .

کیا ہے۔ اور اس نے بھی اس روایت میں غلطی کی ہے۔ [روایت حسب ذیل ہے:]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

[366]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بن يَعقُوبَ نا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا زَيدُ بنُ الحُبَابِ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، حدَّثَنِي كَثِيرُ بنُ مُرَّةَ ، عَن أَبِي الدَّردَاءِ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي الصَّلَاةِ قِرَائَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَم۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ: وَجَبَت هٰذِهِ ، وَكُنتُ أَدنَى القَومِ إِلَيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَرَى الرَّجُلَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم۔

یہ روایت ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ (ابوعبداللہ الحاکم) نے بیان کی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زید بن حباب نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے دادا ابوالزاہر یہ حدیر بن کریب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن مرہ نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں قرأت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: یہ (قرأت) واجب ہوگئی۔ چونکہ میں دوسرے لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب بیٹھا تھا، (اس لیے میں نے سنا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہے تو وہ (قرأت میں) انھیں کفایت کر جاتا ہے۔ [1]

یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے نہیں ہیں:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے متن میں راوی کو وہم ہوگیا (یعنی راوی سے غلطی ہوگئی) ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ: ''میرا خیال ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہے تو وہ (قرأت میں) انھیں کفایت کر جاتا ہے'' رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں، بلکہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اور زید بن حباب نے یہ روایت دو مرتبہ بیان کی ہے۔ ایک روایت میں ان الفاظ کو مرفوع (یعنی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ) قرار دینے میں وہم (غلطی) کا شکار ہوگیا ہے

[1] اسناده حسن۔ آخرى الفاظ "مَا أَرَى الرَّجُلَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم" کے الفاظ کو مرفوع قرار دینا وہم ہے۔ دراصل یہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ سنن النسائی ، حدیث ، 923 ، امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ روایت نبی کریم ﷺ سے منسوب کرنا غلط ہے، یہ تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موقوف قرار دیا ہے۔ السنن الكبرى ، للنسائي: 320/1 ، حديث، 995 ۔ مسند أحمد بن حنبل: 180/5، 448/6 ۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 25، حديث ، 18 ، ص، 164 ، حديث ، 279 .

جبکہ دوسری روایت میں صحیح بیان کیا ہے۔[وہ روایت حسب ذیل ہے:]

[367]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، نا يَحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ صَاعِدٍ ، ثنا الفَضلُ بنُ أَبِي حَسَّان ، نا زَيدُ بنُ الحُبَابِ ، نا مُعَاوِيَةُ بنُ صَالِحٍ ، حدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، حدَّثَنِي كَثِيرُ بنُ مُرَّةَ الحَضرَمِيُّ ، عَن أَبِي الدَّردَاءِ ، فَذَكَرَ هَذَا الحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: قَالَ كَثِيرُ بنُ مُرَّةَ: فَالتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّردَاءِ وَقَالَ: مَا أَرَى الإِمَامَ إِلَّا قَد كَفَاهُم۔

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضل بن ابی حسان البکائی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زید بن حباب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالزاہریہ حدیر بن کریب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن مرہ الحضرمی نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی۔ اوراس میں زید بن حباب نے کہا ہے کہ کثیر بن مرہ نے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: میرا خیال ہے کہ امام (قرأت کرنے میں) لوگوں کے لیے کفایت کر جاتا ہے۔ ❶

یہی بات درست ہے:

یحییٰ بن محمد بن صاعد نے کہتے ہیں: کثیر بن مرہ نے اسے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان قرار دیا ہے۔ اور یہی درست ہے۔

یہ الفاظ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں:

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں امام ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے فرمایا: جو الفاظ درحقیقت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں، جس شخص نے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ قرار دیا ہے، اس کے وہم (غلطی) کی ایک دلیل یہ ہے کہ یہی حدیث ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے معاویہ بن صالح سے روایت کی ہے اور اس میں ان الفاظ کو کثیر بن مرہ کی سند سے واضح طور پر باقاعدہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے الفاظ کے طور پر بیان کیا ہے۔ [عبدالرحمٰن بن مہدی کی روایت حسب ذیل ہے:]

عبدالرحمٰن بن مہدی کی روایت کے الفاظ:

[368]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، ثنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أنا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ صَالِحٍ ، عَن أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ،

---

❶ اسناده حسن .

عَن كَثِيرِ بنِ مُرَّةَ ، عَن أَبِى الدَّردَاءِ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فِى كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَ ةٌ؟ قَالَ: نَعَم۔ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجَبَتْ وَجَبَتْ ، فَقَالَ أَبُو الدَّردَاءِ: مَا أَرَى الإِمَامَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم۔

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے ابوالزاہریہ حدیر بن کریب سے، انھوں نے کثیر بن مرہ سے، انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ تو اس آدمی نے کہا: یہ واجب ہوگئی، یہ واجب ہوگئی۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرتا ہے تو انھیں (قرأت میں) کفایت کرجاتا ہے۔ ❶

عبدالرحمٰن بن مہدی کی ثقاہت:

[369]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ قَالَ: فَحدَّثَنِى أَبُو عَلِيٍّ الحَافِظُ أَنَا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ هُوَ ابنُ خُزَيمَةَ قَالَ: سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ أَبِى صَفوَانَ الثَّقَفِىَّ يَقُولُ: سَمِعتُ عَلِىَّ بنَ عَبدِ اللّٰهِ المَدِينِىَّ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَو أُخِذتُ فَأُحلِفتُ بَينَ الرُّكنِ وَالمَقَامِ لَحلَفتُ أَنِّى لَم أَرَ أَحَدًا أَعلَمَ بِالحَدِيثِ مِن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ مَهدِىٍّ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن ابی صفوان ثقفی سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے علی بن عبداللہ المدینی سے سنا، وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! اگر مجھے پکڑ کر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مجھ سے حلف لیا جائے تو میں یہی حلف دوں گا (یعنی وہاں قسم اٹھا کر کہوں گا) کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑھ کر حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ ❷

یہ انداز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرگز نہیں ہوسکتا:

اور محمد بن اسحاق ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان الفاظ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا محال و ناممکن ہے۔

---

❶ اسناده حسن۔ مسند أحمد بن حنبل: 197/5 ۔ شرح معانى الآثار ، للطحاوى: 216/1 ۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخارى: ص، 25 ، حديث، 17 ، ص، 64 ، حديث ، 92 ۔ خلق أفعال العباد، للبخارى: ص، 151 ، حديث ، 407.

❷ اسناده صحيح۔ مقدمة الجرح و التعديل، لابن أبى حاتم: ص، 252 ۔ تاريخ بغداد، للخطيب البغدادى: 518/11.

ایسا کسی طور ممکن نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا ہو: ''میرا خیال ہے کہ جب آدمی کسی قوم کی امامت کرتا ہے تو وہ اس قوم کو (قرأت میں) کفایت کرجاتا ہے۔'' کیا نبی کریم ﷺ دین کے معاملے میں اندازے، خیال اور شک وشبہ کی بنیاد پر بات کرتے تھے؟ (نعوذ باللّٰه من ذٰلك) اگر نبی کریم ﷺ ہی امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہونے کے متعلق شک وشبہ میں تھے (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) تو پھر یقینی وٹھوس طریقے سے کون سمجھائے گا؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منتخب ہی اس لیے کیا تھا کہ آپ لوگوں کو فرائض ونوافل کی تعلیم دیں۔ لہٰذا یہ الفاظ (میرا خیال ہے کہ .....) سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہی ہو سکتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے نہیں۔

ان الفاظ سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا:

اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا محض خیال کی بنیاد پر ایسا کہنا (کہ امام قوم کو کفایت کرجاتا ہے)، کسی قسم کا حکم واجب نہیں کرتا۔ کیونکہ سائل کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے ''جی ہاں'' کہہ کر ''ہر نماز میں قرأت ہے'' کا یقینی اظہار فرمادیا تھا، اور (آپ ﷺ کے ''جی ہاں'' کہنے سے) ایک صحابی نے (استدلال کرتے ہوئے) کہہ دیا تھا کہ ''یہ واجب ہوگئی''۔ تو آپ ﷺ نے اس صحابی کی نفی نہیں فرمائی تھی۔ لہٰذا یہ بات (کہ قرأت واجب ہے) رسول اللہ ﷺ سے یقینی طور پر مذکور ہے۔ اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول خیال اور گمان ہے۔ اور یقینی بات کے مقابل، گمان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ بعض اوقات گمان غلط بھی ہوتا ہے۔

عبداللہ بن وہب کی روایت کے الفاظ:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن وہب مصری نے بھی عبدالرحمٰن بن مہدی کی طرح ہی (اس کی موافقت میں) معاویہ بن صالح سے روایت بیان کی ہے اس میں بھی ان الفاظ کی نسبت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف ہے۔ [عبداللہ بن وہب کی روایت حسب ذیل ہے:]

[370]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بَكرٍ النَّيسَابُورِيُّ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ زِيَادٍ ، وَعَبدُ المَلِكِ بنُ أَحمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: ثنا بَحرُ بنُ نَصرٍ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ وَهبٍ ، حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بنُ صَالِحٍ ، عَن أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَن كَثِيرِ بنِ مُرَّةَ ، عَن أَبِي الدَّردَاءِ ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قُرآنٌ؟ قَالَ: نَعَم ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ: وَجَبَ هٰذَا۔ فَقَالَ أَبُو الدَّردَاءِ: يَا كَثِيرُ ، ......وَأَنَا إِلَى جَنبِهِ...... لَا أَرَى الإِمَامَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الحافظ (امام دارقطنی) نے بیان کیا،

انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد نیساپوری اور عبدالملک بن احمد الدقاق بغدادی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے ابوالزاہریہ حدیر بن کریب سے، انھوں نے کثیر بن مرہ سے، انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرآن پڑھنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگوں میں سے کسی آدمی نے کہا، یہ تو واجب ہے۔ کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا، انھوں نے فرمایا: اے کثیر بن مرہ! میرا خیال ہے کہ جب امام قوم کی امامت کرتا ہے تو وہ انھیں کافی ہوتا ہے۔ ❶

یہی الفاظ درست ہیں (امام دارقطنی رحمہ اللہ کا بیان):

امام علی بن عمر دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: درست یہی ہے کہ یہ الفاظ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ جیسا کہ عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ہے۔ اور زید بن حباب کو اس میں (یعنی: حدیث نمبر: 366 میں) وہم ہوگیا تھا۔ ❷

حماد بن خالد کی روایت کے الفاظ:

اور حماد بن خالد نے بھی معاویہ بن صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے: (جو حسب ذیل ہے)

[**371**]...... أَخبَرَنَاهُ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، ثنا أَبُو حامِدٍ مُحَمَّدُ بنُ هَارُونَ ثنا الحَسَنُ بنُ إِسمَاعِيلَ بنِ أَبِي المُجَالِدِ ، ثنا حَمَّادُ بنُ خَالِدٍ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ صَالِحٍ ، عَن أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَن كَثِيرِ بنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا الدَّردَاءِ ، يَقُولُ: سَأَلتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: نَعَم، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ: وَجَبَت ، فَالتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّردَاءِ ......وَكُنتُ أَقرَبُ القَومِ مِنهُ...... فَقَالَ: يَا كَثِيرُ ، مَا أَرَى الإِمَامَ إِذَا أَمَّ القَومَ إِلَّا قَد كَفَاهُم۔

یہ حدیث ہمیں احمد بن محمد بن احمد بن حارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد محمد بن ہارون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن اسماعیل بن ابی مجالد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن خالد الخیاط نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے ابوالزاہریہ حدیر بن کریب سے، انھوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرماتے تھے:

---

❶ اسناده حسن۔ سنن الدارقطنی: 333/1 ، 338 ۔ السنن الكبرى للبيهقي: 163/2 .

❷ سنن الدارقطنی: 333/1 .

میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: یہ واجب ہوگئی۔ پھر سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے کثیر بن مرہ! میرا خیال ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے تو وہ لوگوں کو (قرأت کرنے میں) کافی ہوتا ہے۔ [1]

کوئی شک باقی نہیں رہا:

لہٰذا امام عبدالرحمٰن بن مہدی، الحافظ المتقن عبداللہ بن وہب اور حماد بن خالد رحمہم اللہ کی روایات اور زید بن حباب کی دو میں سے ایک روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ الفاظ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں، نبی کریم ﷺ کے نہیں ہیں۔

لیکن افسوس ہے، بددیانت لوگوں پر:

تعجب ہے اس شخص پر جس نے عبداللہ بن صالح کی معاویہ بن صالح سے روایت کردہ حدیث (نمبر: 365) کی موافقت و تائید میں احادیث جمع کیں (صرف یہ ثابت کرنے کے لیے) کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ ہی کے ہیں (یعنی: ''میرا خیال ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے تو وہ انھیں کافی ہوجاتا ہے'')۔ پھر وہ یہ بھی کہتا ہے کہ معاویہ بن صالح ......قاضی اندلس...... سے یہ حدیث ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، جن میں عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن وہب القرشی، زید بن حباب العکلی وغیرہ شامل ہیں۔ پھر وہ عبداللہ بن صالح کی روایت (حدیث:365) کی موافقت میں صرف زید بن حباب کی روایت کردہ حدیث کو ذکر کرتا ہے، عبدالرحمٰن بن مہدی اور عبداللہ بن وہب کی روایات کو بیان نہیں کرتا۔ اس طرح اس نے اپنی کتاب میں سے اس روایت کو دیکھنے والوں کو اس وہم میں ڈال دیا کہ عبدالرحمٰن مہدی اور عبداللہ بن وہب بھی اس حدیث کو روایت کرنے اور ان الفاظ (میرا خیال ہے کہ....) کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنے میں زید بن حباب کے موافق ہیں۔ (حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے)

اس نے اس معاملے میں جھوٹ بولا اور عوام کو دھوکے میں ڈال دیا۔ جبکہ عبدالرحمٰن بن مہدی اور عبداللہ بن وہب کی روایت کردہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے جو ہم نے بیان کردیے ہیں۔ (ان دونوں کی حدیث عبداللہ بن صالح کی حدیث جیسے الفاظ والی ہرگز نہیں ہے)۔ باللہ التوفیق۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

[**372**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ ، أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ ، أنا عَبدُ المَلِكِ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا يَحيَى بنُ عَبدِ الحَمِيدِ ، نا إِسحَاقُ بنُ سُلَيمَانَ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ يَحيَى ، عَن يُونُسَ بنِ مَيسَرَةَ ، عَن أَبِي إِدرِيسَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا الدَّردَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

[1] اسناده حسن۔ سنن الدارقطني: 403/1.

قَالَ: أَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو الدَّردَاءِ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَ ةٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَم، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجَبَ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَرَى إِذَا كَانَ الإِمَامُ إِلَّا كَانَ كَافِيًا۔

اور ہمیں ابوالحسن علی بن احمد المقری نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن سلمان النجاد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن محمد ابوقلابہ الرقاشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عبدالحمید ابوزکریا الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن سلیمان الرازی نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن یحییٰ الصدفی سے، انھوں نے یونس بن میسرہ الدمشقی سے، انھوں نے ابوادریس الخولانی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ ابوادریس کہتے ہیں کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جی ہاں۔ تو ایک صحابی نے کہا: یہ تو واجب ہوگئی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ جب کوئی شخص امام ہوتا ہے تو وہ (مقتدیوں کو) کافی ہوتا ہے۔ [1]

یہ روایت ضعیف ہے:

اس حدیث کو روایت کرنے میں معاویہ بن یحییٰ الصدفی متفرد (تنہا) ہے۔ اور وہ متروک راوی ہے۔ اس پر امام یحییٰ بن معین، امام علی بن المدینی، امام بخاری اور امام ابوعبدالرحمٰن النسائی رحمہم اللہ نے جرح کی ہے۔ [2]

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ (پہلا فتویٰ):

[373]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ، ثنا أَبُو بَكرِ بنُ أَبِي دَاوُدَ، نا يَزِيدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ زُرَيقٍ، نا الوَلِيدُ يَعنِي ابنَ مُسلِمٍ، نا أَبُو عَمرٍو يَعنِي الأَوزَاعِيَّ، حدَّثَنِي حَسَّانُ بنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّردَاءِ يَقُولُ: لَو لَم أَقدِر عَلَى أَن أَقرَأَ بِأُمِّ القُرآنِ لَقَرَأتُ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

---

[1] اسناده ضعيف جدًا۔ یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی حدیث کا چور تھا، معاویہ بن یحییٰ صدفی ضعیف راوی تھا۔ یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ اور اس کے آخری الفاظ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف ہیں۔ سنن ابن ماجة، حديث، 842 ـ مسند الشاميين، للطبراني: 264/3، حديث، 2223 ـ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 25.

[2] یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی جرح کے لیے دیکھئے: تاريخ ابن معين، رواية الدارمي: ص، 204 ـ علی بن المدینی رحمہ اللہ کی جرح کے لیے دیکھئے: الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 399/6 ـ امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کے لیے دیکھئے: التاريخ الكبير، للبخاري: 336/7 ـ الضعفاء، للعقيلي: 183/4 ـ كتاب الضعفاء والتروكين، للنسائي: ص، 237.

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد (امام ابوداؤد سجستانی کے بیٹے) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن عبداللہ بن رزیق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے حسان بن عطیہ المحاربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے فاتحہ پڑھنے کا وقت نہ ملے تو پھر بھی میں فاتحہ پڑھوں گا چاہیے رکوع جاتے جاتے ہی پڑھوں۔ [1]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ امام کے ساتھ اس وقت ملیں جب وہ رکوع میں ہو تو آپ رضی اللہ عنہ پھر بھی فاتحہ پڑھ کر ہی رکوع کریں گے۔

دوسرا فتویٰ:

اور ہم نے اس سے پہلے بھی سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی، یہی روایت ولید بن مسلم کی اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: امام کے پیچھے سورت فاتحہ کی قرأت مت چھوڑو، چاہے وہ جہری قرأت کر رہا ہو یا سری۔

تیسرا فتویٰ:

اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ امام رکوع میں ہی ہو، تب بھی تم فاتحہ پڑھو اگر تمھیں یقین ہو کہ تم امام کو رکوع کے آخر تک مل جاؤ گے۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا واضح موقف:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے یہ اقوال اس بات کی دلیل ہیں کہ گزشتہ حدیث میں ان کا بیان، (سورت فاتحہ کے علاوہ کسی دوسری) سورت کی قرأت کے متعلق ہے یا (مقتدی کی) جہری قرأت کے متعلق ہے۔ واللہ اعلم۔ [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، حسان بن عطیہ نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

[2] یعنی سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ میرا خیال ہے کہ امام لوگوں کے لیے (قرأت میں) کفایت کرجاتا ہے، اس قول سے مراد دو میں سے ایک ہے: پہلا یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ جب امام سورت فاتحہ کے بعد والی سورت پڑھنا شروع کردے تو اس کی یہ قرأت مقتدی کی طرف سے بھی ہے، اس وقت مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ دوسرا یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جہری قرأت کے متعلق فرمائی تھی کہ جب امام جہری قرأت کر رہا ہو تو تم اس کے پیچھے جہری قرأت مت کرو کیونکہ اس کا بلند آواز سے پڑھنا تمھارے لیے کافی ہے۔ واللہ اعلم۔

فصل: 7

امام کے پیچھے قرأت کے مانعین کی دلیل، اس میں دھوکے، اور متن میں راویوں کے اختصار، کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت:

[374]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ نا يَحيَى بنُ مَنصُورٍ القَاضِي وَمُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ المُزَكِيُّ، قَالَا: ثنا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ، نا يُوسُفُ بنُ عَدِيٍّ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو الرَّقِّيُّ، عَن أَيُّوبَ السَّختِيَانِيِّ، عَن أَبِي قِلَابَةَ، عَن أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصحَابِهِ ثُمَّ أَقبَلَ بِوَجهِهِ عَلَى أَصحَابِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا، فَسَأَلَهُم ثَلَاثًا، فَقَالُوا: إِنَّا لَنَفعَلُ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن منصور القاضی اور محمد بن جعفر المزکی نیساپوری نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم البوشنجی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یوسف بن عدی التیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمرو الرقی الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا تم قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا۔ تو انھوں نے عرض کیا: جی، ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو۔ [1]

یہ روایت مختصر ہے:

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے کہا: یوسف بن عدی نے یہ روایت بیان کرنے میں اختصار کیا ہے۔ اس حدیث کو مکمل (متن کے ساتھ) عبداللہ بن جعفر الرقی، یحییٰ بن یوسف الزمّی اور مخلد بن حسن نے عبیداللہ بن عمرو الرقی سے روایت کیا ہے۔

---

[1] اسناده ضعیف۔ درست یہی ہے کہ یہ روایت ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی کی مرسل روایت ہے۔

مکمل روایت یہ ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تینوں کی بیان کردہ روایات، ہم نے اس کتاب میں ذکر کردی ہیں۔ اور عبدالسلام بن عبدالحمید نے بھی عبید اللہ بن عمرو سے اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔ ان سب نے حدیث میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ سورت فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لے۔ ❶

حدیث کے متن میں تحریف:

میں نے اس شخص کی کتاب میں بہت سی واہی (ضعیف ترین اور بے سروپا) روایات دیکھی ہیں جن سے اس نے امام کے پیچھے قرأت ترک کرنے کا استدلال کیا ہے۔ اس نے یوسف بن عدی کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے، حالانکہ اس نے عبیداللہ بن عمرو کے واسطے سے یہ روایت الفاظ کم (یعنی: مختصر) کر کے بیان کی ہے۔ پھر اس نے اس کے ساتھ ہی مخلد بن حسن کی عبیداللہ بن عمرو سے ہی روایت کردہ حدیث ذکر کی ہے۔ اور اس حدیث کے متن میں ایک ''الف'' کا اضافہ کردیا ہے (یعنی ''وَ لِيَقْرَأْ'' کی بجائے ''أَوْ لِيَقْرَأْ'' کردیا ہے)۔ حالانکہ اس اضافے کی کوئی متابعت (تائید) نہیں ملتی۔ اس نے (الف، کا اضافہ کر کے) متن کو اس طرح بنا دیا ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ): آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، یا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ سورت فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لے۔

حدیث کا اصل اور محفوظ متن:

[375]...... وَقَد أَخبَرَنَا بِالحَدِيثِ أَحفَظُ عَصرِهِ وَأَتقَنُهُم فِي الرِّوَايَةِ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أنا أَبُو زَكَرِيَّا يَحيَى بنُ مُحَمَّدٍ العَنبَرِيُّ نا إِبرَاهِيمُ بنُ أَبِي طَالِبٍ، حدَّثَنِي مَخلَدُ بنُ الحُسَينِ أَبُو أَحمَدَ بِبَغدَادَ، نا عُبَيدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو الرَّقِّيُّ أَبُو وَهبٍ الجَزَرِيُّ، عَن أَيُّوبَ، عَن أَبِي قِلَابَةَ، عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصحَابِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، أَقبَل عَلَيهِم بِوَجهِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِي صَلَاتِكُم خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا؛ وَلِيَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

جبکہ اپنے دور کے اعلیٰ حافظے والے (عظیم حافظِ حدیث) اور سب سے بڑھ کر بہتر روایت کرنے والے محدث، ابوعبداللہ

❶ عبداللہ بن جعفر، یحییٰ بن یوسف، مخلد بن حسن بن ابی زُمیل اور عبدالسلام بن عبدالحمید کی روایات کے لیے دیکھئے، اس کتاب کی حدیث نمبر: 132 اور 133.

الحافظ امام حاکم رحمہ اللہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزکریا یحییٰ بن محمد العنبری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابواحمد مخلد بن حسن بن ابی زُمیل نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں ابووہب عبیداللہ بن عمرو الرقی الجزری نے بیان کیا، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، جب نماز مکمل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو، جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پوچھا۔ تو ایک صحابی نے یا کچھ صحابہ نے کہا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ سورت فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لے۔ [1]

حدیث میں تحریف کے اثرات:

صحابی نے، دل ہی دل میں سورت فاتحہ پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بیان کیا ہے۔ جو ''الف'' کے بغیر ہے (یعنی ''وَ'' کے ساتھ ہے، ''أَوْ'' کے ساتھ نہیں)۔ اس ''الف'' کے اضافے نے اختیار کا وہم پیدا کر دیا ہے۔ [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف۔ درست یہ ہے کہ اس روایت مرسل ہے۔

[2] یعنی، الف کے اضافے سے ترجمہ یوں بن گیا ہے کہ قرأت نہ کیا کرو؛ اگر کرنی ہو تو اپنے دل ہی دل میں کر لیا کرو۔ اس ترجمہ سے حدیث کا مطلب بالکل بگڑ گیا ہے، گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو مرضی کرنے کا حکم دے رہے ہیں کہ چاہے تو قرأت بالکل نہ کرو، چاہے تو دل ہی دل میں کر لو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ مانعین قرأت کی دلیل کے طور پر اس الف کے اضافے کو اگر درست مان لیا جائے تو پھر اللہ کو گواہ بنا کر پوری ایمانداری سے یہ لوگ بتائیں کہ کیا کبھی انھوں نے اپنے مقتدیوں کو یہ کہا ہے کہ کبھی کبھی فاتحہ پڑھا کرو؟ اور اس روایت میں الف کا اضافہ بھی ان بے چاروں کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے سے راہ فرار مہیا نہ کر سکا۔ کیونکہ اس حدیث میں فاتحہ کا خصوصی ذکر ہے، اگر یہ حضرات کبھی کبھی فاتحہ پڑھنے کا اظہار کر بھی دیں تو فاتحہ پڑھنے کی پاداش میں منہ میں آگ کے انگارے ڈالے جانے کی وعید سے خود کو کس طرح بچائیں گے؟ جو وعید ''البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد دوم صفحہ، 320'' پر علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ لیکن مجھے خدشہ ہے کہ اب انگاروں کی تاویل بھی نکال لی جائے گی کہ انگاروں سے مراد گلاب کے تازہ مہکتے پھول ہیں، یا انگاروں سے مراد رس گلے اور گلاب جامن ہیں۔ اس تاویل کا رونما ہونا کوئی بعید نہیں ہے کیونکہ یہاں تو احادیث کی انوکھی تاویل کرنے کے ماہرین موجود ہیں، جنھوں نے سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر: 1936 میں مذکور لعنت کی تاویل میں فرمایا تھا کہ یہاں لعنت سے مراد رحمت ہے۔ [مستخلص الحقائق، ص، 126] البتہ ایسے ماہرین اگرچہ موجود ہیں پھر بھی یہاں شکنجہ عجیب ہے، جو ان لوگوں کا اپنا ہی بنایا ہوا ہے، اگر مذکورہ حدیث میں الف کا اضافہ کر کے اختیاری صورت میں کسی وقت امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی جسارت کر بیٹھے تو ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ سے ان کے اپنے استدلال کے تحت ہی ''قرآن کے لیے خاموش ہو جاؤ'' کے حکم کی خلاف ورزی کے مجرم ٹھہریں گے۔ کریں تو کیا کریں، جائیں تو کہاں جائیں بیچارے؟ (العاصم)

بالفرض اگر حدیث کے الفاظ یہی ہوتے:

اور ابراہیم بن ابی طالب: امام، حافظ (یعنی جید محدث) تھے۔ ابوزکریا یحییٰ بن محمد العنبری: عالم، ادیب، جید محدث تھے۔ اگر اس حدیث میں الف موجود ہوتا تو ان سے کبھی مخفی نہ رہتا۔ اور ثقہ راوی، امام ابویعلی الموصلی رحمہ اللہ نے بھی مخلد بن حسن بن ابی زُمیل سے یہ حدیث الف کے اضافے کے بغیر بیان کی ہے۔ ❶

اگر حدیث کے متن میں الف ثابت بھی ہوتا تو پھر بھی ان (مانعین قرأت) کے موقف کے خلاف ہی تھا۔ کیونکہ یہ لوگ مقتدی کو قرأت کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں دیتے۔

حدیث بیان کرنے میں دھوکے کا ایک اور انداز:

اور (میں نے اس کی کتاب میں یہ بھی دیکھا ہے کہ) اس نے اس حدیث کے بعد ابویعلی موصلی کی روایت بھی بیان کی ہے، جو امام ابویعلی نے مخلد بن حسن بن ابی زمیل سے، انھوں نے عبیداللہ بن عمرو الرقی سے روایت کی ہے۔ لیکن اس روایت کو صرف یہاں تک ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو۔'' اس کے بعد ''الحدیث'' کا لفظ لکھ دیا۔ اور قرأت کے متعلق نبی کریم ﷺ کا حکم ذکر نہیں کیا (یعنی یہاں بھی عوام کو دھوکہ دیا ہے، إِنَّا لِلّٰه و إِنَّا إِلَیهِ رَاجِعُونَ)۔

جبکہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ ہم نے اپنے شیخ ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کی ہے، انھوں نے ابوعلی الحسین بن علی نیساپوری الحافظ سے، انھوں نے ابویعلی موصلی سے، حدیث روایت کی، اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو، اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ سورت فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لے۔'' ❷

ابوبکر احمد بن محمد الحارثی الاصبہانی الفقیہ سے بھی اسی طرح یہ روایت مذکور ہے، انھوں نے ابومحمد بن حیان (ابوالشیخ

---

❶ یہ حدیث مسند ابی یعلی اور معجم ابی یعلی؛ دونوں میں مذکور ہے۔ مسند ابی یعلی میں، نہ الف ہے اور نہ ہی واؤ، اس کا متن مع سند اس طرح ہے: "حَدَّثَنِی مَخلَدُ بنُ أَبِی زُمَیلٍ حَدَّثَنَا عُبَیدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو الرَّقِّیُّ عَن أَیُّوبَ عَن أَبِی قِلَابَةَ عَن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، صَلَّی بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا قَضَی صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَیهِم بِوَجهِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَئُونَ فِی صَلَاتِکُم خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ یَقرَأُ؟ فَسَکَتُوا۔ فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ فَقَالَ قَائِلٌ أَو قَالَ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفعَلُ۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا لِیَقرَأْ أَحَدُکُم بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ فِی نَفسِهِ. [مسند أبی یعلی: 187/5، حدیث، 2805۔ الشیخ حسین سلیم اسد کہتے ہیں: إسناده جید" اور معجم ابی یعلی میں واؤ ہے، مگر الف کا اضافہ نہیں ہے، اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: "حَدَّثَنَا مَخلَدُ بنُ أَبِی زُمَیلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو الرَّقِّیُّ عَن أَیُّوبَ عَن أَبِی قِلَابَةَ عَن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی بِأَصحَابِهِ فَلَمَّا قَضَی صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَیهِم بِوَجهِهِ فَقَالَ: أَتَقرَؤُونَ فِی صَلَاتِکُم خَلفَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ یَقرَأُ؟ فَسَکَتُوا۔ فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفعَلُ۔ قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا وَلیَقرَأْ أَحَدُکُم بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ فِی نَفسِهِ"[معجم أبی یعلی: حدیث، 303]

❷ دیکھیے، حدیث نمبر: 133۔

اصبہانی) سے انھوں نے ابویعلی الموصلی سے روایت کی ہے۔ ❶

قرأت خلف الامام کی نفی کے دلائل جمع کرنے والے نے (اپنی کتاب میں) ابوبکر احمد بن محمد الحارثی اور دیگر کی بیان کردہ روایت سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ساقط کر دیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ سورت فاتحہ اپنے دل ہی دل میں پڑھ لے۔''

اور اسی طرح عبدالسلام بن عبدالحمید کی عبیداللہ بن عمرو الرقی سے روایت کردہ اس حدیث میں سے بھی یہ الفاظ ساقط کر دیے ہیں۔

لیکن الفاظ کی یہ کمی حدیث پر اثر انداز نہیں ہوسکی۔ کیونکہ استثنیٰ؛ مستثنیٰ منہ کے ساتھ لازمی مذکور ہوتا ہے۔ ایسا تو درست ہی نہیں کہ ایک حصہ بیان کر دیا جائے اور دوسرا چھوڑ دیا جائے۔ اگر ایسا جائز قرار دیا جائے تو گواہی میں انسان کا صرف کسی بات کا اقرار کر لینا ہی بیان کیا جائے گا اس کا استثنا ذکر نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح تو بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔ اس لیے کوئی عالم بھی اسے جائز نہیں قرار دیتا۔

پھر میں نے اس کی کتاب میں یہ بھی دیکھا کہ اس نے اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی طالب نے مخلد بن حسن سے روایت کیا ہے۔

جبکہ ابراہیم بن ابی طالب کی مخلد سے روایت کردہ حدیث گزشتہ سطور میں بیان ہو چکی ہے جو کہ اس (قرأت سے منع کرنے والے) کے خلاف ہے اس کے حق میں نہیں ہے۔ ❷

یہ تو جھوٹ کا لباس ہے:

یہ کیسی دیانتداری ہے کہ یہ لوگ عوام کو (حدیث کے معاملے میں) دھوکا دیتے پھرتے ہیں؟ اور (ابراہیم بن ابی طالب کی نامکمل) روایت کو بیان کر کے کس طرح خوش ہو رہے ہیں (کہ اپنا موقف ثابت کر دیا)، حالانکہ اگر اس حدیث کو مکمل پڑھا جائے تو اس حدیث میں دراصل انہی کے موقف کی تردید ہے۔ دراصل یہ لوگ (علم و دلائل سے) خالی و عاری ہیں، لیکن خود کو بتکلّف شکم سیر (یعنی، دلائل کے عالم) ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ مثال صادق آتی ہے کہ یہ لوگ اسی طرح ہیں جیسا کہ کسی نے جھوٹ کا لباس پہنا ہو۔ (یعنی حقیقت میں لباس پہنا نہ ہو لیکن اسے یہ خوش فہمی ہو کہ اس نے لباس پہنا ہوا ہے)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک ضعیف روایت:

پھر اس نے ایک تاریک ترین سند سے مروی روایت کا سہارا لیا ہے، جو رجاء بن ابی رجاء سے مروی ہے، انھوں

❶ دیکھئے، حدیث نمبر: 133۔ ❷ دیکھئے، حدیث نمبر: 375۔

نے ابوتوبہ الربیع بن نافع سے، انھوں نے عبیداللہ بن عمرو الرقی سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔

یہ روایت، ثقہ راویوں نے یوں بیان نہیں کی:

یہ روایت، عبیداللہ بن عمرو الرقی سے ثقہ راویوں کی روایت کردہ ان احادیث کے مخالف ہے، جو ہم نے ذکر کردی ہیں۔ اور یہ روایت (اسی روایت کے راوی) ابوتوبہ الربیع بن نافع سے ثقہ راویوں کی بیان کردہ روایت کے بھی خلاف ہے۔[ابوتوبہ کی روایت حسب ذیل ہے:]

[376]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عُمَرَ المُقرِئُ ابنُ الحَمَّامِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبَغدَادَ، ثنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ أَبُو الأَحوَصِ مُحَمَّدُ بنُ الهَيثَمِ قِرَاءَةً عَلَيهِ، نا أَبُو تَوبَةَ الرَّبِيعُ بنُ نَافِعٍ ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عَمرٍو ، عَن أَيُّوبَ ، عَن أَبِي قِلَابَةَ ، عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقبَلَ عَلَيهِم بِوَجهِهِ، فَقَالَ: أَتَقرَأُونَ فِي صَلَاتِكُم وَالإِمَامُ يَقرَأُ؟ فَسَكَتُوا ، فَقَالَ لَهُم ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ: قَائِلٌ أَو قَائِلُونَ : إِنَا لَنَفعَلُ ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا؛ لِيَقرَأ أَحَدُكُم بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر المقرئ ابن الحمامی رحمہ اللہ نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے فرمایا: ہمیں احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالاحوص محمد بن الہیثم نے ......اپنے سامنے قرأت کے ذریعے...... بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمرو الرقی سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قرأت کرتے ہو، جب امام قرأت کررہا ہوتا ہے؟ صحابہ خاموش رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔تب ایک صحابی یا زیادہ صحابہ نے جواب دیا: (جی ہاں) ہم ایسا کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو،تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے دل ہی دل میں سورت فاتحہ پڑھا کرے۔ [1]

معمولی توجہ کرنے سے سب سمجھ آجائے گا:

عبیداللہ بن عمرو الرقی سے مروی روایات، ایوب سختیانی کی ابوقلابہ کے واسطے سے روایت کردہ مرسل روایات، خالد

[1] اسنادہ ضعیف۔ درست بات یہی ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

الخذاء کی وہ روایات جو انھوں نے ابوقلابہ سے ابوقلابہ نے محمد بن ابی عائشہ سے اس نے ایک صحابی سے اور صحابی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہیں جن میں اسی طرح کا واقعہ مذکور ہے، اور جن روایات میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے؛ ان تمام روایات کو جس شخص نے پڑھ لیا اسے یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ رجاء بن رجاء کی (گزشتہ سطور میں مذکور) روایت ان تمام روایات کے خلاف وضع کی گئی (خود بنائی گئی، من گھڑت روایت) ہے۔ اسے بعض مجہول راویوں نے وضع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل فرما کر ہمیں جھوٹ بولنے اور من گھڑت باتیں (روایات) بیان کرنے سے محفوظ رکھے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک اور موضوع روایت:

[**377**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، قَالَ: وَقَد رَوَوا هَذَا الخَبَرَ بِإِسنَادٍ مَوضُوعٍ لِشُعبَةَ عَن قَتَادَةَ عَن أَنَسٍ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، حدَّثَنِي أَخُونَا أَبُو نَصرٍ البُخَارِيُّ بِنَيسَابُورَ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ يَعقُوبَ ، نا الحَسَنُ بنُ سَهلٍ البَصرِيُّ بِبَلخَ ، ثنا قَطَنُ بنُ صَالِحٍ ، نا شُعبَةُ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا کہ ان (مانعین قرأت، مجہول لوگوں نے) یہ روایت موضوع (من گھڑت) سند کے ساتھ امام شعبہ بن حجاج سے بھی روایت کی ہے کہ انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا...(امام ابوعبداللہ الحاکم کہتے ہیں) مجھے ہمارے بھائی ابونصر محمد بن احمد الملاحمی البخاری نے نیساپور میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سہل البصری نے (خراسان کے شہر) بلخ میں بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں قطن بن صالح دمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے قتادہ سے روایت کیا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ [1]

یہ راوی، موضوع روایات بیان کرنے کے عادی تھے:

ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا، کہ میں نے ابواحمد الحافظ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: جو بات ابواحمد الحافظ نے حارثی کے بارے میں کہی ہے، مَیں اس میں معمولی شک بھی نہیں کرتا۔ (وہ موضوع اور جھوٹی احادیث بنایا کرتا تھا) میں نے خود اس کی بیان کردہ

[1] اسناده موضوع۔ قطن بن صالح کذاب اور عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی متہم بالوضع راوی ہے۔ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 341/49.

احادیث میں موضوع (من گھڑت) روایات دیکھیں ہیں، جنھیں اس نے ثقہ راویوں سے (منسوب کر کے) روایت کیا ہے۔......ان کا یہاں بالتفصیل ذکر کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہے...... البتہ اس علم (علم اسماء الرجال) سے واقف لوگ (علماء ومحدثین) سے اس حارثی کی (موضوع روایات بنانے کی) عادت ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے متروکین (متروک وضعیف راویوں) کی بڑی جماعت کو دیکھا ہے جو ایسی ہی منکر وموضوع روایات کے لیے حسن بن سہل بصری کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ جنھیں حسن بن سہل نے قطن بن صالح دمشقی سے روایت کیا ہوتا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام حاکم رحمہ اللہ نے ان دونوں (عبداللہ بن محمد حارثی اور حسن بن صالح دمشقی کی) روایات ثقہ راویوں سے بیان نہیں کیں، اس لیے ہم بھی ان دونوں راویوں کے حالات سے واقف ہوگئے تھے۔ البتہ ہمارے استاذ ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے ان دونوں کی منکر روایات بیان کیں، جو ان کے مجروح ہونے کو ثابت کرتی ہیں۔ ❶

اور انھوں نے اس مسئلہ کی تمام روایات بیان کر دیں جو عبداللہ بن محمد الحارثی سے مروی ہیں۔ اور وہ روایات بھی بیان کر دیں جو احمد بن محمد بن یاسین ❷ نے حسن بن سہل سے روایت کی ہیں۔ اگر یہ روایات عبداللہ بن محمد سے صحیح تسلیم کر بھی لی جائیں تو حسن بن سہل سے کسی طور تسلیم نہیں کی جاسکتیں۔ کیونکہ اس کی روایات پر وضع (من گھڑت ہونے) کے واضح آثار (ثبوت) موجود ہیں۔...... واللّٰه المستعان......

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے:

اور ہم نے گزشتہ صفحات میں ثابت البنانی سے مروی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے کہا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اور ثابت البنانی نے یہ بھی فرمایا کہ میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا (میں نے سنا کہ) آپ رضی اللہ عنہ مفصلات میں سے ایک سورت پڑھ رہے تھے۔ اور ہمیں اپنی قرأت سناتے تھے تاکہ ہم بھی آپ رضی اللہ عنہ سے (یہ عمل) اخذ کریں۔ [دیکھئے: حدیث نمبر: 208 اور 209۔ ذیل میں اسی روایت کی مزید اسناد دیکھئے۔]

---

❶ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 341/49.

❷ احمد بن محمد بن یاسین ابواسحاق الہروی الحداد، ضعیف راوی ہے۔ ادریسی کہتے ہیں: میں نے اس کے شہر کے لوگوں کو سنا وہ اسے برے الفاظ میں ہی یاد کرتے تھے، اور اس سے ناراض تھے۔ خلیلی کہتے ہیں: یہ قوی راوی نہیں ہے۔ ایسی روایتیں بیان کرتا ہے جن کی کوئی متابعت ہی نہیں ملتی۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے احمد بن محمد بن یاسین اور ابوبشر المروزی کو جھوٹے راوی قرار دیتے ہوئے فرمایا: احمد بن محمد بن یاسین تو ابوبشر المروزی سے بھی زیادہ برا (جھوٹا، کذاب) راوی ہے۔ [میزان الاعتدال، للذھبی: 150/1 ، لسان المیزان، لابن حجر: 291/1]

[378]...... أَخبَرَنَاهُ الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ ، أنا أَبُو طَاهِرِ بنِ خُزَيمَةَ ، أنا جَدِّى ، نا أَحمَدُ بنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِىُّ ، نا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، نا العَوَّامُ وَهُوَ ابنُ حَمزَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن أَنَسٍ ، فَذَكَرَهُ۔

یہ حدیث ہمیں امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی نیساپوری نے بیان کی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل ابن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا محمد بن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عوام بن حمزہ المازنی نے بیان کیا، انھوں نے ثابت بن اسلم البنانی سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کا حکم دیتے تھے:

[379]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ ، نا أَحمَدُ بنِ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ عَمرو الحَرَشِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ مَنصُورٍ المَروَزِيُّ ، نا النَّضرُ بنُ شُمَيلٍ ، نا العَوَّامُ بنُ حَمزَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ يَأمُرُنَا بِالقِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن احمد بن عمرو الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن منصور المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہمیں نضر بن شمیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عوام بن حمزہ المازنی نے بیان کیا، انھوں نے ثابت بن اسلم البنانی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ اسناده حسن .

❷ اسناده حسن .

فصل: 8

امام کے پیچھے قرأت مکروہ قرار دینے والوں کی دلیل، اس کے ضعف اور اسے مرفوع بیان کرنے کی غلطی؛ کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[380]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ ، أنا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ عَبدِ الكَرِيمِ الذُّهلِيُّ بِمَرو ، أنا مُحَمَّدُ بنُ عَبدَةَ ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيهِ، أنا عَبدَانُ ، عَن خَارِجَةَ ، عَن أَيُّوبَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن علی بن عبدالکریم الذہلی نے مرو میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدہ نے ......اپنے سامنے قرأت کے ذریعے...... بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا، انھوں نے خارجہ بن مصعب الضبعی سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

[381]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ بنُ الفَضلِ القَطَّانُ بِبَغدَادَ ، أنا أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ إِبرَاهِيمَ بنِ عِيسَى المُستَمِلِيُّ، نا الخَالِدِيُّ ـقَاضِي طُوسَ۔، نا أَحمَدُ بنُ سَيَّارٍ ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُثمَانَ ، نا خَارِجَةُ بنُ مُصعَبٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ نَحوَهُ۔

ہمیں ابوالحسین بن الفضل القطان نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ المستملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں طوس کے قاضی الخالدی (محمد بن یحییٰ بن خالد) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن سیار المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عثمان عبدان نے بیان کیا، انھوں

---

[1] اسنادہ ضعیف جدًا۔ خارجہ بن مصعب متروک راوی ہے۔ درست یہی بات ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ سنن الدارقطنی: 402/1 ـ تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 190/2 ـ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو مرفوع بیان کرنا وہم (غلطی) ہے۔

نے کہا: ہمیں خارجہ بن مصعب نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔ ❶

اس روایت کو مرفوع بیان کرنا بے بنیاد ہے:

ہمیں امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرنے کی کوئی اصل (سند) نہیں ہے۔ ❷ اور نہ ہی نافع کی بیان کردہ اور نہ ہی ایوب سختیانی کی بیان کردہ روایت مرفوع ہے۔

اس روایت کے راوی، خارجہ بن مصعب پر ائمہ کی جرح:

خارجہ بن مصعب السرخسی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ غیاث بن ابراہیم وغیرہ جیسے کذاب راویوں کی بڑی تعداد (ایک جماعت) سے مدلس روایات بیان کرتا ہے۔ اس لیے اس کی بیان کردہ اکثر روایات منکر ہیں۔

[**382**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ثَنَا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ قَالَ: سَمِعتُ العَبَّاسَ بنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ يَقُولُ: سَمِعتُ يَحيَى بنَ مَعِينٍ يَقُولُ: خَارِجَةُ بنُ مُصعَبٍ لَيسَ هُوَ بِشَیءٍ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عباس بن محمد الدوری کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو سنا وہ فرماتے تھے: خارجہ بن مصعب ''لَیسَ هُوَ بِشَیءٍ'' (غیر معتبر راوی ہے)۔ ❸

اور ہمیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق بھی روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے خارجہ بن مصعب کی روایات لکھنے منع کیا تھا۔ ❹

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: خارجہ بن مصعب ابوالحجاج الخراسانی کو امام وکیع نے متروک قرار دیا ہے۔ وہ غیاث بن ابراہیم سے مدلس روایات بیان کیا کرتا تھا۔ اور اس کی منکر

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ خارجہ بن مصعب متروک راوی ہے۔ درست یہی بات ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

❷ جس روایت کے متعلق محدثین کہہ دیں کہ ''اس کی کوئی اصل نہیں'' امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔ [تدریب الراوی، للسیوطی: 195/1] تو جس روایت کی سند ہی نہ ہو، اس روایت کی کوئی حیثیت اور قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ ایسی روایت سے دلیل لینا کسی صورت جائز نہیں۔ اعتماد صرف اسی روایت پر کیا جائے گا جو سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو۔

❸ اسناده صحيح ـ تاريخ ابن معين برواية الدوري: 419/3 ـ علامہ عراقی اور امام سیوطی رحمہما اللہ کے ہاں ''لَیسَ هُوَ بِشَیءٍ'' تیسرے درجہ کی جبکہ علامہ ذہبی اور حافظ سخاوی رحمہما اللہ کے ہاں چوتھے درجے کی جرح ہے۔ تیسرے اور چوتھے درجے کے راویوں کی روایت قابل حجت نہیں ہوتی۔ [معجم مصطلحات الحديثية، (للسيد عبدالماجد الغوري)، ص، 612، 613]

❹ العلل و معرفة الرجال، لابن حنبل: 318/2، رقم، 2409.

روایات میں سے صحیح روایات کی پہچان نہیں ہوسکتی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

[**383**]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، قَالَ: سَمِعتُ أَبَا بَكرِ بنَ أَبِي نَصرٍ الدَّارَبَردِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعتُ عَبدَانَ بنَ مُحَمَّدٍ الحَافِظَ ، يَقُولُ: حَدِيثُ خَارِجَةَ عَن أَيُّوبَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ غَلَطٌ وَإِنَّمَا هُوَ عَنِ ابنِ عُمَرَ مِن قَولِهِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوبکر بن ابی نصر الدار بردی کو سنا، وہ کہتے تھے: میں نے عبدان بن محمد بن عیسیٰ المروزی الحافظ کو سنا، وہ کہتے تھے: خارجہ بن مصعب کی وہ روایت غلط ہے جو انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس شخص کا امام ہو..... درحقیقت یہ روایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے (یعنی موقوف ہے مرفوع نہیں)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے:

مزید آنکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے خلاف بھی روایت مذکور ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

قَالَ عَبدَانُ: حدَّثَنَاهُ إِسحَاقُ بنُ أَبِي عِمرَانَ، نا خَالِدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ، عَنِ الجُرَيرِيِّ، عَن أَبِي الأَزهَرِ ، قَالَ: سُئِلَ ابنُ عُمَرَ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَستَحِي مِن رَبِّ هَذِهِ البَنِيَّةِ أَن أُصَلِّيَ صَلَاةً لَا أَقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ القُرآنِ .

عبدان بن محمد المروزی کہتے ہیں: ہمیں یہ روایت اسحاق بن ابی عمران نے بیان کی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن ایاس البصری جریری سے، انھوں نے ابوالازہر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق پوچھا گیا، تو انھوں نے فرمایا: مجھے اس گھر (بیت اللہ) کے مالک (اللہ تعالیٰ) سے حیاء آتی ہے کہ میں نماز تو پڑھوں لیکن اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھوں۔

یہ تو اس قصہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھے گئے سوال کے بارے میں ہے۔ اور اسی کتاب کے گزشتہ صفحات میں ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ ابوالازہر نے ابوالعالیہ سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ یہ صحیح روایت ہے۔

اور یہی حدیث (نمبر: 380) ایک اور تاریک (ضعیف ترین) سند کے ساتھ ایوب سختیانی (ثقہ محدث) سے روایت کی گئی ہے۔ لیکن ہم اللہ کا دین ایسے لوگوں سے ہرگز قبول نہیں کریں گے جنھیں محدثین نے عادل قرار نہیں دیا

---

❶ التاريخ الكبير ، للبخاري: 205/3 ـ الضعفاء ، للعقيلي: 25/2 .

(جن پر محدثین نے جرح کی ہے)۔اور نہ ہی اس روایت کو متقدمین میں سے کسی کوئی عالم نے دلیل بنایا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی وضاحت:

[384]...... أَخبرَنَا أَبُو بكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ عُقَيبَ حَدِيثِ خَارِجَةَ ، عَن أَيُّوبَ رَفَعَهُ: وَ هُوَ وَهْمٌ ، وَالصَّوَابُ عَن أَيُّوبَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ، نا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ، حدَّثَنِي أَبِي ، ثنا إِسمَاعِيلُ بنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ ، عَن نَافِعٍ ، وَ أَنَسِ بنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا حدَّثَاهُ عَنِ ابنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ فِي القِرَاءَ ةِ خَلفَ الإِمَامِ: يكفِيكَ قِرَاءَ ةُ الإِمَامِ۔ وَرُوِي عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عَن نَافِعٍ مَرفُوعًا۔

ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے خارجہ بن مصعب کی ایوب سختیانی سے روایت کردہ حدیث کے بعد بیان کیا کہ اس (خارجہ) نے یہ روایت مرفوع بیان کی ہے، حالانکہ یہ اس کا وہم ہے (دراصل یہ روایت مرفوع نہیں ہے)۔اور ایوب سختیانی کی سند سے وہ روایت درست ہے جو ہمیں محمد بن مخلد نے بیان کی ہے، ❶ انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد محترم امام احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے نافع اور انس بن سیرین سے روایت کیا، ان دونوں سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت کے متعلق فرمایا: تجھے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی چوتھی روایت:

یہی روایت عُبَیداللّٰہ بن عُمر (العمری) عَن نَافِع کی سند سے بھی مرفوع بیان کی گئی ہے۔

[385]...... أَخبرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَخبرَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدٍ الهَرَوِيُّ ، ثنا أَبُو بكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عُمَرَ ثنا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ التَّمِيمِيُّ نا سُوَيدُ بنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ حِفظًا، نا عَلِي بنَ مُسهِرٍ ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ۔

---

❶ یعنی ایوب سختیانی کی سند سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مرفوع کی حیثیت سے درست نہیں، بلکہ درست بات یہ ہے کہ ایوب سختیانی کی سند سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موقوف ہے۔اور جس راوی نے اس روایت کو ایوب سختیانی کی سند سے مرفوع ذکر کیا ہے انھوں نے غلطی کی ہے۔اس بنا پر اس روایت کو مرفوع کی حیثیت سے بیان کرکے اپنا موقف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے بھی غلطی پر ہیں۔

❷ اسناده صحيح موقوفا۔ مصنف ابن أبي شيبة: 278/3 ، حديث ، 3805 ۔ سنن الدارقطني: 402/1.

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعبداللہ الحسین بن محمد الہروی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن عمر المنکدری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسعید سوید بن سعید نے اپنی یادداشت سے (زبانی) بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ ❶

اس روایت کے راوی، سوید بن سعید پر ائمہ کی جرح:

[386]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عَبدِ اللّٰهِ الهَرَوِيَّ يَقُولُ: سَمِعتُ المُنكَدِرِيَّ يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ التَّمِيمِيَّ يَقُولُ هَذَا: أَستَخِيرُ اللّٰهَ تَعَالَى أَن أَضرِبَ عَلَى حَدِيثِ سُوَيدٍ كُلِّهِ مِن أَجلِ هَذَا الحَدِيثِ الوَاحِدِ فِي القِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ الحسین بن محمد الہروی کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے احمد بن محمد بن عمر المنکدری کو سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد تمیمی کو سنا، وہ کہتے تھے: میں نے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی (استخارہ کیا) ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کے متعلق حدیث میں سوید بن سعید نے جو غلط بیانی کی ہے، اس کی اسی ایک غلطی کی بنا پر اس کی ساری روایات کو قلم زد کردوں (مٹادوں)۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس حدیث، 385 کے راوی) سوید بن سعید کا آخری عمر میں حافظہ متغیر ہوگیا تھا۔ تو اس کی بیان کردہ احادیث میں بہت سی منکرات (منکر روایات) شامل ہوگئیں۔

العمری سے یہی روایت موقوف، مروی ہے:

عبیداللہ بن عمر العمری کے اصحاب (تلامذہ اور ساتھیوں) کے ہاں بھی یہ روایت موقوف ہے، مرفوع نہیں۔ [مثال حسب ذیل ہے:]

[387]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحُسَينِ بنُ بِشرَانَ ، أنا إِسمَاعِيلُ بنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوحسین بن بشران نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن محمد الصفار نے بیان کیا...ح

وَأَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ ، نا أَبُو العَبَّاسِ الأَصَمُّ ، قَالَا: ثنا الحَسَنُ بنُ عَلِيِّ بنِ عَفَّانَ ، ثنا ابنُ نُمَيرٍ ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَن صَلَّى وَرَاءَ الإِمَامِ كَفَاهُ قِرَاءَةُ الإِمَامِ۔

---

❶ اسناده ضعيف۔ درست یہی بات ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

❷ تهذيب الكمال، للمزي: 215/12 وما بعدها (ترجمة سويد) .

(دوسری سند) اور ہمیں احمد بن حسن ابوبکر الحرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے بیان کیا، ان دونوں (یعنی: اسماعیل بن محمد الصفار اور ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم) نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن نمیر الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے نافع سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، اسے امام کی قرأت کافی ہے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی پانچویں روایت:

اور یہی روایت جابر بن یزید جعفی سے بھی مروی ہے۔ انھوں نے نافع سے روایت کیا، اور اسے مرفوع قرار دیے بغیر بیان کیا ہے۔

[**388**]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ شَرِيكٍ ، نا أَحمَدُ بنُ يُونُسَ ، نا الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَن جَابِرٍ ، عَن أَبِي الزُّبَيرِ ، عَن جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن شریک الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن (عبداللہ بن) یونس تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن یزید جعفی سے، انھوں نے ابوزبیر محمد بن مسلم المکی سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❷

امام ابواحمد عبداللہ بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابراہیم بن شریک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبداللہ بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن یزید جعفی سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ ❸

اس سند میں، جابر جعفی متروک راوی:

جابر بن یزید جعفی متروک راوی ہے۔ اس کی روایت کا مرفوع ہونا ثابت نہیں ہے۔

---

❶ اسناده حسن موقوفا۔ السنن الكبرى للبيهقي: 419/2.

❷ اسناده ضعيف جدّا۔ جابر جعفی شدید ضعیف راوی ہے۔

❸ دیکھئے: شرح معانی الآثار، للطحاوی: 218/1۔ اسناده ضعيف جدّا۔ جابر جعفی شدید ضعیف راوی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی چھٹی روایت:

یہ روایت، امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے بھی مرفوع بیان کی گئی ہے، کہ انھوں نے اسے نافع سے روایت کیا ہے۔ [روایت حسب ذیل ہے]

[389]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ فِي "التَّارِيخِ" ، أنا أَحمَدُ بنُ عَلِيِّ بنِ عَبدِ الرَّحِيمِ ، فِيمَا عَرَضنَاهُ عَلَيهِ مِن أَصلِ كِتَابِهِ أَنَّ جَعفَرَ بنَ سَهلٍ المُذَكِّرَ حدَّثَهُم نا عُثمَانُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ القُرَشِيُّ نا مَالِكُ بنُ أَنَسٍ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن صَلَّى وَرَاءَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے ''تاریخ نیسابور'' میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن علی بن عبدالرحیم نے اس کتاب میں سے بیان کیا جس کی اصل ہم نے انھیں پیش کی تھی، کہ جعفر بن سہل المذکّر نیساپوری نے انھیں بیان کیا، اس نے کہا: ہمیں عثمان بن عبداللہ (القرشی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوتی ہے۔ ❶

اس روایت کے راوی، عثمان بن عبداللہ پر ائمہ کی جرح:

ہمیں ابوعبداللہ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: یہ عثمان بن عبداللہ؛ جو خود کو قرشی سمجھتا ہے، یہ کذّاب (جھوٹا ترین) راوی ہے۔ یہ خراسان آیا اور اس نے مالک بن انس، لیث بن سعد، ابن لہیعہ، حماد بن سلمہ، حماد بن زید اور دیگر ائمہ کے واسطے سے احادیث بیان کیں، جن میں سے اکثر موضوع (من گھڑت، جھوٹی) تھیں۔ ہمارے شیخ نے اس کی بہت سی موضوع روایات ذکر کی ہیں۔ اور (اس روایت کا دوسرا راوی) جعفر بن سہل بھی جھوٹا ثابت کیا ہے۔ اس کا جھوٹا ہونا اس شخص کے سامنے بخوبی واضح ہو جاتا ہے جو اس کی روایات پر غور کرتا ہے۔

عثمان بن عبداللہ (قرشی) کو امام ابواحمد عبداللہ بن عدی رحمہ اللہ نے احادیث وضع کرنے والوں (یعنی جھوٹی و من گھڑت احادیث بنانے والوں) میں ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فریب کاریوں سے محفوظ رکھے۔ ❷

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ روایت موقوف بیان کی ہے:

یہ حدیث موطأ مالک میں ''بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيْمَا يُجْهَرُ'' کے تحت موقوف، مذکور ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔
❷ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 176/5 .

[390]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ، أنا أَبُو الحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ ، نا عُثمَانُ بنُ سَعِيدٍ ، نا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ ، نا مَالِكٌ ، ح . . .

(پہلی سند) یہ روایت ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق (یحییٰ بن ابراہیم) المزکی نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد الطرائفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا.....ح

قَالَ: وثنا القَعنَبِيُّ ، فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ، عَن نَافِعٍ ، أَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ ، كَانَ إِذَا سُئِلَ: هَل يَقرَأُ أَحَدٌ خَلفَ الإِمَامِ؟ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُم خَلفَ الإِمَامِ فَحَسبُهُ قِرَاءَ ةُ الإِمَامِ ، وَإِذَا صَلَّى وَحدَهُ فَليَقرَأ ، قَالَ: وَكَانَ عَبدُ اللّٰهِ لا يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ۔

(دوسری سند) عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی نے امام مالک کے سامنے قرأت کی ہوئی روایات میں بیان کیا، انھوں نے نافع سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی پوچھا جاتا کہ کیا نمازی، کو امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔ اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے، تب وہ قرأت کرے۔ نافع رحمہ اللہ نے مزید کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ [1]

نافع کی روایت سے تائید:

سالم بن عبداللہ کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے نافع کی سند سے مروی اس روایت کو جس نوعیت پر محمول کیا ہے وہ بات درست ہے (یعنی یہ روایت واقعی موقوف ہے)۔

اور ہم سالم کی اس روایت کو ان احادیث میں ذکر کر چکے ہیں، جن میں جہری نماز میں قرأت ترک کرنے کا ذکر ہے۔ [2]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ساتویں روایت:

اور یہ روایت ایک سند کے ساتھ، نافع سے بھی مرفوع مروی ہے۔ لیکن وہ سند بھی غیر معتبر ہے۔

[391]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ الخَفَّافُ ثنا أَبُو عَلِيٍّ الحَسَنُ بنُ أَبِي بكرِ بنِ يَاسِينَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ الخُزَاعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ شَيبَةَ الكُوفِيُّ ، نا أَبِي ، عَن أَبِيهِ شَيبَةَ بنِ إِسحَاقَ، عَن إِدرِيسَ بنِ يَزِيدَ

---

[1] یہ سند حسن، موقوف ہے۔ البتہ یہ اثر صحیح ہے۔

[2] سالم بن عبداللہ کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے لیے دیکھئے: حدیث نمبر: 314۔

الأَودِيِّ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں یہ روایت محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسعید محمد بن احمد الخفاف نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی الحسن بن ابی بکر بن یاسین نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسین الخزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن شیبہ الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم عبدالرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد (شیبہ بن اسحاق) سے روایت کیا، انھوں نے ادریس بن یزید الأ ودی سے، انھوں نے نافع سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ کا راویوں پر تبصرہ:

اس سند میں بہے سے راوی مجہول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا مکلّف نہیں بنایا کہ ہم اپنا دین ان لوگوں (ایسے راویوں) سے اخذ کریں جنھیں ہم جانتے ہی نہ ہوں۔ اگر جج ایک درہم کے متعلق فیصلہ کرنے میں کسی گواہ کی گواہی تب تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اس کا تعارف حاصل نہ کر لے، تو دین اخذ کرنے جیسے عظیم ترین معاملے میں ہمارے لیے بالاولیٰ ضروری ہے کہ ہم اس رواى کی روایت پر عمل کرنے سے تب تک توقف کریں (اس روایت پر تب تک عمل نہ کریں) جب تک اس کے راوی کا تعارف نہ مل جائے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آٹھویں روایت:

یہ روایت ایک تاریک سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے۔ [روایت حسب ذیل ہے:]

[392]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ حَدِيثٌ عَن أَبِي بَكرٍ الحَفِيدِ وَذٰلِكَ فِيمَا أَجَازَ لَهُ قَالَ: ثنا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ الهَمدَانِيُّ نا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ نا القَاسِمُ بنُ عَبدِ الوَاحِدِ نا بَكرُ بنُ حَمزَةَ قَاضِي قَيسَارِيَّةَ نا أَبُو حَنِيفَةَ عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ القِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ امام حاکم نے بیان کیا کہ ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی جو ابوبکر حفید سے مروی تھی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن حسین الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انھوں نے کہا:

---

❶ اسنادہ ضعیف۔ اس سند میں مجہول راوی ہیں۔ اور اس روایت کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

ہمیں قاسم بن عبدالواحد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں (شام کے ایک ساحلی شہر) قیساریہ کے قاضی بکر بن حمزہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے نافع سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف جھوٹی نسبت:

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے مسلمان پر تعجب ہے جو اپنے امام پر اس طرح کا واضح وصریح جھوٹ بولتا ہے۔ جسے روایت کرنے والا راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وعید کی زد میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جس شخص نے کوئی ایسی حدیث/بات بیان کی، جسے وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے، تو وہ بیان کرنے والا شخص بھی (اس جھوٹی حدیث/بات کو گھڑنے والے) جھوٹوں میں شمار ہوتا ہے۔ ❷

چار راوی، مجہول ہیں:

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم محمد بن حسین ہمدانی، محمد بن عبدالرحمٰن، قاسم بن عبدالواحد اور بکر بن حمزہ کو نہیں جانتے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس سے بری الذمہ ہیں:

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنی طرف جھوٹی منسوب اس جھوٹی، من گھڑت روایت سے بری الذمہ ہیں۔ ان کی نافع سے بہت کم روایات مروی ہیں۔ اور یہ محدود مرویات اہل علم سے مخفی نہیں ہیں۔ اگر یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے تلامذہ کے پاس (امام صاحب سے روایت شدہ) موجود ہوتی تو وہ موسیٰ بن ابی عائشہ کی سند سے مروی مرسل روایت پر ہی اعتماد کر کے کیوں بیٹھے رہتے؟ ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نویں روایت:

اور یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مرفوع مروی ہے۔ [جو حسب ذیل ہے:]

[393]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو إِسحَاقَ إِبرَاهِيمُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ البُخَارِيُّ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ عَونٍ المَروَزِيُّ، ثنا سُوَيدُ بنُ نَصرٍ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد البخاری نے

---

❶ اسناده ضعيف۔ اس سند میں مجہول راوی ہیں۔ اور اس روایت کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

❷ مقدمة صحيح مسلم.

❸ موسیٰ بن ابی عائشہ کی مرسل روایات اور ان کے متعلق تفصیل گزشتہ صفحات میں ''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اس کی علتیں'' کے عنوان کے تحت حدیث نمبر: 319 سے 327 کی توضیحات تک مذکور ہیں۔

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعباس محمد بن عون المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سوید بن نصر بن سوید المروزی نے بیان کیا....ح۔

وَأَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِی أَبُو عَلِیٍّ الحَافِظُ ، نا أَبُو یَحیَی زَکَرِیَّا بنُ یَحیَی بنِ الحَارِثِ البَزَّازُ نا القَاسِمُ بنُ عَبَّادِ بنِ مُحَمَّدٍ التِّرمِذِیُّ ، نا سُوَیدُ بنُ نَصرٍ ، عَن أَبِی عِصمَةَ نُوحِ بنِ أَبِی مَریَمَ ، عَنِ الفَضلِ بنِ عَطِیَّةَ ، عَن سَالِمٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن کَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

(دوسری سند) ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ بن الحارث البزاز نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قاسم بن عباد بن محمد الترمذی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سوید بن نصر بن سوید نے بیان کیا، انھوں نے ابوعصمہ نوح بن ابی مریم سے، انھوں نے فضل بن عطیہ المروزی سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

ابوعصمہ، کذاب راوی:

[394]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عَلِی الحَافِظُ یَقُولُ فِی عُقَیبِ هَذَا الخَبَرِ: هَذَا کَذِبٌ بَاطِلٌ ، وَأَبُو عِصمَةَ نُوحُ بنُ أَبِی مَریَمَ کَذَّابٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعلی الحسین بن علی الحافظ کو سنا، آپ نے اس روایت کے بعد فرمایا: یہ جھوٹ اور باطل (روایت) ہے۔ اور ابوعصمہ نوح بن ابی مریم کذاب (جھوٹا ترین) راوی ہے۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چونکہ ابوعصمہ کی بیان کردہ روایات میں بے شمار منکر روایات ہیں۔ اسی لیے وہ قابل حجت نہیں ہے (غیر معتبر راوی ہے)۔ اور اس کی یہ حالت اس قدر معروف ہے کہ یہاں اس کے متعلق ائمہ کے اقوال ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دسویں روایت:

اور محمد بن فضل بن عطیہ نے اپنے والد فضل بن عطیہ مروزی سے روایت کرنے میں ابوعصمہ کی متابعت کی ہے۔ (یعنی ابوعصمہ نے یہ روایت فضل بن عطیہ سے روایت کی ہے تو یہی روایت فضل بن عطیہ کے بیٹے محمد بن فضل نے بھی

❶ اسناده ضعیف جدًا۔ ابوعصمہ نوح بن ابی مریم متروک بلکہ بعض محدثین کے ہاں کذاب راوی ہے۔ اس روایت کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

❷ اسناده صحیح .

ان سے روایت کی ہے۔)۔ یہ روایت ابوعصمہ کی روایت سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔[روایت حسب ذیل ہے:]

[395]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بكرِ بنِ الحَارِثِ ، نا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، ثنا ابنُ مَخلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ هِشَامِ بنِ البَختَرِيِّ ، نا سُلَيمَانُ بنُ الفَضلِ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الفَضلِ بنِ عَطِيَّةَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَن أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَ تُهُ لَهُ قِرَائَةٌ۔

ہمیں یہ روایت ابوبکر ابن حارث اصبہانی نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ دارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ہشام بن البختری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن فضل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضل بن عطیہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنے والدمحترم فضل بن عطیہ سے روایت کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

محمد بن فضل پر جرح:

امام علی بن عمر الحافظ دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن فضل متروک الحدیث راوی ہے۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی گیارھویں روایت:

[396]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، حدَّثَنِي عَلِيُّ بنُ حَمشَاذَ ، وَأَبُو النَّضرِ الفَقِيهُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بنُ أَيُّوبَ ، أنا يَحيَى بنُ عَبدِ الحَمِيدِ الحِمَّانِيُّ ، أنا إِسحَاقُ بنُ سُلَيمَانَ ، عَن مُعَاوِيَةَ بنِ يَحيَى ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن سَالِمٍ ، عَن أَبِيهِ ، شَكَّ فِي رَفعِهِ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَائَةٌ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوالحسن علی بن حمشاذ اور ابونضر محمد بن محمد الفقیہ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن ایوب بن یحییٰ البجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن سلیمان الرازی نے بیان کیا، انھوں نے معاویہ بن یحییٰ الصدفی سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والدمحترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، سالم کو اس روایت کے مرفوع ہونے میں شک ہے، (سالم نے کہا کہ) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ محمد بن فضل بن عطیہ متروک راوی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ سنن الدارقطنی: 325/1 .

❷ سنن الدارقطنی: 325/1 .

امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

یہ روایت ضعیف اور باطل ہے:

معاویہ بن یحییٰ الصدفی ضعیف راوی ہے۔ اس کی روایت سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔ اور اس روایت کے مرفوع ہونے میں شک کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اس سند کے ساتھ اس روایت کا مرفوع ہونا، باطل ہے۔

محفوظ و درست روایت:

وَالمَحفُوظُ عَن مَعمَرٍ، وَابنِ جُرَيجٍ، عَنِ الزُّهرِيِّ، عَن سَالِمٍ، عَن أَبِيهِ، قَالَ: يَكفِيكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ فِيمَا يَجهَرُ۔

اور محفوظ (درست روایت) معمر بن راشد اور ابن جریج سے مروی ہے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا: جس نماز میں امام جہری قرأت کرے، اس نماز میں تجھے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بارھویں روایت:

[397]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَهلِ بنُ نَصرَوَيهِ، ثنا أَبُو الحَسَنِ الطَّغَامِيُّ، نا أَبُو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ المَاسَتِنِيُّ نا إِسحَاقُ بنُ مَنصُورٍ الكَوسَجُ، نا أَبُو دَاوُدَ الحَفرِيُّ، عَن سُفيَانَ الثَّورِيِّ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ دِينَارٍ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ فَقَالَ: الإِمَامُ يَقرَأُ۔

ہمیں ابوسہل بن نصرویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم الطغامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر محمد بن عبداللہ الماستینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن منصور الکوسج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوداؤد عمر بن سعد الحفری نے بیان کیا، انھوں نے سفیان بن سعید الثوری سے، انھوں نے عبداللہ بن دینار العدوی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: امام ہی قرأت کرے۔ ❷

---

❶ اسناده ضعیف جدًا۔ یحییٰ الحمانی حدیث چور ہے۔ معاویہ بن یحییٰ الصدفی ضعیف راوی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

❷ اسناده ضعیف .

یہ روایت بھی ضعیف ہے:

اس سند کے ساتھ اس روایت کو مرفوع بیان کرنا باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ❶

اگر ضعیف روایات سے ہی استدلال کرنا ہے تو...!

اس روایت کو اسی مفہوم میں شعبہ نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ ❷ اگر کسی مجہول یا معلول (علت زدہ، مجروح) راوی کی روایت سے استدلال کرنا جائز ہوتا تو یقیناً ہم اس جیسی دیگر بے شمار (معلول) روایات سے استدلال کر سکتے تھے۔ اور ایسے راویوں کی روایت کردہ مرویات کو (مانعین قرأت کے موقف کے) مقابلے میں بطور دلیل پیش کر سکتے تھے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات ہیں:

دو روایات اور ان کی اسنادی حیثیت!

[398]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ عَلِيُّ بنِ مُحَمَّدِ بنِ بِشرَانَ السُّكَّرِيُّ بِبَغدَادَ، أنا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ المِصرِيُّ، نا يَحيَى بنُ عُثمَانَ، نا ابنُ أَبِي مَريَمَ ، نا مَسلَمَةُ، حدَّثَنِي الأَوزَاعِيُّ، عَن مَكحُولٍ، عَن رَجَاءِ بنِ حيوَةَ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَر ، قَالَ: صَلَّينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: هَل تَقرَأُونَ القُرآنَ مَعِي إِذَا كُنتُم مَعِي فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: نَعَم ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن بشران السکری نے بغداد میں بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن محمد المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عثمان (القرشی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم (سعید بن محمد) المصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسلمہ بن علی الخشنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے رجاء بن حیوۃ الکندی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی؛ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگ میرے ساتھ (پیچھے) نماز پڑھتے ہو تو کیا تم بھی میرے ساتھ قرآن کی قرأت کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف سورت فاتحہ پڑھا کرو۔ ❸

---

❶ جس روایت کے متعلق محدثین کہہ دیں کہ ''اس کی کوئی اصل نہیں'' امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔ [تدریب الراوی ، للسیوطی: 195/1] تو جس روایت کی سند ہی نہ ہو، اس روایت کی کوئی حیثیت اور قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ ایسی روایت سے دلیل لینا کسی صورت جائز نہیں۔ اعتماد صرف اسی روایت پر کیا جائے گا جو سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہو۔] اور اس سند میں اس روایت (کو مرفوع قرار دینے) کا دارومدار ابوجعفر محمد بن عبداللہ الماستینی پر ہے۔

❷ شرح معاني الآثار ، للطحاوي: 220/1.

❸ یہ سند ضعیف ہے۔ مسلمہ بن علی الخشنی متروک راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

علی بن محمد المصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث میری کتاب میں دو مقامات پر اسی طرح، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

[**399**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ الهَيثَمِ القَاضِي ، نا ابنُ أَبِي مَريَمَ ، نا مَسلَمَةُ بنُ عُلَيٍّ ، فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ وَقَالَ: عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو ، قَالَ: صَلَّينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ لَنَا: هَل تَقرَأُونَ مَعِي إِذَا كُنتُم فِي الصَّلَاةِ؟ قُلنَا: نَعَم ، قَالَ: فَلَا تَفعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ القُرآنِ۔

یہ حدیث ہمیں ابوالحسن علی بن احمد المقرئ نے بغداد میں بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلمان الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن الہیثم القاضی ابوالاحوص نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مسلمہ بن علی الخشنی نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہمیں فرمایا: کیا تم لوگ بھی میرے ساتھ قرأت کرتے ہو، جب میرے ساتھ نماز پڑھتے ہو۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف سورت فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

[**400**]...... أَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ ، أنا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ ، أنا عَبدُ المَلِكِ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا أَبُو الوَلِيدِ ، نا شُعبَةُ ، عَن مَنصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ ، وَابنَ عُتبَةَ يَقرَآنِ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں علی بن احمد المقرئ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن سلمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن محمد ابوقلابہ الرقاشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے منصور بن معتمر السلمی سے، انھوں نے مجاہد بن جبر المکی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر اور ابن عتبہ کو امام کے پیچھے قرأت کرتے سنا۔ ❷

❶ یہ سند ضعیف ہے۔ مسلمہ بن علی الخشنی متروک راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ یہ سند ضعیف ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بجائے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کی بیان کردہ سند دیکھیے: وَأَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ المُقرِئُ بِبَغدَادَ أنبأ أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ أنبأ عَبدُ المَلِكِ بنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو الوَلِيدِ ثنا شُعبَةُ عَن مَنصُورٍ عَن مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عَمرٍو وَابنَ عُتبَةَ يَقرَآنِ خَلفَ الإِمَامِ ، كَذَا قَالَ وَرُوِيَ عَن لَيثِ بنِ أَبِي سُلَيمٍ عَن مُجَاهِدٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ بِمَعنَاهُ وَعِندِي أَنَّهُ أَرَادَ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عَمرِو بنِ العَاصِ[السنن الكبرى للبيهقي:242/2]

صحابی کے نام میں غلطی:

میں نے یہ روایت (علی بن محمد المصری رحمہ اللہ کی کتاب میں تو) اسی طرح پائی ہے لیکن میرے نزدیک (اس روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بجائے) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ درست ہے۔ البتہ مجھے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے ساتھ) اس روایت کی متابع (اس جیسی) ایک روایت ملی ہے، جو لیث بن ابی سلیم کوفی کی روایت کردہ ہے۔ اور میں اسے لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے قابل حجت (معتبر) نہیں سمجھتا۔ (روایت حسب ذیل ہے:)

لیث بن ابی سلیم کوفی کی روایات:

[401]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ نا الحَسَنُ بنُ عَلِيِّ بنِ عَفَّانَ ، ثنا أَسبَاطُ ، عَن لَيثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ كَانَ يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ۔

یہ روایت ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عفان العامری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسباط بن محمد القرشی نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم کوفی سے، انھوں نے مجاہد بن جبر المکی سے روایت کیا، کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ ❶

[402]...... وَ أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أَنَا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى بنِ سَهلٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى ، نا أَبُو مَعمَرٍ ، نا عَبدُ الوَارِثِ ، ثنا لَيثٌ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فِي صَلَاةِ الظُّهرِ وَالعَصرِ فِي الرَّكعَتَينِ الأُولَيَينِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الأُخرَيَينِ بِأُمِّ الكِتَابِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن اسحاق الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ بن سہل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ الذہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعمر عبداللہ بن عمرو المنقری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوارث بن سعید تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث بن ابی سلیم کوفی نے بیان کیا، انھوں نے مجاہد بن جبر مکی سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی رکعات میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت، جبکہ آخری رکعات میں صرف سورت فاتحہ پڑھی۔ ❷

---

❶ اسناده ضعيف۔ لیث بن ابی سلیم شدید اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ موطأ امام مالك: 86/1 ، حديث ، 192 ۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 220/1 .

❷ اسناده ضعيف۔ لیث بن ابی سلیم شدید اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 210/1 .

فصل: 9

امام کے پیچھے قرأت کو مکروہ قرار دینے والوں کی مزید ایک دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[403]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، نا أَبُو أَحمَدَ عَلِيُّ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ المَروَزِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ يُوسُفَ التَّغلِبِيُّ ، ثنا غَسَّانُ المَوصِلِيُّ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد علی بن محمد بن عبداللہ المروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یوسف تغلبی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں غسان بن ربیع الموصلی الازدی نے بیان کیا، ...ح.

وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، نا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ مَروَانَ ، نا عَلِيُّ بنُ حَربٍ ، نا غَسَّانُ بنُ الرَّبِيعِ ، نا قَيسُ بنُ الرَّبِيعِ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعبِي ، عَنِ الحَارِثِ ، عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ أَم أُنصِتُ؟ قَالَ: لَا بَل أَنصِت فَإِنَّهُ يَكفِيكَ۔

(دوسری سند) ہمیں ابوسعد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن احمد بن مروان السامری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن حرب الطائی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں غسان بن ربیع الموصلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قیس بن ربیع الاسدی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن سالم الہمدانی الکوفی سے، انھوں نے عامر بن شراحیل الشعبی سے، انھوں نے حارث بن عبداللہ الأعور الہمدانی سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: مَیں امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (قرأت نہ کرو)، بلکہ تم خاموش رہو۔ تجھے امام ہی کافی ہے۔ [1]

---

[1] اسناده ضعيف جدًا۔ غسان بن ربیع اور حارث الاعور ضعیف جبکہ محمد بن سالم شدید ضعیف راوی ہے۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 155/6 ۔ سنن الدارقطنی: 330/1 ۔ التحقيق فی أحاديث الخلاف، لابن الجوزی: 365/1 ۔ اس روایت کو امام دارقطنی اور امام ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس روایت کے راویوں پر ائمہ ومحدثین کی جرح:

امام ابو احمد عبداللہ بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت محمد بن سالم کے علاوہ کسی نے شعبی سے روایت نہیں کی۔ اور یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ اور قیس بن ربیع؛ جس نے یہ روایت محمد بن سالم سے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: محمد بن سالم کی روایات کا ضعیف ہونا بالکل واضح ہے۔ ❶

اور ہمیں امام ابو عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت کی اسناد اور سند میں کئی طرح سے وہم ہے۔ ان میں سے وہم کی ایک صورت یہ ہے کہ اس روایت کو بیان کرنے والا حارث بن عبداللہ الہمد انی کے علاوہ ہمیں کوئی بھی نہیں ملا۔

پھر امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حارث بن عبداللہ، کذاب راویوں میں سے ہے۔ ❷

اور امام شعبی رحمہ اللہ (ایک روایت کی سند میں) فرماتے ہیں: ہمیں حارث نے بیان کیا......اور اللہ کی قسم! حارث کذاب (جھوٹا ترین) راوی ہے......۔ ❸

ابراہیم نخعی نے بھی حارث بن عبداللہ کو متہم (مجروح) راوی قرار دیا ہے۔ ❹

مرہ بن شراحیل نے حارث الأعور سے کوئی بات (روایت) سنی (جو کہ اس نے خود ساختہ بیان کی تھی) تو مرہ بن شراحیل نے اس بات کو جھوٹ قرار دیا۔ پھر انھوں نے حارث سے کہا: تم ادھر ہی دروازے کے قریب بیٹھو، میں ابھی تمھارے پاس آتا ہوں۔ مرہ بن شراحیل گھر گئے، انھوں نے تلوار نکالی؛ تو حارث کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ ❺

اور ابو بکر بن ابی خیثمہ کہتے ہیں: امام یحییٰ بن معین سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے حارث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ ضعیف راوی ہے۔ ❻

---

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 155/6. ❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 419/25.

❸ الضعفاء الکبیر، للعقیلی: 208/1۔ تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، للمزی: 246/5۔ امام شعبی کی حارث بن عبداللہ الأعور پر جرح، صحیح مسلم کے مقدمہ میں بھی منقول ہے۔ مغیرہ بن مقسم الضبی کہتے ہیں: امام شعبی نے کہا: مجھے حارث الأعور الہمدانی نے روایت بیان کی، اور وہ کذاب راوی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ مغیرہ بن مقسم کا بیان ہے کہ میں نے امام شعبی کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حارث الأعور نے روایت بیان کی....، لیکن امام شعبی نے ساتھ ہی یہ گواہی بھی دی کہ حارث جھوٹا راوی ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (مقدمة): 19/1]

❹ صحیح مسلم (مقدمة): 19/1۔ تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، للمزی: 246/5.

❺ صحیح مسلم (مقدمة): 19/1۔ تهذیب الکمال فی أسماء الرجال، للمزی: 246/5.

❻ الجرح والتعدیل، لابن أبی حاتم: 79/3۔ تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، للمزی: 249/5.

کیا ایسے شخص کی روایت قابل قبول ہے؟

امام مرہ بن شراحیل نے جس شخص کا قتل جائز سمجھا ہو، اور امام شعبی اور ابراہیم نخعی نے اس شخص پر جرح کی ہو؛ ایسے شخص کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہوگی؟ (کیا اس کی روایت قابل قبول ہوسکتی ہے؟)

یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ایسی روایت بیان ہی نہیں کرتے تھے جسے ابواسحاق نے حارث بن عبداللہ الأعور سے، انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو۔ ❶

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے دیکھا کہ اس روایت (حدیث نمبر: 403) کو شعبی سے روایت کرنے والا راوی، ابوسہل محمد بن سالم ہے۔ اس کی حالت بھی ائمہ حدیث کے ہاں حارث بن عبداللہ الأعور الہمدانی جیسی ہی ہے۔

پھر انھوں نے اپنی سند سے بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن سالم سے حدیث روایت کرتے ہی نہیں تھے۔ ❷

پھر انھوں نے محمد بن سالم پر عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن معین اور امام بخاری رحمہم اللہ کی جرح بھی بیان کی۔ ❸

امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر ہم نے دیکھا کہ اس حدیث (حدیث نمبر: 403) کو محمد بن سالم سے روایت کرنے والا راوی، قیس بن ربیع ہے۔ اس کی حالت بھی اس کے دونوں ساتھیوں: محمد بن سالم اور حارث بن عبداللہ الأعور جیسی ہے۔

پھر امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی قیس بن ربیع سے روایت بیان نہیں کرتے تھے۔

اور انھوں نے امام یحییٰ بن معین اور امام بخاری رحمہما اللہ اور دیگر ائمہ سے قیس بن ربیع کی تضعیف (یعنی اس پر جرح) بیان کی۔ ❹

---

❶ تهذيب الكمال في اسماء الرجال، للمزي: 248/5.

❷ الضعفاء، للعقيلي: 75/4 ـ الجرح والتعديل، لابن أبي حاتم: 272/7ـ تهذيب الكمال في اسماء الرجال، للمزي: 75/4.

❸ امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: محمد بن سالم کی روایت کو چھوڑ دو۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: محمد بن سالم ضعیف راوی ہے۔ [الجرح والتعديل، لابن أبي حاتم الرزاي: 171/1، 272/7 ـ مزید دیکھئے: التاريخ الكبير، للبخاري: 105/1 ـ تاريخ ابن معين برواية الدوري: 517/2.

❹ تاريخ ابن معين برواية الدوري: 517/2 ـ التاريخ الكبير، للبخاري: 105/1.

پھر انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دینا بیان کیا۔ جسے ہم گزشتہ صفحات میں ذکر کر چکے ہیں۔ ❶

امام شعبی نے اسے مرسل روایت کیا ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث (نمبر:403) محمد بن سالم نے امام شعبی سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کی ہے (یعنی اس کی ایک سند میں شعبی کے بعد حارث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے)۔ [روایت حسب ذیل ہے:]

[**404**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، نا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ الحَسَّانِيُّ ، نا عَلِيُّ بنُ عَاصِمٍ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعبِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا قِرَاءَةَ خَلفَ الإِمَامِ۔

یہ روایت ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل الحسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عاصم القرشی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن سالم ابوسہل الکوفی سے، انھوں نے عامر بن شراحیل شعبی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام کے پیچھے (مقتدی کے ذمہ) کوئی قرأت نہیں ہے۔ ❷

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا تبصرہ اور جرح:

امام علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے۔ ❸ پھر انھوں نے غسان بن ربیع کی وہی حدیث بیان کی، جسے ہم نے (403 نمبر پر) ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کو بیان کرنے میں غسان منفرد ہے، اور وہ ضعیف راوی ہے۔ قیس بن ربیع، محمد بن سالم دونوں ضعیف راوی ہیں۔ اس روایت سے پچھلی، مرسل روایت؛ اس کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ ❹

مانعین قرأت کی ایک اور علمی خیانت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا یہ قول ان کی کتاب (سنن الدارقطنی) میں مذکور ہے۔ جس نے اس مسئلہ (قرأت خلف

---

❶ دیکھیے: حدیث نمبر، 177 تا 179۔

❷ اسناده ضعيف جدًا۔ محمد بن سالم شدید ضعیف راوی ہے۔ سنن الدارقطنی: 330/1.

❸ سنن الدارقطنی: 330/1 ، دوسرا نسخہ: 120/2 ، حدیث ، 1247.

❹ یہاں مرسل روایت سے مراد وہ روایت ہے جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے 1247 نمبر پر بیان کیا، اور ہماری اس کتاب میں 404 نمبر پر مذکور ہے۔ دیکھیے: سنن الدارقطنی: 120/2 ، حدیث ، 1248.

الامام) پر روایات جمع کی ہیں، اس نے امام دارقطنی رحمہ اللہ کا یہ قول تو نقل کر دیا کہ ''اس روایت سے پچھلی، مرسل روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہے''۔ لیکن اس نے (اس کے ساتھ ہی مذکور) غسان بن ربیع، قیس بن ربیع اور محمد بن سالم کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ کا قول نقل نہیں کیا (کس قدر بڑی خیانت ہے یہ... اللہ کی پناہ)۔

عوام کو دھوکا دینے اور خیانت کے دو منطقی طریقوں کا استعمال:

پھر وہ (یعنی اس مسئلہ پر روایات جمع کرنے والا) یہ بھی کہتا ہے کہ اس روایت (حدیث نمبر: 404) پر صرف یہی اعتراض ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ (اس کے راویوں پر کوئی جرح و اعتراض نہیں ہے) لہٰذا ثابت ہوگیا کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ پھر وہ اس روایت پر صحیح ہونے کا ٹھپہ بھی لگاتا ہے کیونکہ (اور اس کی دلیل یہ لیتا ہے کہ) امام دارقطنی رحمہ اللہ نے کہا ہے: ''هُوَ أَصَحُّ مِنْهُ'' (وہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہے)

حالانکہ یہ اس شخص کی طرف سے کھلم کھلا دھوکا ہے۔ کیا امام دارقطنی رحمہ اللہ نے محمد بن سالم اور اس کے دو ساتھیوں (غسان بن ربیع اور قیس بن ربیع) پر جرح نہیں کی؟ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ''وَالْمُرسَلُ الَّذِی قَبلَهُ أَصَحُّ مِنهُ'' (جو مرسل روایت اس روایت سے پہلے مذکور ہے وہ اِس کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اُس (مرسل) روایت میں محمد بن سالم کے ساتھ مزید دو ضعیف راوی (غسان بن ربیع اور قیس بن ربیع) جمع نہیں ہیں، جو اس روایت میں اس کے ساتھ اکٹھے ہوگئے ہیں۔ [1]

ایسی صورت میں یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس روایت پر صرف مرسل ہونے کا ہی اعتراض ہے؟ جبکہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں محمد بن سالم کو اس مقام پر بھی ضعیف کہا ہے اور دیگر کئی مقامات پر اسے ضعیف کہا ہے۔ [2]

یہ روایت ہر اعتبار سے ضعیف ہے:

لہٰذا یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے اور اس وجہ سے بھی ضعیف ہے کہ اس کا راوی، محمد بن سالم ہے۔ محمد بن سالم نے اس روایت کو متصل بیان نہیں کیا، پھر بھی یہ روایت اُس روایت کی نسبت صحیح ہے جسے زبردستی متصل (مرفوع) بنا کر بیان کیا گیا ہے۔

اور امام دارقطنی رحمہ اللہ کے بیان کا یہ بھی مفہوم (احتمال) ہوسکتا ہے کہ محمد بن سالم کی روایت مرسل ہونے کی حیثیت

---

[1] یعنی گزشتہ ''مرسل'' روایت میں تو صرف ایک راوی (محمد بن سالم) ضعیف ہے، اور اِس روایت میں محمد بن سالم کے ساتھ دو ضعیف راوی مزید مل گئے ہیں، جس سے اس کی سند میں ایک کی بجائے تین راوی ضعیف آ گئے ہیں۔

[2] امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سنن دارقطنی میں حدیث نمبر: 1248 کے علاوہ، حدیث نمبر: 1063 کے بعد محمد بن سالم اور محمد بن عبیداللہ العرزمی؛ دونوں کو ضعیف کہا ہے۔ اور حدیث نمبر: 1489 کے بعد بھی محمد بن سالم کے متعلق فرمایا ہے: ''مُحَمَّدُ بنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ مَترُوكٌ''۔

سے صحیح ہے، لیکن اس کے بعد روایت کرنے والے دوضعیف راویوں: قیس بن ربیع اور غسان بن ربیع نے اسے مرفوع بیان کر دیا۔

ایک احتمال (امکان) یہ بھی ہے کہ قیس بن ربیع اور غسان بن ربیع، دونوں ضعیف راویوں نے اس روایت کو محمد بن سالم (سے مرسل مذکور ہونے) کے بعد (محمد بن سالم سے ہی) مرفوع بیان کر دیا ہو۔

لہٰذا جس راوی نے اس روایت کو محمد بن سالم سے مرسل بیان کیا ہے اس کی روایت، اسے مرفوع بیان کرنے والوں کی نسبت صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کے قول کا یہی مفہوم و مراد ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ان دونوں روایتوں میں سے کسی پر بھی صحیح ہونے کا حکم لگایا ہو۔...... وباللہ التوفیق......

یہ باطل روایت ہے:

[405]...... وَفِيمَا أَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الحُسَينَ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ أَخبَرَهُم قَالَ: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعبِيِّ عَنِ الحَارِثِ عَن عَلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لا تَتَفَكَّر فِيهِ؛ فَإِنَّهُ حَدِيثٌ بَاطِلٌ ، وَمُحَمَّدُ بنُ سَالِمٍ مَترُوكُ الرِّوَايَةِ عَنهُ ، وَبِاللّٰهِ التَّوفِيقُ۔

اور جو ہمیں امام ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا ہے، اس کے مطابق یہ ہے کہ انھیں ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: محمد بن سالم کی وہ حدیث جو اس نے شعبی سے، انھوں نے حارث بن عبداللہ الاعور سے، انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (یعنی: حدیث نمبر:403)، اس پر دھیان مت دو، کیونکہ یہ روایت باطل ہے۔ اور محمد بن سالم شعبی سے روایت کرنے میں متروک الروایۃ راوی ہے۔...... وباللہ التوفیق...... [1]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

اور امام کے پیچھے قرأت کے تارکین کی ایک دلیل سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے۔ جو سند کے اعتبار سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک موقوف اور بری طرح ضعیف ہے۔ اس روایت کا ضعف اور اس کے راویوں (کے بیان کردہ الفاظ) میں اختلاف کا ذکر حسب ذیل ہے:

[406]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ أنا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرِ بنِ حَيَّانَ ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ شَرِيكٍ الأَسَدِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ يُونُسَ ، نا الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَن أَخِيهِ ، عَنِ ابنِ الأَصبَهَانِيِّ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان

---

[1] اسناده صحيح .

ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن شریک الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یونس الیربوعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے اپنے بھائی علی بن صالح الہمدانی سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی الکوفی سے روایت کیا، ...ح.

وَأَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، إِجَازَةً أَنَّ أَبَا عَلِی الحَافِظُ أَخبَرَهُم ، نا إِبرَاهِيمُ بنُ شَرِيكِ بنِ الفَضلِ الأَسَدِیُّ ، نا أَحمَدُ بنُ يُونُسَ ، نا الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابنِ أَبِی لَيلَى ، عَنِ ابنِ الأَصبَهَانِیِّ ، عَنِ المُختَارِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ ، فِی الَّذِی يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ ، لَيسَ عَلَى الفِطرَةِ۔

(دوسری سند) اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن شریک بن فضل الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یونس الیربوعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی الکوفی سے، انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ انصاری سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے امام کے پیچھے قرأت کرنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: وہ فطرت پر نہیں ہے۔ [1]

ابوعلی حسین بن علی کی روایت (یعنی دوسری سند سے مروی روایت) ابن حیان ابوالشیخ اصبہانی کی روایت (یعنی پہلی سند سے مروی روایت) کی نسبت صحیح ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

اور اس روایت کو محمد بن فضل بن سلمہ نے بھی احمد بن یونس الیربوعی سے روایت کیا ہے، انھوں نے عمرو بن عبدالغفار، ابوشہاب الکوفی اور حسن بن صالح سے روایت کیا، ان تینوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے ابن اصبہانی (عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی کوفی) سے روایت کیا ہے۔ [ابوشہاب کی روایت حسب ذیل ہے:]

---

[1] اسناده ضعيف۔ مختار بن عبداللہ غیر معروف اور ناقابل حجت راوی ہے۔ اور اس سند میں اضطراب بھی ہے۔ طبقات المحدثين ، لأبی الشيخ الأبی الشيخ: 362/1 ـ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 219/1 ـ معجم ابن الأعرابی: 1078/3 ، حديث ، 2323 ـ سنن الدارقطنی: 332/1 ـ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مختار بن عبداللہ منکر الحدیث راوی ہے۔ [الجرح والتعديل: 310/8 ـ كتاب المجروحين ، لابن حبان: 9/3] امام بخاری رحمہ اللہ اور ازدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث صحیح نہیں۔ [جزء القراءة خلف الامام ، للبخاری: ص ، 38 ـ ميزان الأعتدال ، للذهبی: 79/4 .

[407]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِیُّ ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِیٍّ ، نا بُهلُولُ الأَنبَارِیُّ ، نا سَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ ، نا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ ابنِ أَبِی لَيلَی ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ الأَصبَهَانِیِّ ، عَنِ ابنِ أَبِی لَيلَی ، عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: لَيسَ عَلَی الفِطرَةِ مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ۔

اور ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بہلول بن اسحاق التنوخی الانباری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن منصور الخراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوشہاب عبدربہ بن نافع الکنانی الحناط الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ (یعنی: مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ) سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: وہ شخص فطرت پر نہیں ہے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔ ❶

اس سند میں جو کہا گیا ہے کہ ابن اصبہانی نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا... ممکن ہے کہ اس ابن ابی لیلیٰ سے مراد مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ ہو۔ ❷ جیسا کہ احمد بن یونس نے بھی اس حدیث کو ابوشہاب سے روایت کیا ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی چوتھی روایت:

[408]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ، أنا عَلِیُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ، نا بَدرُ بنُ الهَيثَمِ القَاضِی ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ الأَحمَسِیُّ ، نا وَكِيعٌ ، عَن عَلِیِّ بنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابنِ الأَصبَهَانِیِّ ، عَنِ المُختَارِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِی لَيلَی ، عَن أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ: مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَقَد أَخطَأَ الفِطرَةَ۔

اور ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الامام دارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بدر بن ہیثم القاضی اللخمی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل الأحمسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں وکیع بن الجراح نے بیان کیا، انھوں نے علی بن صالح الہمدانی سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الاصبہانی سے، انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں

❶ اسناده ضعيف۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، بے کار حافظے والا اور مختار بن عبداللہ ناقابل حجت راوی ہے۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 187/6 ۔ الضعفاء، للعقيلی: 316/2 ۔ معجم ابن الأعرابی: 1078/3 ، حديث ، 2323.

❷ راوی کے نام کی وضاحت ہم نے سند کے دوران ہی کر دی ہے۔

نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، وہ فطرت سے بھٹک گیا۔ ❶

اس روایت کی دوسری سند:

اور یہ روایت ابوحفص الآبار نے بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی سے، انھوں نے، مختار بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

[409]...... أَخبَرَنَا أَبُو بكرٍ مُحَمَّدُ بنُ إِبرَاهِيمَ ، أَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الأَصبَهَانِيِّ ، ثنَا أَبُو أَحمَدَ بنُ فَارِسٍ ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَالَ وَكِيعٌ . . فَذَكَرَ هٰذَا الإِسنَادَ ، ثُمَّ قَالَ: وَلَا يَصِحُّ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم الفارسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ ابواسحاق اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، امام وکیع بن الجراح نے بیان کیا، ...امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی سند ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پانچویں روایت:

[410]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِيهُ، أَنَا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، قَالَ: خَالَفَهُ قَيسُ بنُ الرَّبِيعِ وَابنُ أَبِي لَيلَى عَنِ ابنِ الأَصبَهَانِيِّ ، وَلَا يَصِحُّ إِسنَادُهُ۔

اور ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ ابوالحسن دارقطنی نے بیان کیا کہ قیس بن ربیع اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی سے روایت کرنے میں وکیع بن جراح کی مخالفت کی ہے۔ اور اس کی سند بھی صحیح نہیں ہے۔ ❹

❶ اسناده ضعيف۔ مختار بن عبداللہ غیر معروف اور نا قابل حجت راوی ہے اور اس کا والد بھی غیر معروف ہے۔ اور اس سند میں اضطراب بھی ہے۔سنن الدارقطني: 123/2 ، حديث ، 1255 ۔ العلل ، للدارقطني: 20/4 ۔ التمهيد لابن عبدالبر: 49/11 ۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخاري: ص، 37 ، حديث ، 47.

❷ الضعفاء، للعقيلي: 316/2 ۔ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدی: 187/6 .

❸ اس سند میں ابواحمد بن فارس متکلم فیہ راوی ہے جبکہ دیگر رواۃ ثقہ ہیں۔ جزء القراء ة خلف الامام، للبخاري: ص، 38، حديث ، 47 ۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں۔[الجرح والتعديل: 202/5]

❹ اسناده صحيح۔ سنن الدارقطني: 332/1 ۔ دوسرا نسخہ: 123/2 ، حديث ، 1256 .

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ابن اصبہانی سے مروی روایت گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ [دیکھئے: حدیث نمبر: 407]

قیس بن ربیع کی روایت حسب ذیل ہے:

[**411**]...... فَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ ، أنا أَبُو الحَسَنِ الدَّارَقُطنِيُّ ، نا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سَعِيدٍ ، نا الحُسَينُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ مُحَمَّدٍ الأَزدِيُّ ، نا عَمِّي عَبدُ العَزِيزِ بنُ مُحَمَّدٍ ، نا قَيسٌ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ الأَصبَهَانِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي لَيلَى ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَقَد أَخطَأَ الفِطرَةَ۔

ہمیں ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن سعید ابوالعباس ابن عقدہ الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد ازدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے چچا عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قیس بن ربیع نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، وہ فطرت سے بھٹک گیا۔ [1]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی چھٹی روایت:

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الحَسَنُ بنُ عُمَارَةَ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ الأَصبَهَانِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي لَيلَى ، قَالَ: سَمِعتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، يَقُولُ: "مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَقَد أَخطَأَ الفِطرَةَ۔"

اسی طرح ہی حسن بن عمارہ نے بھی یہ روایت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی سے روایت کی ہے، انھوں نے عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت سے گمراہ ہوگیا۔ [اس کی مکمل سند حسب ذیل ہے:]

[**412**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو القَاسِمِ عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ التَّاجِرِ بِالرَّيِّ أنا أَبُو حَاتِمٍ الوَسقَندِيُّ أنا إِسحَاقُ الدَّبَرِيُّ عَن عَبدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الحَسَنِ بنِ عُمَارَةَ ، فَذَكَرَهُ۔

ہمیں یہ روایت ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن التاجر نے رَے (شہر) میں بیان کی تھی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحاتم محمد بن عیسیٰ الوسقندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن ابراہیم الدَّبری الصنعانی نے بیان کیا، انھوں

---

[1] اسنادہ ضعیف۔ احمد بن محمد بن سعید ابن عقدہ ضعیف راوی ہے۔ عبداللہ بن ابی لیلیٰ غیر معروف راوی اور سند میں اضطراب ہے۔ سنن الدارقطنی: 332/1.

نے عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی سے، انھوں نے حسن بن عمارہ البجلی سے روایت کیا....۔ ❶

قیس بن ربیع کی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے، اور وہ بھی صحیح نہیں۔ [روایت حسب ذیل ہے:]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ساتویں روایت:

[413]...... أَخبَرَنَاهُ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ الفَقِيهُ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ ، نا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سَعِيدٍ ، نا أَحمَدُ بنُ يَحيَى بنِ المُنذِرِ -مِن أَصلِ كِتَابِ أَبِيهِ- نا أَبِي ، نا قَيسٌ ، عَن عَمَّارٍ الدُّهنِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي لَيلَى ، قَالَ: قَالَ عَلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَقَد أَخطَأَ الفِطرَةَ۔

ہمیں یہ روایت احمد بن محمد بن حارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن سعید ابن عقدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن یحیٰی بن منذر السعدی نے اپنے والد محترم کی اصل کتاب سے روایت کیا اور کہا: ہمیں میرے والد گرامی یحیٰی بن منذر الکوفی الکندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قیس بن ربیع الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے عمار بن معاویہ الدہنی سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، وہ فطرت سے گمراہ ہوگیا۔ ❷

یہ روایت بھی صحیح نہیں:

[414]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ المَالِينِيُّ أَنَا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ ابنَ حَمَّادٍ يَقُولُ: قَالَ البُخَارِي: عَبدُ اللّٰهِ بنُ يَسار ، هُوَ ابنُ أَبِي لَيلَى ، وَلَا يَصِحُّ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن حماد ابواسحاق الأزدی کو کہتے ہوئے سنا کہ امام بخاری نے کہا تھا: عبداللہ بن یسار ہی عبداللہ بن ابی لیلیٰ ہے۔ اس کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث صحیح نہیں۔ ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی آٹھویں روایت:

وَرَوَاهُ سَوَّارُ بنُ مُصعَبٍ -وَهُوَ ضَعِيفٌ- عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الأَصبَهَانِيِّ ، عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ

---

❶ اسنادہ ضعیف جدًا۔ حسن بن عمارہ متروک اور عبداللہ بن ابی لیلیٰ غیر معروف راوی ہے۔ اور اس سند میں اضطراب ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 137/2 ، حدیث ، 2801.

❷ اسنادہ ضعیف۔ احمد بن محمد ابن عقدہ اور قیس بن ربیع میں ضعف ہے۔ عبداللہ بن ابی لیلیٰ غیر معروف ہے، اور سند میں اضطراب ہے۔

❸ اسنادہ صحیح۔ التاریخ الکبیر ، للبخاری: 234/5 ۔ الکامل فی ضعفاء الرجال ، لابن عدی: 236/4 .

بنِ أَبِی لَیلَی ، عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ، قَالَ: "مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَقَد أَخطَأَ الفِطرَةَ أَو تَرَكَ الفِطرَةَ۔"

اور اس روایت کو سوار بن مصعب ......جو کہ ضعیف راوی ہے، اس...... نے بھی عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے روایت کیا ہے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، وہ فطرت سے بھٹک گیا، یا (یوں فرمایا کہ) اس نے فطرت کو چھوڑ دیا۔ ❶ [اس روایت کی مکمل سند حسب ذیل ہے:]

[415]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَیَّانَ ، نا مَحمُودُ الوَاسِطِیُّ ، نا زَحمَوَیهُ ، نا سَوَّارُ بنُ مُصعَبٍ ، فَذَكَرَهُ۔

ہمیں یہ روایت ابوبکر بن حارث الفقیہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان (المعروف: ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمود بن محمد ابوعبداللہ الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زکریا بن یحییٰ زحمویہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سوار بن مصعب نے بیان کیا، .....۔ ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نویں روایت:

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بنُ سُلَیمَانَ بنِ الأَصبَهَانِیِّ ، عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الأَصبَهَانِیِّ ، عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی ، عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ، قَالَ: "مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ لَم یُصِبِ الفِطرَةَ۔"

اس روایت کو محمد بن سلیمان بن اصبہانی نے بھی عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے روایت کیا ہے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، اسے فطرت نصیب نہیں ہوئی۔ [اس کی مکمل سند حسب ذیل ہے:]

[416]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو سَعدٍ المَالِینِیُّ ، أنا أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِیٍّ الحَافِظُ ، نا ابنُ صَاعِدٍ ، نا عَلِیُّ بنُ سَعِیدِ بنِ مَسرُوقٍ الكِندِیُّ ، نا مُحَمَّدُ بنُ سُلَیمَانَ بنِ الأَصبَهَانِیِّ ، فَذَكَرَهُ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن صاعد (یحییٰ بن محمد بن صاعد) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن سعید بن مسروق الکندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلیمان بن اصبہانی الکوفی نے بیان کیا، ...۔ ❸

---

❶ سنن الدارقطنی: 332/1.

❷ اسنادہ ضعیف جدّا۔ سوار بن مصعب شدید ضعیف راوی ہے۔ اور اس سند میں اضطراب ہے۔

❸ سنادہ ضعیف۔ و فی اسنادہ إضطراب۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 229/6 ۔ مصنف ابن أبی شیبة: 278/3 ، حدیث ، 3802.

امام ابن عدی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن سلیمان قلیل الحدیث راوی ہے، اور یہ اکثر اس کے علاوہ بھی غلطیاں کرتا تھا۔ ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دسویں روایت:

وَرُوِیَ عَن أَبِی إِسرَائِیلَ المُلَائِیِّ، عَنِ الحَکَمِ ، أَو غَیرِہِ ،عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ أَبِی لَیلیٰ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ: مَنِ اقتَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَلَیسَ عَلَی الفِطرَۃِ۔

اور ابواسرائیل الملائی سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے حکم بن عتیبہ الکندی یا اس کے علاوہ کسی راوی سے روایت کیا، اس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، وہ فطرت پر نہیں ہے۔ [اس روایت کی مکمل سند حسب ذیل ہے:]

[417]...... أَخبَرَنَاہُ أَبُو بَکرِ بنِ الحَارِثِ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَیَّانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ نُصَیرٍ ، نا إِسمَاعِیلُ بنُ عَمرو ، نا أَبُو إِسرَائِیلَ ، فَذَکَرَہُ۔

یہ روایت ہمیں ابوبکر بن حارث نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن نصیر القرشی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عمرو البجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسرائیل الملائی (اسماعیل بن خلیفہ العبسی) نے بیان کیا، انھوں نے یہ (مذکورہ بالا) روایت بیان کی۔ ❷

یہ روایت بھی ضعیف اور نا قابل حجت ہے:

جبکہ حکم بن عتیبہ الکندی سے اس روایت کی کوئی اصل مروی نہیں ہے۔ اور ابواسرائیل الملائی بھی اس روایت کو بیان کرنے میں شک کا شکار ہے۔ اور وہ (ابواسرائیل الملائی) ثقہ راوی نہیں ہے۔

ہم نے (مختلف اسناد سے) اس روایت کے جو مختلف الفاظ بیان کیے ہیں، اس اختلاف (یعنی الفاظ میں فرق) کے باوجود (تمام اسناد میں) اس روایت کا دارومدار ابن اصبہانی (عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اصبہانی) پر ہے۔

راوی خود شک کا شکار ہے:

[418]...... أَخبَرَنَا أَبُو بَکرِ بنِ الحَارِثِ أَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَیَّانَ نَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرو نَا صَالِحُ بنُ أَحمَدَ نَا عَلِیُّ بنُ المَدِینِیِّ قَالَ: سَمِعتُ عَبدَ الرَّحمَنِ قَالَ: سَأَلتُ سُفیَانَ الثَّورِیَّ عَن حَدِیثِ

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 229/6.

❷ اسنادہ ضعیف۔ اسماعیل بن عمرو اور ابواسرائیل دونوں ضعیف راوی ہیں۔ اور اس سند میں شک اور اضطراب ہے۔

ابنِ الأَصبَهَانِيِّ فِي القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ ، فَقَالَ: قَد سَأَلتُهُ عَنهُ فَشَكَّ فِيهِ أَو فَلَم يُصَحِّحُهُ۔

ہمیں ابوبکر احمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صالح بن احمد الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن المدینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ (انھوں نے فرمایا:) میں نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے متعلق، ابن اصبہانی کی روایت کے بارے میں سفیان بن سعید الثوری سے پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: میں نے انھیں (یعنی ابن اصبہانی کو) اس روایت کے بارے میں پوچھا تھا تو انھیں اس روایت (کے الفاظ) میں شک تھا۔ (یا یوں فرمایا کہ) انھوں نے اسے صحیح بیان نہیں کیا۔ [1]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی گیارھویں روایت:

وَرَوَاهُ شُعبَةُ بنُ الحَجَّاجِ ، عَنِ ابنِ أَبِي لَيلىٰ ، قَالَ: أَخبَرَنِي رَجُلٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ ، يُحدِّثُ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: "يكفِيكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ"۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو شعبہ بن حجاج نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے اپنے والد کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ روایت بیان کرتے سنا تھا؛ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھیں امام کی قرأت کافی ہے۔ [اس کی مکمل سند حسب ذیل ہے:]

[**419**]...... أَخبَرَنَاهُ أَبُو بَكرِ بنُ الحَارِثِ ، أنا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ ، نا ابنُ مَخلَدٍ ، نا الصَّغَانِيُّ ، نا أَبُو النَّضرِ ، نا شُعبَةُ ، فَذَكَرَهُ۔

یہ روایت ہمیں ابوبکر احمد بن حارث نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق الصغانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالنضر ہاشم بن قاسم البغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے یہ (مذکورہ بالا) روایت بیان کی۔ [2]

امام حاکم رحمہ اللہ کا تبصرہ اور جرح:

[**420**]...... وَفِيمَا أَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً أَنَّ أَبَا عَلِى الحَافِظُ أَخبَرَهُم قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُضطَرِبُ الإِسنَادِ فَاسِدٌ ، وَلَا يَجُوزُ الِاحتِجَاجُ بِمِثلِ هَذَا الإِسنَادِ ، وَلَا يُوقَفُ عَلَى

---

[1] اسناده صحيح .

[2] اسناده ضعيف۔ سنن الدارقطني: 332/1 ۔ مصنف عبدالرزاق: 138/2 ، حديث ، 2805 .

سَمَاعِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ الأَصبَهَانِيِّ مِنَ المُختَارِ بنِ أَبِي لَيلَى وَلَا سَمَاعِ المُختَارِ عَن أَبِي لَيلَى مِن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، وَالَّذِي رَوَاهُ عَمَّارٌ الدُّهنِيُّ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى هُوَ عِندِي المُختَارُ بنُ أَبِي لَيلَى ، فَإِنَّ الحَدِيثَ رَاجِعٌ إِلَى حَدِيثِ المُختَارِ ، وَلَو ثَبَتَ سَمَاعُ بَعضُهُم مِن بَعضٍ لَمَا جَازَ الِاحتِجَاجُ بِمِثلِ المُختَارِ۔

اور ہمیں امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے انھیں بیان کیا تھا کہ یہ روایت مضطرب الاسناد فاسد روایت ہے۔ اس نوعیت کی اسناد سے (مروی روایات سے) دلیل لینا جائز نہیں ہے۔ اور مزید آنکہ عبدالرحمٰن بن اصبہانی کا مختار بن ابی لیلیٰ سے، اور مختار بن ابی لیلیٰ کا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اور اس روایت (حدیث نمبر: 413) کو عمار الدہنی نے جس ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے، میرے نزدیک اس سے مراد مختار بن ابی لیلیٰ ہے۔ ❶ تو وہ روایت بھی مختار بن ابی لیلیٰ کی طرف ہی آجاتی ہے۔ اور اگر بالفرض ان سب کا (یعنی: ابن اصبہانی کا مختار بن ابی لیلیٰ سے اور اس کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے) سماع ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی مختار بن ابی لیلیٰ جیسے راوی کی روایت سے دلیل لینا جائز ہی نہیں ہے۔ ❷

یہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے:

اور امام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ کی بیان کردہ حدیث، اس نے اپنے والد عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے، انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے مختار بن عبداللہ اور عبداللہ بن ابی لیلیٰ کا نام صرف اسی روایت میں ہی سنا ہے۔ یہ روایت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے تھے:

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:) میں نے امام زہری کی بیان کردہ روایت لکھی (یعنی اس کی املا اور کتابت خود کی ہے) وہ روایت امام زہری نے عبیداللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مَیں امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری

---

❶ الشیخ عیسیٰ بن محمد حفظہ اللہ (اس کتاب کے محقق) نے بھی گزشتہ اسناد میں عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے مراد مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ ہی لیا ہے۔ اور مزید فرمایا ہے کہ ممکن ہے یہاں عبداللہ بن ابی لیلیٰ، یعنی مختار بن عبداللہ کا والد ہی مراد ہو۔ امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے اور اسے منکر قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ دیکھیے: القراء ة خلف الامام للبیهقی ، بتحقیق: عیسیٰ بن محمد ، حدیث نمبر ، 399 .

❷ اسناده صحیح .

سورت کی قرأت کرتا ہوں۔

یہ ثقہ ترین راویوں کی صحیح ترین روایت ہے:

اور یہ (مذکورہ روایت کی) سند متصل ہے، اسے عدول (ثقہ و عادل) راویوں نے روایت کیا ہے۔ مثلاً! امام زہری رحمہ اللہ ......جن کے دور میں حدیث کا عالم، حدیث کا حافظ اور حدیث کے سیاق وسباق کو جاننے والا؛ ان سے بڑا کوئی امام نہیں تھا......انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا ہے، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کاتب (احادیث لکھنے والے) تھے۔

اس کی مخالفت تو کوئی جاہل اور متعصب ہی کر سکتا ہے:

مختار بن عبداللہ کی اپنے والد سے بیان کردہ روایت کے ساتھ اس (مذکورہ بالا) صحیح متصل سند سے مروی حدیث کا ردّ صرف جاہل و متعصب شخص ہی کر سکتا ہے۔ اور مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ کی بیان کردہ روایت میں جو الفاظ بیان کیے گئے ہیں ان پر یقین بھی جاہل و متعصب شخص ہی کر سکتا ہے۔ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے علم، آپ رضی اللہ عنہ کی جلالت و فقاہت اور اسلامی احکام کی معرفت میں عالی مقام ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کی طرف ایسی بات کو منسوب کرنے کی حماقت بھی جاہل و متعصب شخص ہی کر سکتا ہے۔

کیا قرأت کرنے والا اسلام مخالف عمل پر ہے؟

اس روایت کی بنا پر امام کے پیچھے قرأت کو فطرت کے منافی قرار دینے والوں کے نزدیک فطرت سے مراد تو اسلام ہی ہے، اس لیے ان پر واجب ہے کہ وہ اپنی اس دلیل کی بنیاد پر امام کے پیچھے قرأت کرنے والے نمازی کو واضح الفاظ میں اسلام کا مخالف و دشمن قرار دینے کی جرأت کریں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا مخالف تو غیر مسلم ہوتا ہے۔ جبکہ ایسا کوئی بھی نہیں کہتا۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قرأت کرنا:

[**421**]...... أَخبَرَنَا بِالحَدِيثِ الَّذِى ذَكَرَهُ ابنُ إِسحَاقَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ حدَّثَنِى مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ حَمدُونَ ، نا جَعفَرُ بنُ أَحمَدَ بنِ نَصرٍ الحَافِظُ ، نا عَمرُو بنُ عَلِيٍّ ، نا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ ، نا مَعمَرٌ ، عَنِ الزُّهرِيِّ ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِى رَافِعٍ ، عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: اقرَأُ فِى صَلَاةِ الظُّهرِ وَالعَصرِ خَلفَ الإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَةٍ۔

محمد ابن اسحاق بن خزیمہ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ) کی (گزشتہ سطور میں) بیان کردہ حدیث ہمیں امام ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن احمد بن حمدون نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن احمد بن نصیر الحافظ نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن علی الفلاس الباہلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع البصری نے

بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر بن راشد نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت کی قرأت کرتا ہوں۔ ❶

یہ دنیا کی صحیح ترین سند تھے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دنیا میں سب سے زیادہ صحیح سند ہے۔

❶ اسناده صحيح۔ المعرفة والتاريخ، للفسوى: 419/1 ۔ سنن الدارقطنى: 322/1 ۔ سنن الكبرى للبيهقى: 168/2 .

فصل: 10

امام کے پیچھے قرأت کو مکروہ قرار دینے والوں کی مزید ایک دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[422]...... أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الفَضلِ القَطَّانُ بِبَغدَادَ، أنا أَبُو الحَسَنِ أَحمَدُ بنُ عُثمَانَ بنِ يَحيَى الأَدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ ، نا إِسمَاعِيلُ بنُ إِبرَاهِيمَ التَّيمِيُّ ، عَن سُهَيلِ بنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوالحسن محمد بن حسین بن محمد بن فضل القطان نے بغداد میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن احمد بن عثمان بن یحییٰ الأدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل السلمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عباد الرازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم التیمی نے بیان کیا، انھوں نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد ابوصالح ذکوان المدنی سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

اس روایت کے دو راوی ضعیف ہیں:

[423]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ قَالَا: أَنَا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ قَالَ: أَبُو يَحيَى التَّيمِيُّ يَعنِي إِسمَاعِيلَ بنَ إِبرَاهِيمَ ، وَمُحَمَّدُ بنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ ضَعِيفَانِ۔

ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نیساپوری اور ابوبکر احمد بن محمد بن حارث الفقیہ اصبہانی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابو یحییٰ التیمی یعنی اسماعیل بن ابراہیم التیمی اور محمد بن عباد الرازی؛ دونوں ضعیف راوی ہیں۔ ❷

---

❶ اسنادہ ضعیف۔ محمد بن عباد اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی دونوں ضعیف راوی ہیں۔ سنن الدارقطنی: 333/1 ۔ معجم ابن الأعرابی: 112/1 ، حدیث ، 176 .

❷ اسنادہ صحیح ۔ التاریخ الکبیر ، للبخاری: 342/1 ۔ الضعفاء ، للعقیلی: 74/1 ۔ الکامل ، لابن عدی: 308/1 .

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ابن نمیر رحمہ اللہ نے اسماعیل بن ابراہیم ابو یحییٰ التیمی کوفی کے متعلق فرمایا کہ وہ "ضَعِيفٌ جِدًّا" (بہت ضعیف و ناقابل حجت) راوی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

یہی روایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے: [جو حسب ذیل ہے:]

[**424**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، أنا أَبُو بَكرِ بنُ إِسحَاقَ الفَقِيهُ ، أنا أَحمَدُ بنُ بِشرِ بنِ سَعدٍ المَرثَدِيُّ ، نا فُضَيلُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ ، نا خَالِدٌ يَعنِى الطَّحَّانَ ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں ے کہا: ہمیں ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ الصبغی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن بشیر بن سعد المرثدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضیل بن عبدالوہاب الغطفانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن عبداللہ الطحان نے بیان کیا...ح.

قَالَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ: وَأَخبَرَنِى أَبُو بَكرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، نا الحَسَنُ بنُ سُفيَانَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ الوَاسِطِيُّ ، نا أَبِى ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ إِسحَاقَ ، عَن سَعِيدٍ المَقبُرِيِّ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ إِلَا صَلَاةً خَلفَ إِمَامٍ۔

(دوسری سند) امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے کہا: مجھے ابوبکر بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن سفیان بن عامر الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد بن عبداللہ الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد محترم خالد بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی سے روایت کیا، انھوں نے سعید بن ابی سعید المقبری سے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب (سورت فاتحہ) نہ پڑھی جائے؛ وہ خداج (بے کار) ہے؛ سوائے امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز کے۔ ❶

اس حدیث کا متن؛ مقلوب (تبدیل کیا ہوا) ہے:

امام ابوبکر احمد بن اسحاق رحمہ اللہ اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث محل نظر ہے۔ اسے حدیث کے علماء (محدثین) نے ثابت (صحیح) قرار نہیں دیا۔ محدثین کہتے ہیں: اسے بیان کرنے میں خالد بن عبداللہ نے غلطی کی

❶ اس روایت کی سند حسن ہے۔ آخری الفاظ کا اضافہ شاذ ہے۔

ہے۔ اور اس نے حدیث کا متن الٹ پلٹ کر دیا (بدل دیا) ہے۔ اس نے (اس روایت کے اصل الفاظ) ''إِنِّي أَكُونُ أَحيَانًا خَلفَ الإِمَامِ'' (میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں) کی جگہ غلطی سے'' إِلَّا خَلفَ إِمَامٍ'' (سوائے امام کے پیچھے) بیان کر دیا ہے۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل متن (پہلی روایت):

متن میں مذکورہ بالا تبدیلی کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

[425]...... أَخبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بنُ أَيُّوبَ أنا دَاوُدُ بنُ إِبرَاهِيمَ يَعنِي القَزوِينِيَّ نا شُعبَةُ عَنِ العَلَاءِ عَن أَبِيهِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَقُلتُ: وَإِن كُنتُ خَلفَ إِمَامٍ؟ فَقَالَ: اقرَأ فِي نَفسِكَ۔

یہ روایت ہمیں محمد بن ایوب البجلی نے بیان کی ہے، انھوں نے کہا: ہمیں داود بن ابراہیم القزوینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن یعقوب سے الجہنی الحرقی سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ خداج (بے کار) ہے۔ (عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگر چہ میں امام کے پیچھے ہی ہوں (تب بھی فاتحہ پڑھنی ہوگی؟)، تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اپنے دل ہی دل میں پڑھ لو۔ ❶

متن میں خرابی، کس نے کی؟

ہمیں امام ابو عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ ابو بکر احمد بن اسحاق رحمہ اللہ پر رحم فرمائے۔ انھیں اس حدیث کی علّت (متن میں خرابی) کی خبر ہوئی اور انھوں نے متن کی اس غلطی کو بیان فرمایا۔ البتہ میرے ہاں یہ وہم (متن میں غلطی) عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کی طرف سے ہے۔ اور یہی بات زیادہ درست ہے۔

راوی پر ائمہ کی جرح:

امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ ضعیف راوی تھا۔ ❷

❶ اسناده ضعیف جدّا۔ داود بن ابراہیم متروک راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں اپنے ماموں کے ساتھ قزوین گیا۔ داود بن ابراہیم نے میرے ماموں کے سامنے اپنی مسند پیش کی۔ میں نے اس کے آغاز میں مسند ابی بکر دیکھی، جس میں اس نے شعبہ کی سند سے ایک جھوٹی روایت لکھی تھی، لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ [الجرح والتعدیل: 407/3]

❷ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى: 301/4.

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ وہ (یعنی: عبدالرحمٰن بن اسحاق) منکر الحدیث راوی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واضح موقف:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا موقف بہت واضح اور معروف ہے، جس میں کسی قسم کا ابہام و التباس ممکن ہی نہیں۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعلق امام بیہقی رحمہ اللہ کی ایک وضاحت:

اور امام شعبہ بن حجاج کی روایت کو میں نے اپنی کتاب میں موقوف دیکھا ہے۔ جسے ہمارے شیخ امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ الصبغی سے روایت کیا ہے۔ لیکن دراصل وہ روایت مرفوع ہے۔ جسے ہم نے گزشتہ سطور میں بیان کر دیا ہے۔ [1]

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل متن (دوسری روایت):

[426]...... وَأَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أنا أَبُو طَاهِرِ بنُ خُزَيمَةَ ، أنا جَدِّى ، نا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ بُندَارٌ، نا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ ، نا شُعبَةُ ، عَنِ العَلَاءِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ ، عَن أَبِيهِ ، عَن أَبِى هُرَيرَةَ ، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ ، قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قُلتُ: فَإِن كُنتُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: فَاقرَأ فِى نَفسِكَ۔

اور ہمیں امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل ابن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے دادا جان امام ابن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن بشار بندار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی جاتی وہ نماز خداج (بے کار) ہے۔ عبدالرحمٰن بن یعقوب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں (تب کیا کروں)؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اپنے دل ہی دل میں پڑھو۔ [2]

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل متن (تیسری روایت):

قَالَ: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ ، وَأَبُو مُوسَى ، قَالَ بُندَارٌ: نا مُحَمَّدٌ، وَقَالَ أَبُو مُوسَى: حدَّثَنِى

---

[1] دیکھیے: حدیث نمبر: 50، 51، 52۔

[2] ابوطاہر بن خزیمہ کا حافظہ آخری عمر میں متغیر ہو گیا تھا، باقی سند حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ ، نا شُعبَةُ ، بِهَذَا الإِسنَادِ مِثلَهُ ، قَالَا فِي الحَدِيثِ: قَالَ: أَبِي: أَرَأَيتَ إِن كُنتُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِذِرَاعِي ، وَقَالَ: يَا ابنَ الفَارِسِيِّ ، اقرَأ فِي نَفسِكَ۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن بشار بندار اور ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، بندار نے ''نَا مُحَمَّدٌ'' کہا: یعنی: ہمیں محمد بن جعفر غندر الهذلی نے خبر دی، اور ابوموسیٰ نے ''حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر'' کہا: یعنی: مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا: انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔ ان دونوں (محمد بن بشار اور ابوموسیٰ) نے اپنی روایت میں کہا: علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میرے والد محترم نے عرض کیا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں تب آپ کا کیا خیال ہے (یعنی تب میں کیا کروں)؟ تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو پکڑا اور فرمایا: تب اسے اپنے دل میں پڑھو۔

فصل: 11

امام کے پیچھے قرأت کو ناجائز سمجھنے والوں کی مزید ایک دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت:

[427]...... أَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ بنِ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ، أنا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مَنصُورٍ التَّاجِرُ، أنا الهَيثَمُ بنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ ، نا أَبُو مُوسَى ، ح . . .

(پہلی سند) ہمیں ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسین محمد بن حسین بن منصور التاجر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہیثم بن خلف الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے بیان کیا...ح.

وَأَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أنا أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سُلَيمَانَ ، نا أَبُو مُوسَى الأَنصَارِيُّ ، نا عَاصِمُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ ، نا أَبُو سُهَيلٍ ، عَن عَونٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يكفِيكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ خَافَتَ أَو جَهَرَ۔

(دوسری سند) اور ہمیں احمد بن محمد بن احمد بن حارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان (المعروف: ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد بن سلیمان ابوبکر ابن الباغندی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن عبدالعزیز الاشجعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسہیل نافع بن مالک نے بیان کیا، انھوں نے عون بن عبداللہ الہذلی سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمھیں امام کی قرأت ہی کافی ہے، چاہے وہ مخفی قرأت کرے یا جہری کرے۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت:

[428]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ السُّلَمِيُّ ، وَأَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ أَنَا عَلِيُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، نَا مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، نَا أَحمَدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ صَالِحٍ الوَزَّانُ ، نَا إِسحَاقُ بنُ مُوسَى الأَنصَارِيُّ ، فَذَكَرَ هَذَا الحَدِيثَ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ: خَافَتَ أَو قَرَأَ۔

[1] اسناده ضعيف۔ عاصم بن عبدالعزیز معتبر راوی نہیں ہے۔ اور عون بن عبداللہ کی صحابہ کرام سے بیان کی گئی روایات مرسل ہیں۔
سنن الدارقطنی: 331/1 ۔ حلیة الأولیاء، لأبی نعیم: 265/4 .

ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی اور ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن اسحاق بن صالح الوزان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے بیان کیا، انھوں نے یہی (گزشتہ، 427 نمبر) حدیث بیان کی، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ خفیہ رکھے یا قرأت کرے۔ ❶

یہ روایت منکر اور وہم ہے:

ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ الانصاری کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے قرأت کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔ ❷

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی بن عاصم قوی راوی نہیں ہے۔ اور اس کا اس روایت کو مرفوع بیان کرنا اس کا وہم ہے۔ ❸

عون بن عبداللہ کا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع ہی نہیں ہے:

[429]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ فِيمَا قُرِئَ عَلَيهِ قَالَ: عَاصِمُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ الأَشجَعِيُّ الغَالِبُ عَلَى حَدِيثِهِ الوَهمُ وَالخَطأُ قَالَ: وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ الحَافِظُ: عَونُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ هُوَ عِندِى ابنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ لَم يَسمَع مِنَ ابنِ عَبَّاسٍ شَيئًا، وَهُوَ عِندِى وَهمٌ ، فَقَد رُوِيَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ بِخِلَافِهِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا کہ عاصم بن عبدالعزیز الاشجعی کی روایات میں وہم اور غلطیاں کثرت سے ہوتی ہیں۔ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے مزید کہا کہ ابوعلی الحسین بن علی الحافظ نیساپوری فرماتے ہیں: میرے نزدیک عون بن عبداللہ الہذلی سے مراد عون بن عبداللہ بن عتیبہ ہے۔ اس نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ اور میرے نزدیک یہ روایت وہم ہے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے تو اس کے برعکس منقول ہے۔ (یعنی وہ تو امام کے پیچھے قرأت کرنے کے قائل تھے)۔ ❹

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تیسری روایت:

تاریک سند کے ساتھ ایک روایت مروی ہے، جسے مسیّب بن شریک التمیمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کیا،

---

❶ اسناده ضعیف۔ یہاں مذکور سند کے آگے گزشتہ حدیث کے ساتھ بیان شدہ سند ہے۔ عاصم بن عبدالعزیز معتبر راوی نہیں ہے۔ اور عون بن عبداللہ کی صحابہ کرام سے بیان کی گئی روایات مرسل ہیں۔

❷ سنن الدارقطنی: 333/1. ❸ سنن الدارقطنی: 331/1.

❹ اسناده صحیح.

انھوں نے حکم بن عتیبہ الکندی سے، انھوں نے مقسم بن بُجرہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرفوع بیان کی ہے۔

یہ روایت بھی ضعیف ہے:

یہ روایت اگر میبّب سے پہلے راویوں سے ثابت بھی ہوتو میبّب سے کسی طور قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ ضعیف راوی ہے۔اور اسی طرح حسن بن عمارہ سے بھی قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ متروک راوی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی چوتھی روایت:

وَرُوِیَ بِإِسنَادٍ آخَرَ مَجهُولٍ عَن نَهشَلِ بنِ سَعِیدٍ، عَنِ الضَّحاكِ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: أَمَا تَكتَفُونَ بِقِرَائَتِی؟ إِنَّ الإِمَامَ ضَامِنٌ لِلصَّلاةِ۔

اور یہ روایت ایک مجہول سند کے ساتھ نہشل بن سعید سے مروی ہے، انھوں نے ضحاک بن مزاحم سے انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میری قرأت پر اکتفا نہیں کرتے؟ امام نماز کا ضامن ہوتا ہے"۔

یہ روایت بھی ضعیف ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم مجہول راویوں کی روایت قبول نہیں کر سکتے۔اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ روایت منقطع بھی ہو۔کیونکہ ضحاک بن مزاحم کبھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملا ہی نہیں۔(یعنی ضحاک کی ملاقات ہی نہیں ہے)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی پانچویں روایت:

[**430**]...... أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ، أَخبَرَنِی بَالَوَیهِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ بَالَوَیهِ أَبُو العَبَّاسِ المَرزَبَانِیُّ، ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ شَادِلِ بنِ عَلِیٍّ ثنا عُمَرُ بنُ زُرَارَةَ، ثنا إِسمَاعِیلُ بنُ إِبرَاهِیمَ، عَن عَلِیِّ بنِ کَیسَانَ، عَنِ ابنِ أَبِی مُلَیکَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلاةٍ لا یُقرَأُ فِیهَا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، فَلَا صَلاةَ إِلَّا وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے بالویہ بن محمد بن بالویہ ابوالعباس المرزبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن شادل بن علی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن زرارہ الحدثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم (المعروف: ابن علیّہ) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن کیسان نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ (عبداللہ بن عبیداللہ بن ملیکہ) القرشی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی گئی، وہ نماز ہی نہیں

ہے۔سوائے امام کے پیچھے (پڑھی جانے والی نماز کے)۔ ❶

مجہول راوی:

ہمیں ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے علی بن کیسان کوصرف اسی سند میں سنا ہے (اس کے علاوہ کہیں اس کا ذکر تک نہیں ہے)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تو قرأت کا حکم دیتے تھے:

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی بات کس طرح صحیح منقول ہوسکتی ہے؟ جبکہ ہم نے گزشتہ صفحات میں بیان کیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اقرَأ خَلفَ الإِمَامِ جَهَرَ أَو لَم يَجهَر'' (یعنی: امام کے پیچھے قرأت کرو، چاہے امام جہری قرأت کرے یا سری قرأت کرے)۔ ❷

اور دوسری روایت میں ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''لَا تَدَع فَاتِحَةَ الكِتَابِ جَهَرَ الإِمَامُ أَو لَم يَجهَر'' (یعنی: سورت فاتحہ مت چھوڑو، چاہے امام جہری قرأت کر رہا ہو یا سری)۔ ❸

[431]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ الحَارِثِ الفَقِيهُ ، أَنبَأَ أَبُو مُحَمَّدِ بنُ حَيَّانَ ، ثنا إِبرَاهِيمُ بنُ شَرِيكٍ ، ثنا أَحمَدُ بنُ يُونُسَ ، ثنا زُهَيرٌ أَبُو إِسحَاقَ ، عَنِ العَيزَارِ بنِ حُرَيثٍ ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَا تُصَلِّ صَلَاةً إِلَّا قَرَأتَ فِيهَا مِنَ القُرآنِ وَإِن لَم تَقرَأ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

اور ہمیں ابوبکر احمد ابن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومحمد بن حیان (المعروف: ابوالشیخ اصبہانی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن شریک الاسدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبداللہ بن یونس تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زہیر بن معاویہ ابو خیثمہ الجعفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی نے بیان کیا، انھوں نے عیزار بن حریث العبدی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: تم کوئی بھی نماز پڑھوتو اس میں قرآن کی قرأت ضرور کرو۔ چاہے صرف سورت فاتحہ ہی پڑھو۔ ❸

[432]...... وَأَنبَأَنِي أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ إِجَازَةً ، أَنَّ أَبَا عَلِي الحَافِظُ أَخبَرَهُم، ثنا مُحَمَّدُ بنُ

---

❶ اسنادہ ضعیف۔ علی بن کیسان مجہول راوی ہے۔

❷ دیکھئے حدیث نمبر: 190۔ ❸ دیکھئے: حدیث نمبر: 191۔

❸ اسناده حسن لغيره- مصنف عبدالرزاق: 94/2 ، حديث ، 2628 ـ الأوسط، لابن المنذر: 101/3 ، حديث ، 1306 ـ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 206/1 .

إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ ، ثنا عَبدُ الوَهَّابِ بنُ فُلَيحِ المَكِّيُّ ، ثنا مَروَانُ بنُ مُعَاوِيَةَ الفَزَارِيُّ ، عَن إِسمَاعِيلَ بنِ أَبِی خَالِدٍ ، ثنا العَيزَارُ بْنُ حُرَيثٍ ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: اقرَأ خَلفَ الإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین بن علی نیساپوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب بن فلیح المکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مروان بن معاویہ الفزاری نے بیان کیا، انھوں نے اسماعیل بن ابی خالد احمسی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیزار بن حریث العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وَهَذَا إِسنَادٌ صَحِيحٌ لَا غُبَارَ عَلَيهِ'' (یعنی: یہ سند صحیح ہے، اس کے صحیح ہونے میں کوئی ابہام نہیں)۔

[433]...... وَأَنبَأَنِی أَبُو عَبدِ اللّٰهِ إِجَازَةً، أَنَّ أَبَا عَلِی الحَافِظُ أَخبَرَهُم، أَنبَأَ أَبُو خَلِيفَةَ ، أَنبَأَ أَبُو مَعمَرٍ ، ثنا عَبدُ الوَارِثِ ، ثنا أَيُّوبُ ، عَن أَبِی العَالِيَةِ ، قَالَ: سَأَلتُ ابنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ صَلاةٍ قَرَأَ فِيهَا إِمَامُكَ فَاقرَأ مَعَهُ مَا قَلَّ أَو كَثُرَ ، وَلَيسَ كِتَابُ اللّٰهِ قَلِيلٌ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے بیان کیا کہ انھیں ابوعلی حسین بن علی الحافظ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوخلیفہ فضل بن حباب البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوارث بن سعید تمیمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب السختیانی نے بیان کیا، انھوں نے ابوالعالیہ براء البصری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں تمھارا امام قرأت کرتا ہے، اس میں امام کے ساتھ قرأت کرو؛ کم ہو یا زیادہ۔ اور کتاب اللہ کم نہیں ہے۔ ❷

---

❶ اسناده حسن لغيره .

❷ اسناده صحيح موقوفا۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 206/1 .

فصل: 12

امام کے پیچھے قرأت کو ناجائز سمجھنے والوں کی مزید ایک دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت:

[434]...... أَخبَرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ ، ثنا أَبُو أَحمَدَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ الضَّحاكِ بنِ عَمرو بنِ أَبِى عَاصِمٍ ، أَنبَأَ إِبرَاهِيمُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الحَارِثِ المُكَتِّبُ ، أَنبَأَ إِسمَاعِيلُ بنُ عَمرو ، أَنبَأَ الحَسَنُ بنُ صَالِحٍ ، عَن أَبِى هَارُونَ العَبدِيِّ ، عَن أَبِى سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الحافظ الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ضحاک بن عمرو بن ابی عاصم النبیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد بن ابی الحارث المکتب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عمرو ابن نجیح البجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن صالح الہمدانی نے بیان کیا، انھوں نے ابوہارون عمارہ بن جوین العبدی سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔ ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

[435]...... وَأَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدَانَ ، أَنبَأَ أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ ، أَنبَأَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَيُّوبَ القِرَبِيُّ ، أَنبَأَ شَيبَانُ ، أَنبَأَ الرَّبِيعُ بنُ بَدرٍ ، أَنبَأَ أَبُو هَارُونَ العَبدِيُّ ، عَن أَبِى سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ، قَالَ: سَأَلتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ خَلفَ الإِمَامِ لَا يَقرَأُ شَيئًا أَيُجزِئُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَم۔

اور ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبید البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ایوب القِرَبِی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ الحبطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا:

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ ابوہارون العبدی متروک راوی ہے۔ المعجم الأوسط، للطبرانی: 308/8 ، حدیث ، 7579 ۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 322/1 .

ہمیں ربیع بن بدر المعروف علیلہ السعدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو ہارون عمارہ بن جوین العبدی نے بیان کیا، انھوں نے سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہو اور کچھ بھی قرأت نہ کرے تو کیا امام کی قرأت اسے کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

وَقِيلَ مِن وَجهٍ آخَرَ مُظلِمٍ: عَنِ الرَّبِيعِ، عَن أَبِي هَارُونَ، عَن أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَن صَلَّى خَلفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَائَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَائَةٌ۔

نیز ایک اور تاریک سند کے ساتھ بھی ربیع سے بن بدر سے روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کیا، انھوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے؛ امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

اس روایت کے مرکزی راوی:

اس حدیث کا دارومدار: ابو ہارون عمارہ بن جوین العبدی اور ربیع بن بدر علیلہ اور بعض مجہول راویوں پر ہے۔

ابو ہارون اور ربیع بن بدر پر ائمہ کرام کی جرح:

امام ابوداوٗد السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو ہارون العبدی متروک الحدیث راوی ہے۔ ❷

اور امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: عمارہ بن جوین ابو ہارون العبدی کی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے متروک قرار دیا ہے۔ ❸ اور ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابو ہارون العبدی کذاب راوی (بہت زیادہ جھوٹا) ہے۔ ❹

❶ اسناده ضعيف جدّا۔ ربیع بن بدر اور ابو ہارون العبدی، دونوں متروک راوی ہیں۔ عبداللہ بن ایوب القربی کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ [سؤالات الحاكم: ص، 122]

❷ الضعفاء للعقيلي: 314/3 ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 77/5.

❸ التاريخ الكبير، للبخاري: 499/6 ـ الضعفاء، للبخاري: ص، 95 ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 78/5.

❹ علامہ جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أَبُوهَارُونَ الْعَبدِي عَمَّارَةُ بْنُ جوَين كَذَّابٌ مُفتِرٌ" (یعنی: ابوہارون عمارہ بن جوین العبدی، جھوٹا ترین اور جھوٹی روایات بیان کرنے والا راوی تھا) دیکھئے: أحوال الرجال، للجوزجاني: ص، 97، ترجمه نمبر: 142]

اور ربیع بن بدر کو امام یحییٰ بن معین، امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کے قائل تھے:

اور یہ روایت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نسبت سے کس طرح صحیح ہوسکتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا موقف ہم بیان کر چکے ہیں کہ ابونضرہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا:

"أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَن نَقرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ"

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور مزید کوئی میسر سورت کی قرأت کریں۔ ❷

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ ابونضرہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: سورت فاتحہ پڑھی جائے گی۔ ❸

ربیع بن بدر کی یہ روایت بھی دیکھ لیں:

اور اگر علیلہ ربیع بن بدر ❹ کی اس روایت اور اس جیسی دیگر روایتوں سے استدلال کرنا درست ہوتا تو پھر ہم بھی (الزامی جواب کے طور پر) علیلہ بن بدر کی ہی (بیان کردہ) درج ذیل روایت سے استدلال کرتے:

[**436**]...... حَدَّثَنَا أَبُو القَاسِمِ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مُحَمَّدٍ السَّرَاجُ ، أَنبَأَ أَبُو العَبَّاسِ إِسمَاعِيلُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مِيكَالَ ، أَنبَأَ عَبدَانُ الأَهوَازِيُّ ، ثنا دَاهِرُ بنُ نُوحٍ ، ثنا عَلِيلَةُ بنُ بَدرٍ ، ثنا أَيُّوبُ السَّختِيَانِيُّ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ الأَعرَجِ ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً ثُمَّ أَقبَلَ بِوَجهِهِ عَلَينَا ، فَقَالَ: تَقرَأُونَ خَلفَ الإِمَامِ بِشَيءٍ؟ فَقَالَ بَعضُهُم: نَقرَأُ ، وَقَالَ بَعضُهُم: لَا نَقرَأُ ، فَقَالَ: اقرَأُوا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ۔

ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد السراج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن میکال نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدان عبداللہ بن احمد احوازی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں داہر بن نوح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علیلہ ربیع بن بدر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب سختیانی نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے روایت کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف رخ کر کے ہمیں مخاطب ہوئے اور فرمایا: تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟ بعض صحابہ نے کہا: ہم پڑھتے ہیں اور بعض صحابہ

---

❶ التاريخ الكبير، للبخاري: 279/3 ـ الضعفاء، للعقيلي: 53/2 ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 127/3.

❷ دیکھئے: حدیث نمبر: 30۔ ❸ دیکھئے: حدیث نمبر: 203۔

❹ ربیع بن بدر کا لقب: علیلہ تھا۔

نے کہا: ہم نہیں پڑھتے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فاتحہ پڑھا کرو۔ ❶

حدیث: 436 کی اصل بھی موجود ہے:

اگرچہ اس روایت کا راوی بھی ربیع بن بدر ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔ پھر بھی اس حدیث کی اتنی حیثیت ضرور ہے کہ اس حدیث کی اصل امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی ہی سند سے موجود ہے۔

جیسے عبیداللہ بن عمرو نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ❷ اور اس روایت کو ایک جماعت (یعنی بہت سے ائمہ) نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے ابوقلابہ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ ❸

اور خالد الحذاء سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے محمد بن ابی عائشہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ❹

حدیث: 434 اور 435 کی کوئی اصل نہیں:

اور جو روایت ابوہارون العبدی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی ثقہ راویوں سے مروی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔

---

❶ اسنادہ ضعیف جدًا۔ ربیع بن بدر علیلہ متروک راوی ہے۔ البتہ یہ حدیث دیگر وجوہ کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھئے: حدیث نمبر: 139۔

❷ دیکھئے حدیث نمبر: 132۔ ❸ دیکھئے حدیث نمبر: 136، 137، 138۔

❹ دیکھئے حدیث نمبر: 141۔

فصل: 13

امام کے پیچھے قرأت کو ناجائز سمجھنے والوں کی مزید ایک دلیل اور اس کا ضعف

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی روایت:

[437]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ـرَحِمَهُ اللّٰهُـ فِي "التَّارِيخِ"، ثنا أَبُو حامِدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ القَاسِمِ السَّرَخسِيُّ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ السَّرَخسِيُّ ، ثنا إِسمَاعِيلُ بنُ الفَضلِ ، ثنا عِيسَى بنُ جَعفَرٍ ، ثنا سُفيَانُ الثَّورِيِّ ، عَنِ الأَعمَشِ ، عَنِ الحَكَمِ ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى ، عَن بِلَالٍ ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَن لَا أَقرَأَ خَلفَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے تاریخ نیسابور میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد احمد بن محمد بن قاسم السرخسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالرحمٰن السرخسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن فضل العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن جعفر الریاحی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن سعید الثوری نے بیان کیا، انھوں نے سلیمان بن مہران الاعمش سے، انھوں نے حکم بن عتیبہ الکندی سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں امام کے پیچھے قرأت نہ کروں۔

یہ روایت باطل ہے:

امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت باطل ہے۔ اور امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ اس روایت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بری الذمہ ہیں۔

حدیث بلال رضی اللہ عنہ کی دوسری سند:

[438]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ فِي كِتَابِ التَّلخِيصِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ يَعنِي الرَّأيَ: ثنا أَبُو حامِدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ القَاسِمِ المُذَكِّرُ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ السَّرَخسِيُّ ثنا أَبُو عَلِيٍّ إِسمَاعِيلُ بنُ الفَضلِ فَذَكَرَهُ بِإِسنَادِهِ مِثلَهُ۔

اور ہمیں ابوعبداللہ الحاکم نے اپنی کتاب "التلخیص" میں بیان کیا، انھوں نے فرمایا: مجھے ابوسعید الرأی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحامد احمد بن محمد بن القاسم مذکّر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالرحمٰن السرخسی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعلی اسماعیل بن فضل العبدی نے بیان کیا،... انھوں نے اپنی سند سے اسی (گزشتہ)

حدیث کی مثل بیان کیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ کا تبصرہ اور جرح:

پھر امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت ان روایات میں سے ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا سماع درست نہیں ہے۔ اور اگر ایسی روایت امام ثوری رحمہ اللہ سے ثابت ہوتی (یعنی انھوں نے بیان کی ہوتی) تو مخفی نہ رہتی۔ اور نہ ہی اس کی صحت میں اختلاف ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن جعفر، جو ''رَے'' کا قاضی تھا، وہ ثقہ اور معتبر راوی ہے۔ وہ ایسی گھٹیا حرکت میں ملوث نہیں ہوسکتا (کہ سفیان ثوری کا نام استعمال کر کے جھوٹی حدیث بیان کرے)۔ البتہ عیسیٰ بن جعفر سے روایت کرنے والے راوی کی دو حالتیں ہیں: یا تو وہ صدوق راوی ہے لیکن وہ غلطی سے اس حدیث میں کسی دوسری حدیث کے الفاظ شامل کر بیٹھا ہے۔ یا وہ واقعی جھوٹی (من گھڑت) احادیث بیان کرنے والا راوی ہے اور اس نے عیسیٰ بن جعفر کے نام پر جھوٹی حدیث بیان کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کے متعلق مزید بھی بحث کی ہے۔

مانعین قرأت کی ناانصافی اور علمی خیانت:

بعض لوگوں اس حدیث (437) کو دلیل بناتے ہیں اور (اسے صحیح ثابت کرنے کے لیے، صرف) عیسیٰ بن جعفر کی توثیق کے متعلق ہمارے شیخ امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ کا قول ذکر کردیتے ہیں، لیکن ان کے باقی تمام کلام (دوسرے راویوں کے متعلق بحث) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور امام حاکم رحمہ اللہ کی کتاب ''تاریخ نیسابور'' سے ان کی ابوحامد سے روایت کردہ حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن امام حاکم رحمہ اللہ کا اس حدیث پر تبصرہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سراسر ناانصافی (علمی خیانت) ہے۔ واللّٰہُ المُستَعَانُ۔

مزید روایات؛ جن سے جاہل لوگ استدلال کرتے ہیں

پہلی روایت: (امام کی قرأت...):

[439]...... أَخبَرَنَا القَاضِى أَبُو عَمرٍو مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ مُحَمَّدِ بن الهَيثَمِ ـ رَحِمَهُ اللّٰهُ ـ ، أَنبَأَ أَبُو الحُسَينِ عَبدُ الوَاحِدِ بنُ الحَسَنِ بِنَيسَابُورَ، أَنبَأَ الحُسَينُ بنُ بَهَانِ العَسكَرِيُّ ، أَنبَأَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ حَمَّادٍ ، أَنبَأَ سُلَيمَانُ بنُ سَلَمَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ الأَندُلُسِيِّ ، أَنبَأَ مَالِكُ بنُ أَنَسٍ ، عَن يَحيَى بنِ سَعِيدٍ الأَنصَارِيِّ ، عَن سَعِيدِ بنِ المُسَيِّبِ ، عَنِ النَّوَّاسِ بنِ سَمعَانَ ، قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهرِ ، وَكَانَ عَن يَمِينِى رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ؛ فَقَرَأَ خَلفَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَعَلَى يَسَارِى رَجُلٌ مِن مُزَينَةَ؛ يَلعَبُ بِالحَصَا ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ ، قَالَ: مَن قَرَأَ خَلفِى؟ قَالَ الأَنصَارِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ: فَلَا تَفعَل ، مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَ ةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ ، وَقَالَ لِلَّذِى يَلعَبُ بِالحَصَا: هٰذَا حَظُّكَ مِن صَلَاتِكَ۔

ہمیں قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالحسین عبدالواحد بن حسن نے نیساپور میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن بہان العسکری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن حماد الآملی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن سلمہ الخبائری نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق الاندلسی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، میری دائیں جانب ایک انصاری صحابی کھڑے تھے، انھوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأت کی۔ اور میری بائیں جانب مزینہ قبیلہ کے ایک صحابی کھڑے تھے، جو کنکریوں سے کھیل رہے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: میرے پیچھے قرأت کس نے کی؟ انصاری صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے قرأت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ کیونکہ جو شخص امام کے ساتھ ہوتا ہے، امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوتی ہے۔ اور جو (مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے صحابی) کھیل رہے تھے، انھیں آپ ﷺ نے فرمایا: تمھیں نماز سے صرف یہی

(کھیل ہی) ملی ہے (نماز نہیں ملی)۔ ❶

یہ روایت باطل ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند باطل ہے۔ اور اس میں مجہول راوی ہے۔

اور اگر محمد بن اسحاق سے مراد: محمد بن اسحاق العکاشی ہے تو وہ کذّاب (جھوٹا ترین) راوی ہے۔ وہ جھوٹی احادیث بنا کر امام اوزاعی اور دیگر ائمہ کی طرف منسوب کر کے بیان کیا کرتا تھا۔

اگر یہ روایت موجود تھی، تو...!

اگر لوگوں کے پاس امام مالک کی بیان کردہ حدیث موجود تھی، جسے امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے (واقعی) روایت کیا ہوتا، تو امام کے پیچھے قرأت کرنا، ناجائز سمجھنے والوں کو ابن شداد کی روایت پر انحصار کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ❷

جو لوگ اصول حدیث کا کچھ بھی علم رکھتے ہوئے بھی اس طرح کی اسناد (سے مروی، یعنی من گھڑت روایات) کو دلیل بناتے ہیں، انھیں اپنے رب (اللہ تعالیٰ) سے کچھ شرم کرنی چاہیے۔

بعض لوگوں نے بہت ہی کمزور، واہی روایات کو دلیل بنایا ہے۔ جن روایات کے بارے میں محدثین کی جرح ہم بیان کر چکے ہیں۔

فضول اعتراضات کی عادت:

امام کے پیچھے قرأت کرنے کے مخالفین جب قرأت کرنے کے اثبات کی احادیث پر ان احادیث کی کثیر تعداد، متصل اسناد اور معروف وثقہ راویوں کے باعث کوئی معتبر اعتراض نہیں کر پاتے تو ایک فضول ترین اعتراض یہ کرتے ہیں کہ (اثبات کی روایات میں) فلاں روایت کا راوی متفرد ہے، فلاں قابل حجت نہیں، فلاں راوی ضعیف ہے، وغیرہ وغیرہ۔

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ سلیمان بن سلمہ اور محمد بن اسحاق اندلسی متروک راوی ہیں۔

❷ عبداللہ بن شداد کی روایات، حدیث نمبر: 319، 320، 321، 323، 325 اور 329 پر مذکور ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کے اس کلام کا مفہوم یہ ہے کہ امام مالک کا یحییٰ بن سعید سے، ان کا سعید بن مسیّب سے روایت کرنا، معتبر ترین سند ہے، اگر اس سند کے ساتھ ایسی روایت موجود تھی جس میں کہا گیا ہو کہ ''امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے'' (جیسا کہ زیر بحث، حدیث نمبر: 439 میں مذکور ہے) تو اس سند سے مروی روایت کے ہوتے ہوئے عبداللہ بن شداد کی روایت کو بطور دلیل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ چونکہ اس روایت (439 نمبر) کو قرأت خلف الامام کے مانعین میں سے بھی کسی معتبر و مستند عالم نے بطور دلیل پیش نہیں کیا، لہٰذا یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ روایت بے اصل، بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ اس کا امام مالک اور اوپر کے محدثین سے کچھ تعلق ہے نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے کوئی نسبت ہے۔ اس لیے ایسی روایات پیش کر کے عوام الناس کو قرأت خلف الامام سے منع کرنا نہایت قبیح اور جاہلانہ حرکت ہے۔

اور ان لوگوں کا جرح کے کسی سبب کے بغیر کسی راوی پر جرح کرنا مؤثر ہی نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی حیثیت ہے۔ کیونکہ ان (مانعین قرأت) کی یہ عادت معروف ہے کہ یہ لوگ ایسی بات کی بنا پر جرح کرتے ہیں جو جرح کا باعث (سببِ جرح) نہیں ہوتی۔

ہماری یہ کتاب (جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے) جس شخص نے پڑھ لی، وہ بخوبی جان لے گا کہ یہ لوگ (مانعین قرأت) اپنی پیش کردہ روایات کو جن خوبیوں سے متصف کرتے ہیں (یعنی انھیں صحیح و قابل حجت قرار دیتے ہیں)؛ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ (حقیقت یہ ہے کہ مانعین قرأت جو روایات اپنے موقف کی تائید میں دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں) وہ روایات، منقطع ہیں، ان کے راوی مجھول ہیں اور ان کے کئی راوی تو موضوع (من گھڑت) احادیث بنانے میں مشہور ہیں، اور مزید آنکہ ان روایات کو بیان کرنے میں اتنی غلطیاں کی گئی ہیں، جنھیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

محدثین و ناقدین علماء پر، جہلاء کا اعتراض:

اس شخص نے بہت برا کیا ہے جس نے جید ائمہ کرام (محدثین) اور راویوں کی چھان بین کرنے والے (ناقدین علماء) پر اعتراض کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے؛ کہ وہ لوگ بلاوجہ کسی بھی راوی کو مجروح قرار دے دیتے تھے۔ (العیاذ باللّٰہ) حالانکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ (ائمہ و ناقدین علماء) اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے اور محتاط رہنے والے تھے۔ وہ کسی راوی پر جرح کرنے یا اس کی تعدیل کرنے میں کسی (انسان) سے ڈرتے نہیں تھے۔ البتہ اسباب جرح میں بعض علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات اسبابِ جرح مختلف ہونے کی وجہ سے کسی راوی پر جرح کرنے میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ گواہی میں چھان بین (تحقیق) کرنے والوں میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات کسی راوی کے متعلق کسی امام کو اطلاع نہیں ہوتی، جبکہ دوسرا اس پر مطلع ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اسی امام کی بات معتبر تصور کی جاتی ہے جو اس راوی کی جرح پر مطلع تھا۔ جسے راوی کی جرح کی خبر نہیں ہوسکی، اس کی بات معتبر نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان تمام ائمہ کے اقوال کا علم رکھیں۔ راوی پر جرح یا تعدیل کے حوالے سے اسی امام کے قول پر عمل کیا جائے گا جس کا قول یقینی علم (ٹھوس و مکمل معلومات) پر مبنی ہوگا۔

حدیث کے معاملے میں جہلاء کی عجیب منطق:

اگر کسی راوی پر جرح مطلق (عمومی) ہو تو عراقیوں کا موقف یہ ہے کہ گواہی میں مطلق جرح کو بھی قابل قبول سمجھا جائے گا۔ کیا وجہ ہے کہ (راویوں کی جرح کی وجہ سے ائمہ پر) اعتراض کرنے والا شخص، گواہی میں مطلق جرح کو معتبر سمجھتا ہے، لیکن احادیث کے راویوں کے بارے میں اسے قبول کرنے سے انکاری ہے، شائد اسے گواہی کے متعلق اپنے امام کا

قول یاد نہیں، تبھی تو احادیث کے راویوں کے متعلق ایسے اعتراضات اٹھاتا ہے۔

روایت کس راوی کی قبول کی جائے گی؟

ہم صرف وہی حدیث قبول کرتے ہیں جس کے راوی حدیث بیان کرنے میں عدالت وصداقت کے اعتبار سے معروف ہوں۔ جب کسی حدیث کے کسی راوی پر محدثین نے طعن کیا ہو، تو اس کے متعلق حکم یہی ہوگا کہ اس کی عدالت و صداقت ثابت نہیں ہوگی۔ اور اس کی حدیث تب تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک ہمیں ایسی چیزیں میسر نہ آجائیں جو اس راوی کی حدیث کو قابل قبول بنانے والی ہوں۔

اور جس راوی کی عدالت ثابت ہو اور حدیث بیان کرنے میں اس کی صداقت بھی معلوم ہو؛ پھر بھی کوئی اس پر طعن کرے تو اس راوی پر جرح تب تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک اس راوی کے ایسے حالات سامنے نہیں آجاتے کہ جو اس پر جرح کا موجب بنیں۔ پھر جب جرح ثابت ہوجائے گی تو اس راوی کی عدالت (ثقاہت) ساقط ختم ہوجائے گی۔ جیسا کہ گواہی کے متعلق ہمارا موقف ہے۔

ہم نے ثقات کی روایات قبول کی ہیں:

الحمدللہ ہم نے اس مسئلہ (قرأت خلف الامام) میں بھی جن احادیث کو قبول کیا یا جن روایات کو ردّ کیا ہے، ان کے قبول و ردّ میں اسی اصول کو اپنایا ہے۔ جن راویوں کو عادل وثقہ قرار دیا ہے یا جنھیں مجروح قرار دیا ہے ان کے متعلق تفصیلات بیان کرتے تو یہ کتاب بہت طویل ہوجاتی۔

البتہ ناقدین (ائمہ وعلماء) نے اس موضوع پر بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔ جو شخص ان کتب کی طرف رجوع کرنا پسند کرتا ہے وہ ان کا مطالعہ کرے اور ان راویوں کے تعارف حاصل کرے تو اسے سب کچھ سمجھ میں آجائے گا۔ ان شاء اللہ۔

مانعین قرأت کا خودساختہ اصول اور باطل دعوی:

اور اس (مانع قرأت) کا دعوی ہے کہ حدیث کی صحت معلوم کرنے کا اہم اصول یہ ہے کہ حدیث، کتاب اللہ کے موافق ہو۔ اسی لیے حدیث کو کتاب اللہ پر پرکھنے سے ہی شریعت کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بھی بے شمار احادیث میں یہی حکم دیا ہے۔ اور اسی بنیاد پر اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ جن روایات کو اس نے (قرأت خلف الامام سے منع کرنے کے لیے) دلیل بنایا ہے وہ تمام روایات، کتاب اللہ، اس کی بیان کردہ نص اور ذکر کردہ اجماع کے عین مطابق ہیں۔

جبکہ اس کا یہ دعویٰ باطل ہے۔ کیونکہ جو روایات، حدیث کو کتاب اللہ پر پرکھنے کے متعلق ہیں وہ روایات (اسناد میں) انقطاع اور راویوں کے ضعف و جہالت کی وجہ سے مردود ہیں۔ بالکل ان روایات کی طرح جو اس (دعوی کرنے والے) نے امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے کے لیے بطور دلیل بیان کی ہیں۔ ہم نے ان روایات کو اپنی کتاب

''المدخل'' میں ذکر کیا ہے۔ اور وہاں ان کی علتیں اور ضعف بھی بیان کیا ہے۔ جسے تفصیل معلوم کرنی ہو، وہ ''المدخل'' کا مطالعہ کرے۔

عمل صرف اپنا ہی کام آئے گا:

اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ (قرأت خلف الامام سے منع کرنے کے متعلق) اس کی بیان کردہ روایات کتاب اللہ کے موافق ہیں، تو یہ گمان درست نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں مذکور ہے کہ انسان کا عمل اس کی اپنی ذات کے لیے ہی ہوتا ہے، اس کا عمل کسی دوسرے کے لیے نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَن لَيسَ لِلإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ [النجم:39] (انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے خود کوشش کی) اور اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿لِتُجزَى كُلُّ نَفسٍ بِمَا تَسعَى﴾ [طه:15] (...تا کہ ہر انسان کو اس کی اپنی محنت کا صلہ دیا جائے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر یوں فرمایا: ﴿لَهَا مَا كَسَبَت وَعَلَيهَا مَا اكتَسَبَت﴾ [البقرة:286] (انسان کو اتنا ہی صلہ ملے گا جتنی اس نے محنت کی، اور اتنا ہی اس پر وبال ہوگا جتنی اس نے برائیاں کیں) جبکہ وہ شخص (امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے والی) ضعیف ترین روایات کی بنا پر کہتا ہے کہ امام کا ''قرأت کرنے کا عمل'' امام کے لیے بھی ہے اور مقتدی کے لیے بھی۔ اور مقتدی کو اس عمل کا بھی صلہ ملے گا جو اس نے کیا ہی نہیں اور نہ ہی امام کی قرأت میں اس نے کچھ بھی کاوش کی۔ (یعنی مقتدی نے قرأت تو کی ہی نہیں؛ وہ تو امام نے کی ہے، لیکن اس کا اجر امام کے ساتھ ساتھ مقتدی کو بھی مل جائے گا ......سبحان اللہ......)۔ جبکہ حتمی و بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان کو کسی دوسرے کے عمل کا فائدہ نہیں پہنچتا، ماسوائے ان اعمال کے، جنھیں صحیح احادیث نے مخصوص کر دیا ہے۔ مثلاً: حج و عمرہ کی ادائیگی، میت کی طرف سے قرض اور زکوٰۃ ادا کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا۔ اور پھر اصول یہ ہے کہ حج اور عمرہ، (دوسرے کی طرف سے) ادا کرنے والے اور جس کے لیے ادا کیا جائے؛ ان دونوں کی طرف سے شمار نہیں ہوگا، بلکہ صرف اسی کی طرف سے شمار ہوگا جس کی طرف سے کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ اور دوسرے اعمال میں بھی یہی اصول ہے۔

نص قرآنی اور مفہوم حدیث کے منافی دعویٰ:

تو جو شخص یہ کہتا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی طرف سے بھی شمار ہوتی ہے؛ اس نے تو ایک قرأت کو امام اور مقتدی (دونوں) کی طرف سے شمار کر دیا۔ اور اس نے اپنی ہی دلیل کے طور پر بیان کردہ روایت کے ظاہری مفہوم کی مخالفت کر دی، کیونکہ اس کی بیان کردہ روایت (قِرَاءَ ةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ) کا ظاہری مطلب تو یہ ہے کہ امام کی قرأت (امام کی نہیں بلکہ) مقتدی کی قرأت ہے۔ جبکہ اس روایت کو دلیل بنانے والوں نے اس روایت کی بنیاد پر امام کی قرأت کو امام اور مقتدی دونوں کے لیے شمار کر دیا۔

اور وہ شخص کتاب اللہ کی بھی مخالفت کرتا ہے، کیونکہ کتاب اللہ نے تو کسی بھی انسان کے لیے صرف وہی صلہ بیان کیا ہے جو اس نے محنت کی ہے، لیکن اس (مقتدی کو قرأت سے منع کرنے والے) نے امام کی محنت کا صلہ امام اور مقتدی دونوں کو دے دیا ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے (مقتدی کو قرأت سے منع کرنے والے) اس شخص کا اپنا دعویٰ ہی کتاب اللہ اور اسی کی اپنی بیان کردہ ضعیف روایات کے بھی مخالف ہے۔ اور مزید آنکہ اس کی بیان کردہ ضعیف روایاتم کتاب اللہ کے ظاہری مفہوم کے مخالف ہیں، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کتاب اللہ میں ایسی کوئی دلیل (کوئی حکم و آیت) ایسی نہیں جو ان کی بیان کردہ ضعیف روایات کے موافق ہو۔ الحمد للہ۔

ہم نے قرآن وسنت کے مطابق وضاحت کر دی ہے:

اور جو نص کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ دعویٰ بھی باطل ہے۔ کیونکہ نص وہ ہوتی ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ جبکہ ہم نے ان کے دلائل سے متعلق قرآن اور صحیح احادیث سے بے شمار (تاویلات کے) احتمالات بیان کیے ہیں۔ اور ان احتمالات کے صحیح ہونے پر بھی ہم نے دلائل پیش کیے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرحَمُونَ﴾ [الاعراف: 204] اور اس مفہوم کی روایات ان دلائل میں سے ہیں جن سے اہل حجاز نے استدلال کیا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول بھی انہی دلائل کی بنا پر تھا۔ [1] لہٰذا اس آیت مبارکہ اور اس آیت کی ہم معنی روایات سے امام کے پیچھے قرأت سے منع کرنے کی دلیل لینے والا بیچارہ اس شخص کی طرح ہے جو بھوکا ہو لیکن خود کو بھوکا ظاہر نہ کرے، اور ان روایات کی حقیقت اور متن کے بعض الفاظ چھپا کر بیان کرنے والا اسی طرح ہے جس طرح کسی نے جھوٹا لباس پہنا ہو، (حقیقت میں وہ ننگا ہو)۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ . . . کے بعد والی آیت بھی دیکھ لو:

اسے فرق ہی معلوم نہیں کہ کون سا قرآن سنا جا رہا ہے (جو "وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ" کے تحت آتا ہے) اور کون سا قرآن اس سماعت کے حکم میں نہیں آتا۔ اس آیت مبارکہ کا ظاہر اور اس مفہوم کی روایات کی تفصیل و وضاحت کرنا ضروری ہے۔ اگر یہ روایات صحیح ہوں تو ہم انھیں (امام کے پیچھے) بلند آواز سے قرأت اور (فاتحہ کے علاوہ) کوئی دوسری سورت کی قرأت کرنے کی نفی پر محمول کریں گے، اور آیت مبارکہ کا مفہوم بھی اسی پر محمول ہوگا۔ اور ہم نے اس آیت مبارکہ کا سبب نزول بھی بیان کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنا اور

---

[1] اہل حجاز علماء نے اس آیت مبارکہ اور اس مفہوم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہیں کرے گا، جبکہ سری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کرنا مقتدی پر واجب ہے۔

آپس میں گفتگو کرنا ہی اس آیت کے نزول کا سبب بنا۔ اسی لیے ہم نماز میں نہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور نہ ہی امام کے پیچھے بلند آواز بلند کرتے ہیں، البتہ ہم امام کے سکتات میں یا اس کے ساتھ ساتھ؛ آواز بلند کیے بغیر، پست آواز سے سورت فاتحہ پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ . . . کے بعد والی آیت میں) فرمایا ہے:

﴿وَاذكُرْ رَبَّكَ فِي نَفسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الجَهرِ مِنَ القَولِ بِالغُدُوِّ وَالآصَالِ﴾

[الأعراف:205]

(اپنے رب کو دل ہی دل میں نہایت عاجزی اور خوف کے ساتھ، آواز بلند کیے بغیر (پست آواز میں) صبح و شام یاد کرتے رہو)

اگرچہ اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن اس حکم میں آپ ﷺ اور آپ کی امت کے افراد بھی شامل ہیں۔ اس آیت کو نبی کریم ﷺ کے علاوہ لوگوں کی نماز فجر کی دونوں رکعات، مغرب کی پہلی دو رکعات اور عشاء کی پہلی دو رکعات پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ تو امام تھے، آپ تو (ان رکعات میں) جہری قرأت کرتے تھے۔ لہٰذا مقتدی، اللہ تعالیٰ کا ذکر (یعنی: قرأت) اپنے دل میں ہی کرے گا اور آواز بلند کیے بغیر سورت فاتحہ پڑھے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ (وَاذكُرْ رَبَّكَ فِي نَفسِكَ . . .) میں حکم دیا ہے۔

اور مقتدی امام کی قرأت کو بغور سنے گا۔ مزید آنکہ جہری قرأت اور فاتحہ کے علاوہ کسی دوسری سورت کی قرأت، نہیں کرے گا۔ اور آپس میں گفتگو کرنے سے بھی باز رہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پچھلی آیت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ . . .) میں حکم دیا ہے۔ ہم نے تو وہی بات کہی ہے جو ان دونوں آیات اور ہماری دیگر بیان کردہ آیات کے مطلب و مفہوم کا تقاضا ہے۔ الحمد للہ ہم نے کسی آیت مبارکہ کی مخالفت نہیں کی۔

ترک قرأت پر اجماع کا دعویٰ باطل ہے:

اور جو (امام کے پیچھے ترک قرأت پر) اجماع کا دعوی کیا جاتا ہے، وہ دعویٰ باطل ہے۔ جب اس مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے، تو پھر اجماع کہاں سے آ گیا؟ جس کا یہ لوگ بار بار دعویٰ کر رہے ہیں۔ اگر اہل علم (ائمہ و محدثین) کے موقف سے عدم واقفیت، جان بوجھ کر لاعلم رہنے اور ضعیف روایات کی بنا پر فضول اعتراض کرنے کی روش نہ ہوتی تو ایسا باطل دعویٰ ہرگز نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حماقتوں سے بچائے۔

صحیح روایات کے مقابل مرسل و معلول روایات:

بعض الناس نے تو اس مسئلہ میں دیگر مجہول اور مرسل [1] روایات کو بھی دلیل بنایا ہے۔ پھر ایک پوری فصل بیان کر

[1] یہاں امام بیہقی رحمہ اللہ نے "منقطعة" یعنی منقطع روایات کہا ہے، لیکن اس کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی امام بیہقی رحمہ اللہ ''منقطع'' کا لفظ بول کر ''مرسل'' مراد لیا ہے۔

دی ہے کہ مرسل روایات سے استدلال کرنا درست ہے۔ دراصل مرسل روایات اور مجہول راویوں کی روایات کی بحث کا صحیح مقام اصول کی کتب ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق جو آثار مروی ہیں انھیں ہم نے اپنی کتاب ''المَدخَل'' میں بیان کر دیا ہے۔ اور ہم نے اس کتاب اور دوسری کتب میں ذکر کر دیا ہے کہ کون سی مرسل روایات کو ان کی تائید میں روایت مل جانے پر قبول کیا جاسکتا ہے اور کون سی مرسل روایات مردود ہوتی ہیں؟ جسے اس بحث میں دلچسپی ہو، وہ ان کتب (المدخل، وغیرہ) کا مطالعہ کر لے۔

مرسل روایات کی نوعیت اور اصولی حیثیت:

امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت پر اجماع کا دعوی کرنے والے نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جو مرسل روایات بیان کی ہیں ان میں سے بعض ایسی ہیں جنھیں بیان کرنے والوں نے صحابہ سے سنا ہی نہیں۔ حالانکہ صحابہ کی مرسل روایات تو قابل قبول ہوتی ہیں۔ اور اسی طرح کبار تابعین کی مراسیل بھی قابل قبول ہوتی ہیں جب انھیں درج ذیل میں سے کسی نوعیت کی تائید حاصل ہو جائے:

- جن کبار تابعین سے اس حدیث کو مرسل بیان کیا گیا ہے، ان کی عدالت اور شہرت معلوم ہو۔
- مرسل بیان کرنے والا ضعیف اور مجہول راویوں سے ارسال نہ کرتا ہو۔
- جس نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا، اس کی بیان کردہ حدیث کی دیگر اہل علم راویوں (کی سند) سے بعینہ متابعت مل جائے۔
- یا اس کی بیان کردہ مرسل روایت کی موافقت میں کسی صحابی یا کسی بھی جید اہل علم کا قول مل جائے۔
- اور اس کی مرسل روایت، کسی متصل مرفوع حدیث کے مخالف نہ ہو۔ اگر وہ مرفوع حدیث کے مخالف ہو تو مرفوع حدیث کو ترجیح حاصل ہوگی۔

کبار تابعین کے بعد جو لوگ روایت کرنے میں مجہول اور ضعیف راویوں سے روایت کرنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مراسیل، ہم قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ جس سے انھوں نے ارسال کیا ہے وہ قابل قبول راوی ہے یا نہیں۔ [1]

مرسل روایت کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ کی وضاحت:

[**440**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ أَنبَأَ الرَّبِيعُ بنُ سُلَيمَانَ

[1] امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کلام میں امام شافعی رحمہ اللہ کی پیروی کی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ دیکھئے: [الرسالة، للشافعي: ص، 461 - 471]

قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي ذِكرِ المَرَاسِيلِ: فَأَمَّا مَن بَعدَ كِبَارِ التَّابِعِينَ فَلَا أَعلَمُ مِنهُم وَاحِدًا يُقبَلُ مُرسَلُهُ لِأُمُورٍ:
أَحَدُهَا أَنَّهُم أَشَدُّ تَجَوُّزًا فِيمَن يروُونَ عَنهُ ،
وَالآخَرُ أَنَّهُ تُوجَدُ عَلَيهِمُ الدَّلَائِلُ فِيمَا أَرسَلُوا لِضَعفِ مُخرِجِهِ ،
وَالآخَرُ كَثرَةُ الإِحَالَةِ فِي الأَخبَارِ ، وَإِذَا كَثُرَتِ الإِحَالَةُ كَانَ أَمكَنَ لِلوَهمِ وَضَعفَ مَن يُقبَلُ عَنهُ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ربیع بن سلیمان المرادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ مرسل روایات کے متعلق فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ کبار تابعین کے بعد کسی کی مرسل روایت کو قبول کیا جاتا ہو۔ اس کی چند وجوہات ہیں:

پہلی وجہ: وہ لوگ جس سے روایت لیتے ہیں اس کی کمزوریوں (ضعف) سے بہت زیادہ درگزر کر جاتے ہیں۔

دوسری وجہ: جس راوی سے وہ ارسال کرتے ہیں، اس راوی کے ضعیف ہونے پر دلائل موجود ہوتے ہیں۔ (اور یہ لوگ ان ضعیف راویوں کے ضعف کو چھپانے کے لیے ارسال کرتے ہیں)۔

تیسری وجہ: ان روایات (کے الفاظ ومفہوم) میں بہت سے ردّوبدل کیے گئے ہوتے ہیں، اور جب (الفاظ میں) ردّوبدل کثرت سے ہوجائے تو اس روایت کے وہم (غلط) ہونے اور اس کے راوی کے ضعیف ہونے کے امکانات پیدا ہوجاتے ہیں۔ ❶

صحیح سند کی اہمیت:

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے خطبہ میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کبھی ہم سنتے کہ کوئی شخص یہ بیان کر رہا ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا...'' تو ہماری آنکھیں اس کی طرف فوراً متوجہ ہوجاتیں، اور ہم ہمہ تن گوش اس بات کو سنتے۔ اور جب لوگوں نے گڑبڑ کرنا شروع کردی تو پھر ہم وہی بات قبول کرتے تھے جسے ہم پہچان جاتے (کہ واقعی یہ فرمانِ نبوی ہے)۔ ❷

❶ اسناده صحيح ـ الرسالة ، للشافعي: ص ، 465 ، رقم ، 1277 .

❷ بشیر العدوی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کرنا شروع کردیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں فرمایا... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا... وغیرہ وغیرہ، تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس کی بات کی طرف بالکل توجہ نہیں دے رہے تھے۔ اس نے کہا: آپ میری بات کی طرف توجہ کیوں نہیں دے رہے، جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ تب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب کبھی ہم سنتے کہ کوئی شخص یہ بیان کر رہا ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا...'' تو ہماری ⇦

امام محمد بن سیرین ﷫ فرماتے ہیں: ایک ایسا دور تھا کہ حدیث کی اسناد کے متعلق پوچھا نہیں جاتا تھا، جب فتنے رونما ہونے لگے تب حدیث کی اسناد کے بارے میں بھی پوچھا جانے لگا (یعنی اس امر کی ضرورت پڑ گئی)۔ ❶

اگر اسناد نہ ہوتیں....!

امام عبداللہ بن مبارک ﷫ فرماتے ہیں: اسناد دین کا حصہ ہیں۔ اگر اسناد نہ ہوتیں تو کوئی بھی شخص کچھ بھی کہہ جاتا، لیکن جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ تمھیں یہ حدیث کس نے بیان کی، تو وہ سوچ سمجھ کر بیان کرے گا۔ ❷

اسناد کی تحقیق میں محدثین کا طرز عمل:

امام شافعی ﷫ نے فرمایا: لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم (احادیث کی چھان بین میں راویوں کی) محبت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر واقعی ہم محبت کا لحاظ رکھتے تو امام زہری ﷫ سے محبت کا ضرور لحاظ کرتے۔ جبکہ ہمارے ہاں زہری کے ارسال (یعنی مرسل روایات) کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ زہری نے مرسل روایات کو سلیمان بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ (جو محدثین کے ہاں بالاتفاق ضعیف راوی ہے) ❸

امام بیہقی ﷫ فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی کا بھی یہی حال ہے، اگرچہ وہ خود تو ثقہ ہیں، لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ وہ ایسے مجہول راویوں سے (مرسل) روایات بیان کرتے ہیں جن سے ان کے علاوہ کسی اور نے روایات بیان نہیں کیں۔ مثلاً! هُنَى بِن نُوَيرَه، خرامه، الطائی، قرثع، الضبی، یزید بن اویس وغیرہ۔

⇦⇦ آنکھیں اس کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتیں، اور ہم ہمہ تن گوش اس بات کو سنتے۔ اور جب لوگوں نے گڑبڑ کرنا شروع کر دی تو پھر ہم وہی بات قبول کرتے تھے جسے ہم پہچان جاتے (کہ واقعی یہ فرمانِ نبوی ہے)۔ مقدمة صحيح مسلم۔ المستخرج على صحيح مسلم، لأبى نعيم: 97/1، حديث، 72 ـ سنن ابن ماجة، حديث: 27 ـ العلل و معرفة الرجال، لابن حنبل: 38/3 ـ الكامل، لابن عدى: 48/1.

❶ امام ابن سیرین ﷫ فرماتے ہیں: تابعین سند کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے، لیکن جب (بدعت و رافضیت کا) فتنہ پیدا ہو گیا تو تابعین نے حدیث بیان کرنے والے سے کہنا شروع کر دیا کہ اپنے رجال (یعنی سند) بیان کرو، تو متبع سنت راویوں کی پہچان ہونے پر ان کی بیان کردہ حدیث قبول کر لی جاتی اور بدعتی راویوں کی پہچان ہونے پر ان کی بیان کردہ حدیث قبول نہ کی جاتی۔ مقدمة صحيح مسلم۔ العلل و معرفة الرجال، لابن حنبل: 559/2 ـ حلية الأوليائم لأبى نعيم: 278/2 ـ الضعفاء، للعقيلى: 10/1.

❷ مقدمة صحيح مسلم۔ الجامع لأخلاق الراوى والسامع، للخطيب: 213/2، روايت نمبر: 1643 ـ العلل الصغير، للترمذى: 739/5 ـ الجرح والتعديل، لابن أبى حاتم: 16/2.

❸ اس کی تفصیل، حدیث نمبر: 328 کے بعد ''امام شافعی ﷫ سے مخالفت کے باعث حدیث میں تبدیلی کی مثال'' کے تحت مذکور ہے۔ مزید دیکھئے: [آداب و مناقب الشافعى، لابن أبى حاتم: 531/1]

مرسل روایت کی خرابیاں اور ایک دلچسپ واقعہ:

مرسل روایات کو دوسروں کی طرف منسوب کر کے بیان کرنے کے بہت سے واقعات ہیں۔ ان میں سے ایک حسب ذیل ہے:

[**441**]...... أَخبرَنَا أَبُو سَعدٍ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ المَالِينِيُّ، أَنبَأَ أَبُو أَحمَدَ بنُ عَدِيٍّ الحَافِظُ، أَنبَأَ عَبدُ الكَبِيرِ بنُ عُمَرَ الخَطَّابِيُّ بِالبَصرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: سَمِعتُ نَصرَ بنَ حَمَّادٍ، يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عَلَى بَابِ شُعبَةَ نَتَذَاكَرُ فَقُلتُ: حَدَّثَنِي إِسرَائِيلُ، عَن أَبِي إِسحَاقَ، عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَطَاءٍ عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ رَعِيَّةَ الإِبِلِ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَجِئتُ ذَاتَ يَومٍ النَّبِيَّ ﷺ؛ وَحولَهُ أَصحَابُهُ۔ قَالَ: فَسَمِعتُهُ يَقُولُ: مَن تَوَضَّأَ فَأَحسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكعَتَينِ وَاستَغفَرَ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، قَالَ: بَخٍ بَخٍ۔ قَالَ: فَجَذَبَنِي رَجُلٌ مِن خَلفِي، فَالتَفَتُّ فَإِذَا عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَقَالَ: الَّذِي قَالَ قَبلُ أَحسَنُ، قُلتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: مَن شَهِدَ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قِيلَ لَهُ: ادخُل مِن أَيِّ أَبوَابِ الجَنَّةِ شِئتَ۔

ہمیں ابوسعد احمد بن محمد المالینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالکبیر بن عمر الخطابی نے بصرہ میں بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن سعید العطار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے نصر بن حماد کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ ہم امام شعبہ بن حجاج کے دروازے کے پاس بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے۔ میں نے کہا: مجھے اسرائیل بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی الکوفی سے، انھوں نے عبداللہ بن عطا الطائفی سے، انھوں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں باری باری اونٹ چرایا کرتے تھے (تاکہ باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہیں)، ایک روز میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کے گرد آپ کے صحابہ موجود تھے۔ آپ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر دو رکعات نماز پڑھی، اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب، واہ واہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پیچھے سے مجھے ایک آدمی نے کھینچا، جب میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) تھے۔ انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس سے پہلے جو فرمایا تھا، وہ اس سے بھی خوب تھا۔ (عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا): جس شخص نے

گواہی دی کہ صرف اللہ ہی معبود ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اسے کہا جائے گا: تم جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ ❶

نصر بن حماد کہتے ہیں: امام شعبہ باہر تشریف لائے اور انھوں نے مجھے تھپڑ مار دیا۔ پھر واپس گھر چلے گئے۔ میں ایک کونے میں چلا گیا (اور رونے لگا)۔ امام شعبہ پھر تشریف لائے اور پوچھا: اسے کیا ہوا، یہ کیوں رو رہا ہے؟ انھیں عبداللہ بن ادریس نے کہا: آپ نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ انھوں نے فرمایا: غور تو کرو، یہ اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن عبداللّٰه بن عطاء، عن عقبه بن عامر، عن النبی ﷺ... کی سند سے روایت بیان کر رہا تھا۔

امام شعبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابواسحاق سے پوچھا تھا کہ آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عطا نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا عبداللہ بن عطا نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی تھی؟ (یعنی، کیا ان کا سماع ثابت ہے؟)۔ وہ غصہ میں آ گئے۔ مسعر بن کدام بھی وہاں موجود تھے، انھوں نے مجھے کہا کہ آپ نے شیخ کو غصہ دلا دیا ہے۔ میں نے کہا: اس حدیث کی تحقیق تو ضرور کی جائے گی۔ مسعر بن کدام نے کہا: عبداللہ بن عطا مکہ مکرمہ میں موجود ہیں۔ امام شعبہ کہتے ہیں: میں مکہ کی طرف سفر پر نکل پڑا، میں وہاں عبداللہ بن عطا سے ملا، میں نے انھیں اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: مجھے یہ روایت سعد بن ابراہیم القرشی نے بیان کی تھی۔ امام شعبہ کہتے ہیں: پھر میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے ملا۔ انھوں نے بتایا کہ سعد بن ابراہیم اس وقت مدینہ میں ہیں، وہ اس سال حج کے لیے نہیں آئے۔

امام شعبہ کہتے ہیں: میں مدینہ کی طرف چل پڑا۔ میں وہاں سعد بن ابراہیم سے ملا، ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ حدیث مجھے زیاد بن مخراق نے بیان کی تھی۔

شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سعد بن ابراہیم نے زیاد کا نام لیا تو میں نے کہا: وہ اس حدیث (کو بیان کرنے) میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ وہ کوفی تھا، پھر مکی ہوا، پھر وہ مدنی ہوا، پھر وہ بصری ہو گیا۔

شعبہ کہتے ہیں: میں بصرہ کی طرف چل پڑا، وہاں زیاد بن مخراق سے ملا۔ میں نے اسے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: تم اس کے اہل نہیں ہو۔ میں نے کہا: آپ مجھے حدیث بیان کریں، اس نے کہا: مجھے شہر بن حوشب نے بیان کیا، انھوں نے ابوریحانہ سے، انھوں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب انھوں نے شہر بن حوشب کا ذکر کیا تو میں نے کہا: اس روایت کو دفع کرو۔ اگر یہ

---

❶ اسناده ضعيف جدًا۔ نصر بن حماد شدید ضعیف راوی ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہوتی تو میرے لیے میرے اہل وعیال، مال اور کل کائنات سے بڑھ کر محبوب ہوتی۔ ❶

یہ واقعہ امام عبدالرحمن بن مہدی اور بشر بن مفضل وغیرہ نے امام شعبہ رحمہ اللہ سے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

دوسری روایت (امام کی قرأت...) مرسل روایت:

بعض لوگوں نے جن مرسل روایات کو دلیل بنایا ہے ان مرسل روایات میں سے ایک روایت درج ذیل بھی ہے:

[**442**]...... أَخبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بنُ أَبِي إِسحَاقَ ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا بَحرُ بنُ نَصرٍ قَالَ: قَرَأَ عَلَى ابنِ وَهبٍ، حدَّثَكَ يَحيَى بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ سَالِمٍ العُمَرِيُّ ، وَيَزِيدُ بنُ عِيَاضٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ مِنكُم لَهُ إِمَامٌ فَائتَمَّ بِهِ ، فَلَا يَقرَأَنَّ مَعَهُ ، فَإِنَّ قِرَاءَ تَهُ لَهُ قِرَاءَ ةٌ۔

ہمیں ابوزکریا بن ابی اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بحر بن نصر الخولانی نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن وہب المصری کے سامنے پڑھا کہ آپ کو یحییٰ بن عبداللہ بن سالم العمری اور یزید بن عیاض اللیثی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کا (نماز پڑھنے میں) امام ہو، تو وہ شخص اپنے امام کی اقتدا کرے، وہ امام کے ساتھ قرأت ہرگز نہ کرے، کیونکہ امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ ❷

پھر (اس مرسل روایت کو بیان کرنے والا) کہتا ہے کہ (اس سند میں) یحییٰ سے مراد: یحییٰ بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر ہیں، اور یزید سے مراد: یزید بن عیاض بن جعدہ اللیثی البصری ہیں۔ اور یہ دونوں راوی ثقہ ہیں۔ اور پھر اس روایت کو قابل قبول تصور کر لیا۔ کیونکہ اس روایت میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

حالانکہ یحییٰ بن عبداللہ، محل نظر ہے۔ احتمال یہ بھی ہے کہ ابن وہب نے اپنی حدیث کے الفاظ یزید بن عیاض کی حدیث میں پر محمول کر دیے ہوں۔ اور یزید بن عیاض پر تو محدثین نے خوب جرح کی ہے۔ جسے امام ابواحمد عبداللہ بن عدی رحمہ اللہ نے ''الضعفاء'' میں بیان کیا ہے۔ ❸

ابن عدی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے روایت کیا ہے کہ انھیں ابن سمعان کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ کذاب (جھوٹا ترین) راوی ہے۔ پھر ان سے یزید بن عیاض کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی زیادہ جھوٹا ہے، بے حد جھوٹا ہے۔ ❹

---

❶ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدى: 36/4 ، 37 ـ الضعفاء، للعقيلي: 192/2 .

❷ مرسل ہونے کی بنا پر یہ سند ضعیف ہے۔

❸ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدى: 266/7 .

❹ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدى: 263/7 ـ سؤالات البرذعي: 411/2 .

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن عیاض غیر معتبر راوی ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❶ دوسری روایت میں ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ناقابل اعتبار اور ضعیف راوی ہے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن عیاض منکر الحدیث راوی ہے۔ ❸

اپنی دلیل میں مجروح راوی بھی ثقہ ہے......سبحان اللہ......:

امام ابوعبدالرحمٰن النسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن عیاض مدنی؛ متروک الحدیث ہے۔ ❹

جب اس راوی (پر جرح) کے متعلق حفاظ، محدثین کے اس قدر زیادہ بیانات ہوں تو وہ ثقہ کیسے ہوگیا؟ مگر جب اس کی روایت اس (مرسل روایت کو دلیل بنانے والے) کے موقف کے موافق ہو تب یہ راوی ثقہ ہوجاتا ہے لیکن جب محمد بن اسحاق جیسا راوی اگر اس کے موقف کے مخالف روایت بیان کرے تو وہ اس کے ہاں غیر ثقہ ہوتا ہے۔

اگر یہ روایت صحیح بھی ہو، تو...!

اگر یہ الفاظ (جو حدیث نمبر: 442 میں مذکور ہیں)، صحیح ثابت بھی ہوں تو احتمال یہ ہے کہ ''وہ امام کے ساتھ قرأت ہرگز نہ کرے'' سے مراد ہے کہ ''وہ امام کے ساتھ قرأت، بلند آواز سے ہرگز نہ کرے'' اور ''کیونکہ امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے'' سے مراد یہ ہے کہ ''کیونکہ امام کا جہر (بآواز بلند قرأت کرنا) ہی اس کا جہر ہے''۔

تیسری روایت (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول):

بعض لوگوں نے محمد بن یزید کی روایت سے استدلال کیا ہے، جو روایت حسب ذیل ہے:

. . . عَن مُحَمَّدِ بنِ يَزِيدَ ، عَنِ المُؤَمَّلِ بنِ إِسمَاعِيلَ، عَن سُفيَانَ الثَّورِيِّ، عَن أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: لَا يُقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ جَهَرَ أَو لَم يَجهَر۔

محمد بن یزید نے مؤمل بن اسماعیل سے انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے اسامہ بن زید اللیثی سے، انھوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت نہیں کی جائے گی، چاہے وہ جہری قرأت کرے یا سری۔

---

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 263/7.

❷ تاریخ ابن معین بروایة الدوری: 74/3 ۔ تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 483/16.

❸ التاریخ الکبیر، للبخاری: 351/8.

❹ کتاب الضعفاء والمتروکین، للنسائی: ص، 252 ۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 264/3.

یہ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے:

مجھے معلوم نہیں کہ یہ قول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہٹا کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف عمداً منسوب کیا گیا ہے یا وہم ہو گیا ہے (یعنی بیان کرنے میں راوی سے غلطی ہوگئی)؟

یہ حدیث ''جامع'' میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایت کردہ ہے۔تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

[443]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو سَعدٍ مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، ثنا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ ، ثنا أُسَامَةُ ، عَنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: كَانَ ابنُ عُمَرَ لَا يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ جَهَرَ أَو لَم يَجهَر وَكَانَ رِجَالٌ أَئِمَّةٌ يَقرَأُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ (امام حاکم) اور ابوسعید محمد بن موسیٰ الصیرفی نے بیان کیا، ان دونوں نے بیان کیا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم ثقفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص اصبہانی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسامہ بن زید اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے، امام جہری قرأت کرتا یا سری۔ اور ائمہ کرام (محدثین) امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ [1]

حدیث بیان کرنے میں خیانت:

اس حدیث کو سفیان ثوری سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔ لیکن اس بندے (یعنی قرأت سے منع کرنے والے) نے اسے صرف اپنی ہی سند کے ساتھ ابوسعید محمد بن موسیٰ سے روایت کیا، اور مزید آنکہ اس میں قاسم بن محمد کا یہ قول بھی چھوڑ دیا (جان بوجھ کر حذف کر دیا) کہ ''اور ائمہ کرام (محدثین) امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔''

یہ سراسر خیانت ہے کہ کوئی شخص محدثین کے اقوال تو ذکر کرے، لیکن ان میں سے اتنا حصہ بیان کرے جو اس کے مسلک کے موافق ہو، اور جو حصہ اس کے مسلک کے برعکس ہو، اسے چھوڑ دے۔ پھر اپنی طرف سے ہی (خودساختہ) اجماع کا دعویٰ بھی کر دے۔ اور دوسروں پر اس وجہ سے طعن کرے (انھیں برا بھلا کہے) کہ وہ دورِ صحابہ سے آج تک مشہور و معروف اختلافی مسئلہ میں اس کے خودساختہ اجماع کی مخالفت کرتے ہیں۔

چوتھی روایت (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

[444]...... أَخبَرَنَا يَحيَى بنُ إِبرَاهِيمَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ يَحيَى المُزَكِّي ، أَنبَأَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ

[1] اسناده حسن موقوفا۔ السنن الکبری، للبیهقی: 161/2.

يَعقُوبَ ثنا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ ، أَنبَأَ جَعفَرُ بنُ عَونٍ ، أَنبَأَ أُسَامَةُ بنُ زَيدٍ ، قَالَ: سَأَلتُ القَاسِمَ بنَ مُحَمَّدٍ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ، قَالَ: إِن قَرَأتَ فَقَد قَرَأَ قَومٌ كَانَ فِيهِم أُسوَةٌ وَالأَخذُ بِأَمرِهِم ، وَإِن تَرَكتَ فَقَد تَرَكَ قَومٌ كَانَ فِيهِم أُسوَةٌ ، قَالَ: وَكَانَ ابنُ عُمَرَ لَا يَقرَأُ۔

ہمیں یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ المزکی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب (ابن الاخرم) الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالوہاب العبدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جعفر بن عون المخزومی الکوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسامہ بن زید اللیثی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اگر تم قرأت کرو تو (درست ہے کیونکہ) ان لوگوں نے (امام کے پیچھے) قرأت کی ہے جن کا عمل نمونہ اور ان کا حکم قابل تعمیل ہے۔ اور اگر تم قرأت ترک کرو تو (پھر بھی درست ہے کیونکہ) ان لوگوں نے (امام کے پیچھے) قرأت کو ترک کیا ہے جن کا عمل نمونہ ہے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قرأت نہیں کرتے تھے۔ [1]

امام مالک رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا موقف تھا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس نماز میں قرأت نہیں کرتے تھے جس نماز میں امام جہری قرأت کرتا تھا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے تھے:

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام کے پیچھے قرأت کرنے (کے اثبات) کی روایت بیان کر چکے ہیں۔ [جو حسب ذیل ہے:]

ابوالعالیہ کی روایت:

[445]...... وَقَرَأتُ فِي كِتَابِ البُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي "القِرَاءَةِ خَلفَ الإِمَامِ" قَالَ لَنَا أَبُو نُعَيمٍ: ثنا الحَسَنُ بنُ أَبِي الحسناءِ ثنا أَبُو العَالِيَةِ قَالَ: سَأَلتُ ابنَ عُمَرَ بِمَكَّةَ: اقرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: إِنِّي لَأَستَحيِي مِن رَبِّ هَذَا البَيتِ أَن أُصَلِّيَ صَلَاةً لَا أَقرَأُ فِيهَا وَلَو بِأُمِّ الكِتَابِ۔

میں امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''القراءة خلف الإمام'' میں پڑھا ہے کہ (انھوں نے فرمایا:) ہمیں ابونعیم فضل بن دُکین نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن ابی الحسناء القواس البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالعالیہ البراء البصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے مکہ مکرمہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں نماز میں

[1] اسناده حسن مقطوع۔ السنن الكبرى، للبيهقي: 161/2 .

قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: اس گھر (بیت اللہ) کے رب سے مجھے حیاء آتی ہے کہ میں نماز تو پڑھوں لیکن اس میں قرأت نہ کروں؛ چاہے صرف سورت فاتحہ ہی پڑھوں۔ ❶

یحییٰ البکاء کی روایت:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ قَالَ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ سَعدٍ الرَّازِيُّ: أَنبَأَ أَبُو جَعفَرٍ عَن يَحيَى البَكَّاءِ: سُئِلَ ابنُ عُمَرَ عَنِ القِرَائَةِ خَلفَ الإِمَامِ ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَرَونَ بَأسًا أَن يُقرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ فِي نَفسِهِ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد الرازی نے کہا: ہمیں ابوجعفر نے یحییٰ البکّاء کے واسطے سے بیان کیا (انھوں نے کہا) کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل ہی دل میں سورت فاتحہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ❷

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کی روایت:

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا:

وَقَالَ الزُّهرِيُّ ، عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابنِ عُمَرَ: يُنصِتُ لِلإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ۔

امام ابن شہاب زہری نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ (ان کے والد محترم) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جہری قرأت والی نماز میں امام کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔ ❸

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کا حکم دیتے:

(سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف غلط منسوب ایک روایت گزشتہ سطور میں گزری ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت نہیں کی جائے گی، چاہے وہ جہری قرأت کرے یا سری، اس روایت کے ناقابل حجت ہونے کے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ مروی مندرجہ ذیل روایت بیان کی ہے، تاکہ واضح ہوجائے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ کی قرأت سے منع نہیں کرتے تھے بلکہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔[العاصم])

[446]...... قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ: ثنا سُفيَانُ عَن سُلَيمَانَ الشَّيبَانِيِّ عَن جَوَّابٍ التَّيمِيِّ

❶ اسناده صحيح لغيره۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 41 ، حديث ، 56.

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 41 ، حديث ، 57.

❸ جہری قرأت والی نماز میں خاموشی اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ سورت فاتحہ کے بعد والی سورت کی قرأت نہیں کرتے تھے۔ سورت فاتحہ کی قرأت تو یقیناً کرتے تھے، جیسا کہ حدیث نمبر: 445 اور اس کے بعد مذکور ہے۔

عَن يَزِيدَ بنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَأَلتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَم۔ قُلتُ: وَإِن قَرَأتَ يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ؟ قَالَ: وَإِن قَرَأتُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا: ہمیں محمد بن یوسف الفریابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا، انھوں نے سلیمان بن ابی سلیمان شیبانی کوفی سے روایت کیا، انھوں نے جوّاب بن عبیداللہ التیمی الکوفی سے، انھوں نے یزید بن شریک تیمی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! اگر آپ (بحثیت امام) قرأت کر رہے ہوں؟ انھوں نے فرمایا: اگرچہ میں قرأت کر رہا ہوں (پھر بھی تم میرے پیچھے بحثیت مقتدی، قرأت کرو)۔ ❶

پانچویں روایت (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول):

[447]...... وَأَمَّا الحَدِيثُ الَّذِي أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَمُحَمَّدُ بنُ مُوسَى ، قَالَا: أنبأ أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ، ثنا أُسَيدُ بنُ عَاصِمٍ ، ثنا الحُسَينُ بنُ حَفصٍ ، عَن سُفيَانَ ، عَن عُمَرَ بنِ مُحَمَّدٍ ، عَن مُوسَى بنِ سَعدٍ ، عَنِ ابنِ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ ، عَن أَبِيهِ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ: مَن قَرَأَ وَرَاءَ الإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ۔

اور جو حدیث ہمیں امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوسعید محمد بن موسیٰ الصیرفی نے بیان کی ہے، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسید بن عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسین بن حفص نے بیان کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے عمر بن محمد القرشی سے، انھوں نے موسیٰ بن سعد الانصاری سے، انھوں نے ابن زید بن ثابت ❷ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، اس کی نماز ہی نہیں۔ ❸

اس روایت کی اسناد میں اختلاف:

ہمیں یہ روایت اس سند کے ساتھ ملی ہے۔ جبکہ عبداللہ بن ولید العدنی نے سفیان ثوری سے اس کے برعکس روایت

❶ اسناده صحيح لغيره۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 42، حديث، 59.

❷ یہاں یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ ابن زید بن ثابت سے مراد سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا کون سا بیٹا ہے؟ خارجہ بن زید یا سلیمان بن زید؟ خارجہ بن زید بن ثابت، ثقہ اور فقیہ راوی ہے اور سلیمان بن زید بن ثابت کو امام ابن حجر رحمہ اللہ نے مقبول راوی قرار دیا ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کا نام اسماعیل تھا، اس کا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ نے ''التاریخ الکبیر'' میں کیا ہے۔ لیکن اس کے متعلق جرح یا تعدیل بیان نہیں کی۔ [التاريخ الكبير، للبخاري: 355/1 ۔ تقريب التهذيب، لابن حجر: صفحه: 186، 251]

❸ اسناده ضعيف۔ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا تعین نہیں کر پایا کہ یہاں ان کا کون سا بیٹا مراد ہے۔

بیان کی ہے۔ انھوں نے کہا: امام سفیان ثوری نے عمر بن محمد سے، انھوں نے موسیٰ بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد محترم سعد بن زید سے، انھوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اس حدیث کو داؤد بن قیس اور عبداللہ بن داؤد نے بھی عمر بن محمد سے روایت کیا ہے، انھوں نے موسیٰ بن سعد سے، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن سعد نے اس سند میں اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔ ❶

راویوں کا سماع ثابت نہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند میں بعض راویوں کا دوسرے راویوں سے سماع ثابت ہی نہیں ہے اور اس طرح کی سند صحیح نہیں ہوتی۔ ❷

چھٹی روایت (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وہ روایت صحیح ہے جسے عطاء بن یسار نے بیان کیا ہے۔ انھوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں ہے۔ ❸

یہ ممانعت؛ بآوازِ بلند قرأت، سے ہے:

ہمارے ہاں یہ روایت امام کے ساتھ جہری (بآواز بلند) قرأت پر محمول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ وغیرہ میں سے جس نے بھی کوئی ایسی روایت بیان کی ہے جس سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کو ناجائز سمجھنے والے دلیل لیتے ہیں، (درحقیقت) وہ تمام روایات؛ امام کے پیچھے جہری (یعنی بلند آواز سے) قرأت ترک کرنے پر محمول ہیں۔

اور دیگر مرفوع احادیث بھی اس طرح کی موجود ہیں، جن میں سے بعض صحت کے قریب تر ہیں۔ ان میں مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے جہری (بآواز بلند) قرأت کیا کرتے تھے، تو انھیں اس (جہر) سے منع کیا گیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امام کے پیچھے) دل ہی دل میں سورت فاتحہ کی قرأت کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرأت سے روکا تو اس میں سے سورت فاتحہ کو مستثنیٰ قرار دیا تھا، جیسا کہ ہم نے گزشتہ صفحات میں بیان کیا ہے۔ جب کسی روایت میں تاویل کا احتمال پیدا ہو جائے تو (مسئلہ کے) اختلافی مقام پر وہ روایت نص کے درجہ سے نکل جاتی ہے۔ لہٰذا اس شخص کا دعویٰ باطل ہے جو کہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت ترک کرنا نص سے ثابت ہے۔

❶ مصنف عبدالرزاق: 137/2، حدیث، 2802۔ مصنف ابن أبی شیبة: 279/3، حدیث، 3809.

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 40، حدیث، 52.

❸ حدیث اسماعیل بن جعفر: حدیث، 331۔ صحیح مسلم، حدیث: 577۔ مسند أبی عوانة: 522/1، حدیث، 1951۔ سنن النسائی، حدیث، 960۔ السنن الکبری، للنسائی: 331/1، حدیث، 1032.

امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب میں کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ ''جس شخص کا امام ہوتا ہے، امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوتی ہے'' اگر ثابت (صحیح) بھی ہو تو آپ ﷺ کا ''سورت فاتحہ کے علاوہ'' کے الفاظ فرمایا (سورت فاتحہ کو) اس گزشتہ فرمان (جس شخص کا امام ہوتا ہے....) میں سے مستثنیٰ کر دیتا ہے۔

اور جو مستثنیٰ ہوتا ہے وہ بات میں سے الگ اور خارج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حدیث کے الفاظ: ''جس شخص کا امام ہوتا ہے، امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہوتی ہے'' میں سے سورت فاتحہ خارج اور مستثنیٰ ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ ''جس شخص کا امام ہوتا ہے..'' کے الفاظ والی روایت منقطع ہے۔ ❶

ایسی روایات کا تعلق جہری قرأت سے ہے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین رحمہم اللہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے لیے جو سختی (شدید ممانعت) والی روایات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے اگر کوئی صحیح بھی ہے تو اس کا تعلق امام کے پیچھے جہری قرأت کرنے کے ساتھ ہے۔ [جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات ہیں:]

[**448**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ ، وَأَبُو بَكرٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ ، قَالَا: ثنا أَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بنُ يَعقُوبَ ثنا مُحَمَّدُ بنُ عِيسَى بنِ حَسَّانَ المَدَائِنِيُّ ، ثنا الحَسَنُ بنُ قُتَيبَةَ ، ثنا يُونُسُ ، عَن أَبِي إِسحَاقَ ، عَن أَبِي الأَحوَصِ ، عَنِ ابنِ مَسعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خَلَطتُم عَلَيَّ القُرآنَ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم اور ابوبکر احمد بن حسن نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب الأصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عیسیٰ بن حیان المدائنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حسن بن قتیبہ الخزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن ابی اسحاق السبیعی نے بیان کیا، انھوں نے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی الکوفی سے، انھوں نے ابوالاحوص عوف بن مالک سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تم لوگوں نے (میرے ساتھ قرأت کر کے) قرآن پڑھنے میں الجھن پیدا کر دی۔ ❷

❶ جزء القراءة خلف الامام، للبخاری: ص، 31 ۔ منقطع حدیث، اس روایت کو کہتے ہیں: جس کی سند میں سے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں، یعنی انھیں سند میں ذکر نہ کیا گیا ہو، بلکہ دور کے زمانہ کے راویوں کو ہم عصر ظاہر کیا گیا ہو۔ اس نوعیت کی روایت کو مردود و ناقابل حجت روایات میں شمار کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: اشراق الفجر اردو ترجمہ شرح نخبۃ الفکر، (ترجمہ از امان اللہ عاصم) صفحہ: 107]

❷ اسنادہ ضعیف۔ اس روایت کی دیگر اسناد بھی ہیں۔ لیکن سب کا مدار ابواسحاق سبیعی پر ہے، جو کہ مدلس ہے اور اس نے یہ روایت ''عن'' کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ساتویں روایت (منہ میں مٹی):

ابواسحاق کہتے ہیں: علقمہ بن قیس فرماتے ہیں:

"وَدِدتُ أَنَّ مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا"

میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے)۔ [1]

علقمہ رحمہ اللہ کا قول ضعیف ہے:

جبکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ابواسحاق نے علقمہ بن قیس سے کچھ بھی نہیں سنا۔ [2]

اگر یہ صحیح ہو تو اس کا مفہوم...!

لیکن اگر یہ بات صحیح بھی ہو تو یقیناً علقمہ بن قیس کا اشارہ امام کے پیچھے جہری قرأت کی طرف تھا۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ جس حدیث میں مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جہری (بلند آواز سے) قرأت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا تھا: "تم لوگوں نے قرآن پڑھنے میں الجھن پیدا کر دی"۔ اور یہ الجھن تب ہی پیدا ہوتی ہے جب مقتدی جہری (بلند آواز سے) قرأت کرے۔ اور ہم بھی مقتدی کا جہری قرأت کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔

علقمہ رحمہ اللہ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا:

جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت حال میں نہیں فرمائی؛ علقمہ بن قیس بھی اس بات سے خاموش رہتے تو بہتر تھا۔ اگر یہ الفاظ، علقمہ سے صحیح ثابت ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے فرمان "تم لوگوں نے قرآن پڑھنے میں الجھن پیدا کر دی" یا اس مفہوم کے دیگر الفاظ کے ساتھ یہ بات نہیں فرمائی کہ "میں چاہتا ہوں کہ تمھارے منہ مٹی، انگاروں یا غلاظت سے بھر جائیں"۔ جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

آٹھویں روایت (منہ میں انگارے):

پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جیسے اقوال کے جواب میں فرمایا ہے: داؤد بن قیس نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک شخص ابن بجاد سے روایت کیا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے؛ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کے منہ میں انگارے ڈال دیے جائیں۔

مجہول راوی کی روایت:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے۔ اور ابن بجاد مجہول راوی ہے۔ اس کا نام بھی ذکر نہیں کیا گیا۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق: 139/2، حديث، 2808.

[2] المراسيل، لابن أبی حاتم: ص، 145، رقم، 524.

ایسی بات کرنا جائز نہیں ہے:

اور امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے متعلق ایسا کہنا جائز نہیں کہ اس کے منہ میں انگارے پڑیں۔ کیونکہ انگارے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی ایک صورت ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے (طریقۂ) عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔ ❶ اور کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ گمان بھی کرنے کی جرأت کرے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ایسا فرمایا ہو۔ ویسے بھی ان کی طرف منسوب یہ روایت مرسل اور ضعیف ہے۔ ❷

نویں روایت (منہ میں غلاظت):

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا: ابو جناب (یحییٰ بن ابی حیّہ) نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے، اس کا منہ غلاظت سے بھر دیا جائے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ اثر نا قابل حجت:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے، اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔

دسویں روایت (منہ میں پتھر):

(امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید بیان کیا ہے کہ) ابن عون نے (اس مذکورہ بالا روایت کے الفاظ) سے مختلف الفاظ بیان کیے ہیں، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے (غلاظت کی بجائے) گرم پتھر کہا تھا۔ اور اسود کے واسطے سے ''مٹی'' کا لفظ بیان کیا گیا ہے۔

یہ باتیں اہل علم و باشعور لوگوں کی نہیں ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کلام اہل علم کا ہو ہی نہیں سکتا، اس کی کئی وجوہات ہیں: پہلی یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اور آگ کے ساتھ ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی بھی (اہل علم، مسلمان) کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ خواہش کرے کہ سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا ابی بن کعب، سیدنا حذیفہ اور جن دیگر اصحاب کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، ان کے منہ گرم پتھر، غلاظت اور مٹی وغیرہ سے بھر جائیں۔ [العیاذ باللہ.. اللہ تعالیٰ ایسے ناقص الایمان تصور سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین]

---

❶ صحيح البخاري، حديث: 3017.

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 38، روايت، 48.

کسی امام کی بات قابل اتباع نہیں:

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول و ثابت ہیں تو پھر اسود اور دیگر کے اقوال دلیل (حجت) نہیں بن سکتے۔

بات، صرف نبی کریم ﷺ کی مانی جائے گی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی شخص کی بات کو اپنایا بھی جاسکتا ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے، لیکن نبی ﷺ کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ (نبی ﷺ کی ہر بات اپنائی جائے گی)۔ ❶

قرأت کرنے والے کے منہ میں گھی شکر:

حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کا منہ مٹھائی سے بھر دیا جائے۔ ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن ابان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شریک بن عبداللہ القاضی نے بیان کیا، انھوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے روایت کیا، انھوں نے ابومریم عبداللہ بن زیاد الأسدی سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے قرأت کرتے ہوئے سنا۔ ❸ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (امام کے پیچھے) قرأت کی جائے گی۔ ❹

امام کے پیچھے قرأت کرنا متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول:

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد سے اس مسئلہ (اثبات قرأت خلف الامام) کو بیان کیا ہے۔ ہم نے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کے اقوال اس کتاب میں ان کے (مناسب و مخصوص) مقام پر ذکر کر دیا ہے۔ ❺

---

❶ جزء رفع الیدین، للبخاري: ص، 153، حدیث، 17 ۔ المدخل إلی السنن الکبریٰ، للبیهقي: 40,39/1۔ حلیة الأولیاء، لأبي نعیم: 30/3.

❷ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 39، 40.

❸ اسناده حسن لغیره۔ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 45، حدیث، 6.

❹ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 46.

❺ امام کے پیچھے قرأت کرنے کے اثبات میں منقول، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال دیکھنے کے لیے، اس کتاب کے گزشتہ صفحات میں، حدیث نمبر: 170 سے 213 تک کا مطالعہ کریں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کا فیصلہ کن تبصرہ (خلاصہ بحث):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص علم حدیث سے واقفیت رکھتا ہے، حدیث کے صحیح و غیر صحیح طرق (اسناد) کی پہچان رکھتا ہے، ضعیف اسانید کے مقابلے میں قوی (صحیح) اسانید کا علم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہے، وہ انصاف کرے تو وہ یقیناً اعتراف کرے گا کہ ان احادیث میں اس حدیث سے بڑھ کر کوئی حدیث صحیح نہیں ہے جو حدیث امام زہری نے محمود بن ربیع سے، انھوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی۔ ❶ پھر اس حدیث کے بعد ابوسائب اور عبدالرحمٰن بن یعقوب کی حدیث (زیادہ صحیح) ہے، جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ان الفاظ میں روایت کی ہے، جو ہم گزشتہ صفحات میں ذکر کر چکے ہیں۔ ❷ پھر زرارہ بن اوفی کی حدیث (زیادہ صحیح ہے) جو انھوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ❸

اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہی ہے کہ ایک آدمی نے (نبی ﷺ کے پیچھے نماز میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلىٰ﴾ پڑھتے ہوئے آواز بلند کی، اور نبی کریم ﷺ نے (امام کے پیچھے) جہری قرأت کو مکروہ (ناپسندیدہ) قرار دیا۔ لیکن اصل قرأت سے منع نہیں کیا۔ یہ بات زرارہ بن اوفی کی سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ صحیح احادیث میں واضح موجود ہے۔

اور ہم بھی اس عمل کو مکروہ (ناپسند) سمجھتے ہیں، جس عمل کو نبی کریم ﷺ نے مکروہ (ناپسندیدہ) قرار دیا ہے۔ وہ عمل ہے: امام کے پیچھے قرأت کرتے ہوئے آواز بلند کرنا۔ اور باقی رہی بات (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ کی قرأت کرنے کی، تو سیدنا عبادہ بن صامت اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی (اس مسئلہ کے متعلق بیان کردہ) تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ سورت فاتحہ کی قرأت کرنا ہر نمازی پر واجب ہے، چاہے وہ امام ہو، مقتدی ہو یا اکیلا۔ جن ہستیوں نے ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے ان کا اس پر عمل پیرا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کا حکم عمومی ہے۔ لہٰذا اس (فاتحہ) کی قرأت اکیلے، امام اور مقتدی، ہر حیثیت کے نمازی پر واجب ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کا عمل ان آثار میں مذکور ہے جو ہم (گزشتہ صفحات میں) بیان کر چکے ہیں۔

(سیدنا عبادہ بن صامت اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے اپنے عمل سے رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین کی جو عملی وضاحت و تفسیر کی ہے) جس شخص نے اس وضاحت کو چھوڑ کر سفیان بن عیینہ کی وضاحت کو اپنایا، یا کسی فقیہ کی بیان کردہ

❶ دیکھیے حدیث نمبر: 16، 17، 20، 21، 22، 23، 24، 25، 27، 28، 29۔

❷ دیکھیے حدیث نمبر: 43 اور اس کے بعد کی احادیث، روایت از سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

❸ دیکھیے حدیث نمبر: 352، 353، 354۔

ایسی تاویل کو اپنایا جو سیدنا عبادہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی عملی صورت میں بیان کردہ وضاحت کے برعکس ہے؛ تو وہ شخص احادیث کے قبول و ردّ میں محدثین کے منہج کا تارک (منکر) ہے۔ کیونکہ سفیان بن عیینہ ان دونوں صحابہ سے کئی سال بعد پیدا ہوئے اور ان دونوں صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مشاہدہ کیا جبکہ سفیان بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا مشاہدہ نہیں کیا۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کی وضاحت میں فرمایا تھا کہ یہ روایت اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔ (جبکہ اس حدیث کی حقیقی تفسیر وہی ہے جو اس کے راوی سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عملی طور پر بیان فرمادی۔ دیکھئے حدیث نمبر: 183)

ہم اس صحابی کی بیان کردہ وضاحت کو ہی اپنائیں گے جس نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی سماعت اور (حدیث میں مذکور) صورت حال سے حقیقی آگاہی کی وجہ سے صحابی کو ہی علمی برتری حاصل ہے۔ جب حدیث کی وضاحت فقہاء کی تاویلات سے کرنے کی نوبت آتی ہے تو ہم ان میں سے کسی کی بات کو دوسرے کی بات کے مقابلہ میں حجت قرار نہیں دے سکتے۔ اگر (بالفرض) سفیان بن عیینہ کی تاویل کو حجت مان لیا جائے تو اس کے مطابق تو امام پر بھی قرأت واجب نہیں رہتی، کیونکہ وہ تو اکیلا نہیں ہوتا، وہ تو باجماعت ہی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ [1]

ایسی کوئی روایت نبی ﷺ سے مروی نہیں:

[449]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ قَالَ: سَمِعتُ سَلَمَةَ بنَ مُحَمَّدٍ الفَقِيهَ يَقُولُ: سَأَلتُ أَبَا مُوسَى الرَّازِيَّ الحَافِظُ عَنِ الحَدِيثِ المَروِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَائَتَهُ لَهُ قِرَائَةٌ، فَقَالَ: لَم يَصِحَّ فِيهِ عِندَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيءٌ، إِنَّمَا اعتَمَدَ مَشَايِخُنَا فِيهِ عَلَى الرِّوَايَاتِ عَن عَلِيٍّ وَعَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ وَالصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے سلمہ بن محمد الفقیہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے ابوموسیٰ الرازی الحافظ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، جو نبی کریم ﷺ سے ان الفاظ میں روایت کی گئی ہے کہ ''جس شخص کا امام ہو، اس امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔'' انھوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک اس مفہوم کی کوئی روایت نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ ہمارے مشائخ نے اس مسئلہ (یعنی امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے مسئلہ) میں سیدنا علی، سیدنا عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات پر اعتماد کیا ہے۔

---

[1] لہٰذا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام، مقتدی اور اکیلے، ہر حیثیت کے نمازی کے لیے عمومی حکم پر رکھنے کی بجائے، منفرد (اکیلے) نمازی کے لیے مخصوص کر دیں گے تو یہ تاویل اس حدیث مبارکہ کے حقیقی مفہوم کے مخالف ہوگی۔

امام ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب یہ بات امام ابوموسیٰ سے سنی تو مجھے بہت پسند آئی۔ جن علماء کو ہم نے دیکھا ہے، ان میں سے ابوموسیٰ (الرازی) روئے زمین پر اہل الرائے میں سے سب سے بڑے حافظ تھے۔

ممانعت سے منسوب صحابہ رضی اللہ عنہم دراصل قرأت کرتے تھے:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کرنے اور اس کا حکم دینے کے متعلق روایات مروی ہیں۔عراقی (کوفی) اس مسئلہ میں ان اصحاب (سیدنا علی اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما) کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور وہ ان اہل حجاز علماء کے قول کی بھی مخالفت کرتے ہیں جو علماء امام کے پیچھے جہری نماز میں قرأت کے ترک اور سری نماز میں قرأت کے وجوب کے قائل ہیں۔ فجر کی دونوں رکعات، مغرب کی پہلی دو رکعات اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں (امام کے پیچھے) قرأت کرنے پر تو اہل حجاز اور اہل عراق کا اتفاق ہے۔ البتہ ظہر کی چاروں رکعات، عصر کی چاروں رکعات، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی (آخری) دو رکعات میں قرأت کے متعلق اختلاف ہے۔

یعنی: دن رات کی نمازوں میں صرف چھ رکعات (میں قرأت) پر عراقیوں (کوفیوں) کا اہل حجاز سے اتفاق ہے اور گیارہ رکعات کے متعلق اختلاف ہے۔ ہمارا موقف عراقیوں کی نسبت اہل حجاز علماء اور ان کی موافقت کرنے والوں کے موقف کے زیادہ قریب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول اور اس کا مفہوم:

جس دلیل کے ظاہری معنی کی بنا پر امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید میں اہل حجاز نے قرآنی آیت سے قرآن کے لیے خاموشی اختیار کرنے کا استدلال کیا ہے، وہ دلیل بھی ان کی نسبت ہمارے موقف کے زیادہ قریب ہے۔ لہٰذا عراقیوں کے مقابل دلائل کے اعتبار سے ہم مضبوط ہیں۔

تو عراقیوں کے موقف پر اجماع کا دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ واضح طور پر غلط ہے۔ (کیونکہ اہل حجاز تو اس کے برعکس ہیں) اور یہ حقیقت، اہل علم سے مخفی نہیں۔

اس حدیث پر کوئی جاہل ہی اعتراض کرسکتا ہے:

وہ شخص راویوں کے احوال سے بے خبر (لاعلم، جاہل) ہے جو محمد بن اسحاق بن یسار کی اس روایت پر اعتراض کرتا ہے، جسے محمد بن اسحاق نے مکحول سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، جس میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہری نماز میں بآواز بلند قرأت کرتے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف سورت فاتحہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

حالانکہ محمد بن اسحاق کی روایت کے صحیح ہونے کے شواہد بھی موجود ہیں۔ اور وہ شخص ان (ضعیف ومعلول) روایات سے استدلال کرتا ہے جنھیں ہم بیان کر چکے ہیں، اوران روایات کو صحیح قرار دیتا ہے۔

یہ حدیث دونوں اسناد سے ثابت ہے:

اور محمد بن اسحاق کی روایت کو زید بن واقد کی اس روایت کے پیش نظر معلول (غیر معتبر) قرار دینا درست نہیں، جو روایت زید بن واقد نے حرام بن حکیم اور مکحول سے، انھوں نے نافع بن محمود سے، انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ یہ روایت باپ اور بیٹا؛ دونوں سے ہی ثابت ہے۔ ہم اس کے متعلق محدثین کے اقوال بیان کر چکے ہیں۔ ❶

اس کے شواہد بھی موجود ہیں:

اور ہم نے ان دونوں (محمود اور نافع بن محمود) کی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کے شواہد کے طور پر خالد الحذاء اور دیگر کی ابوقلابہ سے روایت کردہ احادیث بھی بیان کی ہیں۔ جنھیں ابوقلابہ نے محمد بن ابی عائشہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:) البتہ تم میں سے ہر شخص اپنے دل میں ہی سورت فاتحہ پڑھا کرے۔ ❷ اس مسئلہ کے متعلق اگر صرف ابوقلابہ کی ہی روایت موجود ہوتی تو یہی کافی تھی، کیونکہ اس کی سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث مشہور ہے۔ اور اس میں (صحابی کا نام نہیں لیا گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس بھی صحابی کی طرف اشارہ ہے، وہ ثقہ (عادل) ہی ہے۔ مزید آنکہ ابوقلابہ اور اس کی متابعت کرنے والے راویوں کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واضح موجود ہے کہ مقتدی کون سی قرأت نہیں کرے گا اور کون سی قرأت کرے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوقلابہ کی روایت میں) مقتدی کو جس قرأت سے منع کیا ہے، اس کے پیش نظر اس باب میں مذکور (قرأت سے منع کے) عمومی حکم کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی ابوقلابہ کی روایت کے پیش نظر فیصلہ کن بات سامنے آتی ہے کہ اگر کسی روایت میں قرأت سے عمومی ممانعت مذکور ہے تو اس سے مراد جہری نماز میں فاتحہ کے علاوہ قرأت ہے)۔

---

❶ یعنی: محمد بن اسحاق کی سند میں مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان محمود بن ربیع ہیں، اور زید بن واقد کی سند میں مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان محمود بن ربیع کی بجائے، ان کا بیٹا نافع بن محمود ہے۔ تو یہ کہنا درست نہیں کہ محمد بن اسحاق کی سند میں باپ کی بجائے بیٹے کو ذکر کرنا غلطی ہے۔ یہ بات اس لیے درست نہیں، کیونکہ یہ روایت محمود بن ربیع اور نافع بن محمود، دونوں سے الگ الگ اسناد سے محفوظ وثابت ہے۔ زید بن واقد کی روایت کے لیے دیکھئے، حدیث نمبر: 113، اور اس روایت کے متعلق امام حاکم رحمہ اللہ کا قول، حدیث نمبر: 117 کے تحت مذکور ہے۔

❷ دیکھئے، حدیث نمبر: 141، 142۔

علماء ومحدثین کی طرف غلط موقف کی جھوٹی نسبت:

اور بعض (مانعین قرأت) نے علماء کی ایک جماعت سے اپنے موقف جیسا موقف بیان کیا ہے۔ حالانکہ جن مؤلفین نے اپنی کتابوں میں فقہاء کے اختلافات جمع کیے ہیں، ان کی کتابوں میں ان علماء کا موقف ان (مانعین قرأت) کے بیان کردہ موقف کے بالکل برعکس ہے۔

جبکہ ہم نے اپنے موقف کے موافق، عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہ جیسے تابعین اور امام اوزاعی جیسے (تبع تابعین) فقہاء کا موقف بیان کیا ہے۔ ❶ اور بعض سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم قول کے مطابق موقف بیان کیا ہے۔

مانعین قرأت کی حرکتیں، سمجھ سے بالاتر ہیں:

میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس شخص (مانع قرأت) نے اپنی طرف سے اس مسئلہ پر اجماع کا دعوی کیسے کر دیا ہے، جبکہ دیگر روایات میں تو اس کے موقف کے خلاف دلائل موجود ہیں۔ یا اس نے واہی (ضعیف وغیر معتبر) روایات کی بنا پر صحیح احادیث سے ثابت شدہ عمل کو چھوڑنا کس طرح جائز سمجھ لیا؟ جبکہ وہ احادیث کی معرفت وعلم کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔

اور اس نے سیدنا عبادہ بن صامت، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اور دیگر اصحاب کی بیان کردہ، سورت فاتحہ کی قرأت کے وجوب پر دلالت کرنے والی، احادیث کو صرف محض سفیان بن عیینہ کی تاویل کی بنا پر منفرد (اکیلے نمازی) کے لیے مخصوص کیوں کر دیا؟ حالانکہ ان احادیث میں منفرد یا کسی بھی حیثیت کے نمازی کی تخصیص نہیں ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے (سورہ فاتحہ کو) صرف منفرد کے لیے واجب قرار دیا ہے جبکہ احادیث کا ظاہر تمام (حیثیت کے نمازیوں) پر (فاتحہ کی قرأت کو) واجب قرار دے رہا ہے۔

انوکھا اور جاہلانہ اعتراض:

(سیدنا عبادہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ کی قرأت کی) تخصیص وتعیین کو تسلیم نہ کرنے والوں کا اعتراض یہ ہے کہ (حدیث کے الفاظ کی بنا پر) اس تخصیص کو اگر قبول کیا جائے تو حدیث کے ساتھ قرآن مجید کی آیت کا نسخ لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ''اس میں سے جتنا آسان ہو، پڑھو''، یہ آیت مبارکہ (کسی خاص سورت کی) تعیین سے روک رہی ہے۔ اور (اصول یہ ہے کہ) خبر واحد کے ساتھ قرآن مجید (کی آیت) کا نسخ جائز ہی نہیں ہے۔ جبکہ یہ اعتراض اصول علم سے جہالت کا ثبوت ہے۔

اعتراض کا جواب:

یہ آیت مبارکہ (المزمل:20) قیام اللیل کے اس وجوب کو منسوخ کرنے کے لیے نازل ہوئی جس (وجوب) کا

❶ دیکھیے: حدیث نمبر: 277، 278، 315۔

حکم اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں (قُمِ اللَّیلَ إِلَّا قَلِیلًا . . . ، کہہ کر) دیا تھا۔ اور (اس آیت کی شان نزول) علماء کے ہاں یہی معروف ہے۔ اوراس کے متعلق ہم نے کئی مقامات پر احادیث بھی بیان کر دی ہیں۔

فَاقرءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنهُ، کا تعلق فاتحہ کے بعد سے ہے:

[**450**]...... وَأَخبَرَنَا أَبُو بَکرِ بنُ الحَارِثِ الفَقِیهُ ، أَنبَأَ عَلِیُّ بنُ عُمَرَ الحَافِظُ ، أَنبَأَ مُحَمَّدُ بنُ مَخلَدٍ ، ثنا أَحمَدُ بنُ عُثمَانَ بنِ حَکِیمٍ الأَودِیُّ ، ثنا سَهلُ بنُ عَامِرٍ البَجَلِیُّ ، ثنا هُرَیمُ بنُ سُفیَانَ ، عَن إِسمَاعِیلَ بنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَن قَیسِ بنِ أَبِی حَازِمٍ ، قَالَ: صَلَّیتُ خَلفَ ابنِ عَبَّاسٍ بِالبَصرَةِ فَقَرَأَ فِی أَوَّلِ رَکعَةٍ بِالحَمدِ وَأَوَّلِ آیَةٍ مِنَ البَقَرَةِ ، ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِیَةِ فَقَرَأَ ﴿الحَمدُ لِلَّهِ﴾ وَالآیَةَ الثَّانِیَةَ مِنَ البَقَرَةِ، ثُمَّ رَکَعَ ، فَلَمَّا انصَرَفَ اقبلَ عَلَینَا فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَی یَقُولُ: ﴿فَاقرءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنهُ﴾۔

اور ہمیں ابوبکر بن الحارث الفقیہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر الحافظ الدارقطنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن مخلد الدوری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں احمد بن عثمان بن حکیم الاودی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سہل بن عامر البجلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہریم بن سفیان البجلی نے بیان کیا، انھوں نے اسماعیل بن ابی خالد الاحمسی سے روایت کیا، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے بصرہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت بقرہ کی پہلی آیت پڑھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ اوراس کے ساتھ سورت بقرہ کی دوسری آیت پڑھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمیں مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''قرآن میں سے جتنا آسان ہو، پڑھو''۔ ❶

امام علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند حسن ہے۔ اوراس میں اس شخص کے حق میں دلیل ہے جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَاقرءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنهُ﴾ (قرآن میں سے جتنا آسان ہو، پڑھو) کا تعلق، سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد (کی قرأت) کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

دیگر امور شریعت سے ﴿فَاقرءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنهُ﴾ کی وضاحت:

مزید آنکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''جتنا میسر ہو، پڑھو'' کا اطلاق ایک آیت اوراس سے زیادہ پر بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کتاب (قرآن مجید) کی وضاحت کرنے کے منصب پر فائز تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ

---

❶ اسناده ضعیف۔ سہل بن عامر ضعیف ہے۔ سنن الدارقطنی: 338/1 ـ السنن الکبری، للبیهقی: 40/2۔

نے فرمایا: ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيهِم﴾ [النحل: 44] (یعنی: تاکہ آپ لوگوں کے سامنے اس کتاب کی وضاحت بیان کریں، جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''قرآن میں سے جتنا آسان ہو، پڑھو'' کا مقصود و مراد، ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ''جس شخص نے فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز ہی نہیں''۔ لہٰذا اس آیت کی بزبان رسول بیان شدہ تفسیر پر ہی عمل کرنا ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (دوران حج حاجی کو) کسی مرض یا تکلیف کی صورت میں فرمایا ہے: ﴿فَفِدْيَةٌ مِن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: 196] ❶ اس آیت مبارکہ میں ''صیام'' کا لفظ ایک دن اور اس سے زائد پر بولا گیا ہے۔ کیونکہ صاحب شریعت (رسول اللہ) ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تین روزے ہیں۔ اسی طرح ''صدقہ'' کا لفظ کبھی ایک کھجور بھی بولا جاتا ہے اور کبھی اس سے زیادہ پر بھی بولا جاتا ہے، جو صدقہ کسی مسکین کو دیا جاتا ہے۔ تو صاحب شریعت (رسول اللہ ﷺ) نے بتایا کہ اس آیت مبارکہ میں ''صدقہ'' سے مراد، (اناج کے) تین صاع ہیں، جو چھ مساکین میں تقسیم کیے جائیں گے۔ اسی طرح قربانی کا لفظ ہر ذبیحہ پر بھی بولا جاتا ہے اور ہر اس کام پر بھی بولا جاتا ہے جو اللہ کے تقرب کا ذریعہ بنے۔ تو صاحب الشرع (رسول اللہ) ﷺ نے بتایا کہ اس (آیت میں، قربانی) سے مراد ایک بکری ذبح کرنا ہے۔ ❷

اسی طرح حج تمتع اور احصار کی صورت میں دم (قربانی) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ'' [البقرة: 196] (یعنی: جیسی قربانی میسر ہو، وہ کرے)۔ قربانی کا لفظ تو مرغی اور انڈے پر بھی بولا جاتا ہے، جس کی ایک دلیل حدیثِ جمعہ ❸ اور دوسری دلیل لغت میں (الهَدی) کا لفظ ''الهَدية'' سے اشتقاق ہے۔ تو جس ہستی کی بات حقیقی حجت ہے، اس ہستی (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے اس کی وضاحت فرما دی کہ (''فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ'' میں) ''الهَدیِ'' سے مراد: بکری کی قربانی ہے۔ ❹

---

❶ ترجمہ: روزے، صدقے یا قربانی کی صورت میں فدیہ دینا ہوگا۔

❷ یہ حدیث ان الفاظ میں مذکور ہے: "احلِق رَأسَكَ وَصُم ثَلاثَةَ أَيَّامٍ أَو أَطعِم سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَو انسُك بِشَاةٍ" [سنن ابن ماجة: 3079] (یعنی: سر منڈوا لو اور تین روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری قربان کرو)

❸ حدیث جمعہ سے مراد وہ حدیث مبارکہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز جمعہ کے لیے آنے والوں کے درجات، بتدریج بیان فرمائے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا كَانَ يَومُ الجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِن أَبوَابِ المَسجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَستَمِعُونَ الذِّكرَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهدِي البَدَنَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي الكَبشَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي البَيضَةَ" [صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة، حديث، 24- (850)

❹ سنن ابن ماجة: 3079.

صرف رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کیا جائے گا:

لہٰذا (امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے مسئلہ میں بھی) رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ وضاحت کی طرف رجوع کرنا (اسے اپنانا) واجب ہے۔ (فاتحہ کی تخصیص والی) اس حدیث میں قرآن مجید کا نسخ نہیں ہے۔

اور قرآن مجید میں اس طرح کی متعدد مثالیں ہیں۔ جنھیں بیان کیا جائے تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ تاہم جو کچھ ہم نے بیان کر دیا ہے، عقل مند کے لیے وہی کافی ہے۔

ہمارا موقف قرآن وسنت کے مطابق ہے.. الحَمْدُلِلّٰه..:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم وہی بات کرتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول میں مذکور ہے۔ ہم کتاب اللہ کی دلیل کے تحت کہتے ہیں کہ نمازی اپنی نماز میں قرآن مجید میں سے جس قدر میسر (آسان وممکن) ہو قرأت کرے۔ اور فرمان نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلیل کے تحت کہتے ہیں کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں قرأت کرے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے (تیز تیز نماز پڑھنے والے صحابی کو)، جس قدر میسر ہو، قرآن مجید کی قرأت کرنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا تھا: اپنی ساری نماز (یعنی ہر رکعت) میں اسی طرح کرو۔

سورت فاتحہ کی قرأت مخصوص ہے، اور یہ نماز کا رکن ہے:

اور ہم سورت فاتحہ کی تعیین (تخصیص) رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ وضاحت کی دلیل کے تحت کرتے ہیں۔ مزید آنکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے سورت فاتحہ کا نام ''الصلاۃ'' (یعنی: نماز) رکھا ہے۔ اور اس کی قرأت کو نماز کا رکن قرار دیا ہے۔ ❶

اور ہم سورت فاتحہ کی قرأت کو امام، مقتدی اور اکیلے نمازی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی دلیل کے تحت ہی واجب قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان امام زہری کی محمود بن ربیع سے روایت کردہ اس حدیث میں مذکور ہے جو حدیث انھوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب کی بیان کردہ حدیث میں بھی اس کی دلیل ہے۔ اور مقتدی کے لیے صرف سورت فاتحہ ہی پڑھنے کی تخصیص سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے۔ ❷

انصات کے متعلق ہمارا موقف:

اور ہم امام کی قرأت کو بغور سننے اور اس کے لیے انصات (خاموشی اختیار کرنے) کا حکم، کتاب اللہ کی دلیل کے

---

❶ دیکھیے حدیث نمبر: 43، 45، 46۔

❷ دیکھیے حدیث نمبر: 93۔

تحت دیتے ہیں۔ پھر اس (انصات) کے متعلق جو صحیح سنت سے ثابت ہے اس کے تحت ہم کہتے ہیں کہ مقتدی سورت فاتحہ یا کسی بھی دوسری سورت کو جہری (بآواز بلند) پڑھنے سے باز رہے۔ یا سورت فاتحہ کو امام کے سکتات میں پڑھے، تا کہ امام کی قرأت کا استماع (بغور سننا) بہتر طریقے سے ہو۔

اگر امام کی قرأت والی روایت صحیح بھی ہو تو...!

اور ممکن ہے وہ حدیث بھی صحیح ہو جس کے تحت قرأت سے منع کرنے والا کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت ہے۔'' ہم کہتے ہیں کہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے (سے مراد یہ ہے کہ) یا تو امام کا جہری قرأت کرنا ہی مقتدی کی طرف سے جہر ہے۔ جن نمازوں میں امام جہری قرأت کرتا ہے ان نمازوں میں مقتدی کو امام کے ساتھ جہری قرأت کرنے کی ضرورت نہیں۔

یا امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے، (سے مراد یہ ہے کہ) جب مقتدی امام کے ساتھ قیام نہیں کر سکا بلکہ اسے رکوع کی حالت میں ملا ہو۔

جو شخص آیات اور احادیث کو ملا کر (ان کے صحیح مقتضا پر) عمل کرتا ہے وہ اس شخص سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو ان میں سے ایک پر عمل کرتا اور ایک کو ترک کر دیتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا بے حد شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے ہمیں کتاب اللہ اور سنت رسول؛ دونوں کے اتباع کی توفیق بخشی۔

خواب میں نبی کریم ﷺ نے ابوزید مروزی کو بتایا....!

[**451**]...... أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظُ فِي التَّارِيخِ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا الحَسَنِ الحَاتِمِيَّ الفَقِيهَ، يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا زَيدٍ الفَقِيهَ المَروَزِيَّ، يَقُولُ: رَأَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي المَنَامِ بِأَسفَلِ المَاجَانِ؛ كَأَنَّهُ مُستَنِدٌ إِلَى جِدَارِ القِبلَةِ وَأَنَا وَأَبُو الفَضلِ الحَدَّادِيُّ بَينَ يَدَيهِ، فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رُوِيَ عَنكَ أَنَّكَ قُلتَ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ أَحَقٌّ مَا قِيلَ عَنكَ؟ فَقَالَ: نَعَم۔ فَقُلتُ لِأَبِي الفَضلِ الحَدَّادِيِّ: احذَرِ الآنَ، فَإِنَّكَ إِن خَالَفتَ كَفَرتَ، فَإِنَّكَ كُنتَ تَقُولُ: الحَدِيثُ لَا يَصِحُّ، وَقَد شَافَهَكَ بِهِ الآنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ الحاکم نے ''تاریخ نیساپور'' میں بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس الحاتمی الفقیہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابوزید الفقیہ المروزی کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں (دمشق کے شہر ''مرو'' کے ایک دریا) ''ماجان'' کے نشیبی علاقے میں دیکھا کہ آپ ﷺ قبلہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں، میں اور ابوالفضل الحدادی آپ ﷺ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے

رسول! آپ کے متعلق روایت کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا: سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ کیا یہ فرمان، جو آپ کی طرف منسوب کرکے روایت کیا جاتا ہے، یہ صحیح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے ابوالفضل الحدادی سے (خواب میں ہی) کہا: اب بچ کے رہنا، اگر تم نے اس فرمان نبوی کی مخالفت کی تو کافر ہو جاؤ گے۔ تم کہا کرتے ہو کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اب تو رسول اللہ ﷺ نے تمھارے سامنے بالمشافہ بیان فرمان دیا ہے۔ [1]

---

[1] جس حدیث کی طرف اس خواب میں اشارہ ہے، وہ حدیث ثقہ وثبت، جلیل القدر محدثین سے مروی، صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کی تائید واثبات کے لیے کسی خواب کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس خواب کو اپنی مکمل بحث کے بعد اس لیے بیان کیا ہے کہ اس کا تعلق اس کتاب کے موضوع سے ہے۔ انھوں نے محض ایک اضافی بات کے طور پر ذکر کر دیا ہے۔ اور اسے اصل نہیں بنایا بلکہ محض متابع کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔ اور یہ بات بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ مقتدی کے خواب سے شرعی احکام کا اثبات نہیں ہوتا۔ لیکن سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد، اب الرؤیا الصالحہ (اچھے خواب) انسانی راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمگین ہو کر حاضر خدمت ہوئے؛ انھیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ آپ ہم کو کار خیر سے مطلع فرمایا کرتے ہیں، اگر خدانخواستہ آپ کی اجل آ پہنچی تو ہمیں کون مطلع کرے گا؟ دینی ودنیاوی امور کی بھلائی ہمیں کس طرح معلوم ہوا کرے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری وفات کے بعد وحی تو ختم ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہ ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو دکھائی دیتے ہیں'' [سنن الترمذی: کتاب الرؤیا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، حدیث: 2272۔ مستدرك حاكم: 433/4، حدیث، 8178۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے مسلم کی شرائط کے مطابق (صحیح) قرار دیا ہے۔

مسئلہ فاتحہ خلف الامام، عقلی دلائل کی رُو سے

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ہمارے شیخ امام ابوالفتح ناصر بن حسین العمری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کے متعلق جن قیاسات سے استدلال کیا جاتا ہے، ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے الشیخ الامام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے جو قیاسات اور عقلی دلائل پیش کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

امام کے پیچھے، مقتدی کے لیے ضروری عمل:

جب انسان امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو نماز کے اعمال کی ادائیگی اس کے لیے لازمی ہے۔ نماز کے جو اعمال انسان کے اکیلے نماز پڑھتے کی صورت میں ادا کرنا ضروری ہیں وہ امام کے پیچھے (مقتدی کی حیثیت سے) نماز پڑھتے کی صورت میں نمازی سے ساقط نہیں ہوجاتے، مثلاً: نماز کے اعمال (قیام، رکوع اور سجود وغیرہ)۔

اور تاخیر سے آنے والا نمازی جس رکعت میں امام کو رکوع کی حالت میں ملا، اس رکعت میں جو کچھ پڑھنا اس پر لازم ہے وہی اگلی رکعت میں بھی پڑھے گا۔ اس مسئلہ میں قیاس یہ ہے کہ نماز فجر میں امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہونے والا امام کے ساتھ پہلی رکعت میں ملنے والے کی طرح ہے۔

باجماعت نماز کی فضیلت اور نماز کا صحیح وقت مل جانا قرأت کے فریضہ کو اس کے مقام سے ساقط نہیں کرتا۔ اس کی دلیل تاخیر سے آنے والے نمازی کی وہ رکعات ہیں جنھیں وہ (امام کے سلام کے بعد) اکیلا ادا کرتا ہے۔ یعنی نماز یا جمعہ کے کسی رکن کی قرأت کا فریضہ امام کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا۔

مقتدی سے قرأت ساقط نہیں ہوتی:

عراقیوں نے اس مسئلہ پر کچھ کہا ہے: مثلا!: وہ کہتے ہیں کہ اگر امام کے ساتھ کسی رکن کی ادائیگی کا موقع و مقام پالیا، تو یقیناً اس موقع کا فرض عمل امام کی اقتداء کے باعث اس نمازی سے ساقط نہیں ہوگا۔ مثلا! رکوع، سجود اور قیام وغیرہ۔ (یعنی اگر یہ اعمال مقتدی سے ساقط نہیں ہوتے تو قرأت کو ساقط کس بنیاد پر قرار دیا جائے گا؟)

اکیلے پر واجب ہے تو مقتدی پر کیوں نہیں؟

ہر وہ نمازی جس کے لیے اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قرأت کرنا ضروری ہے، اس کے لیے باجماعت نماز کی صورت میں بھی قرأت لازمی ہونا ہی درست ہے۔ یا باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں؛ قرأت کرنے کی قدرت رکھنے کی وجہ سے قرأت کرنا جس کے لیے ضروری ہے؛ مثلاً ''امام''۔ تو مقتدی ہونے پر بھی قرأت پر قدرت رکھنے کی وجہ

سے اس کے لیے قرأت کرنا ضروری ہے۔

.....پھر، مقتدی کی نماز قرأت کے بغیر کیسے ہو سکتی ہے؟

اور جس شخص کی نماز، قدرت رکھنے کے باوجود قرأت سے خالی رہی، اس کی نماز، شمار نہیں ہوگی۔ یہاں اس نمازی پر قیاس کریں گے جو بغیر قرأت کے اکیلا نماز پڑھتا ہے۔ (یعنی اگر اکیلے نمازی کی نماز قرأت کے بغیر نہیں ہوتی تو مقتدی کی نماز بھی قرأت کے بغیر نہیں ہوتی)۔

مقتدی کی نماز صحیح ہونے کی شرط:

اور جب امام کی نماز صحیح قرار پانے کی شرط: قرأت ہے تو پھر لازمی ہے کہ مقتدی کی نماز صحیح قرار پانے کی شرط بھی قرأت ہی ہو۔ اگر مقتدی کے لیے قرأت کرنا ممکن ہے۔ جیسا کہ تکبیر کا معاملہ ہے۔ (جس طرح امام کے لیے نماز شروع کرنے اور اس کی نماز صحیح قرار پانے کے لیے تکبیر اولیٰ کہنا ضروری ہے، ......اگر وہ تکبیر کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح مقتدی کے لیے بھی نماز شروع کرنے اور اس کی نماز کے صحیح قرار پانے کے لیے تکبیر اولیٰ ضروری ہے، اگر وہ تکبیر کہہ سکتا ہے۔)

کیا قرأت دیگر اذکار کی طرح ہے؟

ہمارے بعض احباب کہتے ہیں کہ سورت فاتحہ نماز کے دیگر اذکار کی طرح ذکر ہے۔ لہٰذا جسے ادا کرنے کی صلاحیت و قدرت رکھتا ہے، تو پھر اسے صرف امام اور اکیلے نمازی کے لیے مخصوص نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح دیگر اذکار کو امام اور اکیلے نمازی کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا قرأت بھی مقتدی کے لیے لازمی ہوگی جس طرح امام کے لیے لازمی ہے۔

تم لوگوں نے تو فرض کی اہمیت ہی ختم کردی:

میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی کتاب میں اس مسئلہ کے متعلق ان کے دلائل کے ضمن میں پڑھا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ دیگر اہل علم اور آپ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ امام قوم کی طرف سے فرض ادا نہیں کرسکتا، اور آپ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ قرأت فرض ہے۔ اور پھر اس فرض کا بوجھ جہری و غیر جہری نمازوں میں مقتدیوں کی طرف سے امام پر ڈال دیتے ہیں۔ جبکہ (آپ لوگوں کے ہاں) کسی سنت، مثلاً: ثنا، تسبیح اور التحیات وغیرہ کو امام مقتدیوں کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا۔ تم لوگوں نے تو فرض کو نفل سے بھی ہلکا کردیا ہے۔ اور تمھارے ہاں قیاس کا طریقہ یہ ہے کہ فرض کو نوافل پر قیاس نہ کیا جائے۔ تاکہ فرض کا درجہ نفل سے کم نہ ہونے پائے۔ اور فرض کو فرض پر یا فرع کو فرض پر اس وقت قیاس کیا جائے گا جب وہ دونوں ایک جیسے (ایک ہی جنس سے) ہوں۔ اگر تم قرأت کو رکوع، سجود اور تشہد پر اس لحاظ سے قیاس کرتے کہ یہ سب کے سب فرض (یعنی: ایک ہی جنس سے) ہیں۔ تو پھر علماء اس بات میں اختلاف رکھتے ہیں کہ قیاس کے قائل کے ہاں ان میں سے کون سا فرض مقدم و اولیٰ ہے کہ ایک فرض کو دوسرے (اسی حیثیت کے) فرض پر

قیاس کیا جائے یا فرع کو فرض پر۔ ❶

مقتدی کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی:

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاں بھی، جب مقتدی، امام کو رکوع کی حالت میں پالے، تو وہ (فرض یعنی قیام اور قرأت، چھوٹ جانے کی وجہ سے) رکعت پا لینے والا قرار نہیں پاتا۔ حتی کہ وہ قیام اور قرأت کو ادا کر کے۔ یہ بات سیدنا ابوہریرہ، ام المومنین سیدہ عائشہ، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہے، البتہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: اس (بعد میں آنے والے نمازی) کی رکعت تب ہی شمار ہوگی جب وہ امام کو قیام میں ملے گا۔ اور دوسری روایت میں بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہی بیان کیا ہے کہ جب تم (باجماعت نماز میں) لوگوں کو رکوع کی حالت میں ملو تو اس رکعت کو شمار مت کرو۔

رکوع سے قبل قرأت ضروری ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابوسعید خدری اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص سورت فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے۔ ❷

چھوٹی ہوئی رکعات کی قرأت بھی تو ادا کرنی ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ مزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوقتادہ، سیدنا انس اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَتَيتُمُ الصَّلَاةَ فَمَا أَدرَكتُم فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُم فَأَتِمُّوا))

جب تم (باجماعت) نماز پڑھنے کے لیے آؤ تو جتنی نماز (جماعت کے ساتھ) مل جائے، اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھو، اور جتنی چھوٹ گئی؛ اسے مکمل کرلو۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم ((وَمَا فَاتَكُم فَأَتِمُّوا)) کے تحت، جس شخص کا قرأت اور قیام کا فریضہ چھوٹ جائے، اس کے لیے لازمی ہے کہ وہ اسے بھی مکمل کرے۔ ❹

---

❶ یعنی: اگر دیگر فرائض امام کو مقتدی کی طرف سے ادا کرنے کا اختیار نہیں ہے تو پھر قرأت بھی تو آپ لوگوں کے ہاں فرض ہے؛ اسے مقتدی کی طرف سے ادا کرنے کا اختیار امام کو کس بنیاد پر دیتے ہو؟

❷ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: ص، 29.

❸ جزء القراءة خلف الإمام، للبخاري: ص، 102، 104.

❹ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 102.

مدرک رکوع، والی روایت ضعیف ہے:

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی سلیمان المدنی اور یحییٰ بن حمید کی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے جس میں رکوع کی حالت میں ملنے پر رکعت پالینے کا ذکر ہے۔ ❶

امام ضبعی اور امام شافعی رحمہما اللہ کا موقف:

[452]...... وَسَمِعتُ أَبَا عَبدِ اللّٰهِ الحَافِظَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، يَقُولُ: سَمِعتُ الشَّيخَ أَبَا بَكرٍ أَحمَدَ بنَ إِسحَاقَ بنِ أَيُّوبَ الضُّبَعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، يُفتِي فِي ذٰلِكَ بِأَنَّهُ لَا يَصِيرُ مُدرِكًا لِلرَّكعَةِ بِإِدرَاكِ الرُّكُوعِ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ يَجعَلُهُ مُدرِكًا لِلرَّكعَةِ بِإِدرَاكِ الرُّكُوعِ لِمَا فِيهِ مِنَ الآثَارِ عَن أَبِي بَكرٍ، وَزَيدِ بنِ ثَابِتٍ، وَابنِ مَسعُودٍ، وَابنِ عُمَرَ، وَابنِ الزُّبَيرِ مَعَ مَا رَوَينَا فِيهِ مِن حَدِيثِ أَبِي بَكرَةَ وَرَوَينَا فِيهِ مِنَ المُرسَلِ، وَاللّٰهُ أَعلَمُ۔

(امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے ابوعبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے الشیخ ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب الضبعی رحمہ اللہ کو سنا، وہ فتویٰ دے رہے تھے کہ رکوع میں ملنے والا نمازی؛ رکعت پانے والا شمار نہیں ہوگا۔ جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ اس شخص کو رکعت پالینے والا قرار دیتے ہیں جو امام کے ساتھ رکوع میں ملتا ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق ابوبکر، زید بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے آثار موجود ہیں۔ اور اس کے متعلق ہم نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور دیگر مرسل روایات بھی بیان کی ہیں۔ ❷

مقتدی سے قرأت ساقط نہیں ہوتی:

جو ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ رکوع میں ملنے پر مقتدی سے قرأت ساقط ہوجاتی ہے۔ کیونکہ یہ تو ایک رخصت ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ اور امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کے قول کا بھی یہی مطلب ہے۔

اس پر اجماع ہرگز نہیں ہے:

اگر رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جانے پر اجماع ہوتا تو یہ معاملہ عمومی صورت حال سے مستثنیٰ ہوتا۔ اور پھر اس پر اجماع بھی نہیں ہے۔

جب قیام ہی نہیں ملا تو قرأت کیسے ہو...؟

اور (ایک وجہ یہ ہے کہ) رکوع میں شامل ہونے پر قیام ساقط ہوجاتا ہے۔ اور صرف اتنا سا قیام، جس میں انسان صرف تکبیر ہی کہے؛ یہ اس قیام کے قائم مقام نہیں ہوسکتا جس میں قرأت کی جاتی ہے۔ پھر امام بھی تو رکوع میں ملنے

❶ جزء القراءة خلف الامام، للبخاري: ص، 119، 132.
❷ اسناده صحيح.

والے کے قیام کا متحمل نہیں ہوتا (یعنی امام کا قیام، مقتدی کی طرف سے نہیں ہوتا، مقتدی کو قیام کرنا ہی ہوتا ہے)۔

مقتدی بننے پر قرأت تو ساقط نہیں ہوتی:

اور رکوع میں شامل ہونے پر مقتدی سے قرأت ساقط نہیں ہوجاتی۔ اور نہ ہی امام، مقتدی کی قرأت کا متحمل ہوتا ہے (یعنی امام کی قرأت مقتدی کی طرف سے نہیں ہوتی، اسے قرأت کرنی ہی ہوتی ہے)۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب مقتدی امام کو رکوع میں ملتا ہے تو اس نے قرأت کا محل (مقام) ہی نہیں پایا تو اس پر قرأت لازم نہیں ہوئی۔ اگر مقتدی امام کو قیام کی حالت میں ملتا تو اسے قرأت کا محل (مقام) میسر آتا، تب اس پر قرأت بھی لازم ہوتی۔ ❶

قرأت کا باجماعت نماز کی فضیلت سے تعلق نہیں:

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر (امام کے پیچھے ہونے کے باوجود) قرأت کا فریضہ مقتدی کے ذمہ باقی رہتا ہے پھر باجماعت نماز کی فضیلت تو ختم ہوجاتی ہے۔ ❷ (معزز قارئین!) یہ بات کوئی بے وقوف انسان ہی کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص امام کو آخری رکعت کے رکوع میں بھی مل جاتا ہے، وہ باجماعت نماز کی فضیلت تو پالیتا ہے لیکن اس مقتدی کی باقی نماز (جو امام کے ساتھ نہیں ادا کرسکا، اس) میں قرأت کرنا اس کے ذمہ باقی رہتا ہے۔

قرأت کرنا فرض ہے:

جو نمازی، امام کو تشہد میں ملتا ہے؛ تکبیر تحریمہ کہتا اور اقتداء کی نیت بھی کرتا ہے اور امام کے ساتھ قعدہ کرتا ہے وہ امام کے سلام پھیرنے پر اپنی نماز کی قضا کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے، اُس مقتدی پر اس کی (قضا شدہ) ساری نماز کی قرأت کا فریضہ باقی رہتا ہے۔ جبکہ وہ باجماعت نماز کی فضیلت کو پالیتا ہے۔ جیسا کہ صاحب شریعت ﷺ کے فرمان سے ثابت ہے۔ (یعنی قرأت کرنا اور باجماعت نماز کی فضیلت کو پانا، الگ الگ باتیں ہیں) پھر (یہ بھی ذہن نشین ہونا چاہیے کہ) جماعت یا تو سنت ہے یا فرض کفایہ، جبکہ قرأت کرنا فرض عین ہے۔ اور فرض عین کو اس سے کم درجہ عمل کی بنا پر بلا وجہ ترک کرنا ہرگز جائز نہیں۔

مقتدی ہونا، قرأت پر ہی کیوں اثر انداز ہوتا ہے؟

مقتدی امام کے ساتھ نماز کے تمام اذکار اور افعال میں بھی شامل ہوتا ہے، تو ان (اذکار اور افعال) پر جماعت اثر انداز نہیں ہوتی، اسی طرح جب مقتدی امام کے ساتھ قرأت کے محل (یعنی قیام) میں شریک ہوا، اور امام کے ساتھ قرأت کی؛ تو اس کی قرأت پر بھی جماعت اثر انداز نہیں ہوتی۔

---

❶ یعنی جب رکوع میں ملنے والے کو اس رکعت میں قیام میسر ہی نہیں آیا تو وہ قرأت کیسے کرے گا؟ قرأت تو تب ہی کرے گا جب اسے قرأت کرنے کا مقام، یعنی قیام میسر آیا ہو۔

❷ یعنی: اگر امام کے پیچھے ہونے کے باوجود مقتدی کو خود ہی قرأت کرنی ہے تو پھر باجماعت نماز کی فضیلت کیا ہوئی؟

فرق، صرف با جماعت ہونے کا ہے:

اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ با جماعت اور انفرادی نماز میں فرق ہی یہ ہے کہ (با جماعت نماز میں) مقتدی سے قرأت ساقط ہوتی ہے، تو اس کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ درحقیقت ان دونوں نمازوں میں فرق؛ اقتدا کی نیت ہونے کا ہے (یعنی انفرادی نماز میں اقتدا کی نیت نہیں ہوتی اور با جماعت نماز میں انسان امام کی اقتدا کی نیت کرتا ہے)۔

کیونکہ انفرادی اور با جماعت نماز میں کئی طرح کے فرق ہیں، مثلاً: اقتدا کی نیت، مقتدی کا امام کی اقتدا کرنا، ارکان نماز کی ترتیب اور فرض ونفل؛ تمام افعال واذکار میں امام کی پیروی کرنا وغیرہ۔ اسی طرح مقتدی بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا، (فاتحہ کے علاوہ دیگر) سورت نہیں پڑھتا، اور اگر مقتدی امام کو رکوع میں ملے تو وہ امام کے ساتھ رکوع میں ہی شامل ہوتا ہے؛ قیام اور قرأت نہیں کرتا، اور (مقتدی محض اپنی غلطی کی وجہ سے) سجود سہو نہیں کرتا، نماز کی رکعات کی تعداد یاد رکھنا بھی مقتدی کی ذمہ داری نہیں۔

امام کے پیچھے، مقتدی آواز بلند نہیں کرسکتا:

اور ایسا نہیں ہے کہ امام کی اقتدا مقتدی کی اصلِ قرأت پر اثر انداز ہو، بلکہ اس کا اثر جہری (بلند آواز سے) قرأت کرنے پر ہوتا ہے (یعنی با جماعت نماز میں ایک فرق یہ ہے کہ مقتدی قرأت کرنے میں آواز بلند نہیں کرتا، لیکن قرأت ضرور کرتا ہے)۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ رات اور دن کا نمازوں میں قرأت کی کیفیت پر اثر ہوتا ہے، قرأت کے وجود پر نہیں ہوتا۔ [1]

اکیلے اور با جماعت کا فرق:

اور ان (مانعین قرأت) کے ہاں اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے مسنون طریقہ یہی ہے کہ وہ قرأت کو سری (پوشیدہ) رکھے، لہٰذا با جماعت ہونے کی صورت میں اس طریقے میں تبدیلی نہیں ہوگی (یعنی تب بھی نمازی سری قرأت ہی کرے گا)۔ جبکہ ہمارے ہاں با جماعت ہونے کی صورت میں اس اکیلے نماز پڑھنے والے کے طریقہ قرأت میں تبدیلی آئے گی، یعنی (اگر وہ مقتدی کی حیثیت اختیار کرتا ہے تو) امام کی قرأت (جہری ہونے کی وجہ سے) منازعت اور الجھن کے باعث اپنی قرأت بلند آواز سے نہیں کرے گا، اور مقتدی کے ساتھ امام جیسا معاملہ نہیں ہے۔ کیونکہ امام تو ایک ہی ہے اور مقتدی زیادہ ہوتے ہیں تو ان سب کی جہری قرأت امام کے لیے بلکہ مقتدیوں میں سے ہی ایک دوسرے کے لیے شدید الجھن اور منازعت کا باعث بنتی ہے۔ (امام کی قرأت کسی مقتدی کے لیے الجھن کا بعث نہیں بنتی)۔

پھر قرأت کرنے میں آواز بلند کرنا سنت ہے، فرض نہیں ہے۔ لہٰذا امام مقتدی کی طرف سے اس کا متحمل ہوتا ہے،

---

[1] یعنی دن اور رات کی نمازوں میں قرأت تو ہوتی ہے لیکن دن کی نمازوں میں قرأت پست آواز سے اور رات کی نمازوں میں بلند آواز سے ہوتی ہے۔

لیکن فرض امور کا متحمل نہیں ہوگا۔ ❶ جس طرح سجود سہو کو امام اپنے مقتدیوں کی طرف سے ادا کرتا ہے، کیونکہ سجود سہو سنت ہیں اس کے برعکس رکوع اور سجود واجب ہیں۔

اگر کوئی شخص قرأت کو سجود سہو پر قیاس کرے (یعنی وہ کہے کہ امام مقتدیوں کی طرف سے سجود سہو ادا کرتا ہے تو قرأت کیوں نہیں کرسکتا؟)، تو ہم کہیں گے کہ سجود سہو فرض نہیں ہیں جبکہ امام کی اقتدا فرض ہے۔ اور قرأت کرنا واجب ہے۔ اگر نمازی قرأت کرسکتا ہے تو اسے قرأت ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ جس طرح امام کی اقتدا سمیت دیگر واجبات کو (باجماعت نماز میں) ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا امام سجود سہو کی ادائیگی تو اپنی ذات تک لازم کرسکتا ہے، لیکن قرأت کو اپنی ذات تک (مقتدیوں کی طرف سے) لازم نہیں کرسکتا۔

اگر (مانعین قرأت، سورت فاتحہ کے علاوہ) دیگر سورتوں کی قرأت پر قیاس کریں (کہ اگر فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتیں امام کی طرف سے ادا ہونا کافی ہے تو فاتحہ کیوں نہیں؟) تو ہم کہیں گے کہ مقتدی امام کے پیچھے دو صورتوں میں سے کسی ایک کے تحت قرأت کرتا ہے: مقتدی قرأت نہیں کرے گا، کیونکہ امامت میں سنت پر تو نیابت ہے لیکن فرض عمل پر نیابت نہیں ہے۔ جیسا کہ سجود سہو پر نیابت ہے لیکن اصل سجود میں نیابت نہیں ہے۔

اگر مقتدی عالم ہو اور امام ان پڑھ...!

ان پڑھ انسان اگر عالم کی امامت کرتا ہے تو ہمارے ہاں جائز ہے، اس کے متعلق دو قول ہیں: پہلا یہ کہ ہم ان پڑھ کی امات کو صرف اس وجہ سے ہی ناجائز قرار دے سکتے ہیں کہ وہ اپنے مقتدی (عالم) کی نسبت ناقص ہے۔ اس وجہ سے اس کی امامت کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس (عالم مقتدی) کی طرف سے قرأت ادا نہیں کررہا۔ یہ ایسا ہی نقص ہے جیسا کہ عورت ہونا نقص ہے (یعنی: جس طرح کہ عورت مرد کی امامت کرے تو اس میں ناجائز ہونے کی وجہ یہ نہیں ہوگی کہ وہ مرد کی طرف سے قرأت کی متحمل نہیں، بلکہ اس کے ناجائز ہونے کی دیگر وجوہات ہیں)۔ اسی طرح جیسا کہ کھڑا ہونے والا اشارے والے کی اقتدا نہ کرے، اور ملبوس شخص ننگے کی اقتدا نہ کرے، چونکہ وہ امام اپنے مقتدی سے لباس اور قیام کی نیابت نہیں کرسکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر قاری (عالم) کسی ان پڑھ کی امامت کرے گا تو تب بھی ان کی نماز باطل ہوگی کیونکہ وہ اپنے مقتدی سے (لباس اور قیام کی طرح) کسی بھی عمل کی نیابت نہیں کرسکتا۔

اکیلے پر واجب ہے تو مقتدی پر کیوں نہیں؟

اگر یہ کہا جائے کہ قرأت ایک طویل ذکر ہے جو نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے، تو یہ ذکر مقتدی پر واجب نہیں ہوگا

❶ یعنی: قرأت میں آواز بلند کرنا سنت ہے اس لیے اس کی ادائیگی مقتدی کی طرف سے امام ہی کرتا ہے، لیکن قرأت کرنا (یعنی قرأت فی ذاتہ) فرض ہے، اس لیے مقتدی کی طرف سے اس کی ادائیگی امام نہیں کرسکتا، وہ مقتدی نے خود ہی کرنی ہے۔

جیسا کہ جمعہ کا خطبہ پڑھنا (مقتدی پر واجب نہیں)۔اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ قرأت تو آپ لوگوں کے ہاں لمبا ذکر ہے ہی نہیں۔ کیونکہ آپ لوگ تو قرأت کو میں صرف ایک آیت کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح خطبہ جمعہ بھی آپ لوگوں کے ہاں طویل ذکر نہیں ہے، اس میں بھی آپ لوگ صرف سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنے کو کافی سمجھتے ہیں، لہٰذا آپ لوگوں کا نماز کی قرأت اور خطبہ جمعہ کو طویل قرار دینا درست نہیں۔ اگر قرأت کو مقتدی چھوڑ دے تو پھر بھی یہ (آپ کی بیان کردہ) علت تکبیر تحریمہ سے باطل ہوجاتی ہے۔ پھر خطبہ جمعہ بھی تو اکیلے پر واجب نہیں ہے تو مقتدی پر بھی واجب نہیں ہے۔ جبکہ قرأت تو اکیلے نمازی پر واجب ہے لہٰذا یہ مقتدی پر بھی واجب ہے۔

نماز اور خطبہ جمعہ کی کیفیت میں فرق ہے:

اور مقتدی، خطبہ جمعہ کے اعمال میں امام کے ساتھ شراکت نہیں کرتا، تو وہ (خطبہ کے اذکار والفاظ میں سے) کسی ذکر کی ادائیگی میں بھی امام کے ساتھ شراکت نہیں کرے گا۔ جبکہ نماز میں تو امام کے ساتھ اعمال ادا کرنے یعنی: قیام وغیرہ کرے میں مقتدی امام کے ساتھ شریک ہوتا ہے، تو اسے نماز میں اذکار (قرأت) کرنے میں بھی امام کے ساتھ شریک ہونا چاہیے۔

بادشاہ کے ہاں وفد، کی مثال اور اس کا جواب:

اگر یہ کہا جائے کہ جب کوئی وفد کسی حکمران کے ہاں حاضر ہوتا ہے تو ان میں سے صرف ایک ہی بندہ بات (نمائندگی) کرتا ہے۔ (اسی لیے جب اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو امام کی قرأت ہی مقتدیوں کی طرف سے نمائندگی ہوجاتی ہے)۔

یہ مثال تو تکبیر تحریمہ، تشہد اور دیگر اذکار کی ادائیگی کے ساتھ ہی باطل ہوجاتی ہے۔ (کیونکہ اگر باجماعت نماز ادا کرنے والوں کو ایک وفد قرار دیا جائے تو پھر یہ لوگ امام کی موجود میں تکبیر تحریمہ، تشہد، تسبیحاتِ رکوع وسجود اور دیگر اذکار کیوں پڑھتے ہیں؟) پھر یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک آدمی کی بات سننے کے دوران دوسرے کی بات سننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے (جبکہ حکمران ایک وقت میں ایک ہی آدمی کی بات سن سکتا ہے اسی لیے اس کے سامنے ایک آدمی کو سارے وفد کا نمائندہ بنایا جاتا ہے)۔

راجح موقف کیا ہے؟

لہٰذا نماز کے معاملہ میں احتیاطی اور راجح موقف اسی کا ہے جو امام کے پیچھے قرأت کو واجب قرار دیتا ہے، کیونکہ جو امام کے پیچھے قرأت کو واجب قرار دیتا ہے وہ قرأت نہ کرنے والے کو نماز دوبارہ پڑھنے کا کہتا ہے، جبکہ جو امام، امام کے پیچھے قرأت کرنے کو واجب قرار نہیں دیتا، وہ قرأت کرنے والے کو نماز دوبارہ پڑھنے کا نہیں کہتا۔

اصل تو قرأت کا وجوب ہے:

قرأت میں اصل تو واجب ہونا ہے، (یعنی اس مسئلے کا حل قرأت کو واجب سمجھنے یا نہ سمجھنے میں ہے) لہٰذا جو شخص قرأت کو واجب سمجھتا ہے وہ اصل (یعنی: دلائل) کے مطابق ہے۔ اور قرأت کو واجب نہیں سمجھتا اسے دلیل پیش کرنی چاہیے۔

نماز کے کسی رکن میں نیابت جائز نہیں:

اور نماز میں اصل یہ ہے کہ قرأت کرنے میں نیابت ممنوع ہے (یہ خود ہی کرنی ہوگی، کوئی دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا)۔ اگر کوئی شخص کہے کہ نماز کے فلاں رکن میں نیابت جائز ہے تو وہ اصل (یعنی، حقیقت مسئلہ) کی مخالفت کرتا ہے (اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے)۔

عبادت کی اقسام:

عبادت دو طرح کی ہے:

1...جس میں نیابت قابل قبول نہیں ہے۔ جیسا کہ طہارت، نماز اور ایک قول کے مطابق، روزہ۔

2...جس میں نیابت قبول ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ حج، عمرہ، زکاۃ اور ایک قول کے مطابق روزہ۔

اور قرأت، نماز کا اصل ہے، (لہٰذا اس میں بھی نیابت قبول نہیں ہوسکتی) اور طہارت بھی اسی طرح ہے۔ (کیا کوئی شخص دوسرے شخص کی طرف سے طہارت کرسکتا ہے؟)۔ کیونکہ قرأت کا معاملہ بھی ان دونوں (نماز اور طہارت) جیسا ہے۔ کیونکہ ان میں سے کسی میں بھی مال خرچ نہیں ہوتا۔ برعکس اس عبادت کے جس میں نیابت مال کے خرچ ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔ جن عبادات میں نیابت جائز ہے، یعنی جو عبادات ایک شخص دوسرے کی طرف سے انجام دے سکتا ہے، وہ عبادت اسی کی طرف سے ادا ہوگی جس کی طرف سے ادا کرنے والے نے ادا کی ہے۔ جبکہ تم لوگ قرأت کو (محض امام کی طرف سے ادا ہونے پر) امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے ادا شدہ قرار دیتے ہو۔ یہ موقف اصول کے مخالف ہے۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی خاص توفیق سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔ اللہ ہمارے نبی ﷺ آپ کی آل اور آپ کے جملہ اصحاب پر رحمتوں اور سلام کا نزول فرمائے۔

......أَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی یَعْلَمُ مَا فِی الصُّدُورِ......